معارفِ حدیث

یعنی

حاکم نیشاپوری کی معرفۃ علوم الحدیث

کا اردو ترجمہ

از

مولانا محمد یحییٰ شاہ بھلواروی

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ

کلب روڈ۔ لاہور۔ پاکستان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

آغاز کتاب اس سند یا اجازت نامے سے ہوا ہے:

اخبرنا الشیخ الامام علم الدین ابو الحسن علی بن ابی الفتح محمود بن احمد المحمودی الصابونی قراءۃً علیہ وانا اسمع قال اخبرنا ابو المطہر بن القاسم بن الفضل بن عبد الواحد الصیدلانی اجازۃً علیہ وانا اسمع قال اخبرنا ابو بکر احمد بن علی بن عبد اللہ بن عمر بن خلف الشیرازی ثم النیسابوری قال اخبرنا الحاکم ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن عبدویہ بن نعیم الحافظ النیسابوری قال۔

حمد اس اللہ کے لیے ہے جو صاحب منّ و احسان اور صاحب قدرت و سلطان ہے جس نے اپنی ربوبیت کے ساتھ خلق کی نشو و نما فرمائی اور اپنی مشیت کے مطابق انہیں ہم شکل بنایا۔ ان میں سے اصفیا کو چن کر انھیں صاحب نیکی و تقویٰ بنایا۔ یہی لوگ اس کے خاص بندے اور آبادیوں کے مرکز ہیں۔ ان سے آفات کو دور رکھا اور انھیں خیر اور انعامات کے لیے مخصوص کیا۔ یہی اس کے دین کو غالب رکھنے والے اور سنت نبوی سے چمٹے رہنے والے ہیں۔ بس وہ جو فیصلہ مقدر کر دے اس پر اسی کے لیے حمد ہے میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ اس نے اپنی کتاب کے سوا کسی کو مددگار بنانے سے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور مخلوق کی پیروی سے روک دیا ہے۔ اس میں اس حقیقت کی بھی گواہی دیتا ہوں کی محمدؐ اس کے منتخب بندے اور پسندیدہ رسول ہیں انھوں نے اللہ کی طرف سے اس کا پیغام پہنچایا۔ امر، نہی، اباحت اور ممانعت کے ذرائع احکام دیئے۔ اللہ ان پر اور ان کی پاک آل پر رحمت نازل فرمائے۔

اس کے بعد حاکمؒ کہتے ہیں:

جب میں نے دیکھا کہ ہمارے دور میں بدعات کی کثرت ہو گئی ہے اور اصول سنن کی واقفیت لوگوں میں بہت کم رہ گئی ہے۔ اگرچہ احادیث کی کتابت اور اغلاط کتاب کی تلاش میں لوگوں کو بڑی دلچسپی و انہماک ہے۔ تو مجھے ایک ایسی مختصر کتاب تصنیف

Marfat.com

کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی جو علوم حدیث کی اقسام و انواع پر مشتمل ہو اور جو طلبائے حدیث اور کاتبین حدیث کے لیے ضروری ہے۔ نیز اس میں اختصار کا راستہ اختیار کروں اور تطویل سے گریز کروں۔ اللہ ہی میرے مقصد کی توفیق بخشنے والا ہے اور اسی کا احسان میرے ارادے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے والا ہے۔ وہی جواد، کریم، رؤف اور رحیم ہے۔

حدثنا ابو العباس محمد یعقوب ثنا ابراھیم بن مرزوق البصری بمصر ثنا وھب بن جریر ثنا شعبۃ عن معاویۃ بن قرۃ قال:

اس سند میں معاویہ بن قرہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ حدیث نبوی بیان کرتے سنا کہ: قیامت تک میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوتے رہیں گے جن کی نصرت ہوتی رہے گی اور جو انھیں چھوڑ دے گا وہ انھیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

.. میں نے مکے میں ابو عبد اللہ محمد بن علی بن عبد الحمید آدمی سے انھوں نے موسیٰ بن ہارون سے اور انھوں نے احمد بن حنبل سے سنا کہ ان (احمد) سے اس حدیث کا مطلب دریافت کیا گیا تو آپ نے کہا کہ: یہ منصور (نصرت حاصل کرنے والا) گروہ اگر اصحاب حدیث نہیں تو میں نہیں جانتا کہ یہ اور کون لوگ ہیں۔

ابو عبد اللہ حاکم کہتے ہیں: اسی مضمون کی تائید میں یہ بات کہی گئی ہے کہ جو قول و فعل میں سنت کو اپنے اوپر فرماں روا بنالے۔ اس کی زبان سے حق ہی نکلے گا۔ احمد بن حنبل نے اس حدیث کی تفسیر میں بڑی عمدہ بات کہی ہے کہ یہ منصور گروہ جسے قیامت تک بے یار و مددگار نہیں چھوڑا جائے گا اصحاب حدیث کا گروہ ہے۔ اس تاویل و تفسیر کا مستحق ان لوگوں سے بڑھ کر کون ہے جو صالحین کے راستے پر چلے۔ گزشتہ سلف کے آثار کی پیروی کی۔ اور سنت رسولؐ کی مدد سے مخالفین و اہل بدعت کا مقابلہ کر کے انھیں مغلوب کیا۔ سبزہ زار اور مرغوبات کی پُرعیش زندگی پر چٹیل بے آب و گیاہ میدانوں کے سفر کو ترجیح دی۔ اہل علم و اخبار کی ہمنشینی کی خاطر سفری صعوبتوں میں لطف لیتے رہے۔ احادیث جمع کرنے کے شوق میں موٹے جھوٹے خوراک و پوشاک پر قانع رہے۔ نفس شیطانی جس الحاد، بدعت، ہوی، قیاس آرائی اور کجی کی طرف راغب ہوتا ہے اسے ترک کر دیا۔ مسجدوں کو اپنی قیام گاہ، ان کے ستونوں کو اپنے

Marfat.com

ٹکنے کی جگہ اور ان کے صحنوں کو اپنا فرش بنائے رکھا۔

حدثنا ابو الحسن علی بن محمد بن عقبة الشیبانی بالکوفة ثنا محمد بن الحسین بن ابی الحنین ثنا عمر بن حفص بن غیاث قال سمعت ابی وقیل له .....

اس سند میں عمر بن حفص کہتے ہیں کہ میرے والد سے دریافت کیا گیا کہ: آپ اصحاب حدیث اور ان کے شغل کو نہیں دیکھتے؟ کہا: وہ دنیا کے بہترین لوگ ہیں۔

وحدثنی ابو بکر محمد بن جعفر المزکی ثنا ابو بکر محمد بن اسحاق قال سمعت علی بن خشرم یقول سمعت ابا بکر بن عیاش یقول: .....

اس سند میں ابوبکر بن عیاش کو علی بن خشرم نے یہ کہتے سنا کہ: مجھے یقین ہے کہ اصحابِ حدیث بہترین لوگ ہیں مگر ان میں سے کوئی میرے دروازے پر بیٹھ کر مجھ سے حدیث سنے اور کھولے اور واپس ہونا چاہے تو یہ کہتا ہوا واپس چلا جائے کہ ابوبکر نے مجھ سے تمام حدیثیں بیان کر دی ہیں تو سمجھ لو کہ اس نے ایسا ہی کیا ہے۔ وہ لوگ جھوٹ نہیں بولتے۔"

ابو عبداللہ حاکم کہتے ہیں: ان دونوں (عمر بن حفص اور ابوبکر بن عیاش) نے سچ کہا ہے کہ اصحاب حدیث بہترین لوگ ہیں اور وہ ایسے کیوں نہ ہوں؟ انھوں نے دنیا کو پوری طرح اپنے پیچھے پھینک دیا ہے۔ ان کی غذا کتابت ہے۔ گفتگو نے شبانہ کتابوں کا مقابلہ ہے۔ ان کا آرام مذاکرہ ہے۔ ان کی خوشبو روشنائی ہے۔ ان کی بے نوائی بیند ہے۔ ان کی انگیٹھی دھوپ ہے۔ ان کا تکیہ کنکریاں ہیں۔ ان کے پاس جو اسانید عالیہ ہیں۔ ان کی وجہ سے تکالیف بھی ان کے لیے راحت ہیں اور ان کی یہ حاصل کردہ دولت کھو جائے، تو راحت بھی ان کے لیے مصیبت ہے۔ ان کی عقلیں سنت کی لذت سے پُر ہیں اور ان کے دل رضاء تقضا سے ہر حال میں معمور ہیں۔ سنن کا علم ان کا سرور اور علمی مجلسیں ان کی مسرت ہیں۔ اہل سنت سب ان کے بھائی ہیں اور اہل بدعت و الحاد ان سب کے دشمن ہیں۔

میں نے ابو الحسین محمد بن احمد حنظلی کو بغداد میں ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل ترمذی کا یہ قول بیان کرتے سنا کہ: میں اور احمد بن حسن ترمذی ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل کے پاس تھے۔

Marfat.com

احمد بن حسن نے پوچھا کہ: اے ابوعبداللہ! لوگوں نے مکے میں ابوقتیلہ سے اصحاب حدیث کا ذکر کیا تو وہ بولے کہ اصحاب حدیث نہایت برے لوگ ہیں۔ یہ سن کر ابوعبداللہ اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے کپڑے کو جھاڑتے ہوئے کہا کہ وہ (ابوقتیلہ) زندیق ہے، زندیق ہے، زندیق ہے۔ یہ کہتے ہوئے وہ گھر کے اندر داخل ہوئے۔

میں نے ابوعلی حسین بن علی الحافظ کو، انھوں نے جعفر بن محمد بن سنان واسطی کو اور انھوں نے احمد بن سنان قطان کو یہ کہتے سنا ہے کہ: دنیا کا ہر بدعتی اہل الحدیث سے بغض رکھتا ہے اور انسان بدعتی ہو جائے تو حدیث کی حلاوت اس کے دل سے نکل جاتی ہے۔

میں نے ابونصر احمد بن سہل فقیہ کو بخارا میں اور انھوں نے ابونصر احمد بن سلام فقیہ کو یہ کہتے یہ سنا ہے کہ: حدیث اور روایت کو اسناد کے ساتھ سننے سے زیادہ کوئی اور چیز اہل الحاد کے لیے جبر اور قابل نفرت نہیں۔

ابوعبداللہ الحاکم کہتے ہیں: ہم لوگوں کو سفر اور حضر میں جتنے لوگ ایسے ملے جن میں الحاد اور بدعت کا کوئی شائبہ تھا ان کو یہی دیکھا کہ اس منصور گروہ (اصحاب حدیث) کو وہ حقارت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور ان کو حشویہ کے لفظ سے یاد کرتے ہیں۔ شیخ ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ کسی شخص سے مباحثہ کر رہے تھے۔ شیخ نے کہا کہ: ہم سے فلاں شخص نے یہ حدیث بیان کی (حدثنا فلان) اس آدمی نے کہا: اسے چھوڑیئے کہ کس نے حدیث بیان کی اور کب بیان کی — بس شیخ نے کہا: نکل جا او کافر! آج کے بعد سے تجھے میرے گھر کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں — اس کے بعد شیخ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر کہا: میں نے اس شخص کے سوا کبھی کسی سے یہ نہیں کہا کہ میرے گھر میں نہ داخل ہو۔

Marfat.com

علمِ حدیث کی پہلی قسم

ابو عبداللہ الحاکم کہتے ہیں: علم حدیث کی پہلی قسم اسناد کی آخری کڑی کی واقفیت حاصل کرنا ہے اور اسناد کی پوری کڑیاں معلوم کرنا سنتِ صحیحہ ثابت ہے۔

ہم سے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان سے محمد بن اسحاق صغانی نے، ان سے ابوالنضر نے، ان سے سلیمان بن مغیرہ نے، ان سے ثابت اور ان سے حضرت انس نے بیان کیا کہ: ہمیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے سے روک دیا گیا تھا اس لیے ہمیں اس بات پر حیرت ہوتی تھی کہ کوئی دیہاتی آکر حضورؐ سے کچھ سوال کرے اور ہم سنتے رہیں۔ چنانچہ ان میں کا ایک آدمی آیا اور اس طرح سوال و جواب ہونے لگا۔

اے محمدؐ! آپ کا بھیجا ہوا قاصد ہمارے پاس آیا اور اس کا گمان ہے کہ آپ کے خیال میں اللہ نے آپ کو بھیجا ہے۔

وہ ٹھیک کہتا ہے،

یہ آسمان کس نے پیدا ہے؟

اللہ نے

اور یہ زمین کس نے بنائی ہے؟

اللہ نے

اور یہ پہاڑ کس نے گاڑے ہیں؟

اللہ نے

ان میں فائدے کس نے رکھے ہیں؟

اللہ نے

Marfat.com

قسم ہے اس کی جس نے آسمان و زمین پیدا کیے اور پہاڑوں کو نصب کر کے ان میں یہ فائدے رکھے۔
بتائیے کیا اللہ نے آپؐ کو (رسول بنا کر) بھیجا ہے؟

ہاں

آپ کا قاصد یہ سمجھتا ہے کہ ہم پر دن رات میں پانچ نمازیں ضروری ہیں۔
وہ ٹھیک کہتا ہے۔
اس کی قسم جس نے آپ کو بھیجا ہے۔ بتائیے کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟

ہاں

آپ کا قاصد یہ کہتا ہے کہ ہمارے اموال میں ہم پر صدقہ (زکوٰۃ) بھی ضروری ہے۔
وہ ٹھیک کہتا ہے۔
اس کی قسم جس نے آپ کو رسول بنایا، بتائیے کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے۔؟

ہاں

آپ کے قاصد نے بتایا ہے کہ ہم پر سال میں ایک ماہ کے روزے بھی ضروری ہیں۔
اس نے ٹھیک بتایا ہے۔
قسم ہے اس کی جس نے آپ کو بھیجا ہے۔ بتائیے کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟

ہاں

آپ کے قاصد کا کہنا ہے کہ ہم میں جو استطاعت رکھتا ہو اس پر حج بیت اللہ ضروری ہے۔
اس نے ٹھیک بتایا ہے۔
قسم ہے اس کی جس نے آپ کو بھیجا ہے۔ کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟

ہاں

قسم ہے اس کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں ان احکام میں نہ زیادتی کروں گا نہ کمی۔

وہ چلا گیا تو حضورؐ نے فرمایا: اگر یہ سچ کہتا ہے تو یقیناً جنت میں جائے گا۔
ابو عبداللہ الحاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے اور اس میں اس بات کی دلیل موجود

ہے کہ انسان کو اسناد کی اوپر کی کڑی معلوم کرنے کی اور نیچے کی کڑی پر اکتفا نہ کرنے کی اجازت ہے۔ اگرچہ اس نے ثقہ آدمی سے سنا ہو اس لیے کہ جب اس بدوی کے پاس حضورؐ کا قاصد پہنچا اور فرائض الٰہی سے آگاہ کیا تو اس نے اس پر اکتفا نہیں کیا بلکہ سفر کر کے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور خود حضورؐ سے اس پیغام کو سنا جو قاصد لے کر گیا تھا۔ اگر اسناد کی اوپر کی کڑی معلوم کرنا ناپسندیدہ ہوتا تو حضورؐ اپنے قاصد کے بتائے ہوئے پیغام کے بارے میں اس کے سوال کو ناپسند فرماتے اور قاصد کے پہنچائے ہوئے پیغام پر اکتفا کرنے کا حکم دیتے۔

ہم سے ابو العباس قاسم بن قاسم لیساوی نے مرو میں، ان سے ابو المرجہ محمد عمرو نے اور ان سے عبدان نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن مبارک کو یہ کہتے سنا ہے کہ: اسناد دین کا ایک حصہ ہے۔ اگر اسناد نہ ہوتی تو جس کا جو چاہے کہتا پھرتا۔

ابو عبداللہ الحاکم کہتے ہیں کہ: اگر اسناد نہ ہوتی اور یہ گروہ محدثین اس کی جستجو اور اس کی مسلسل حفاظت نہ کرتے تو اسلامی نشان راہ مٹ جاتا اور اہل الحاد و بدعت کو حدیثیں وضع کرنے اور اسانید کو الٹ پلٹ کرنے کا خاصا موقع حاصل ہو جاتا کیونکہ حدیثیں جب اسانید سے خالی ہوں تو وہ دُم بریدہ (ناقص) ہوتی ہیں۔

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا العباس بن محمد الدوری ثنا ابو بکر بن ابی الاسود ثنا ابراهیم ابو اسحاق الطالقانی ثنا هبیرة ثنا عتبة بن ابی حکیم .....

اس سند سے روایت ہے کہ عتبہ، اسحاق بن ابی فروہ کے پاس تھے اور زہری بھی وہیں موجود تھے۔ ابن ابی فروہ نے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کہنا شروع کیا۔ زہری نے کہا: اے ابن ابی فروہ! خدا تم سے سمجھے۔ تمھیں خدا کے سامنے یہ جرأت کیسے ہوئی کہ اپنی حدیث کی سند نہیں بیان کرتے؟ تم ہم سے ایسی حدیثیں بیان کرتے ہو جن کی نہ کیل ہے نہ لگام۔

ابو عبداللہ الحاکم کہتے ہیں: اسانید کی اوپر کی کڑی کی جستجو کرنا مسنون ہے جیسا کہ ہم اوپر بتا چکے ہیں اور خود متعدد صحابہ نے بھی اوپر کی کڑی معلوم کرنے کے لیے سفر

اختیار کیا ہے۔

مثلاً : اخبرنا ابوالحسن محمد بن عبد اللہ بن موسی السنی ببمرو اخبرنا ابوالموجہ ثنا عبدان انا ابوحمزۃ وابن عیینۃ وابن المبارک قالوا ثنا صالح بن صالح قال.....

اس سند میں صالح بن صالح کہتے ہیں کہ : اہل خراسان میں سے ایک شخص نے عامر سے دریافت کیا کہ : اے ابوعمرو! آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کے پاس ایک کنیز ہو اور وہ آزاد کر کے اس سے شادی کر لے ؟ ہم لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ ہمارے نزدیک ایسا ہے جیسے قربانی کے جانور پر سواری کرنے والا۔" انھوں نے جواب دیا : ہم سے ابوبردہ بن ابی موسیٰ اشعری نے اپنے والد کی زبانی حضورؐ کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ : جس کے پاس ایک کنیز ہو اور وہ اس کو عمدہ تربیت اور اچھی تعلیم دے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے، اور جو مملوک اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے آقاؤں کا بھی حق ادا کرے اس کے لیے بھی دوہرا اجر ہے ..... یعنی قریب تر کڑی کا جو یاں قریب جگہ کو چھوڑ کر مدینے کا سفر اختیار کرتا تھا۔

ابوعبد اللہ الحاکم کہتے ہیں کہ : اس شتر سوار نے اوپر کی کڑی معلوم کرنے کے لیے سفر اختیار کیا۔ اگر وہ نیچے کی کڑی پر اکتفا کرتا تو اس کے پاس بھی کوئی ایسا آدمی مل جاتا جو اس سے یہ حدیث بیان کر دیتا۔

حدثنا علی بن حشانا العدل ثنا بشر بن موسی ثنا الحمیدی ثنا سفیان ثنا ابن جریج قال سمعت اباسعید الاعمی یحدث عن عطاء بن ابی رباح قال.....

اس سند میں عطاء بن رباح کا بیان ہے کہ ابوایوب ایک حدیث جو انھوں نے حضورؐ سے سنی تھی، دریافت کرنے پر عقبہ بن عامر کے پاس گئے۔ حضورؐ کی زبان سے اس حدیث

لہ یہاں لفظ ہے، اعطیتکما بغیر اجر۔ اس کا کوئی مطلب واضح نہیں ہوتا۔ شاید کتابت کی غلطی ہو۔

Marfat.com

کا سننے والا ان کے اور ابو ایوب کے سوا کوئی دنیا میں باقی نہ رہا تھا۔ جب وہ مسلمہ بن مخلد انصاری کے گھر کے پاس پہنچے اس وقت وہ مصر کے امیر تھے۔ انھوں نے اطلاع کرائی تو وہ جلدی سے باہر نکل کر آئے اور معانقہ کیا اور پوچھا کہ: اے ابو ایوب! آپ کیسے تشریف لائے؟ انھوں نے جواب دیا: .. .. ایک حدیث ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اسے حضورؐ سے سننے والا میرے اور عقبہ کے سوا کوئی موجود نہیں اس لیے کوئی آدمی میرے ساتھ کر دیجئے جو مجھے ان کے گھر تک پہنچا دے۔ مسلمہ نے ان کے ساتھ ایک آدمی کو کر دیا جو عقبہ کے گھر تک لے جائے۔ عقبہ کو اطلاع دی، تو وہ جلدی سے نکل کر باہر آئے اور معانقہ کیا اور دریافت کیا: اے ابو ایوب! آپ یہاں کیسے تشریف لائے۔ انھوں نے کہا: ایک حدیث ہے جس کا حضورؐ سے سننے والا میرے اور آپ کے سوا کوئی نہیں رہا۔ وہ مومن کی پردہ پوشی کے بارے میں ہے۔ عقبہ نے کہا: ہاں میں نے حضورؐ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ: جو شخص کسی مومن کی رسوائی کے موقع پر پردہ پوشی کرے گا اللہ بروزِ حشر اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ ابو ایوب نے کہا: آپ نے صحیح بیان کیا۔ اس کے بعد ہی ابو ایوب اپنی سواری کی طرف لوٹ آئے اور سوار ہو کر مدینے کو چل دیئے۔ مصر کے سائبان کے سوا پھر ان کو مسلمہ بن مخلد کا کوئی سایہ نہ ملا۔

ابو عبداللہ الحاکم کہتے ہیں: یہ ہیں وہ ابو ایوب انصاری جو متقدم صحابی ہیں اور حضورؐ سے بکثرت حدیثیں سنی ہیں۔ اس کے باوجود وہ صرف ایک حدیث کے سلسلے میں اپنے ہمعصر صحابی کے پاس سفر کر کے گئے۔ اگر وہ اسے اپنے کسی ساتھی سے سن لینے پر اکتفا کر لیتے تو ان کے لیے نہایت آسان تھا۔

حدثنا ابو بکر احمد بن اسحاق الفقیہ ثنا الحسن بن علی بن زیاد ثنا اسحاق بن محمد الفروی ثنا مالک عن یحیی بن سعید عن سعید بن المسیب قال: اس سند میں جناب سعید بن مسیب فرماتے ہیں: میں ایک ایک حدیث کے لیے کئی کئی دن اور رات کا سفر اختیار کرتا رہا ہوں۔

اخبرنی ابو جعفر محمد بن احمد التنیسی من کتابہ ثنا عبد اللہ بن

محمد الاسفرائنی ثنا نصر بن مرزوق قال سمعت عمرو بن ابی سلمۃ یقول قلت للاوزاعی :.....

اس سند کے مطابق عمرو بن ابی سلمہ نے اوزاعی سے کہا : اے ابوعمرو! میں چار دن سے آپ کے ساتھ ہوں مگر آپ سے صرف تیس ہی حدیثیں سنیں۔ انھوں نے جواب دیا : چار دن میں تیس حدیثوں کو تم کچھ کم سمجھتے ہو ؟ جابر بن عبد اللہ نے ایک سواری خرید کر مصر کا سفر کیا اور عقبہ بن عامر سے صرف ایک حدیث دریافت کر کے مدینے واپس آگئے اور تم چار دن کی صحبت میں تیس حدیثوں کو کم سمجھ رہے ہو۔

ابو عبد اللہ الحاکم کہتے ہیں : جابر بن عبد اللہ خود کثیر الحدیث ہونے اور وافر صحبت نبوی حاصل ہونے کے باوجود ایک حدیث معلوم کرنے کے لیے طویل مسافت اختیار کر کے ایک ایسے شخص کے پاس گئے اور انہی جیسے یا ان سے کچھ کم تھے۔

اخبرنی ابو عمر عبد الواحد بن احمد بن محمد بن عمر القرشی ثنا ابی ثنا جعفر الطیالسی قال سمعت یحیی بن معین یقول .....

اس سند میں جعفر طیالسی نے یحیی بن معین کو یہ کہتے سنا کہ : چار قسم کے آدمیوں میں رشد نہیں پاؤ گے۔ پھاٹک کا پہرے دار (گیٹ کیپر) عدالت میں آواز لگانے والا، محدث کا فرزند اور ایسا شخص جو اپنے ہی شہر میں بیٹھ کر لکھا کرے اور تلاش حدیث میں سفر نہ کرے۔

سمعت ابا عبد اللہ محمد بن محمد عبید اللہ الواعظ یقول سمعت علی بن محمد الجرجانی یقول حدثنا ابراھیم بن مھدی ثنا عبد اللہ بن یوسف ثنا شعبۃ قال سمعت بشر بن حرب یقول سمعت ابن عمر یقول .....

اس سند میں بشر بن حرب نے عبد اللہ بن عمر کو یہ کہتے سنا ہے کہ : میں تو طالب علم سے یہ کہتا ہوں کہ لوہے کے جوتے پہنے۔

ابو عبد اللہ الحاکم کہتے ہیں کہ : کہ اسانید عالیہ کا مفہوم وہ نہیں جو عوام سمجھتے ہیں کہ

Marfat.com

اسناد کی کڑیوں کو گننا شروع کر دیا پھر آنحضورؐ تک جس کے رواۃ کی تعداد کم ہوئی اسے سند اعلیٰ خیال کر لیا۔ اس کی ایک مثال یہ ہے:

حدثنا ابوالحسن علی بن محمد بن عقبۃ الشیبانی بالکوفۃ ثنا الخضر بن ابان الہاشمی ثنا ابوھدبۃ ثنا انس بن مالک۔ اس اسناد کی نقل میرے پاس موجود ہے۔ ایک دوسری مثال یہ ہے:

اخبرنا احمد بن کامل القاضی ببغداد ثنا احمد بن محمد بن غالب ثنا عبداللہ بن دینار ثنا انس بن مالک۔ یہ بھی ایک سند کی نقل ہے۔ ایک تیسری مثال یہ ہے:

اخبرنا ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الصفار حدثنا ابوجعفر محمد بن مسلمۃ الواسطی ثنا موسیٰ بن عبداللہ الطویل عن انس بن مالک۔ ایک نقل یہ بھی ہے:

اس سے بھی زیادہ تعجب خیز وہ اسناد ہے جس میں ہمارے شیوخ کی جماعت نے ابوالدنیا عثمان بن خطاب بن عبداللہ المغربی سے اور اس نے حضرت علی ابن ابی طالب سے روایت بیان کی ہے۔ یہ شیوخ کہتے ہیں کہ ابوالدنیا نے امیرالمومنین (علیؑ) کی خدمت کی ہے اور آپ کے خچر نے اسے لات ماری تھی۔ اور وہ مغرب میں آپ کے وسیلے سے دعائے بارش کیا کرتا تھا۔ میں ایک بار ابوجعفر محمد بن عبیداللہ علوی کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ ایک سفید ریش سفید سر بوڑھا آیا۔ ہم سے ابوجعفر نے پوچھا کہ: تم جانتے ہو یہ کون ہے؟ ہم نے کہا: نہیں۔ انھوں نے کہا: یہ امیرالمومنین کے غلام ابوالدنیا مغربی کی نسل سے چوتھی پشت میں ہے۔

ابوعبداللہ الحاکم کہتے ہیں کہ: اس قسم کی اسانید ایسے ہی ہیں جیسے رواۃ میں قریش بن عبداللہ، کثیر بن سلیم اعجم بن سالم بن قنبرہ وغیرہ۔ ان پر نہ کوئی قوی ہو سکتی ہے نہ ان میں سے کسی ایک سے حجت لائی جا سکتی ہے اور حدیث کی سندوں میں ان میں سے کسی ایک سے بھی شاید ہی کوئی روایت کی گئی ہو

Marfat.com

راویوں کی کم سے کم تعداد کے لحاظ سے ہمارے ہم عصروں کے لیے صحیح اسانید یوں ہو سکتی ہیں:

حدثنا فلاں عن احمد بن شیبان الرملی ثنا سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار عن ابی عمر۔ نیز عن الزہری عن انس۔ اور عن عبید اللہ بن ابی یزید عن ابن عباس۔ یا عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر و عن زیاد بن علاقہ عن جریر۔ ابن عیینہ کی یہ اسانید صحیح اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہیں۔ اسی طرح کی اسناد حماد سے شیوخ کی ایک جماعت کی بھی ہے۔ یعنی عن یزید بن ہارون عن سلیمان التیمی عن انس یا عن حمید الطویل عن انس۔

عالی اسناد کی شناخت عقل و فہم سے ہوتی ہے نہ کہ رواۃ کی تعداد شمار کرنے سے۔ بہتیری اسانید ایسی ہیں جن کے رواۃ کی تعداد سات سے دس تک جاتی ہے، اور اس کے باوجود وہی اعلیٰ اسناد ہوتی ہے۔ اس کی ایک مثال لیجئے:

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب حدثنا الحسن بن علی بن عفان العامری ثنا عبد اللہ بن عمیر عن الاعمش عن عبد اللہ بن مرۃ عن مسروق عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ علیہ وسلم.....

اس سند میں (جس میں آٹھ واسطے ہیں) حضورؐ نے فرمایا: چار باتیں جس میں ہوں گی وہ پکا منافق ہوگا اور جس کے اندر ان چار میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی تا آنکہ وہ اسے ترک کر دے۔ جب بات کرے تو دروغ گوئی کرے، جب معاہدہ کرے تو غداری سے کام لے، وعدہ کرے تو پھر جائے اور جب جھگڑا کرے تو حق سے تجاوز کر جائے۔

حاکم کہتے ہیں کہ یہ اسناد صحیح ہے جو صحیح مسلم میں عن محمد بن عبد اللہ بن نمیر عن ابیہ ہے۔ اس کے رواۃ سات ہیں لیکن یہ اس سند سے اعلیٰ ہے جس میں صرف چار راوی ہیں، جیسا کہ ہم نے اوپر مثال دی ہے۔ غرض تو اعمش (سلیمان بن مہران) سے قرب پیدا کرنا ہے کیونکہ روایت انہی کی ہے اور ان کا شمار ائمہ حدیث میں

ہے۔ اس طرح ہر وہ اسناد جو امام موصوف سے قرب پیدا کرے اگر اس روایت کا سلسلہ امام موصوف تک تھوڑی تعداد رواۃ سے پہنچ جائے تو وہ سند عالی ہے۔

ہمیں ابو طیب محمد بن احمد مذکر نے، ان کو ابراہیم بن محمد مروزی نے ان کو علی بن خشرم نے بتایا کہ ہم سے وکیع نے پوچھا کہ ان دونوں اسنادوں میں تمہیں کون سی بہتر معلوم ہوتی ہے؟ ایک الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ اور دوسری سفیان عن منصور عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ ہے۔ ہم لوگوں نے کہا: الاعمش عن ابی وائل۔ وکیع نے کہا: سبحان اللہ! اعمش محض شیخ و المحدیث ہیں اور ابو وائل بھی صرف شیخ حدیث ہیں۔ لیکن سفیان، منصور، ابراہیم اور علقمہ میں ہر ایک فقیہہ بھی ہے اور وہ حدیث جو فقہائے حدیث میں متداول چلی آرہی ہو اس حدیث سے بہتر ہے جو صرف شیوخ حدیث میں متداول ہو۔

ایک حدیث ہے جس کی سند یوں ہے:۔

حدثنا علی بن فضل السامری ثنا الحسن بن عرفۃ العبدی ثنا ھشیم عن یونس عن حمید عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

منصور نے فرمایا: فتی کا اطلاق وہی پر قرض ادا کرتے ہیں، اطلاق کرنا غلط ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ ہمارے ہم عصروں کے لیے یہ اسناد سب سے اعلیٰ ہے۔ اس اسناد میں منصور تک ثقات راوی ہیں لیکن یہ اسناد اس لیے عالی ہے کہ اس کو بیچ میں ایسے سے قرب حاصل ہے جو ایک امام حدیث ہیں۔ اسی طرح وہ اسناد جس میں عبد الملک بن جریج عبد الرحمان بن عمرو، اوزاعی، مالک بن انس، سفیان بن سعید ثوری، شعبہ بن حجاج، زہیر بن معاویہ اور حماد بن زید وغیرہ سے اسناد میں جہاں تک ہو وہ اسناد عالی ہے۔ اگر کسی امام کے بعد کے راوی تعداد میں زیادہ ہوں جیسا کہ ہم نے مثال دے کر بتایا ہے یہ بے اسناد عالی کی علامت۔ اگر اس بحث میں ہم پر ایک بزرگ سلیے دلیلیں پیش کریں تو بات بہت لمبی ہو جائے گی

Marfat.com

علم حدیث کی دوسری قسم

معرفت علم حدیث کی دوسری قسم اسناد کی نیچے کی کڑی سے واقفیت حاصل کرنا ہے۔ ممکن ہے کوئی کہنے والا یہ کہے کہ نزول (نیچے کی کڑی کا وجود) تو علو (اوپر کی کڑی کے وجود) کی مقتضی ہے جس کی واقفیت حاصل ہو چکی لیکن بات یوں نہیں۔ نزول کے کچھ درجات ہیں جن کو اہل فن کے سوا دوسرا نہیں جانتا۔ یہاں کبھی تو یہ ضروری ہوتا ہے کہ نیچے کی کڑی کا سماع موجود ہو اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ طالب علم کو اس فن میں واقفیت و تبحر حاصل ہوتا ہے اس لیے وہ نیچلی کڑی کو نہیں لکھتا کیونکہ وہ اس سے اعلیٰ اسناد میں موجود ہوتی ہے۔

اس کی ایک مثال یہ اسناد ہے:

حدثنا ابو جعفر محمد بن صالح بن هانئ القرشي ثنا محمد بن احمد بن الي القرشي ثنا عبد الله بن يزيد المقرئ ثنا سعيد بن ابي ايوب حدثني ابو هانئ عن ابي عثمان مسلم بن يسار عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال .....

اس سند میں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ: میری اُمت کے اواخر میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو تم کو وہ باتیں سنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے باپ دادا نے۔ ایسے لوگوں سے بچو۔

حاکم کہتے ہیں: اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح کے خطبے میں بواسطۂ ابن نمیر عن المقرئ روایت کیا ہے اور دو سو سے زیادہ ایسی مثالیں کتاب میں موجود ہیں۔ اب جو شخص یہ دیکھ کر کہ مقرئ تک تین واسطے ہیں، ان تینوں واسطوں کو یوں لکھے کہ عن مسلم

Marfat.com

عن ابن نمیر عن المقرئی تو یہ نزول سے نادا قفی ہوگی۔ اس کی بے شمار مثالیں اور بھی ہیں۔

احادیث نازلہ (جن میں پچھلی کڑیاں محفوظ ہوں) بہت طرح کی ہوتی ہیں۔ ایک یہ ہے کہ دو روایتوں میں واسطوں کی تعداد یکساں ہوتی ہے۔ لیکن ایک دوسری سے اعلیٰ ہوتی ہے۔ ہمارے اقران (ہمعصروں) کے لیے اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ہم اعمش کی حدیث میں پچھلی کڑیوں تک نزول کریں تو یوں روایت کریں گے: عن شیوخنا عن عبد اللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ عن وکیع عن الاعمش یا اسے یوں روایت کریں گے: عن شیوخنا عن احمد بن منیع عن اسحاق بن راھویہ عن عیسیٰ بن یونس عن الاعمش۔ یہ دونوں اسنادیں مندرجہ ذیل دونوں اسنادوں سے اعلیٰ ہیں۔ یعنی: عن شیوخنا عن ابی العباس السراج عن قتادہ بن السری عن ابی معاویۃ عن الاعمش۔ اور دوسری عن شیوخنا عن محمد بن اسحاق عن ابی کریب عن ابی اسامۃ عن الاعمش۔ مطلب یہ ہے کہ ان چاروں اسنادوں میں اعمش تک پانچ پانچ واسطے ہیں۔ لیکن دو مقدم الذکر دو موخر الذکر سے اعلیٰ ہیں۔

بوشنس فجم (تدبر سے کام لے کر) ثوری، مالک اور شعبہ جیسے ائمہ حدیث کی روایات کو قیاس کر سکتا ہو اس کے لیے ایسی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ اس معاملے میں اصول یہ ہے کہ جس شیخ کی موت پہلے واقع ہوئی ہو اور اس کی فضیلت بھی مشہور ہو اس سے نیچے نزول کرنا کہیں بہتر ہے بہ نسبت اس شیخ سے نیچے نزول کرنے کے جس کی وفات بعد میں ہوئی ہو اور وہ اپنے صدق میں بھی معروف ہو۔

طالب حدیث کو نزول کی واقفیت حاصل کرنے کے لیے اس کی بھی ضرورت ہے کہ جس شیخ سے روایت کر کے لکھنا چاہتا ہے اسے بغیر واسطے اگر وہ مدت میں اس سے قریب ہو تو اس سے اوپر والے کو تلاش کرے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ میں بڑا ہو کر محمد بن اسحاق بن خزیمہ کی وفات کے وقت جبکہ میں حال کے بعد سے حدیث لکھنا چاہتا ہوں تو میرے

Marfat.com

سامنے دو گروہ ہیں۔ ایک میں ابو کریب، بندار، ابو موسیٰ اور عبدالجبار بن علاء وغیرہ ہیں اور دوسرے گروہ میں ابو بکر جارودی، ابراہیم بن ابی طالب اور ان کے معاصرین جیسے شیوخ ہیں، اب میرے لیے ان (دوسرے گروہ کے افراد) کی حدیث ان لوگوں کی حدیث سے زیادہ اعلیٰ ہوگی جن کی وفات میری ولادت اور نشوونما سے قریب تر ہے علم نزول کی یہ بہت بڑی اساس ہے۔ اسی طرح اگر محمد بن اسحاق کی حدیث میرے معاصرین کو محمد بن یحییٰ، احمد بن یوسف سلمی، مسلم بن حجاج یا ان سب کے اقران کے واسطے سے ملے تو وہ اس حدیث سے بہتر و اعلیٰ ہوگی جو مشرقی اور مکی یا ان کے اقران سے ملے۔

Marfat.com

علم حدیث کی تیسری قسم

اس علم کی تیسری نوع محدث کے بارے میں یہ معلومات حاصل کرنا ہے کہ اسانید علم کے متعلق اس کا صدق، اتقان، تحقیق و تفحص، اصول کی صحت، عمر، وفات پر غفلت (بھول) اپنا یا اپنے علم اور اصول کے استخفاف وغیرہ کا کیا حال ہے۔

حدثنا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب الحافظ حدثنا ابراھیم بن عبد اللہ السعدی حدثنا معاویۃ بن ھشام ثنا سفیان عن ابی اسحاق عن البراء بن عازب قال .....

اس سند میں براء بن عازب فرماتے ہیں کہ: ہم لوگوں نے ساری حدیثیں حضورؐ سے ہی نہیں سنیں، بلکہ ہمارے رفقا بھی ان کو ہم سے بیان کر دیا کرتے تھے کیونکہ ہم لوگوں کا مشغلہ اونٹ چرانا بھی تھا۔ حضورؐ کے اصحاب جو کچھ حضورؐ کی زبان سے نہیں سن پاتے تھے اسے اپنے ان رفقاء سے دریافت کر کے سن لیتے تھے جو زیادہ یاد داشت رکھتے تھے۔ جس رفیق سے وہ سنتے اس کی تحقیق و تصدیق میں شدت اختیار کرتے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل اسناد کی روایت سے واضح ہے:

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا العباس بن الولید بن مزید البیروتی قال اخبرنی ابی قال اخبرنی الاوزاعی قال اخبرنا ابن شھاب عن قبیصۃ بن ذؤیب قال:

مذکورہ بالا سند میں قبیصہ کہتے ہیں کہ: عہد ابو بکرؓ میں ایک دادی آکر وراثت کا مطالبہ کرنے لگی۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: مجھے کتاب اللہ میں تیرا کوئی حصہ نظر نہیں آتا اور مجھے یہ بھی علم نہیں کہ آنحضورؐ نے تیرے حق کا کوئی ذکر کیا ہو۔ حال میں شام تک

Marfat.com

لوگوں سے دریافت کروں گا۔ جب آپ نے نماز ظہر ادا کرلی تو کھڑے ہو کر لوگوں سے یہ معاملہ دریافت کیا۔ مغیرہ بن شعبہ نے کہا: میں نے حضورؐ کو چھٹا حصہ دیتے سنا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا: کیا تمہارے علاوہ کسی اور نے بھی یہ سنا ہے؟ اس وقت محمد بن مسلمہ نے کھڑے ہو کر کہا: میں نے بھی حضورؐ کو اسے چھٹا حصہ دیتے سنا ہے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے اسی کے مطابق فیصلہ نافذ کر دیا۔

امیر المومنین علیؓ کا یہ حال تھا کہ جو حدیث آپؓ نے خود حضورؐ سے نہ سنی ہو وہ کسی دوسرے کی زبان سے سنتے تو اس بیان کرنے والے سے حلف لیتے۔ آپؓ کا یہ طرزِ عمل اتنا مشہور ہے کہ یہاں اس کے تفصیلی ذکر کی ضرورت نہیں۔ یہی حال اکثر صحابہؓ تابعین، تبع تابعین پھر ائمہ اہل اسلام سب کا رہا ہے کہ وہ حدیث کی کرید اس وقت تک جاری رکھتے تھے جب تک اس کی صحت سامنے نہ آجائے۔

سمعت ابا العباس محمد بن یعقوب یقول سمعت حنبل بن اسحاق بن حنبل یقول سمعت علی بن عبد اللہ یقول سمعت یحیی بن سعید یقول.....

اس سند میں یحیی بن سعید کہتے ہیں کہ: صاحب حدیث میں کچھ اور اوصاف بھی ہونے چاہئیں۔ حدیث اخذ کرنے میں اسے ایسا قابل اعتماد ہونا چاہیئے کہ جو کچھ اس سے بیان کیا جائے اسے پوری طرح سمجھ لے اور رجال پر اس کی نظر ہو۔ اس کے بعد بھی دیکھ بھال کرتا رہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: ہمارے زمانے میں طالب حدیث کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ پہلے وہ محدث کے حالات کی پوری طرح چھان بین کرے کہ آیا وہ شریعت اور توحید پر صحیح اعتقاد رکھتا ہے؟ کیا وہ اپنے آپ پر انبیاء و رسل کی طاعت لازم قرار دیتا ہے؟ ان کے احکام وحی اور ان کی دی ہوئی شریعت کو واجب الاطاعت مانتا ہے؟ — اس کے بعد پھر محدث کے حالات پر غور کرے کہ وہ ایسا بندۂ ہوائی تو نہیں جو لوگوں کو اپنی خواہش کی طرف دعوت دیتا ہے؟ ظاہر ہے کہ جو بدعت کی طرف بلائے اس کی حدیث نہیں لکھی جائے گی نہ اس کا لحاظ رکھا جائے گا۔ کیونکہ ائمہ اہل اسلام کی ایک جماعت کا اس کے متروک ہونے پر اتفاق ہے۔ پھر اس کی عمر معلوم کر کے دیکھے کہ جن شیوخ سے وہ روایت کرتا ہے کیا

Marfat.com

ان سے اس کا سماع ممکن بھی ہے ؟ میں نے مشائخ حدیث کی ایک جماعت کو دیکھا ہے جن کی عمر اتنی ہے کہ جن شیوخ سے وہ روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کی لقاء ممکن نہیں۔ اس کے بعد محدث کے اصول و مآخذ کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ قدیم ہیں یا جدید ؛ ہمارے دور میں کچھ ایسے لوگ بھی ابھر آئے ہیں کہ کتب حدیث خرید کر انہی کی مدد سے حدیثیں بیان کرنے لگتے ہیں اور دوسرے لوگ ان سے سن کر اسی وقت قدیم کتابوں میں اپنے ہاتھ سے لکھ لیتے ہیں اور بیان کرتے پھرتے ہیں کہ ہم نے فلاں سے سنا ہے۔ ان لوگوں سے اگر غیر اہل فن سنتے ہیں تو اپنی نادانیت کی وجہ سے معذور ہیں۔ لیکن اگر اہل فن حقیقت حال معلوم کرنے کے بعد اس قسم کے لوگوں سے کوئی روایت سنیں تو انہیں ان پر جرح کر کے انہیں ساقط الاعتبار قرار دینا چاہیئے اور ان سے توبہ کرانی چاہیئے۔ کیونکہ فن سے ناواقف ہو کر محدث بننے پھرنا ایسی نادانی نہیں جو بطور عذر قبول کر لی جائے۔ اگر وہ نہیں جانتا تو اسے دریافت کرنا چاہیئے تھا۔ سلف رضی اللہ عنہم اسی مسلک پر قائم تھے۔

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب، حدثنا الحسن بن علی بن عفان العامری، ثنا ابو اسامۃ عن الاعمش قال : کان ابراھیم صعبا فی الحدیث فکنت اذا سمعت الحدیث من بعض اصحابنا اتیتہ فعرضتہ علیہ۔

اس سند میں اعمش کہتے ہیں کہ ابراہیم نخعی پرکھنے کے بارے میں بڑے سخت تھے اس لیے جب میں اپنے بعض رفقاء سے حدیث سنتا تو ان کے پاس جا کر اسے پیش کر دیا کرتا تھا۔

اخبرنا عبد اللہ بن محمد الکعبی ثنا اسماعیل بن قتیبۃ ثنا عثمان بن ابی شیبۃ ثنا اسحاق بن منصور عن ھشیم بن بشیر ان لمغیرۃ سمع من عطاء بن السائب عن سعید بن ابی الحسن عن ابی جعفر الباقر قال

اس سند میں ابو جعفر باقر کہتے ہیں کہ حدیث کی بہت سی انواع ہیں فقہ کا حصہ ہے طالب حدیث محدث کے اسلام اور اس کی ثقاہت و ضبط کو معلوم کرے تب اس کی حدیث لکھے کیونکہ ایسے لوگ بہت کم ہیں جو فہم، واقفیت اور حفظ کا لحاظ رکھتے ہوں، معانی سماع حدیث کو مذاق سمجھتا ہو اور حدیث کا اشتغال کرتا ہو اس کے علامات پوشیدہ نہیں

رہتے اور اس کا معاملہ ظاہر ہو ہی جاتا ہے۔

سمعت ابا العباس محمد بن یعقوب یقول سمعت العباس بن محمد الدوری یقول سمعت خلف بن سالم یقول.....

خلف بن سالم اس سند میں کہتے ہیں کہ: حدیث کا سن لینا تو آسان ہے لیکن اس سے عہدہ برآ ہونا دشوار ہے۔

حدثنا ابو سهل محمد بن محمد بن الحسین الترمذی ثنا محمد بن صالح بن سهل الترمذی حدثنا اسماعیل بن سیف حدثنی محمد بن عبد الواحد بن اخی حزم قال سمعت یونس بن عُبید یقول.....

اس سند میں یونس بن عبید کہتے ہیں۔ حدیث میں — ایک روشنی ہوتی ہے لہٰذا حدیث کی روشنی میں احتیاط برتو۔

سمعت محمد بن صالح بن هانئ یقول سمعت محمد بن ابراهیم بن مهران یقول سمعت بشر بن آدم یقول سمعت ابا عاصم یقول.....

اس سند میں ابو عاصم کہتے ہیں: جو حدیث کا استخفاف کرے گا حدیث اس کا استخفاف کرے گی۔

علم حدیث کی چوتھی قسم

علم حدیث کی چوتھی قسم احادیث کی سندوں کا علم ہے اور یہ اس علم کی بڑی اہم قسم ہے کیونکہ ائمہ اہل اسلام کا اس بات میں اختلاف ہے کہ آیا بغیر سند کے روایت کو قابل حجت سمجھنا درست بھی ہے؟ سند کا مطلب یہ ہے کہ محدث اپنے شیخ سے اور وہ اپنے شیخ سے روایت کرتا چلا جائے یہاں تک کہ کسی مشہور صحابی کے واسطے سے آنحضور تک یہ سلسلہ اس طرح قائم ہو کہ ہر راوی کی عمر سے یہ پتہ چل جائے کہ اس نے اپنے شیخ سے سنا ہوگا۔ اس کی مثال یہ اسناد ہے۔

حدثنا ابو عمرو عثمان بن احمد السماک ببغداد ثنا الحسن بن مکرم ثنا عثمان بن عمر اخبرنا یونس عن الزھری عن عبد اللہ بن کعب بن مالک عن ابیہ ۔ انہ تقاضی ابن ابی حدرد دینا کان علیہ فی المسجد فارتفعت اصواتھما حتی سمعھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج حتی کشف سجرتہ فنادی یا کعب ضع من دینک ھذا واشار الیہ ای الشطر فقال لقد فعلت۔

(اس سند میں مالک روایت کرتے ہیں کہ کعب نے ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا تقاضا کیا اور دونوں کی آوازیں اتنی بلند ہوئیں کہ آنحضور نے سن کر ان کی طرف آئے اور آپ کے حجرے کا پردہ ہٹا دیا پھر فرمایا کہ اے کعب اپنے قرض کا آدھا حصہ اشارہ کر کے بتایا۔ چھوڑ دو۔ کعب نے عرض کیا بہت اچھا میں نے اس کے مطابق ابن ابی حدرد سے ادا کر دیا)

میں نے مثال کے لیے جو اسناد پیش کی ہے اس میں امام ابن مالک ان

کا حسن بن مکرم ہے، ان کا عثمان بن عمر ہے، ان کا یونس بن یزید ہے — جو عثمان بن یزید سے اوپر ہیں — ہر ایک کا سماع ظاہر و باہر ہے۔ پھر آگے یونس کی رفاقتِ زہری، زہری کی رفاقتِ بنی کعب بن مالک اور بنی کعب بن مالک — خصوصاً مالک اور کعب کی رفاقتِ نبوی بالکل عیاں ہے۔ سند کی یوں تو ہزاروں مثالیں۔ یہاں ہم نے ایک مثال پیش کی ہے اور اسی ایک حدیث کی سند سے ہر وہ شخص استدلال کر سکتا ہے۔ جسے اس علم کا فہم عطا ہوا ہو۔ اس کے بعد ہم دوسری سند روایت ملاحظہ ہو۔

حدثنا ابو عبد اللہ محمد بن علی الصنعانی بمکۃ ثنا الحسن بن عبد الاعلی الصنعانی ثنا عبد الرزاق عن معمر عن محمد بن واسع عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من اقال نادما اقال اللہ نفسہ یوم القیامۃ ومن کشف عن مسلم کربۃ کشف اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیمۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ۔

اس سند سے حضورؐ کا یہ ارشاد مروی ہے کہ: جو شخص کسی ندامت والے سے درگزر کرے گا اس سے بروزِ حشر اللہ تعالیٰ درگزر فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی کوئی تکلیف دور کرے گا اس کی تکلیف کو بروزِ قیامت خدا دور فرما دے گا اور اللہ اس وقت تک بندے کی امداد فرماتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی اعانت میں رہتا ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ جو اہل فن اس اسناد کو دیکھے گا اسے اس کی اور اس کی سند کی صحت میں کوئی شبہ نہیں رہے گا۔ لیکن حقیقت حال یہ نہیں۔ اس لیے کہ معمر بن راشد صنعانی ثقہ ہیں، جرح سے محفوظ ہیں لیکن انھوں نے محمد بن واسع سے نہیں سنا۔ اسی طرح محمد بن واسع بھی ثقہ اور مامون ہیں لیکن انھوں نے ابو صالح سے نہیں سنا۔ اس روایت میں علت موجود ہے جس کی شرح طوالت چاہتی ہے۔ اس طرح کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں جن کو صرف اس علم کے واقف کار ہی جانتے پہچانتے ہیں۔

پھر اس مذکورہ شرط کے علاوہ بھی کچھ اور شرطیں مسند کے لیے ضروری ہیں۔ مثلاً یہ

Marfat.com

کہ وہ موقوف مرسل معضل نہ ہو اور اس میں کوئی مدلس نہ ہو۔ ان قسموں کی تشریح بعد میں آئے گی۔ ان میں ہر ایک قسم کو الگ الگ جاننے کی ضرورت ہے۔

مسند کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ اس میں یہ الفاظ نہ ہوں: أخبرتُ عن فلان (مجھے فلاں کی طرف سے بتایا گیا ہے) حُدِّثت عن فلان (مجھ سے فلاں کی زبانی یہ بیان کیا گیا) بلغنی عن فلان (مجھے فلاں کے واسطے سے یہ روایت پہنچی ہے) رفعه عن فلان (فلاں نے اسے حضورؐ کی زبانی بیان کیا) اظنّه مرفوعا (میرا گمان ہے کہ یہ مرفوع ہے) اس قسم کے الفاظ سے مسندیت فاسد ہو جاتی ہے۔

یہ تمام شرطیں اگر پوری ہو جائیں جب بھی ہم حدیث کے صحیح ہونے کا حکم نہیں لگاتے صحیح حدیث کے لیے اور بھی کچھ شرط ہے جس کا ذکر ہم موقع موقع سے کریں گے۔

Marfat.com

علم حدیث کی پانچویں قسم

پانچویں قسم موقوف روایات کا علم ہے۔ اس کی ایک مثال لیجئے :

حدثنا الزبیر بن عبد الواحد الحافظ بأسدأباذ ثنا محمد بن احمد الرمیقی ثنا ذکریا بن یحیی المنتری ثنا الاصمعی ثنا کیسان مولی هشام بن حسان عن محمد بن حسان عن محمد بن سیرین عن المغیرة بن شعبة قال : کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقرعون بابه بالاظافیر۔

اس سند میں مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ اصحاب رسول ؐ حضورؐ کے دروازے کو اپنے ناخنوں سے کھٹکھٹایا کرتے تھے۔

حاکم کہتے ہیں کہ جو اہل فن نہ ہوگا وہ اسے مسند خیال کرے گا کیونکہ اس میں حضورؐ کا ذکر ہے۔ لیکن یہ مسند نہیں بلکہ موقوف ہے جو ایک صحابی پر منتہی ہو جاتا ہے۔ وہ صحابی (مغیرہ) اپنے رفقائے صحابہ کے ایک عمل کا ذکر کر رہے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی اس کی سند حضورؐ تک نہیں پہنچاتا۔ میں نے اس موقوف روایت کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ اس سے مشابہہ دوسری روائتوں کا اس پر قیاس کیا جا سکے۔ موقوف علی الصحابہ روایت اہل علم کی نظروں سے بہت کم پوشیدہ رہتی ہے۔ موقوف کا مطلب یہ ہے کہ حدیث صحابی سے مروی ہو اور اس میں ارسال یا اعضال نہ ہو۔ صحابی تک پہنچا کر اسے آگے یوں بیان کرے گا کہ : وہ یوں کہتے تھے، یوں کرتے تھے یا یہ حکم دیتے تھے۔

موقوف حدیثوں کی بے شمار مثالوں میں سے ایک مثال یہ بھی ہے :

حدثنا احمد بن کامل القاضی ثنا یزید بن الهیثم ثنا محمد بن جعفر الفیدی ثنا ابن فضیل عن ابی سنان عن عبد اللہ بن ابی الهذیل

عن ابی ھریرۃ فی قول اللہ عزوجل "لواحۃ للبشر" قال تلقاھم جھنم یوم القیامۃ فتلفحھم لفحۃ فلا تترک لحما علی عظم الا وضعت علی العرقوب واشباہ ھذا من الموقوفات تعد فی تفسیر الصحابہ۔

اس سند میں حضرت ابو ہریرہؓ "لوّاحۃ للبشر" کا مطلب یہ بتاتے ہیں بروز حشر دوزخ ان کے سامنے اس طرح آئے گی کہ اس کی ایک آنچ ان کو جھلسا کر رکھ دے گی۔ اور بجز ایڑی کے کہیں ہڈی پر گوشت بھی باقی نہ رہے گا۔ ازاں قبیل ساری روائتیں موقوف ہیں اور ان کا شمار تفسیر صحابہ میں ہے

تفسیر صحابہ میں ہم بعض کو مسند بھی کہتے ہیں، لیکن وہ ایک الگ نوعیت کی ہے اور اس کی مثال یہ ہے:

اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الصفار حدثنا اسماعیل بن اسحاق القاضی ثنا اسحاق بن ابی اویس حدثنی مالک بن انس عن محمد بن المنکدر عن جابر قال .....

اس سند میں حضرت جابرؓ کہتے ہیں: یہود کہا کرتے تھے کہ جو اپنی بیوی کے ساتھ صحیح مقام پر مگر پیچھے سے مواصلت کرے گا اس کی اولاد بھینگی ہوگی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: نساؤکم حرث لکم۔ یعنی تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ اس نوع کی روائتیں مرفوع نہیں، بلکہ مسند ہیں، کیونکہ جو صحابی وحی و تنزیل کے وقت موجود تھا وہ اس بات کی خبر دے رہا ہے کہ یہ آیت فلاں معاملے میں نازل ہوئی۔ تو یہ حدیث مسند ہی ہوگی۔

طالب حدیث کے لیے موقوفات کی بعض قسموں کو جاننا بھی ضروری ہے جن کی ایک قسم یہ ہے کہ سند صحابی تک پہنچنے سے پہلے ہی مرسل ہو جائے۔ مثلاً

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا بحر بن نصر حدثنا عبد اللہ بن وھب اخبرنی محمد بن عمرو عن ابن جریج عن سلیمان بن موسی قال قال جابر عن عبد اللہ

Marfat.com

اس سند میں جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ: جب روزہ رکھو تو تمہارے کان اور آنکھیں بھی محرمات سے اور تمہاری زبان جھوٹ سے روزہ رکھے اور خادم کو اذیت دینا ترک کر دو اور تمہارے اوپر وقار اور سکینت طاری رہے اور اپنے روزے کے دن اور افطار کے دن کو ایک جیسا نہ بناؤ۔

حاکم کہتے ہیں کہ جو حدیث کا فنکار نہیں وہ یہی خیال کرے گا کہ یہ حدیث جابرؓ تک جا کر موقوف ہو گئی ہے۔ حالانکہ یہ سند ایسی موقوف ہے جو بیان کرنے والے (جابرؓ) سے پہلے ہی مرسل ہے۔ کیونکہ سلیمان بن موسیٰ الاشدق نے حضرت جابر کو نہ دیکھا ہے نہ ان سے کچھ سنا ہے۔ ان دونوں کے درمیان کی کڑی عطاء بن ابی رباح ہیں۔ جیسا کہ بکثرت احادیث سے ظاہر ہے۔ اور اکثر اوقات تو یہ ہوتا ہے کہ اس فن میں تبحر نہ رکھنے والا یہ کہتا ہے کہ ابن وہب تو محمد بن عمرو بن علقمہ سے کبھی ملے ہی نہیں اور محمد بن عمرو بن علقمہ نے ابن جریج سے کوئی روایت کی ہی نہیں۔ یہ محمد بن عمرو وہ ہیں جو یافعی ہیں اور مصر کے شیخ الحدیث ہیں۔ ابن علقمہ مدنی نہیں ہیں۔

حدیث کے طالب علم کو موقوف کی ایک اور قسم بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ یہ قسم اصل میں تو مسند ہی ہوتی ہے لیکن بعض راوی کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور اسے داخل اسناد نہیں کیا جاتا۔ اس کی مثال یہ ہے:

حدثنا ابو زکریا یحیی بن محمد العنبری ثنا ابو عبد اللہ محمد بن ابراھیم العبدی ثنا امیۃ بن بسطام ثنا یزید بن زریع ثنا روح بن القاسم ثنا منصور عن ربعی بن حراش عن ابی مسعود قال: انما حفظ الناس من اخر النبوۃ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت۔

ابو مسعود اس سند میں کہتے ہیں کہ نبوت کی آخری چیز جو لوگوں میں محفوظ رہ گئی ہے یہ ہے کہ "جب تجھ میں حیا نہیں رہی تو جو جی چاہے کر"

حاکم کہتے ہیں کہ ثوری و شعبہ وغیرہ نے اس حدیث کو منصور تک مسند کر کے بیان کیا ہے اور درمیان میں روح بن قاسم کو چھوڑ دیا جس کی وجہ سے یہ روایت موقوف ہو گئی۔ اس کی مثالیں بھی حدیث میں بہت ہیں اس کا علم اس میدان کے شہسوار اور نقادان فن ہی جانتے ہیں اور اس کا شمار موقوفات میں نہیں ہوتا۔

Marfat.com

علم حدیث کی چھٹی قسم

علم حدیث کی چھٹی قسم ان اسانید کا علم ہے جن میں براہ راست حضورؐ سے روایت نہیں ہوتی۔ اس کی مثال یہ ہے:

حدثنا ابو نصر محمد بن محمد بن حامد الترمذی ثنا محمد بن حبال الصنعانی حدثنا عمرو بن عبد الغفار الصنعانی ثنا بشر بن السری حدثنا زائدۃ عن عمار بن ابی معاویۃ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال: کنا نتمضمض من اللبن ولا نتوضأ منہ[1]۔ دوسری مثال:

اخبرنا ابو نصر احمد بن سہل الفقیہ بخارا ثنا صالح بن محمد بن حبیب الحافظ محمد بن عمرو بن جبلۃ حدثنا حرمی بن عمارۃ ثنی ہارون بن موسیٰ قال سمعت الحسن یحدث عن انس بن مالک قال: کان یقال فی ایام العشر بکل یوم الف یوم ویوم عرفۃ عشرۃ الاف یوم۔ قال یعنی فی الفضل[2]۔ تیسری مثال:

اخبرنا ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم الشیبانی بالکوفۃ ثنا احمد بن حازم بن ابی غرزۃ ثنا علی بن نادم اخبرنا علی بن صالح عن ابی اسحاق عن ہبیرۃ بن یریم عن عبد اللہ قال: من اتی ساحرا او عرافا فقد کفر بما

---

[1] ترجمہ: ہم لوگ دودھ پینے کے بعد کلی تو کر لیتے تھے۔ وضو نہیں کرتے تھے۔

[2] یہ کہا جاتا تھا کہ عشرۂ اولیٰ (ماہ ذی الحجہ) کے ہر دن کی فضیلت ہزار دنوں کے برابر ہے اور یوم عرفہ (۹ ذی الحجہ) کی فضیلت دس ہزار دنوں کے برابر ہے۔

انزل اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

حاکم کہتے ہیں کہ: یہ باب بڑا طویل ہے اور تمام اسانید کے ساتھ اس کا ذکر طوالت چاہتا ہے۔ اوپر جو کچھ ذکر کر چکے ہیں اس کے علاوہ اگر صحابی ـــ جس کی صحبت نبویؐ معروف ہو ـــ کے قول میں یہ الفاظ ہوں: امرنا ان نفعل کذا (ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا گیا) نھینا عن کذا و کذا (ہمیں ان ان باتوں سے روکا گیا ہے) کنا نؤمر بکذا (ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا تھا)، کنا ننھیٰ عن کذا (ہمیں فلاں بات سے منع کیا جاتا تھا) کنا نفعل کذا (ہم ایسا کیا کرتے تھے) کنا نقول و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینا (ہم یہ بات کہہ رہے تھے اور حضورؐ ہمارے اندر موجود تھے) کنا لانری باساً بکذا (ہم فلاں بات میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے) کان یقال کذا و کذا (یہ یہ باتیں کی جاتی تھیں) یا کسی صحابی کا یہ قول کہ من السنۃ کذا (فلاں بات کا شمار سنّت میں ہے) اور اسی قسم کے اور بھی الفاظ ہیں جن کو اگر ایسا صحابی جس کی صحبتِ نبویؐ معروف ہو بیان کرے تو وہ حدیث مُسند ہو گی۔ مسانید میں ایسی تمام طرح کی احادیث موجود ہیں۔

لہ جو کسی جادوگر یا نجومی کے پاس (سچا سمجھ کر) آئے گا وہ وحیٔ محمدیؐ کا منکر ہو گا۔

علم حدیث کی ساتویں قسم

اس علم حدیث کی ساتویں قسم صحابۂ کرام کو ان کے درجات کے مطابق پہچاننا ہے۔ ان میں سب سے اوّل طبقے میں وہ لوگ ہیں جو مکّے میں اسلام لائے۔ مثلاً ابوبکر، عمر، عثمان اور علی وغیرہم رضی اللہ عنہم۔ حضرت علیؓ ان سب میں پہلے اسلام لائے۔ مؤرخین کے درمیان اس بارے میں مجھے کسی اختلاف کا علم نہیں۔ اختلاف صرف ان کے بالغ ہونے میں ہے۔[1]

جماعتِ محدثین کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ بالغوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر اسلام لائے جیسا کہ عمرو بن عبسہ کی روایت میں ہے کہ انھوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! اس چیز (رسالت) میں حضورؐ کی پیروی (پہلے) کس نے کی؟ فرمایا: ایک آزاد نے اور ایک غلام نے — اس وقت حضورؐ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت بلالؓ تھے۔

طبقۂ ثانیہ[2] میں دار الندوہ کے صحابہ ہیں۔ یعنی جب حضرت عمرؓ اسلام لائے اور اپنے اسلام کا اعلان کر دیا تو حضورؐ کو دار الندوہ میں لایا گیا اور وہاں اہل مکّہ کی جماعت نے حضورؐ کی بیعت کی۔

---

[1] علم بلوغ میں کسی مؤرخ کے اختلاف کا مجھے علم نہیں۔ حضرت علیؓ کا ایک شعر بھی اس بارے میں یوں پیش کیا جاتا ہے۔ [2] سبقتکم الی الاسلام طرّاً غلاماً ما بلغت اوان حلمی یعنی میں تم سب سے پہلے اسلام لایا ہوں یعنی اس وقت جب کہ کم سن تھا اور سن بلوغ کو بھی نہیں پہنچا تھا — امام ابوحنیفہ کا فیصلہ یہ ہے کہ عورتوں میں سب سے پہلے خدیجہ، آزاد بالغوں میں ابوبکر، بچوں میں علیؓ اور غلاموں میں زید بن حارثہؓ اسلام لائے۔ اس لیے بلال والی روایت قابل غور ہے۔ اوّلیت فی الاسلام کی ایک نئی توجیہ میری کتاب "پیغمبر انسانیت" میں دیکھیے۔

Marfat.com

تیسرے طبقے میں وہ صحابہ ہیں جنھوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

چوتھے طبقے میں وہ صحابہ ہیں جنھوں نے عقبۂ اولیٰ کے موقع پر حضورؐ کی بیعت کی۔

محاورہ ہے: فلانٌ عَقَبِیْ یعنی فلاں میرے پیچھے ہے اور فلانٌ عَقَبِیٌّ۔ یعنی فلاں نے بموقع عقبہ اسلام قبول کیا۔

پانچویں طبقے میں وہ اصحاب ہیں جو عقبۂ ثانیہ کے موقع پر اسلام لائے اور ان میں سے اکثر انصار تھے۔

چھٹے طبقے میں وہ مہاجرین داخل ہیں جو حضورؐ کے پاس قبا میں پہنچے حضورؐ کے داخلۂ مدینہ اور تعمیر مسجد سے پہلے۔

ساتواں طبقہ ان اہل بدر کا ہے جن کے بارے میں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ شاید اللہ نے اہل بدر پر مطلع ہونے کے بعد یہ فرمایا ہے کہ: تم جو چاہو کرو میں تم سب کو بخش دوں گا۔

آٹھواں طبقہ ان پہلے مہاجرین کا ہے جنھوں نے معرکۂ بدر اور صلح حدیبیہ کے درمیان ہجرت اختیار کی۔

نویں طبقے میں وہ لوگ ہیں جنھوں نے بیعت رضوان کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا: اللہ ان تمام اہل ایمان سے راضی ہے جبکہ وہ درخت کے نیچے آپ کی بیعت کر رہے تھے۔ اسے بیعت رضوان کہتے ہیں اور یہ بمقام حدیبیہ اس وقت ہوئی جب حضورؐ کو عمرہ ادا کرنے سے روک دیا گیا اور حضورؐ نے کفار قریش سے اس بات پر مصالحت فرمائی کہ آئندہ سال عمرہ ادا کرلیں گے۔ حدیبیہ ایک کنواں تھا اور یہ درخت اس کے پاس ہی تھا۔ اس کے بعد ہی وہ درخت ایسا غائب ہوا کہ پھر اس کا پتہ نہ چل سکا۔ کہتے ہیں کہ اسے سیلاب بہالے گیا۔ چنانچہ سعید بن مسیب کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے والد کو جو اصحاب شجرہ میں تھے یہ کہتے سنا ہے کہ ہم لوگوں نے اس درخت کو کئی بار تلاش کیا لیکن وہ نہ مل سکا۔ بعض عوام حجاج جو یہ کہا کرتے ہیں کہ مکے اور منیٰ کے درمیان واقع ہے۔

Marfat.com

یہ بالکل ہی غلط ہے۔

دسواں طبقہ اُن صحابہ کا ہے جنھوں نے صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیان ہجرت کی۔ خالد بن ولید، عمرو بن العاص، ابو ہریرہ وغیرہ اور بہت سے لوگ ہیں۔ چنانچہ جب حضورؐ کو خیبر کی غنیمت حاصل ہوئی تو ہر طرف سے یہ لوگ ہجرت کر کے آگئے اور حضورؐ نے انھیں حصے دیئے۔

گیارھواں طبقہ ان لوگوں کا ہے جو فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور وہ جماعت قریش تھے۔ ان میں کچھ تھے جو برضا و رغبت اسلام لائے اور کچھ ایسے تھے جو تلوار کے ڈر سے مسلمان ہو گئے اور پھر موقع پا کر بدل بھی گئے۔ ان کے دل میں جو اعتقاد تھا اسے اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔

اس کے بعد ایک بارھواں طبقہ بھی ہے۔ یہ وہ بچے ہیں، جنھوں نے حضورؐ کو فتح مکہ کے دن یا حجۃ الوداع میں دیکھا انکا شمار بھی صحابہ میں ہے۔ سائب بن یزید اور عبداللہ بن ثعلبہ بن صُعیر انہی میں ہیں۔ یہ دونوں حضورؐ کے پاس آئے تھے اور حضورؐ نے ان کے لیے دُعا فرمائی اور بہت سے اور لوگوں کے لیے بھی جن کا تذکرہ کتاب کو ضخیم کر دے گا۔ ابو الطفیل عامر بن واثلہ اور ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ کا شمار انہی لوگوں میں ہے۔ ان دونوں نے حضورؐ کو بحالتِ طواف اور چاہ زمزم کے پاس دیکھا تھا۔

حضورؐ سے یہ روایت صحیح ہے جس میں آپ نے فرمایا فتح کے بعد کوئی ہجرت نہیں۔ اب جہاد ہے اور نیت ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ،

اگر میں اس باب کو اسانید اور روایات کے ساتھ پوری تفصیل سے ذکر کروں تو یہ ایک الگ کتاب بن جائے گی۔ حضورؐ کے اصحابؓ دُور دراز ملکوں میں پھیل کر آباد ہو گئے تھے اور مختلف مقامات میں وفات پائی تھی۔ اس باب میں اور بھی کئی علوم آجاتے ہیں۔ میں نے تو ہر نوع کی طرف صرف رہنمائی کر دی

Marfat.com

ہے، وہ بھی اس کے مطابق جو بروقت میرے ذہن میں آگیا۔ مکمل حافظ حدیث وہی ہے جو صحابہ سے تبحر کے ساتھ واقفیت رکھتا ہو۔ میں نے اپنے مشائخ کے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے جو کسی تابعی سے مرسل روایت بیان کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں وہ تابعی نہیں بلکہ صحابی ہیں اور کبھی کسی صحابی سے مسند روایت کرتے ہیں اور اسے تابعی خیال کرتے ہیں۔

علم حدیث کی آٹھویں قسم

اس علم کی آٹھویں قسم "مراسیل" کا علم ہے جن کو حجت ماننے کے بارے میں اختلاف ہے علم حدیث کی یہ نوع سخت ہے اور حدیث کے متبحر کے سوا شاذ و نادر ہی لوگوں کو اس کی شناخت ہے۔ مرسل حدیث وہ ہے جس میں محدث کی متصل اسناد تابعی تک پہنچتی ہیں اور وہ تابعی یوں کہتا ہو کہ حضورؐ نے یوں فرمایا۔ مرسل حدیث کی اس تعریف میں مشائخ حدیث کا کوئی اختلاف نہیں۔

مراسیل اکثر و بیشتر اہل مدینہ میں سعید بن مسیب سے، اہل مکہ میں عطاء بن ابی رباح سے، اہل مصر میں سعید بن ابی ہلال سے، اہل شام میں مکحول دمشقی سے، اہل بصرہ میں حسن بن ابی الحسن سے اور اہل کوفہ میں ابراہیم بن یزید نخعی سے مروی ہیں۔

ایک حدیثِ مرسل کے بعد دوسری حدیث مرسل ان کے علاوہ دوسرے تابعین سے بھی مروی ہوتی ہے لیکن ان سب میں صحیح ترین مراسیل سعید بن مسیب کی ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ صحابی کی اولاد میں یعنی ان کے والد مسیب بن حزن بیعت رضوان کرنے والے اصحاب الشجرہ میں ہیں۔ علاوہ ازیں سعید نے حضرات عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر اور تمام عشرۂ مبشرہ کا زمانہ پایا ہے اور پورے گروہ تابعین میں صرف وہ ہیں، جنھوں نے ان مذکورہ صحابہ کا زمانہ پایا اور ان سے روایات سنی ہیں۔ ایک سعید بن مسیب ہیں اور دوسرے قیس بن ابی حازم۔ مزید خصوصیت یہ ہے کہ سعید اہل حجاز کے فقیہ و مفتی ہیں اور فقہائے سبعہ میں ان کا مقام سب سے اوپر ہے۔ یہ ساتوں فقہا وہ ہیں کہ ان کے اجماع کو مالک بن انس تمام انسانوں کا اجماع شمار کرتے ہیں۔

میں نے ابو العباس محمد بن یعقوب کو، انھوں نے عباس دوری کو اور انھوں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے سنا ہے کہ تمام مراسیل میں صحیح ترین سعید بن مسیب کے مراسیل ہیں۔ نیز ائمۂ متقدمین نے ان کے مراسیل پر غور و تامل کے بعد ان کی اسانید کو بھی درست پایا

ہے۔ اتنی شرطیں ان کے سوا اور کسی کے مراسیل میں نہیں پائی جاتیں اور اہل الحدیث کے نزدیک مراسیل کی صفت بھی یہی ہے۔

ہم سے ابوالعباس بن محمد بن یعقوب نے، ان سے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد کی ایک تحریر یوں لکھی دیکھی ہے کہ: ہم سے حسن بن عیسیٰ مولیٰ بن المبارک نے اور ان سے ابن مبارک نے ابوبکر بن عیاش کی ایک حدیث عن عاصم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کی۔ حسن نے ابن مبارک سے کہا کہ: عاصم سے حضورؐ کی روایت تو کوئی صحیح اسناد نہیں۔ انھوں نے جواب دیا کہ: عاصم کے لیے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا ممکن ہے۔ پھر صبح کو میں ابوبکر بن عیاش کے پاس گیا تو دیکھا کہ ابن مبارک پہلے ہی پہنچے ہوئے ہیں اور ان کی بغل میں بیٹھے ہیں۔ میں نے سمجھ لیا کہ وہ اس بارے میں دریافت کر چکے ہیں۔

حاکم کہتے ہیں: کوفے کے مشائخ ہر اس حدیث کو قابلِ حجت مرسل سمجھتے ہیں جو تابعی یا تبع تابعی یا ان کے بھی بعد کے علماء سے مروی ہو۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ درست نہیں۔ تبع تابعین کی مرسل حدیث معضل ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ بعد میں آئے گی۔

مجھ سے ابوعبداللہ محمد بن محمد عبید اللہ الواعظ نے، انھوں نے عبداللہ بن عدی بن عبداللہ سے، انھوں نے احمد بن محمد بن حسن سے، انھوں نے محمد بن یزید واسطی سے اور انھوں نے یزید بن ہارون سے سنا کہ انھوں نے حماد بن زید سے پوچھا کہ: اے ابواسماعیل! کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اہل الحدیث کا بھی کوئی ذکر کیا ہے؟ جواب دیا: کیوں نہیں۔ کیا تم نے یہ ارشاد خداوندی نہیں سنا ہے:

..... لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون۔

(تاکہ وہ دین میں تفقہ حاصل کریں اور جب اپنی قوم میں واپس جائیں تو انھیں آگاہ کر دیں۔ اُمید ہے کہ وہ ہوشیار ہو جائیں گے) یہ حکم ان لوگوں کے لیے جو طلب علم کے لیے سفر اختیار کرتے ہیں اور واپس آکر پسماندوں کو اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ حاکم کہتے ہیں: اس نص میں اس بات کی دلیل ہے کہ قابل احتجاج علم وہی ہے جو مسموع ہو، مرسل نہ ہو۔

یہ تو قرآنی دلیل ہوئی سنت سے اس کی دلیل یہ روایت ہے :

حدثنا ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم الشیبانی بالکوفۃ ثنا احمد بن حازم بن ابی غرزۃ حدثنا ضرار بن صرد ثنا ابو بشر بن عیاش عن [illegible] عن عبد اللہ بن عبد اللہ الاسدی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .....

اس سند سے معلوم کا یہ [illegible] کہ تم مجھ سے سنو، تم سے دوسرا اس سے آگے تیسرا سنے۔ نیز اس مضمون کی ایک مشہور حدیث یوں ہے کہ : اللہ اسے تر و تازہ رکھے جو میری بات سن کر محفوظ رکھے تا آنکہ وہ اسے اس تک پہنچا دے جس نے اسے نہیں سنا ہے

علم حدیث کی نویں قسم

اس علم کی نویں قسم منقطع حدیث کا علم ہے۔ یہ مرسل سے مختلف چیز ہے اور حفاظ حدیث میں کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو دونوں مرسل اور منقطع میں تمیز کر سکتے ہوں منقطع کی کئی قسمیں ہیں۔

ایک مثال یہ ہے:

حدثنا ابو عمر، عثمان بن احمد بن السماک ببغداد ثنا ایوب بن سلیمان السعدی ثنا عبد العزیز بن موسی اللاحوتی البوراح ثنا ھلال بن حق عن الجریری عن ابی العلاء ھو ابن الشخیر عن رجلین من بنی حنظلۃ عن شداد بن اوس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم احدنا ان یقول فی صلاتہ: اللھم انی اسالک الثبات فی الامور وعزیمۃ الرشد واسالک قلبا سلیما ولسانا صادقا واسالک شکر نعمتک وحسن عبادتک واستغفرک لما تعلم و اعوذبک من شر ما تعلم واسالک من خیر ما تعلم۔[1]

---

[1] نماز میں یہ دعا جو حضورؐ نے بتائی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے: اے اللہ میں تجھ سے معاملات میں ثابت قدمی اور رشد کی عزیمت مانگتا ہوں اور تجھ سے قلب سلیم اور سچی زبان کا سوال کرتا ہوں اور شکر نعمت اور حسن عبادت کی توفیق طلب کرتا ہوں اور ان تمام غلطیوں کی مغفرت چاہتا ہوں جن کا تجھے علم ہے اور تمام باتوں کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جن کو تو جانتا ہے اور ان تمام چیزوں کی خیر کا طالب ہوں جس کا تجھے علم ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: یہ اسناد منقطع کی ایک قسم کی مثال ہے اس میں ابوالعلاء بن شخیر اور شداد بن اوس کے درمیان دو ایسے آدمی ہیں جو مجہول الحال ہیں اور احادیث میں اس کی مثالیں بکثرت موجود ہیں۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ حدیث کی اسناد میں کوئی شخص ایسا بھی آجاتا ہے جس کا نام نہیں لیا جاتا لیکن وہ منقطع نہیں ہوتی۔ اس کی مثال یہ ہے:

اخبرنا ابوالعباس محمد بن احمد بن محبوب التاجر بمرو ثنا احمد بن سیار ثنا محمد بن کثیر ثنا سفیان الثوری ثنا داؤد بن ابی ھند ثنا شیخ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس سند میں — جس میں ایک شیخ کا ذکر ہے اور اس کا نام مذکور نہیں — یہ ارشاد نبوی ہے کہ: لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ آدمی کو عاجزی اور فجور کے درمیان ایسے اختیار دیا جائے گا۔ تو تم میں سے جو یہ زمانہ پائے وہ عاجزی کو فجور پر ترجیح دے کر اختیار کرے۔

اس کو عتاب بن بشیر اور ہناد بن السری نے بھی داؤد بن ابی ہند سے روایت کیا ہے اور جس شیخ کا نام معلوم نہ تھا اسے انھوں نے بتا دیا ہے کہ یہ ابوحمزہ یدلی تھا۔

ثنا ابوالعباس محمد بن یعقوب حدثنی یحیی بن ابی طالب ثنا سھل بن عاصم عن داؤد ابن ابی ھند قال نزلت جزیرۃ قیس فسمعت شیخا اعمی یسأل اللہ ابا عمر یقول سمعت اباھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاتین علی الناس زمان یخیر الرجل بین العجز والفجور فمن ادرک ذلک الزمان فلیختر العجز علی الفجور۔

اس سند میں بھی داؤد بن ابی ہند کہتے ہیں کہ میں جزیرہ قیس میں اترا تو ایک نابینا شیخ کو ابوحمزہ یدلی کی زبان سے یہ ارشاد نبوی بیان کرتے سنا جو اس سے پہلے کہا گیا۔

حاکم کہتے ہیں کہ: منقطع کی یہ ایسی شکل ہے جس سے ایک متبحر فہیم حافظ کے سوا دوسرا واقف نہیں ہوتا۔ اس کی بھی بکثرت مثالیں موجود ہیں۔ میں نے تو یہاں اس کی ایک مثال [illegible]

Marfat.com

منقطع کی تیسری شکل یہ ہے کہ تابعی تک پہنچنے سے پہلے راوی ایک ایسے شخص سے روایت کرے جس سے اس نے سنا نہ ہو۔ یہ قسم منقطع ہوگی مرسل نہ ہوگی کیونکہ مقام ارسال تابعی ہے نہ کہ اس سے پہلے کا راوی۔ اس کی مثال یہ ہے:

حدثنا ابو النضر محمد بن محمد بن یوسف الفقیہ ثنا محمد بن سلیمان الحضرمی حدثنا محمد بن سہل ثنا عبد الرزاق قال ذکر الثوری عن ابی اسحاق عن سعید بن یثیع عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ولیتموھا ابا بکر فقوی امین لا تاخذہ فی اللہ لومۃ لائم وان ولیتموھا علیا فھاد مھدی یاخذ بکم علی طریق مستقیم۔

اس حدیث میں حذیفہؓ ایک ارشاد نبویؐ بیان کرتے ہیں کہ: اگر تم لوگ (میرے بعد) امارت ابوبکرؓ کے سپرد کرو تو وہ قوی و امین ہیں۔ اللہ کی راہ میں ان کے لیے کوئی لومۃ لائم روک نہیں بن سکتا۔ اور اگر امارت علیؓ کے سپرد کرو تو وہ ہادی و مہدی ہیں تمہیں راہ مستقیم پر قائم رکھیں گے۔

حاکم کہتے ہیں: یہ ایسی اسناد ہے کہ سطحی غور و تامل کرنے والا بھی اسے متصل سمجھے گا کیونکہ حضرمی اور محمد بن سہل بن عسکر دونوں ثقہ ہیں۔ نیز عبدالرزاق کا سماع سفیان ثوری سے اور سفیان ثوری کا سماع ابو اسحاق سے عام طور پر مشہور و معروف ہے۔ لیکن دراصل اس اسناد میں دونوں جگہوں پر انقطاع ہے۔ یعنی نہ تو عبدالرزاق نے ثوری سے سنا اور نہ ثوری نے ابو اسحاق سے۔ دلیل کی رو اسنادوں میں یہی مضمون بیان ہوا ہے اور ان دونوں میں ایک ایک انقطاع کی خانہ پری موجود ہے۔

اخبرنا ابو عمرو بن السماک ثنا ابو الاحوص محمد بن الھیثم القاضی حدثنا محمد بن ابی النضر ثنا عبدالرزاق اخبرنی النعمان بن ابی شیبۃ الجندی عن سفیان الثوری عن ابی اسحاق فذکر نحوہ[1]

---

[1] اس اسناد میں عبدالرزاق اور سفیان ثوری کے درمیان نعمان بن ابی شیبہ جندی کا واسطہ ہے۔

Marfat.com

حدثنا ابو بشر بن ابی دارم الحافظ بالکرخ ثنا الحسن بن علویۃ القطان حدثنی عبد السلام بن صالح ثنا عبد اللہ بن نمیر ثنا سفیان الثوری ثنا شریک عن ابی اسحاق عن زید بن یثیع عن حذیفۃ قال ذکر والامارۃ والخلافۃ عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الحدیث نحوہ[1]

حاکم کہتے ہیں کہ ہم نے اوپر منقطع کی جو صورتیں بتائی ہیں ان پر جو غور و فکر کرے گا وہ یقین کے ساتھ اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ یہ ایک ایسا دقیق علم ہے کہ جس پر بجز اس علم کو اللہ توفیق دے وہی اس کا ادراک کر سکتا ہے۔

---

[1] اس اسناد میں سفیان ثوری اور ابو اسحاق مدلس ہیں اور عنعنہ سے روایت کر رہے ہیں

Marfat.com

علم حدیث کی دسویں قسم

حاکم کہتے ہیں کہ علم حدیث کی دسویں قسم "اسنادِ مسلسل" کا علم ہے۔ اس میں (ایک سے دوسرے کا) سماع اتنا واضح ہوتا ہے کہ اس پر کوئی غبار نہیں ہوتا۔ اس کی مثال یہ ہے:

سمعت ابا الحسین بن علی الحافظ یقول سمعت علی بن سالم الاصبهانی یقول سمعت ابا سعید یحیی بن حکیم یقول سمعت عبد الرحمٰن بن مهدی یقول سمعت سفیان الثوری یقول سمعت ابا عون الثقفی یقول سمعت عبد الله بن شداد یقول سمعت ابا هریرة یقول: الوضوء مما مسّته النار، قال فذکرت ذلک لمروان او ذکر له فارسل او ارسلنی الی ام سلمة فحدثتنی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یخرج الی الصلوة فانتشل عظما او أکل کتفا ثم صلّی ولم یتوضأ۔

اس سند میں — (جس میں ہر راوی دوسرے سے یہ کہہ کر روایت کرتا ہے کہ میں نے اسے یوں کہتے سنا) — ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آگ کی پکی چیزوں کے کھانے سے وضو لازم آجاتا ہے۔ عبد اللہ بن شداد کہتے ہیں کہ میں نے یا کسی اور نے مروان سے اس مسئلے کا ذکر کیا تو انھوں نے کسی کو یا خود مجھے ام المومنین ام سلمہؓ کے پاس دریافت کے لیے بھیجا۔ انھوں نے فرمایا کہ حضورؐ نماز کے لیے باہر جانے لگے تو ایک ہڈی یا دست کا گوشت چھڑا کر کھایا۔ اس کے بعد نماز ادا فرمائی اور وضو نہ کیا۔

یہ مسلسل کی پہلی قسم کی مثال ہے۔ دوسری قسم کی مثال یہ ہے:

حدثنا ابو بکر محمد داؤد بن سلیمان الزاھد حدثنا ابو عبداللہ محمد بن احمد بن المؤمل الصفر بحدثنی ابراھیم بن راشد الأدمی حدثنی محمد بن یحیی الواسطی خادم ابی منصور الشیبانی قال قال لی ابو منصور قم فصب علی حتی اُریک وضوء منصور فان منصورا قال لی: قم فصب علی حتی اریک وضوء ابراھیم فان ابراھیم قال لی: قم فصب علی حتی اریک وضوء علقمۃ فان علقمۃ قال لی: قم فصب علی حتی اریک وضوء ابن مسعود فان ابن مسعود قال لی: قم فصب علی حتی اریک وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لی: قم فصب علی حتی اریک وضوء جبرائیل علیہ السلام - فقلت لابی جعفر: کیف توضأ؟ قال: ثلاثا ثلاثا۔

(اس سند میں حاکم سے ابو منصور تک ہر راوی اپنے شیخ سے یوں کہہ کر روایت کرتا ہے کہ اس نے ہم سے یہ بیان کیا پھر ابو منصور سے لے کر نبی ﷺ تک ہر ایک راوی اپنے اوپر کے راوی کے متعلق یوں بیان کرتا ہے کہ اس نے مجھ سے کہا کہ اٹھ کر پانی ڈالتے جاؤ تاکہ وہ تمہیں اس راوی کے شیخ کا طریقہ وضو دکھا دوں۔ پھر آخر میں ابو جعفر منصور سے سوال ہوتا ہے کہ یہ وضو کس طرح ہوا؟ ابو جعفر جواب دیتے ہیں کہ تین تین بار ہر عضو کو دھویا۔)

مسلسل کی تیسری قسم کی مثال یہ ہے:

حدثنا ابو جعفر محمد بن علی الصائغ ثنا احمد بن ابی حازم بن ابی غرزۃ ثنا ابو نعیم ثنا فطیر بن ابی الاشعث قال سمعت ابا الزبیر یحدث انہ سمع جابر الفضل سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول...

اس سند میں حضرت جابرؓ حضورؐ کا یہ ارشاد سن کر بیان کرتے ہیں کہ: جب تم سونے لگو تو چراغ کو بجھا دو، دروازے کو بند کر دو، مشکیزے کا منہ باندھ دو اور برتن کو ڈھانک دو تو شیطان بند دروازے کو نہیں کھولے گا، نہ مشکیزے کا منہ کھولے گا اور نہ برتن کو کھولے گا۔ اور چوہیا وبلی اوقات لوگوں کے کھروں میں آگ لگا دیتی ہے۔ اگر برتن کو ڈھانکنے

Marfat.com

کے لیے کوئی چیز نہ پاؤ تو اللہ کا نام لے کر ایک لکڑی اس پر رکھ دو۔

حاکم کہتے ہیں کہ: مسلسل حدیث کی ایسی مثالیں بکثرت موجود ہیں کہ ہر دو راویوں کے درمیان سماع کی واضح علامت ہوتی ہے خواہ لفظ سماع سے ہو یا لفظ حدثنا اور لفظ اخبرنا سے اور یہ اتصال حضورؐ تک مسلسل قائم رہتا ہے۔

مسلسل کی چوتھی قسم کی مثال یہ ہے:

اخبرنا جعفر بن محمد بن نصیر الخلدی ثنا القاسم بن محمد الدلال ومحمد بن عبد اللہ الحضرمی قالا ثنا ابو بلال الاشعری۔ حدثنا حصین بن ذیال الجعفی قال قال رجل للحسن بن صالح: أمسح علی الخفین؟ قال: نعم۔ قال: فان قال لی ربی: من امرک بھذا؟ قال قل: الحسن بن حی۔ قال فان قیل لک انت؟ قال فأقول: امرنی المنصور بن المعتمر۔ قال فان قیل للمنصور؟ قال یقول: امرنی ابراھیم۔ قال فان قیل لابراھیم۔ قال یقول: امرنی ھمام بن الحارث۔ قال فان قیل لھمام قال یقول: امرنی جریر۔ قال فان قیل لجریر۔ قال یقول: امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس اسناد میں ہے کہ ایک شخص حسن بن صالح سے پوچھتا ہے کہ کیا میں موزوں پر مسح کر لوں؟ وہ کہتے ہیں: ہاں۔ پھر وہ کہتا ہے: اگر مجھ سے اللہ تعالیٰ یہ پوچھے کہ: تجھے یہ حکم کس نے دیا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: کہہ دینا کہ حسن بن حی نے (یعنی میں نے) پھر وہ پوچھتا ہے کہ اگر یہی سوال آپ سے ہو؟ تو وہ اپنے شیخ کا نام بتا دیتے ہیں۔ اس طرح وہ ہر ایک کے متعلق سوال کرتا جاتا ہے اور حسن بن صالح بنی حی اوپر کے شیخ کا نام بتا دیتے ہیں کہ اس نے مجھے اس کا حکم دیا ہے۔ یہاں تک کہ اسی طرح یہ مسلسل اسناد حضورؐ تک سب شیخ کر ختم ہوتی ہے۔

مسلسل کی ایک خاص قسم کی مثال یہ ہے:

حدثنی الزبیر بن عبد الواحد حدثنی ابو الحسن یوسف بن عبد الاحد القمنی الشافعی بمصر قال حدثنی سلیم بن شعیب الکسائی حدثنی سعید الادم

Marfat.com

حدثنی شهاب بن خراش الحوشبی قال سمعت یزید الرقاشی یحدث عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : لا یجد العبد حلاوۃ الایمان حتی یؤمن بالقدر خیرہ وشرہ وحلوہ ومرہ - قال و قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی لحیتہ فقال : امنت بالقدر خیرہ و شرہ وحلوہ ومرہ.....

اس سند میں انس بن مالک یہ ارشاد نبوی بیان کرتے ہیں کہ : بندہ ایمان کی حلاوت اس وقت تک نہیں پا سکتا جب تک تقدیر اور تقدیر کی خیر اور شر پر اور اس کے شیریں و تلخ پر ایمان نہ لائے - انس نے بتایا کہ حضورؐ نے اپنی ڈاڑھی پکڑ کر فرمایا کہ میں تقدیر کے خیر و شر اور شیریں و تلخ پر ایمان لایا اور انس، یزید، شہاب، سلیمان، یوسف، زہیر ابوبکر شیرازی غرض ہر ایک راوی نے اسی طرح اپنی ڈاڑھی کو پکڑ کر کہا کہ : میں تقدیر کے خیر و شر اور شیریں و تلخ پر ایمان لایا - پھر حاکم نے بھی اپنی ڈاڑھی پکڑ کر کہا کہ میں بھی تقدیر خیر و شر اور شیریں و تلخ پر ایمان لایا ہوں کہ میں تقدیر کے خیر و شر اور شیریں و تلخ پر ایمان لایا اور شیخ ابوبکر نے بھی اپنی ڈاڑھی پکڑ کر یہی کہا -

مسلسل کی چوتھی قسم وہ ہے جس میں ہر راوی کا شیخ اس کے ہاتھ کی پانچوں انگلیوں پر گن کر بتاتا ہے کہ میرے شیخ نے میری انگلیوں پر اسی طرح گن کر بتایا - اس کی مثال یہ ہے جس میں پانچ درود ہیں اور ہر درود میں ایک لفظ کا فرق ہے - اس کی مثال یہ ہے

عدّھن فی یدی ابو بکر بن ابی دارم الحافظ بالکوفۃ وقال لی : عدّھن فی یدی علی بن احمد بن الحسین العجلی وقال لی : عدّھن فی یدی حرب بن الحسن الطحان وقال لی : عدّھن فی یدی یحیی بن وساور الحنّاط وقال لی عدّھن فی یدی عمرو بن خالد وقال لی : عدّھن فی یدی زید بن علی بن الحسین وقال لی : عدّھن فی یدی ابی بن الحسین وقال لی : عدّھن فی یدی ابی الحسن بن علی وقال لی : عدّھن فی یدی علی بن ابی طالب وقال لی : عدّھن فی یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لی : عدّھن فی یدی جبریل وقال لی : عدّھن فی یدی اللہ عزوجل وقال اللہ تعالیٰ : من صلی علی واحدۃ صلیت علیہ وملائکتی عشرا

Marfat.com

اللّٰھم صل علی محمّد و علی آل محمّد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید - اللّٰھم بارک ..... کما بارکت .....

..... اللّٰھم ترحّم ..... کما ترحّمت .....

..... اللّٰھم تحنّن ..... کما تحنّنت .....

..... اللّٰھم وسلّم ..... کما سلّمت .....

..... وقبض حرب خمس اصابعه وقبض علی بن احمد العجلی خمس اصابعه وقبض شیخنا ابو بکر خمس اصابعه وعدهن فی ایدینا وقبض الحاکم ابو عبد الله خمس اصابعه وعدهن فی ایدینا وقبض احمد بن خلف خمس اصابعه وعدهن فی ایدینا۔

(اس اسناد میں حاکم سے لے کر جبریل تک ہر راوی اپنے شیخ کے متعلق یہ کہتا ہے کہ اس نے میرے ہاتھ سے گنوا کر بتایا۔ پھر آخر میں ہے کہ حرب اور علی بن احمد نے اپنے ہاتھ کی پانچوں انگلیاں موڑ کر بتایا اور ابو بکر، حاکم اور احمد بن خلف نے اپنی انگلیاں موڑ کر دوسرے کی انگلیوں پر بھی گنوا دیا۔)

مسلسل کی ساتویں قسم وہ ہے جس میں ہر راوی لفظ شھدت سے اپنی موجودگی کا اظہار کرتا ہے۔ یعنی یہ بتاتا ہے کہ میرے شیخ نے جو بات کہی وہ میری موجودگی میں کہی۔ اس کی مثال یہ ہے:

شھدت علی ابی بکر محمد بن داؤد الصوفی انه قال: شھدت علی علی بن الحسن بن سالم انه قال: شھدت علی یحیی بن حکیم انه قال. شھدت علی ابی قتیبة انه قال، شھدت علی زھیر بن ابی خیثمة انه قال: شھدت علی عبد الملک بن بشیر انه قال: شھدت علی عکرمة انه قال: شھدت علی ابن عباس انه قال: شھدت علی ابی بکر الصدیق انه قال: کل السمکة الطافیة۔

اس سند میں ابو بکر صدیق فرماتے ہیں کہ: تیرنے والی مچھلی کھایا کرو۔

Marfat.com

مسلسل کی آٹھویں قسم وہ ہے جس میں ہر راوی بتاتا ہے کہ میرے شیخ نے اسی طرح ہاتھ پکڑ کر مجھ سے یہ بات کہی۔ اس کی مثال یہ ہے :

شبّک بیدی احمد بن الحسین المتزئ وقال : شبّک بیدی ابوعمر عبد العزیز بن عمر بن الحسن بن بکر بن الشرود الصنعانی وقال شبک بیدی ابی وقال : شبک بیدی ابی وقال : شبک بیدی ابراھیم بن ابی یحیی وقال ابراھیم : شبک بیدی صفوان بن سلیم وقال صفوان : شبک بیدی ایوب بن خالد الانصاری وقال ایوب : شبک بیدی عبد اللہ بن رافع وقال عبد اللہ : شبک بیدی ابوھریرۃ وقال ابوھریرۃ : شبک بیدی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم وقال : خلق اللہ الارض یوم السبت والجبال یوم الاحد والشجر یوم الاثنین والمکروہ یوم الثلاثاء والنور یوم الاربعاء والدواب یوم الخمیس وآدم یوم الجمعۃ۔

اس سند سے حضور ﷺ کا ارشاد مروی ہے کہ : اللہ نے زمین کو بروز شنبہ، پہاڑوں کو بروز یکشنبہ، درختوں کو بروز دوشنبہ، مکروہ کو بروز سہ شنبہ، نور کو بروز چہار شنبہ، جانوروں کو بروز پنجشنبہ اور آدمؑ کو بروز جمعہ پیدا کیا۔

مسلسل اور متصل اسانید کی یہ وہ قسمیں ہیں جن میں تدلیس[1] کی کوئی آمیزش نہیں اور جو دو راویوں کے درمیان سماع کی علامات ظاہر ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ ان میں جرح و تعدیل کی گنجائش موجود ہے اور ان میں سے بعض اسانید ایسی ہیں جن پر میں صحیح ہونے کا حکم نہیں لگا سکتا۔ میں نے تو اس لیے ان کا ذکر کیا ہے کہ ان پر دوسری مثالوں کو قیاس کیا جا سکے۔

---

[1] تدلیس کی تعریف اوپر گزر چکی ہے یعنی راوی کا اپنے شیخ سے اوپر کے راوی سے اس طرح بیان کرنا جیسے اس نے خود سنا ہے۔

Marfat.com

علم حدیث کی گیارھویں قسم

یہ قسم معنعن[1] احادیث کا علم ہے جن میں تدلیس نہ ہو۔ یہ باجماع ائمہ حدیث متصل ہوتی ہے بشرطیکہ اس کے رواۃ تدلیس سے ہر طرح پاک ہوں۔ اس کی مثال یہ ہے:

حدثنا ابو عباس محمد بن یعقوب ثنا بحر بن نصر الخولانی حدثنا عبد اللہ بن وھب اخبرنی عمرو بن الحارث عن عبد ربہ بن سعید الانصاری عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد اللہ عن رسول صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال۔ لکل داء دواءٌ فاذا اصیب دواء الداء برئ باذن اللہ عزوجل۔

اس سند سے یہ ارشاد نبوی مروی ہے کہ: ہر مرض کی دوا موجود ہے۔ جب مرض کی دوا مل جاتی ہے تو یہ اذنِ الٰہی شفا مل جاتی ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: اس حدیث کی رواۃ بصری پھر مدنی اور مکی ہیں اور ان کے مسلک میں تدلیس نہیں ہوتی۔ اس لیے خواہ یہ اپنے سماع کا ذکر کریں یا نہ کریں ہمارے نزدیک یکساں ہے۔ اس کی ہزاروں مثالیں ہیں جن میں ہم نے ایک کا ذکر بطور مثال پیش کیا ہے۔ اس کی ایک دوسری مثال یہ ہے:

اخبرنا ابو العباس محمد بن احمد المحبوبی بمرو ثنا سعید بن مسعود ثنا عبید اللہ بن موسیٰ ثنا اسرائیل عن عبد اللہ بن المختار عن ابن سیرین

---

[1] معنعن وہ روایت ہے جس میں عن فلان عن فلان عن فلان کہہ کر بیان کیا گیا ہو۔

Marfat.com

عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول : ان مع الغلام عقیقۃ فاھریقوا عنہ دما وامیطوا عنہ اذی -

اس سند میں یہ ارشاد نبوی ہے کہ : بچے کے ساتھ عقیقہ لگا ہوا ہے لہذا اس کی طرف سے ایک قربانی دو اس کے بال اتارو -

حاکم کہتے ہیں کہ : اس حدیث کے راوی وہ کوفی دابہ نی ہیں جو نہ تدلیس کرتے ہیں اور نہ تدلیس ان کا طریقہ ہے یہ اپنے سماع کا ذکر نہ کریں جب کبھی ان کی روایتیں صحیح و محفوظ ہیں -

اس کے برعکس ایک روایت جس میں تدلیس ہے کی مثال یہ ہے :

حدثنا ابو عبداللہ محمد بن یعقوب الحافظ ثنا محمد بن عبد الوھاب الفراء انا یعلی بن عبید حدثنا الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال : ذکرنا لیلۃ القدر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : کم مضی من الشھر ؟ قلنا : ثنتان وعشرون وبقی ثمان - فقال مضی ثنتان وعشرون وبقی سبع - اطلبوھا اللیلۃ الشھر تسع وعشرون -

اس سند سے جناب ابو ہریرہ کی یہ روایت ہے کہ ہم نے لیلۃ القدر کا ذکر کیا تو حضور نے پوچھا : اس مہینے کے کتنے دن گزر چکے ہیں ؟ ہم نے عرض کیا : بائیس دن گزر چکے ہیں اور آٹھ دن باقی ہیں - حضور نے فرمایا : بائیس دن گزر چکے ہیں اور سات دن باقی رہ گئے ہیں ان میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو یہ انتیس دن کا ہے -

حاکم کہتے ہیں : یہ حدیث اعمش نے ابو صالح سے نہیں سنی ہے (اس لئے بیچ میں ایک راوی غائب ہے) اعمش کے اکثر رفقاء نے ابو صالح سے یہی روایت کی ہے (اس میں) انقطاع موجود ہے - دوسری متصل سند سے اس مضمون کی روایت ابنی الفاظ میں یوں ہے :

اخبرنی ابو عبداللہ بن محمد بن [illegible]

عبد اللہ بن نمیر ثنا خلاد الجعفی حدثنی ابو مسلم عبید اللہ بن سعید نا اعمش عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال ذکر نا لیلۃ القدر ..... الی ..... الشہر تسع و عشرون۔

(اس سند میں ابو صالح اور اعمش کے درمیان سہیل بن ابی صالح ہیں جس کی وجہ سے یہ اسناد منقطع نہیں رہی بلکہ متصل ہو گئی) حاکم کہتے ہیں: اس کی نظیریں حدیث میں بکثرت موجود ہیں اور انشاء اللہ ہم مدلسین کے ذکر میں اس کی تفصیل بیان کریں گے۔

Marfat.com

علم حدیث کی بارہویں قسم

روایات کی یہ قسم مُعضل کہلاتی ہے۔ امام الحدیث علی بن عبداللہ المدینی اور ان کے بعد کے ائمہ نے بتایا ہے کہ معضل روایت وہ ہے کہ مُرسل اور حضورؐ کے درمیان ایک سے زیادہ آدمی غائب ہوں۔ یہ اصل مُرسل سے جدا گانہ شے ہے کیونکہ مُرسل تو وہ ہوتا ہے جس کی آخری کڑی تابعی ہو۔ اس کی مثال یہ ہے:

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب انا محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم ثنا ابن وھب اخبرنی مخرمۃ بن بکیر عن ابیہ عن عمرو بن شعیب قال: قاتل عبد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم اُحُد فقال لہ رسول اللہ علیہ وسلم: اٰذن لک سیدک؟ قال: لا۔ فقال: لو قتلت لدخلت النار۔ قال سیدہ: فھو حُرٌ یا رسول اللہ۔ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: الآن فقاتل۔

اس سند میں عمرو بن شعیب کہتے ہیں کہ غزوۂ اُحد میں ایک غلام حضورؐ کے ساتھ شریک جنگ ہو گیا۔ حضورؐ نے پوچھا: کیا تمہارے آقا نے تمہیں اجازت دی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: اگر تم قتل ہو جاتے تو جہنم میں جاتے۔ اس کے آقا نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے اسے آزاد کیا۔ فرمایا: ہاں اب جنگ کرو۔

ایک اور مثال (معضل کی) یہ ہے:

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب انا محمد بن عبداللہ انا ابن وھب اخبرنی مسلمۃ بن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان العبد لیعمل اہل اھل

Marfat.com

حتی اذا حضرته الوفاۃ جاف فی وصیۃ فوجبت لہ النار، وان العبد لیعمل عمل اھل النار حتی اذا حضرتہ الوفاۃ عدل فی وصیتہ فوجبت لہ الجنۃ۔

اس سند میں مسلمہ بن علی ایک ارشاد نبویؐ یوں بیان کرتے ہیں کہ: بندہ اہل بہشت کے کام کرتا رہتا ہے پھر جب موت آنے لگتی ہے تو وہ اپنی وصیت میں بے انصافی سے کام لیتا ہے۔ بس اس کے لیے دوزخ ضروری ہو جاتی ہے اور بندہ دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب موت آنے لگتی ہے تو وہ اپنی وصیت میں انصاف سے کام لیتا ہے۔ بس اس کے لیے جنّت لازم ہو جاتی ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: اسناد اوّل میں عمرو بن شعیب کی وجہ سے اور اسناد ثانی میں مسلمہ بن علی کی وجہ سے یہ روایتیں معضل ہو گئیں۔ پھر ہمیں کسی ایسے راوی کا بھی علم نہیں جس نے کسی تابعی کے ذریعے ان میں اتصال پیدا کیا ہو۔ لہٰذا یہ دونوں حدیثیں معضل ہو گئیں۔

ص ۳۷ لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو روایت اس سے مشابہ ہو وہ لازماً معضل ہی ہو۔ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ تبعِ تابعی یا تبعِ تبعِ تابعی ایک وقت میں معضل روایت بیان کرتا ہے اور دوسرے وقت اس میں اتصال کر کے تابعی تک پہنچا دیتا ہے جس سے وہ مرسل ہو جاتی ہے۔ اس کی مثال یہ ہے:

انا ابوبکر بن ابی نضر الدار بردی بمرو ثنا احمد بن محمد بن عیسی القاضی ثنا القعنبی عن مالک انہ قد بلغہ ان اباھریرۃ قال قال رسول اللہ علیہ وسلم: للملوک طعامہ وکسوتہ بالمعروف ولا یکلف من العمل الا ما یطیق۔

یہ حدیث معضل ہے کیونکہ مالک سے آگے کے راویوں کا ذکر نہیں۔ یہ روایت موطا میں اسی طرح ہے لیکن موطا سے باہر دوسری سند میں اس کا اتصال بیان کر دیا ہے جو یوں ہے:

اخبرنا ابوالطیب محمد بن عبداللہ الشعیری حدثنا محمش بن عصام العدل ثنا حفص بن عبداللہ ثنا ابراھیم بن طھمان عن مالک بن انس عن محمد

بن عجلان عن ابیہ عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:
للمملوک.....الخ

نعمان بن عبد السلام وغیرہ نے بھی مالک سے اسے اسی طرح روایت کیا ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ اس فن کے عالم کو دونوں قسم کے سلسلوں میں خوب تمیز کرنا چاہیئے یعنی ایک وہ معضل جس میں اتصال کا پتہ نہیں چلتا اور دوسرا وہ معضل جس میں راوی ایک موقع پر اتصال کرتا ہے اور دوسرے موقع پر انقطاع پیدا کر دیتا ہے۔

معضل کی دوسری قسم یہ ہے کہ راوی تبع تابعی سے تو روایت کرتا ہے لیکن کسی اور سے روایت نہیں کرتا بلکہ اسے موقوف بنا دیتا ہے اور سند سے کسی معضل روایت کا ذکر نہیں کرتا لیکن کسی دوسری متصل روایت میں وہی بات ضرور سے مروی ہوتی ہے۔ اس کی مثال یہ ہے:

حدثنا اسماعیل بن احمد الجرجانی انا محمد بن الحسن بن قتیبۃ العسقلانی ثنا عثمان بن محمد بن موسی السدعلی ثنا خلید بن دعلج قال سمعت الحسن یقول: اخذ المؤمن عن اللہ ادبا حسنا اذا وسع علیہ وسع واذا قتر علیہ قتر۔

حدثنا ابوبکر محمد بن عبد اللہ الشافعی ثنا جعفر بن محمد بن [illegible] وکذالک ثنا ابراھیم بن بشر المکی ثنا معاویۃ بن عبد الکریم الضال قال سمعت ابا حمزۃ یقول سمعت ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

(ان دونوں میں پہلی اسناد معضل ہے لیکن یہی مضمون حدیث دوسری اسناد میں بیان ہوا ہے اور وہ متصل ہے مضمون یہ ہے کہ: مومن اللہ سے اچھے اخلاق حاصل کرتا ہے۔ جب وہ اس میں وسعت پیدا کرتا ہے تو ادھر سے بھی وسعت عطا کی جاتی ہے اور اس میں کمی کرتا ہے تو ادھر سے بھی کمی ہو جاتی ہے۔)

اسی طرح کی ایک معضل اسناد یہ ہے:

حدثنا ابو اسحاق ابراھیم بن محمد بن یحیی ثنا ابو العباس محمد بن احمد [illegible] ثقفی

Marfat.com

ثنا ابو کریب ثنا ابو یحیی بن آدم حدثنا ابو بکر بن عیاش عن الاعمش عن الشعبی قال یقال للرجل یوم القیامۃ: عملت کذا وکذا؟ فیقول: ما عملتہ فیختم علی فیہ فینطق جوارحہ او قال لسانہ۔ فیقول لجوارحہ: البعدکنّ اللہ ما خاصمت الافیکنّ۔

اس اسناد میں اعمش شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ: بروز حشر ایک آدمی سے سوال ہوگا کہ تو نے یہ یہ کام کیے ہیں؟ وہ کہے گا: نہیں میں نے نہیں کیے۔ اس کے بعد ہی اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء یا اس کی زبان) بولنا شروع کریں گے۔ اس وقت وہ اپنے اعضاء سے کہے گا، خدا تم سے سمجھے۔ میں تمہاری ہی خاطر تو انکار کر رہا تھا۔

بقول حاکم اس اسناد میں اعمش نے اعضال پیدا کر دیا ہے لیکن صحیح مسلم کی سند میں شعبی تک اتصال موجود ہے۔ وہ یوں ہے:

حدثنا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب الحافظ ثنا ابراہیم بن اسحاق ثنا ابو بکر بن ابی النضر ثنا ابو النضر ثنا عبید اللہ الاشجعی عن سفیان الثوری عن عبید المکتب عن فضیل بن عمرو عن الشعبی عن انس بن مالک قال: کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضحک فقال، ھل تدرون مم ضحکت؟ قلنا: اللہ ورسولہ اعلم۔ قال: من مخاطبۃ العبد ربہ یوم القیامۃ فیقول یا رب الم تجرنی من الظلم؟ فیقول: بلی۔ قال: فانی لا اجیز الیوم علی نفسی شاھدا الا منی۔ فیقول: کفی بنفسک الیوم علیک شھیدا وبالکرام الکاتبین علیک شھودا۔ فیختم علی فیہ ثم یقال لارکانہ: انطقی۔ فتنطق باعمالہ ثم یخلی بینہ وبین الکلام فیقول: بعداً لکنّ وسحقاً فعنکنّ کنت أناضل۔

اس متصل سند میں انس بن مالک فرماتے ہیں کہ: ہم لوگ حضورؐ کے پاس موجود تھے کہ حضورؐ ہنسے اور پوچھا: تم جانتے ہو میں کیوں ہنسا؟ ہم سب نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: قیامت کے دن بندہ اپنے رب سے جو باتیں کرے گا اسے یاد کر کے ہنسی آئی۔ وہ کہے گا: اے میرے رب کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی ہے؟ فرمائے گا: کیوں نہیں۔ عرض کرے گا: پھر اپنے اوپر میں آج اپنے سوا کسی دوسرے گواہ کو

Marfat.com

روانہیں رکھوں گا۔ وہ فرمائے گا: اُن تیرے اوپر خود تو اور کراماً کاتبین کافی گواہ ہیں۔ اس کے بعد منہ پر مہر کر دی جائے گی اور اس کے اعضاء سے کہا جائے گا کہ تم بیان کرو۔ پس وہ اس کے اعمال کی تفصیل بیان کرنے لگیں گے۔ پھر اس کے اور اس بیان کے درمیان وقفہ ملے گا تو وہ اپنے اعضاء کو مخاطب کر کے کہے گا تم پر پھٹکار ہو۔ میں نے تمہارے ہی بچاؤ کی خاطر تو یہ تدبیر کی تھی (اور تم ہی ہمارے خلاف گواہی دے رہے ہو)

اس طرح کی مثالیں بکثرت موجود ہیں۔ ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ غور کرنے والے کے لیے ان شاء اللہ کافی ہے۔

Marfat.com

علم حدیث کی تیرھویں قسم

یہ قسم مُدرَج کا علم ہے یعنی یہ معلوم کرنا کہ کہاں صحابہ کا کلام حضورؐ کے کلام سے مخلوط ہو گیا ہے یا کہاں حضورؐ کے کلام کا خلاصہ کسی شخص نے اپنے الفاظ میں کیا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے:

حدثنا ابوبکر بن اسحاق الفقیہ انا عمر بن حفص السدوسی ثنا عاصم بن علی ثنا زھیر بن معاویۃ عن الحسن بن الحر عن القاسم بن مخیمرۃ قال اخذ علقمۃ بیدی وحدثنی ان عبد اللہ اخذ بیدہ وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید عبد اللہ فعلمہ التشھد فی الصلوۃ وقال اذا قلت التحیات للہ والصلوات فذکر التشھد۔ قال فاذا قلت ھذا فقد قضیت صلاتک۔ ان شئت ان تقوم فقم وان شئت ان تقعد فاقعد۔

اس سند میں ہے کہ حضورؐ نے عبد اللہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں نماز کا تشہد سکھاتے ہوئے فرمایا کہ یوں کہو: التحیات للہ والصلوات..... الخ۔ کہا: جب تم یہ کہہ چکو گے تو اپنی نماز پوری کر لو گے۔ اب اگر چاہو کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ جاؤ اور اگر بیٹھے رہنا چاہو تو بیٹھے رہو۔

حاکم کہتے ہیں کہ ایک جماعت نے اس کو زہیر (وغیرہ) عن الحسن بن حُر سے روایت کیا ہے اور یہ فقرہ کہ: جب تم یہ کہہ چکو گے تو..... الخ عبد اللہ بن مسعود کا قول ہے، جو اس حدیث نبویؐ سے مخلوط ہو گیا ہے۔ حضورؐ کا فرمان تشہد کے ذکر تک ختم ہو جاتا ہے اور اس کی دلیل یہ روایت ہے:

حدثنا علی بن حشاذ ثنا عبد اللہ بن محمد بن عزیز ثنا غسان بن الربیع ثنا عبد الرحمان بن ثابت بن ثوبان عن الحسن بن الحر عن القاسم بن مخیمرۃ

قال اخذ علقمة بیدی واخذ عبد الله بید علقمة واخذ النبی صلی الله علیه وسلم بید عبد الله فعلّمه التشهد فی الصلاة وقال: قل التحیات لله فذکر الحدیث الی آخر التشهد فقال قال عبد الله بن مسعود: اذا فرغت من هذا فقد قضیت صلاتک فان شئت فاقعد وان شئت فقم۔

(اس روایت میں وضاحت کے ساتھ موجود ہے کہ یہ قول ۔ کہ جب تم تشہد سے فارغ ہو گئے تو تمہاری نماز پوری ہو گئی اب تم خواہ بیٹھے رہو یا اٹھ کھڑے ہو ۔۔۔ عبد اللہ بن مسعود کا ہے)

جسے اللہ نے فہم عطا کیا ہے اس پر یہ حقیقت واضح ہے کہ جس نے عبد اللہ بن مسعود کے کلام کو کلام نبوی سے ممتاز کر دیا ہے۔ اس نے کچھ زائد بات بتائی ہے جو واقعہ ہے اور ایک ثقہ کی طرف سے ایسا اضافہ قابل قبول ہے۔ چنانچہ مجھے ابو الحسن علی بن محمد عنبری نے اور انھیں عثمان بن سعید دارمی نے بتایا کہ انھوں نے عبد الرحمان بن ابراہیم دحیم دمشقی کو یہ کہتے سنا ہے کہ: عبد الرحمان بن ثابت بن ثوبان ثقہ ہیں۔

ادراج کی اس سے ملتی جلتی ایک مثال یہ ہے:

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا الحسن بن علی بن عفان العامری حدثنا یحیی بن فضیل ثنا الحسن بن صالح ثنا سعید ثنا قتادة عن النضر بن انس عن بشیر بن نهیک عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال: من اعتق نصیبا له فی عبد او شقیصا فخلاصه علیه فی ماله ان کان له مال والا قوّم العبد قیمة عدل ثم استسعی فی قیمته غیر مشقوق علیه۔

اس سند سے حضور کا یہ ارشاد مروی ہے: کہ جو شخص ایک غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کرے تو اگر اس غلام کے پاس مال ہے، تو اس کی پوری رہائی اسی کے مال سے ہوگی۔ اور اگر اس کے پاس مال نہیں تو

تو اس کے دام انصاف سے لگائے جائیں گے۔ پھر اس سے اپنی بقیہ قیمت ادا کرنے کے لیے ایسے کام پر لگا دیا جائے گا جو اس کے لیے زیادہ مشقت کا سبب نہ ہو۔

حاکم کہتے ہیں کہ: رہائی والی حدیث تو ثابت ہے اور صحیح ہے لیکن استسعاء یعنی رہائی کے لیے کام پر لگانا قتادہ کا قول ہے، حدیث نبوی نہیں۔ جس نے اسے کلام نبوی کا جز سمجھا ہے وہ اس کا وہم ہے۔ اس کا ثبوت یہ روایت ہے:

حدثنا ابوعبد الله محمد بن یعقوب ثنا علی بن الحسن الدارابجردی ثنا

صـ۳۱ عبد الله بن یزید المقرئ حدثنا همام عن قتادة عن النضر بن انس عن بشیر بن نهیك عن ابی هریرة ان رجلا اعتق شقصا له فی مملوك فغرمه النبی صلی الله علیه وسلم۔ قال همام وكان قتادة یقول: ان لم یكن له مال استسعی العبد۔ فهذا ظهر من الاول ان القول الزائد البین المیز وقد میز همام وهو ثبت۔

اس سند میں حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دیا تو حضورؐ نے بقیہ حصے کی رہائی کے لیے اس پر تاوان لگا دیا۔ ہمام کہتے ہیں کہ قتادہ کہتے تھے کہ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو اسے رہائی حاصل کرنے کے لیے کام پر لگا دیا جائے گا ــــ یہ روایت پہلی روایت سے زیادہ واضح ہے کہ یہ زائد قول واضح طور ممتاز ہے۔ اور اسے ہمام نے ممتاز کر دیا ہے جو ثبت اور ثقہ ہیں۔

علم حدیث کی چودھویں قسم

اس کا تعلق تابعین کی شناخت سے ہے۔ یہ وسیع معلومات پر مشتمل ہے کیونکہ یہ تابعین کے ترتیب وار بہت سے طبقے ہیں۔ جو شخص اس علم سے غافل رہے گا وہ نہ صحابہ اور تابعین میں فرق کر سکے گا اور نہ تابعین و تبع تابعین میں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضي الله عنهم ورضوا عنه واعد لهم جنات تجري تحتها الانهار خالدين فيها ابدا۔ ذلك الفوز العظيم۔ یعنی مہاجرین و انصار میں اول اول سبقت کرنے والوں اور عمدگی سے ان کی پیروی کرنے والوں سے اللہ راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں اور ان کے لیے اللہ نے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بڑی عظیم الشان کامیابی ہے۔

ان لوگوں کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کیا ہے جیسا اس روایت میں ہے۔

حدثنا ابو عمرو عثمان بن احمد بن السماك ببغداد، ابو العباس محمد بن يعقوب الاموي بنيسابور، وابو احمد بكر بن محمد الصيرفي بها، وقالوا حدثنا ابو قلابة عبد الملك بن محمد الرقاشي حدثنا النضر بن سعد ثنا ابن عون عن ابراهيم عن عبيدة عن عبد الله، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم فلا ادري اذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد قرنه قرنين او ثلاثة

اس اسناد سے حضرت عبداللہ کا یہ ارشاد مروی ہے کہ بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں

اس کے بعد وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل ہوں۔ اس کے بعد جو ان سے متصل ہوں۔ حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث مسلم بن حجاج کی صحیح میں ہے اور اس میں ایک عجیب علت (نقص) موجود ہے۔

حدثنا محمد بن صالح بن هانی ثنا محمد بن نعیم ثنا عمرو بن علی ثنا ازهر ثنا ابن عون عن ابراهیم عن عبیدة، عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: خیر الناس قرنی۔

میں نے یحییٰ بن سعید سے اس اسناد کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ: ابن عون کی حدیث میں عن عبد اللہ نہیں۔ میں نے کہا: ہے کیوں نہیں۔ ان کے انکار پر میں نے یہ اسناد سنائی کہ ان ازهر ثنا عن ابن عون عن ابراهیم عن عبیدة عن عبد اللہ۔ یحییٰ بن سعید نے کہا: ازہر جو کتاب لے کر آئے تھے۔ اسے خود میں نے دیکھا ہے اس میں عن عبد اللہ نہیں ہے۔ عمرو بن علی (جن سے ازہر نے یہ روایت بیان کی ہے۔) کہتے ہیں کہ: میں تقریباً دو مہینے ازہر کے پاس کتاب دیکھنے کے لیے دوڑتا رہا۔ جب کتاب دیکھ لی تو باہر آکر بتایا کہ: میں نے اس میں عن عبیدة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم پایا یعنی عن عبیدة کے بعد عن عبد اللہ نہیں دیکھا۔

غرض زمانی ... لحاظ سے صحابہ کے بعد وہ لوگ ہیں جنھوں صحابہ کرام کو بالمشافہ دیکھا اور ان سے دین و سنت کو لے کر محفوظ رکھا اور صحابہ وہ ہیں جنھوں نے وحی و تنزیل کا مشاہدہ کیا ہے۔

طبقۂ اولیٰ کے تابعین وہ ہیں جن کا لحوق و لزوق عشرۂ مبشرہ کے ساتھ رہا ہے۔ ایک گروہ ان تابعین کو بھی صحابہؓ میں شمار کرتا ہے۔ ان میں سعید بن مسیب، قیس بن ابی حازم، ابو عثمان النہدی، قیس بن عباد، ابو ساسان حضین بن المنذر، ابو وائل شقیق بن سلمہ اور ابو رجاء عطاردی وغیرہ ہیں۔

طبقۂ ثانیہ کے تابعین میں اسود بن یزید، علقمہ بن قیس و مسروق بن اجدع۔ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن اور خارجہ بن زید وغیرہم ہیں۔

Marfat.com

طبقۂ ثالثہ کے تابعین میں عامر بن شراحیل شعبی، عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ، شُریح بن حارث اور ان کے اقران ہیں۔

تابعین کے پندرہ طبقے ہیں۔ آخری طبقے کے افراد یہ ہیں: بصرے میں جنھوں نے انس بن مالک سے لقا حاصل کی۔ کوفے میں جو عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے ملے۔ مدینے میں جو سائب بن یزید سے ملاقی ہوئے۔ مصر میں جنھیں عبد اللہ بن حارث بن جزء سے شرف لقا حاصل ہوا اور شام میں جو ابو امامہ باہلی سے ملے۔

ص۴۲ ہمیں ابو جعفر بغدادی نے انھیں اسماعیل بن اسحاق نے اور ان کو علی بن مدینی نے بتایا کہ: آخری صحابی مدینے میں سہل بن سعد ساعدی، بصرے میں انس بن مالک، کوفے میں ابو جُحیفہ وہب بن عبد اللہ سُوائی (بنی سواءہ بن عامر سے)، شام میں عبد اللہ بن بُسر مازنی (بنی مازن بن منصور سے) اور مصر میں عبد اللہ بن حارث بن جزء تھے۔

سفیان نے احوص بن حکیم سے پوچھا کہ: کیا آپ کے ہاں سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی ابو امامہ تھے؟ انھوں نے کہا: ان کے بعد آخری وفات پانے والے ابن بُسر تھے۔ میں نے انھیں دیکھا ہے اور صنابر مردہ کے درمیان ایک گدھے پر انس بن مالک کو بھی دیکھا ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ، حضورؐ کو دیکھنے والوں میں آخری شخص جس نے مکے میں وفات پائی ابو الطفیل عامر بن واثلہ لیثی تھے جنھیں جمّانی بھی کہتے ہیں۔

اہل مدینہ کے سات فقہا یہ ہیں: سعید بن مسیب، قاسم بن محمد بن ابی بکر، عروہ بن زبیر، خارجہ بن زید بن ثابت، ابو سلمہ بن عبد الرحمان بن عوف، عُبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ اور سلیمان بن یسار۔ علمائے حجاز میں اکثر کے نزدیک یہی فقہائے سبعہ ہیں۔

اخبرنا احمد بن علی المقرئ ثنا ابو العوام محمد بن عبد اللہ بن عبد الجبار المرادی بمصر حدثنا خالد بن نزار الأیلی ثنا عبد الرحمن بن ابی الزناد عن ابیہ قال .....

اس سند میں ابو الزناد کہتے ہیں کہ: جن فقہا کی بات آخر تک سند مانی جاتی ہے۔ ان میں سے میں نے سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد، ابو بکر بن عبد الرحمان، خارجہ بن زید

Marfat.com

عبید اللہ بن عبد اللہ اور سلیمان بن یسار کو دیکھا ہے۔ یہ سب اہل فقہ و اصلاح اور صاحب فضل تھے۔ بعض اوقات انھوں نے ابوبکر بن عبد الرحمان اور ابوسلمہ بن عبد الرحمان کی بجائے سالم بن عبد اللہ کا نام بھی لیا ہے۔

مجھے ابو احمد علی بن محمد بن عبد اللہ مروزی نے، ان کو محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بتایا کہ میں نے علی بن مدینی کو اور انھوں نے یحییٰ ابن سعید قطان کو یہ کہتے سنا ہے۔ کہ اہل مدینہ کے فقہا بارہ ہیں۔ سعید[1] بن مسیب، ابوسلمہ[2] بن عبد الرحمان، قاسم[3] بن محمد، سالم بن عبد اللہ بن عمر، حمزہ[4] بن عبد اللہ بن عمر، زید[5] بن عبد اللہ بن عمر، عبید اللہ[6] بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر، بلال بن عبد اللہ بن عمر، ابان[7] بن عثمان بن عفان، قبیصہ[8] بن ذویب، خارجہ[9] بن زید بن ثابت اور اسماعیل[10] بن زید بن ثابت۔

تابعین کی ایک طبقہ مخضرمین[11] کی ہے یہ وہ مسلمان ہیں جنھوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں کے زمانے پائے لیکن حضورؐ کی صحبت نہیں ملی، مثلاً ابو رجاء عطاردی، ابو وائل اسدی، سوید بن غفلہ اور ابو عثمان نہدی وغیرہ۔

میں نے مسلم بن حجاج کے ہاتھ کی ایک تحریر پڑھی ہے جس میں ان لوگوں کا ذکر ہے جنھوں نے جاہلیت کا دور پایا اور حضورؐ سے شرف ملاقات حاصل کر سکے، مگر حضورؐ کے اصحاب کرام کی صحبت انھیں نصیب نہ ہوئی رہی وہ یہ ہیں: ابو عمرو[1] شیبانی، سعد[2] بن ایاس، ابو امیہ[3] شعبہ بن مخلد کندی، شریح[4] بن ہانی حارثی، قیس[5] بن ابی حازم، اسیر[6] بن عمرو (انھیں اہل بصرہ ابن جابر کہتے ہیں)، ابو عبد اللہ[7] عمرو بن میمون ازدی، ابو عمرو[8] اسود بن یزید نخعی، اشتر[9] بن بلال محاربی کوفی، مسروق[10] بن سوید، ابو عمارہ[11] عبد بن یزید خیوانی، شبیل[12] بن عوف احمسی، مسعود[13] بن حراش، ناجیہ بن حراش، مالک[14] بن عبید، ابو عثمان[15] عبد الرحمان بن مل نہدی، ابو رجاء[16] عمران بن تمیم عطاردی، ابو مغیرہ[17] خمیر بن قیس، ابو رافع اصائغ، ابو العلال[18] ربیعہ بن زرارہ عنکی، خالد[19] بن عمیر عدوی، شامہ[20] بن عزن تجیبی اور صعبہ[21] بن نضیر حضرمی۔

---

[1] یہ نام صرف عجیب گنج اور حیدر آباد کے قلمی نسخوں میں ہے۔

حاکم کہتے کہ امام مسلم نے جو تابعین مخضرمین کا ذکر کیا ہے وہ کل بیس ہیں۔
مجھے بعض اہل ادب مشائخ نے بتایا ہے کہ لفظ مخضرم مشتق ہے خضرم سے جس کے معنی ہیں اونٹنیوں کے کان کی نوک کاٹنا۔ یہ ایک نشان تھی اسلام لانے کی۔ غرض یہ لقب کو جو اہل اسلام کا حصہ ہو تو ان کے مال قریشی پہچان لیے جائیں اور یہ محفوظ رہیں۔
مخضرمین کے بعد تابعین کا ایک اور طبقہ تھا۔ جیسے وہ لوگ جو [illegible] کے زمانے میں پیدا تو ہوئے لیکن آپ سے کچھ سننے کا موقع نہیں ملا۔ ان میں یہ لوگ [illegible] اسلام [illegible] ابی بکر [illegible] ابی سعد الساعدی [illegible] عامر بن کریز [illegible] عبد اللہ بن عامر [illegible] اور علقمہ بن قیس۔

ایک [illegible] تابعین میں شمار ہوتا ہے [illegible] ہیں [illegible] اور [illegible] ان کے [illegible] کسی دلیل سے ثابت نہیں۔

ایک [illegible] ہے اگرچہ [illegible] ان لوگوں سے [illegible] شمار تابعین میں ہے [illegible] ابو العالیہ [illegible] ابو امامہ بن سہل کی لقاء حاصل ہے یا شام [illegible] عبد اللہ بن عوف [illegible] موسیٰ بن عقبہ [illegible] ان کی [illegible] ملاقات ثابت نہیں [illegible]

علم حدیث کی پندرھویں قسم

یہ اتباع تابعین کا علم ہے۔ جو ان کے متعلق معلومات نہیں رکھتا وہ یا تو ان کو طبقۂ چہارم میں رکھے گا (جو اتباع تابعین کے بھی بعد ہیں جن کا ذکر اگلی حدیث میں ہے) یا پھر ان میں سے بعض کو تابعین میں شمار کرے گا جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔ حضورؐ نے (خیر الناس قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم الخ فرما کر) انہی لوگوں کا ذکر کیا ہے۔

اخبرنا ابو الحسن علی بن محمد سَخْتُوَیْہِ العدل انا ھشام بن علی السدوسی ان موسیٰ بن اسماعیل حدثھم حدثنا ابان بن یزید ابی جمرۃ عن ابی جمرۃ الجرمی عن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال.....

اس سند سے حضورؐ کا یہ ارشاد مروی ہے کہ بہترین لوگ اس قرن کے ہیں جن میں میں مبعوث ہوا ہوں۔ اس کے بعد وہ لوگ ہیں جو ان سے ملے ہوئے ہیں۔ پھر وہ لوگ ہیں جو ان سے ملے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد ایسے لوگ ابھریں گے جو بغیر مطالبۂ شہادت کے شہادت دیں گے اور بغیر قسم کھلوائے قسم کھائیں گے۔ خیانت کریں گے اور امانت دار نہ ہوں گے اور ان میں موٹاپا عام ہو جائے گا۔

حاکم کہتے ہیں کہ ثم الذین یلونھم اتباع تابعین کی صفت ہے کیونکہ حضورؐ نے ان کو صحابہ اور تابعین کے بعد بہترین لوگ بتایا ہے۔ یہ حضورؐ کے بعد تیسرا طبقہ ہے جس میں ائمۂ اہل اسلام اور فقہائے زمانہ گزرے ہیں جیسے مالک بن انس اصبحی، عبدالرحمان بن عمرو اوزاعی، سفیان بن سعید ثوری، شعبہ بن حجاج عتکی اور ابن جریج وغیرہ۔

پھر ان مذکورہ اماموں کے تلامذہ کے بعد کی ایک جماعت بھی انہی اتباع تابعین میں شمار

Marfat.com

ہوتی ہے۔ مثلاً یحییٰ بن سعید قطان جنھوں نے انس کے سانیھوں کو دیکھا ہے اور عبداللہ بن مبارک جنھوں نے ایک جماعتِ تابعین کو دیکھا ہے اور محمد بن حسن شیبانی جنھوں نے مالک سے موطا کی روایت کی ہے اور ایک جماعتِ تابعین کو دیکھا ہے اور ابراہیم بن طہمان زاہد جنھوں نے تابعین کی ایک جماعت کو دیکھا ہے۔ ص۴۷

اس طبقے میں کچھ حضرات ایسے ہیں جن کے ناموں کی وجہ سے طالب حدیث کو اشتباہ پیدا ہو جاتا ہے اور وہ انھیں تابعین خیال کرنے لگتا ہے۔ یا تو اس لیے کہ دونوں (تابعی اور تبع تابعی) ہم نسب ہوتے ہیں یا اور کوئی سبب ہوتا ہے، جس سے غیر متبحر فن کار اشتباہ میں پڑ جاتا ہے، مثلاً ابراہیم بن محمد بن سعد بن ابی وقاص جلیل القدر تبعِ تابعی ہیں۔ ان کو کسی صحابی سے سماع حاصل نہیں۔ یہ بعض اوقات اپنے دادا کی طرف منسوب ہو کر ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص کہے جاتے ہیں۔ یہاں ان کی حدیث کے راوی کو یہ وہم ہو جاتا ہے کہ یہ بھی تابعی ہیں تو اپنے والد اسعد بن ابی وقاص سے یا کسی دوسرے صحابی سے روایت کر رہے ہیں۔ یہی حال حفص بن عمر بن سعد القرظ کا ہے۔ سعد قرظ صحابی ہیں، ان سے یا کسی صحابی سے حفص کو سماع حاصل نہیں لیکن جب یہ اپنے دادا کی طرف منسوب ہوتے ہیں تو راوی کو ان کے متعلق تابعی ہونے کا وہم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہیں جو حسین اصغر کے نام سے مشہور ہیں اور عبداللہ بن مبارک وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ بعض اوقات راوی عن حسین بن علی عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر روایت کر دیتا ہے اور غیر فنکار انھیں تابعی سمجھ کر ان کی روایت کو مرسل خیال کرتا ہے۔ حالانکہ یہ بات نہیں، کیونکہ علی بن حسین یعنی زین العابدین کی چھ اولادیں ہیں جنھوں نے آپ سے روایت کی ہے: محمد، عبداللہ، زید، عمر، حسین اور خاطر۔ ان میں محمد یعنی ابو جعفر باقر کے سوا کوئی بھی تابعی نہیں۔ یہی صورت سعید بن ابی سعید بصری کی ہے۔ یہ حسن سے بکثرت روایت کرتے ہیں اور بواسطۂ سعید ابو ہریرہ اور انس سے بھی بعض مرسل روایات ہیں اور ان دونوں کے درمیان حسن ضرور ہوتے ہیں۔ حالانکہ سعید سے روایت کرتے

والے داؤد بن ابی ہند ہیں جو تابعی ہیں اور انس بن مالک سے سنا ہے۔ اس لیے طالب حدیث سے یہ بات اکثر اوقات اوجھل رہتی ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ یہ داؤد کے شیخ ہیں اور داؤد انس سے بھی روایت کرتے ہیں اس لیے سعید کے تابعی ہونے سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ حالانکہ واقعہ یہ نہیں بلکہ یہ تبع تابعی ہیں۔ اسی طرح سلیمان احول یعنی سلیمان بن ابی مسلم مکی ہیں جن کے واسطے سے ابن عباس سے بھی روایتیں ہیں۔ پس راوی غور کرنے کے بعد اسی نتیجے پر پہنچتا ہے کہ یہ بھی کوئی بڑے تابعی ہوں گے۔ کیونکہ یہ عبداللہ بن عباس کے شاگرد بھی ہیں لہٰذا یہ صحابہ سے ضرور سنے ہوں گے۔ یہ بھی واقع کے مطابق نہیں۔ وہ بھی تبع تابعی ہیں اور ان کی روایات ابن عباس سے بواسطہ طاؤس ہیں۔ یوں ہی سلیمان بن عبدالرحمان دمشقی ہیں۔ یہ بھی سعید اور ہلال قبیلہ ہیں اور مصریوں میں ان کا شمار ہے۔ صاحب حدیث انصبہ ہیں۔ عمرو بن حارث شعبہ اور لیث ان سے روایت کرتے ہیں اور کبھی ان کے واسطے سے براء بن عازب سے روایت ہوتی ہے جب راوی ان کے مرتبہ اور عمر کو اور ان سے روایت کرنے والوں کی جلالت شان سے دیکھتا ہے تو ان کے تابعی ہونے کو کوئی عجوبہ بات نہیں سمجھتا لیکن یہ بھی خلاف واقعہ ہے کیونکہ ان کے اور براء کے درمیان بعض دفعہ ایک راوی کا واسطہ ہے۔ اسی طرح وہ سلیمان بن یسار جو میمونہ کے مولیٰ ہیں اور ہلال اور ابن ابی ذئب (جو اہل مدینہ کے شیخ ہیں اور ان کو صاحب مقصورہ کہا جاتا ہے) روایت کرتے ہیں۔ پس جب علم حدیث میں مہارت نہیں ہوتی ہے تو جب دیکھتا ہے کہ اتباع تابعین ان سے روایت کر رہے ہیں تو ان کو وہ سلیمان بن یسار خیال کرتا ہے جو میمونہ کے مولیٰ ہیں اور جن کا فقہائے سبعہ میں ساتواں نمبر ہے اور ازواج مطہرات کی خدمت میں آیا جایا کرتے تھے۔

ہم کہتے ہیں کہ ہم نے یہ نام بطور مثال اس لیے پیش کیے ہیں کہ ان پر دوسرے اتباع تابعین کو جن کا ہم نے ذکر نہیں کیا ہے، قیاس کیا جا سکے اور نیز اس سے یہ بھی معلوم ہو جائے کہ اتباع تابعین سے واقف ہونا اس علم کا بڑا اہم باب ہے۔

Marfat.com

علم حدیث کی سولہویں قسم

یہ ہے بڑوں کو چھوٹوں سے ممتاز کرنے کا علم۔ حضرت نے فرمایا ہے کہ [illegible]
کچھ شبہ یہ بھی فرمایا کہ: برکت بڑوں کے ساتھ رہتی ہے۔

اس کی تشریح یوں سمجھئے کہ ایک شخص حدیث یوں کہتا ہے: لیث بن سعد عن
عبداللہ بن صالح تو اسے یہ نہیں ہوگا کہ راوی لیث بن سعد [illegible]
اس معاملے میں کہ [illegible] یحییٰ بن سعید الانصاری [illegible]
الاعمش عن شعبۃ یا ابن جریج عن اسماعیل بن کثیر [illegible]
وہ عن حکیم یا لیث بن سعد عن ابی یوسف القاضی اور [illegible]
روایات کا حال ہے جہاں راوی اپنے سے بڑی عمر سے کہ [illegible]
بکثرت موجود ہیں۔ یہاں میں نے چند مثالیں دی ہیں [illegible]
حدیث کے فہم کا تقاضا ہے۔ [illegible]
یا [illegible] اور [illegible]
بیشتر ہے جس کا ذکر ہم انشاء اللہ اس [illegible]

اس قسم کی دوسری مثال یہ ہے کہ ایک عالم دوسرا ایک [illegible]
اور وہ محدث اپنی کتاب کی متعدد روایتیں [illegible]
اس صورت میں طالب حدیث کو اس فضیلت سے واقف ہونا چاہیے تاکہ [illegible]
پر یعنی راوی کو مروی عنہ پر حاصل ہے۔ مثلاً ثوری اور شعبہ اعمش اور اعمش حبیب [illegible]
محدث سے روایت کر رہے ہوں یا مالک بن انس اور ابن ابی ذئب [illegible]

Marfat.com

ان جیسے محدث سے روایت کریں یا احمد اور اسحاق عُبید اللہ بن موسیٰ اور ان جیسے کسی محدث سے روایت کریں۔ ان تمام راویوں میں مجروح کوئی بھی نہیں۔ سب صادق و ثقہ ہیں۔ لیکن ان مثالوں میں رواۃ حفاظ و فقہا ہیں اور مروی عنہم صرف محدث ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ: میں نے اپنے زمانے میں اس قسم کے متعلق جو کچھ دیکھا ہے اس کا تذکرہ بڑی طوالت چاہتا ہے۔ خود ہمارے شیخ و امام ابوبکر بن اسحاق، ابوالحسن احمد بن محمد طرائفی سے روایت کرتے ہیں اور مبتدی کو یہ وہم ہوتا ہے کہ یہ (ابوالحسن) ان کے (امام ابوبکر کے) استاذ ہیں۔ ہمارے دور کے فقیہہ ابوالولید، ابوطیب ذہلی سے اور ابوعلی حافظ، ابن بطہ سے روایت کرتے ہیں۔ اس لیے طالب فن حدیث کی نظروں سے یہ نکتہ اوجھل نہیں رہنا چاہیے حضرت عائشہ سے یہ روایت بالکل صحیح ہے کہ: حضورؐ نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ لوگوں کو ہم ان کے مراتب پر قائم رکھیں۔

Marfat.com

علم حدیث کی سترھویں قسم

یہ ہے صحابہ کی اولاد سے واقفیت۔ جو شخص اس علم سے ناواقف ہوگا اسے بہت سی روایات میں اشتباہ پیدا ہو جائے گا۔ حدیثی (طالب علم حدیث) کو سب سے پہلے حضورؐ پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے واقف ہونا چاہیئے کہ ان میں سے کس سے روایت صحیح ہے۔

حدثنا علی بن عبد الرحمٰن بن عیسی الدھقان بالکوفۃ قال حدثنا الحسین بن الحکم الحبری قال ثنا الحسن بن الحسین العرنی قال ثنا حبان بن علی العنزی عن الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس فی قولہ عزوجل: تعالوا..... الی..... الکاذبین.....

اس سند سے عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں کہ تعالوا ندع ابناء نا... الخ والی آیت جو حضورؐ پر نازل ہوئی ہے اس میں نفس سے مراد علی مرتضیٰ ہیں۔ نساء سے حضرت فاطمہ اور ابناء سے حضرات حسن و حسین مراد ہیں اور لعنت کے مورد عاقب، سید عبد المسیح اور ان کے رفقاء ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ: تفسیری احادیث میں عبد اللہ بن عباس سے یہ روایت متواتر چلی آ رہی ہے کہ مباہلے کے دن حضورؐ نے حضرات علی و حسن و حسین کا ہاتھ پکڑ کر اور حضرت فاطمہ کو اپنے پیچھے رکھ کر فرمایا کہ: یہ ہمارے ابناء، انفس اور نساء ہیں۔ تم بھی (اے نجرانی عیسائیو) اپنے انفس، ابناء اور نساء کو لے کر آؤ اس کے بعد ہم مباہلہ کر کے جھوٹوں پر خدا کی پھٹکار ڈالیں۔

حدثنا ابوالحسین بن مائی من اصل کتابہ ثنا الحسین بن الحکم قال ثنا حسن بن حسین قال ثنا عیسیٰ بن عبداللہ بن عمر بن علی عن ابیہ عن جدہ عن علی قال.....

اس سند میں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کی وفات تک حسن و حسین مجھے یا ابت (اے میرے ابّا) کہہ کر نہیں بلکہ یا ابا حسن اور یا ابا حسین (اے پدرِ حسنؓ اور اے پدرِ حسینؓ) کہہ کر پکارتے تھے۔ حضورؐ کی زندگی میں حضورؐ ہی کو یا ابتِ (اے میرے پدر بزرگوار) کہہ کر مخاطب کیا کرتے تھے۔

حاکم کہتے ہیں کہ خاندان رسالتؐ میں جن افراد سے روایات صحیح ہیں وہ یہ ہیں: فاطمہ، حسن، حسین، حسن بن حسن بن علی اور بنی الحسن بن الحسین بن علی میں عبداللہ، حسن، علی اور زید۔ عمر بن حسن بن علی، محمد بن عمرو بن حسن بن علی، حسن بن زید بن حسن بن علی، موسیٰ بن عبداللہ بن حسن بن حسن، محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی اور بنی علی بن حسین میں علی بن حسین بن علی، فاطمہ بنت حسین بن علی، محمد، عبداللہ، زید، عمر اور حسین۔ جعفر بن محمد بن علی۔ حسین بن زید بن علی۔ ان سبھوں سے روایات صحیح ہیں۔ حضورؐ کے گھرانے کے تقریباً دو سو زن و مرد ہیں جن سے احادیث مروی ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی اولاد میں جن سے روائتیں صحیح ہیں وہ عائشہ، اسماء، عبدالرحمان بن ابی بکر، عبداللہ بن عبدالرحمان بن ابی بکر، ابوعتیق محمد بن عبدالرحمان بن ابی بکر، عبداللہ بن ابی عتیق، قاسم بن محمد بن ابی بکر اور عبدالرحمان بن قاسم بن محمد ہیں۔ حضرت ابوبکر کی اولاد بنات میں جعفر صادق بن محمد بھی ہیں جو فرماتے تھے کہ: ابوبکر میرے جدِ (پر نانا) ہیں۔ تو کیا کوئی شخص اپنے جد پر سب و شتم کر سکتا ہے۔؟ اگر میں انھیں مقدم نہ رکھوں تو خدا مجھے مقدم نہ کرے۔"

خاندانِ عمر فاروقؓ میں ثقہ و ثبت راوی بکثرت ہیں۔ یہ کچھ اوپر چالیس ہیں جن سے صحیح روایات مروی ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ میں نے اختصار کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حضورؐ اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی اولادوں

کا بطور مثال ذکر کیا ہے۔ سعد بن ابی وقاص کی اولاد کا سلسلہ ۲۵۰ھ ہجری تک چلتا ہے جن میں فقہا، ائمہ، ثقات اور حفاظ ہوتے رہے ہیں۔ یہی صورت عبدالرحمان بن عوف، عبداللہ بن مسعود اور عباس بن عبدالمطلب کی اولادوں کی ہے۔

اس کے بعد پھر تابعین، اتباع تابعین اور دیگر ائمۂ اسلام کی اولاد کا نمبر آتا ہے۔ یہ علم بجائے خود علم حدیث کا ایک بڑا اہم باب ہے۔ میں نے یہاں صدر اول کے مذکورہ حضرات اور ائمۂ تابعین اور اتباع تابعین اور بعد کے لوگوں کی اولادوں کے ذکر پر اکتفا کیا ہے۔

مالک بن انس کے ایک فرزند یحییٰ بن مالک کے سوا ہمیں کسی اور اولاد کا علم نہیں۔ ثوری نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ شعبہ بن حجاج کی اولاد صرف سعید بن شعبہ ہیں۔ عبدالرحمان بن عمرو اوزاعی کی اولاد میں صرف محمد بن اوزاعی ہیں اور کوئی نہیں۔ ابوحنیفہ کی اولاد میں صرف حماد بن ابی حنیفہ ہیں اور کوئی نہیں۔ البتہ حماد کی اولادیں ہیں۔ شافعی کی اولاد عثمان ہیں اور ابوالحسن محمد جو بغداد میں احمد بن حنبل کے پاس بھی گئے تھے۔ احمد بن حنبل کی اولادیں ہیں صالح اور عبداللہ۔ ان کے سوا کوئی نہیں۔ عبدالرحمان بن مہدی کے دو فرزند ہیں ابراہیم اور موسیٰ۔ ان کے علاوہ کوئی نہیں۔ یحییٰ بن سعید کے ایک فرزند ہیں ابوبکر محمد۔ ان کو یحییٰ نے ابوقدامہ سرخسی کے حوالے کر دیا تھا جو ان کو حج میں ساتھ لے گئے تھے۔ عبداللہ بن مبارک نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ علی بن مدینی کے دو فرزند ہیں۔ محمد بن عبداللہ۔ یہ دونوں اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ بن معین نے کوئی اولاد ذکور نہیں چھوڑی۔ البتہ ان کی لڑکیوں کی اولاد جاری رہی جن میں سے ایک ادھیڑ شخص کو میں نے بغداد میں دیکھا ہے۔ بخاری و مسلم نے بھی کوئی اولاد ذکور نہیں چھوڑی۔

Marfat.com

علم حدیث کی اٹھارھویں قسم

یہ ہے جرح و تعدیل کا علم۔ ان دونوں کی الگ الگ قسمیں ہیں اور ہر ایک اپنی جگہ ایک الگ علم ہے۔ حدیث کا حاصل علم اور اس کے حصول کا بڑا اہم زینہ ہے۔ میں نے اپنی کتاب المدخل الی معرفۃ الصحیح میں اس موضوع پر بحث کی ہے۔ جسے دیکھ کر ہر فن کار نے پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ پھر اپنی دوسری تصنیف کتاب المزکیین لرواۃ الاخبار میں دس طبقوں کا ذکر کیا ہے۔ ہر دور میں چار آدمی ہیں۔ اس طرح کل چالیس ہوتے ہیں طبقہ اولیٰ میں ابوبکر، عمر، علی اور زید بن ثابت ہیں۔ ان چاروں نے جرح و تعدیل سے کام لیا ہے اور صحیح و سقیم روایات کی چھان بین کی ہے۔ آخری دسویں طبقے میں ابو اسحاق ابراہیم بن حمزہ اصبہانی، ابو علی نیساپوری، ابوبکر محمد بن عمر بن سالم بغدادی، اور ابوالقاسم حمزہ بن علی کنانی مصری ہیں۔ میں نے اپنی کتاب المدخل الی معرفۃ کتاب الاکلیل میں بتایا ہے کہ عدالت کی پانچ اور جرح کی دس قسمیں ہیں۔ میں نے ان تینوں کتابوں میں جرح و تعدیل پر گفتگو کی ہے اور صحابہ و تابعین اور ائمہ مسلمین کے اقوال سے استدلال کیا ہے۔ یہاں ان چیزوں کو دوہرانے کی حاجت نہیں۔

محدث کی عدالت کے لیے بنیادی شرط یہ ہے کہ وہ مسلمان ہو۔ بدعت کی طرف نہ بلائے اور علانیہ کسی ایسی معصیت کا مرتکب نہ ہو جو اس کی عدالت کو ساقط کر دے۔ اس کے ساتھ اگر وہ اپنی کتاب حدیث کا حافظ بھی ہو تو اس کا درجہ محدثین میں سب سے بلند ہے اور اگر اس کے پاس کوئی کتاب حدیث بھی ہے تو اسے صرف اپنے ہی اصل ماخذ سے حدیث بیان کرنی چاہیے۔ اس کے لیے کم سے کم جو بات ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اپنی

Marfat.com

کتاب کو خوش اسلوبی اور صحت کے ساتھ پڑھ سکتا ہو جیسا کہ ہم اس کتاب کے آغاز میں اصول صدق کی علامات میں بیان کر چکے ہیں۔ اگر محدث بحالتِ غریب الوطنی ہو اور اپنے اصل ماخذ کو پیش کرنے سے قاصر ہو تو اس کی روایت نہ لی جائے۔ اس کی صرف وہ روایت لکھی جا سکتی ہے جو اسے زبانی یاد ہو وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ اس کی حدیث ثقات کے خلاف نہ جاتی ہو۔ اگر وہ اپنے حافظے سے ایسی منکر روایات بیان کرے جس کی متابعت و تائید نہ ہوتی ہو تو اس سے روایت نہیں لی جائے گی۔ ابوزرعہ رازی کہا کرتے تھے کہ: اصل ماخذ ایک ہتھیار ہے۔

میں نے ابوالولید فقیہہ کو اور انھوں نے ابراہیم بن ابی طالب کو یہ کہتے سنا ہے کہ: ان سے عبداللہ بن شیرویہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو بولے: انھوں نے بعض ایسے شغل اختیار کیے ہیں جو زیب نہیں دیتے مگر انھیں بوقت ضرورت اصول و ماخذ خوب یاد رہتے ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ: اس بات میں کہ کون سی اسناد سب سے زیادہ صحیح ہے ائمہ کا اختلاف ہے۔

ہم سے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے اور ان سے محمد بن سلیمان نے کہا کہ محمد بن اسماعیل بخاری کو میں نے یہ کہتے سنا ہے کہ: تمام اسانید میں صحیح ترین اسناد مالک عن نافع عن ابن عمر ہے اور جناب ابوہریرہ والی سند میں صحیح ترین اسناد ابوالزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ہے۔

میں نے ابوبکر بن ابی دارم حافظ سے کوفے میں ان کے بعض شیوخ سے ابوبکر بن ابی شیبہ کا یہ قول بیان کرتے سنا ہے کہ: تمام اسانید میں صحیح ترین اسناد الزھری عن علی بن الحسین عن ابیہ ہے۔

مجھے خلف بن محمد بخاری اور ان کو محمد بن نزیہ بخاری نے بتایا کہ عمرو بن علی کو یہ کہتے سنا ہے کہ: اصح الاسانید محمد بن سیرین عن عبیدہ عن علی ہے۔

ہمیں ابوعبداللہ محمد بن احمد بن بطہ اصبہانی نے اپنے بعض شیوخ کی زبانی سلیمان بن داود

کا یہ قول سن کر بتایا کہ : تمام اسانید میں صحیح ترین اسناد یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ ہے ۔

میں نے ابو الولید فقیہ کو کئی بار یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے محمد بن سلیمان بن خالد میدانی کی زبانی اسحاق بن ابراہیم کو یہ کہتے سنا کہ : اصح الاسانید الزھری عن سالم عن ابیہ ہے ۔

مجھ سے حسین بن عبد اللہ صیرفی نے ، ان سے محمد بن حماد دوری نے حلب میں ، ان سے احمد بن قاسم بن نصر بن دوست نے اور ان سے حجاج بن شاعر نے بیان کیا کہ احمد بن حنبل ، یحیی بن معین اور علی بن مدینی تینوں ایک مجمع میں یکجا ہوئے اور جید ترین اسانید کا ذکر چھڑ گیا تو ایک نے کہا : اجود الاسانید شعبہ عن قتادہ عن سعید بن المیب عن عامر (اخی ام سلمۃ) عن ام سلمہ ہے ۔ علی بن مدینی نے کہا : اجود الاسانید ابن عون عن محمد عن عبیدہ عن علی ہے ۔ ابو عبد اللہ احمد بن حنبل نے کہا : اجود الاسانید الزھری عن سالم عن ابیہ ہے ۔ یحیی بن معین نے کہا : الاعمش عن ابراھیم عن علقمہ عن عبد اللہ ہے ۔ ایک شخص نے ان سے سوال کیا کہ کیا اعمش زہری کے مثل ہیں ؟ یحیی نے جواب دیا : خدا نہ کرے کہ اعمش زہری جیسے ہوں ۔ زہری تو اپنی عزت کو دیکھتے تھے اور جواز کا پہلو تلاش کرتے اور بنو امیہ کی پاسداری کرتے تھے ۔ پھر اعمش کی تعریف و مدح یوں کی کہ : وہ درویش تھے ، صابر تھے اور سلطان سے کنارہ کش رہتے تھے ۔ وہ قرآن کے عالم اور متورع تھے ۔

حاکم کہتے ہیں کہ ان تمام ائمہ حفاظ کا اجتہاد جدھر لے گیا اس کے مطابق انھوں نے اصح الاسانید کا ذکر کر دیا ۔ ان تمام اسانید میں ہر صحابی کے رواۃ تابعین اور ان کے اتباع تابعین ہیں اور ان میں اکثریت ثقات کی ہے اس لیے کسی ایک صحابی کی اسناد کو قطعیت کے ساتھ اصح الاسانید قرار دینا ممکن نہیں ۔ ہماری رائے میں بتوفیق الٰہی بات یوں ہے کہ : ۵۵ھ

نبوی گھرانے میں اصح الاسانید ، جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ عن علی

ہے بشرطیکہ جعفر سے روایت کرنے والا ثقہ ہو۔

صدیق کے گھرانے میں اصح اسانید اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم بن ابی بکر ہے۔

عمر فاروق کے گھرانے میں اصح اسانید الزھری عن سالم عن ابیہ عن جدہ ہے۔

مکثرین (جن سے بہت زیادہ روائتیں ہیں) صحابہ میں ابوہریرۃ کی اسناد میں اصح اسانید الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ ہے۔

عبداللہ بن عمر کی اسناد میں مالک عن نافع عن ابن عمر ہے۔ عائشہ کی اسناد میں عبیداللہ بن عمر بن عاصم بن عمر بن الخطاب عن القاسم بن محمد بن ابی بکر عن عائشہ ہے۔

میں نے ابوبکر احمد بن سلیمان فقیہ کو، انھوں نے جعفر بن ابی عثمان طیالسی کو، انھوں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے سنا ہے کہ: عبیداللہ بن عمر عن القاسم عن عائشہ تو ایک ایسا دیباچۂ حدیث ہے جو سونے سے لدا ہوا ہے۔

ایک اصح الاسانید محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن شہاب بن زھرۃ القرشی عن عروۃ الزبیر بن العوام بن خویلد القرشی عن عائشہ ہے۔

عبداللہ بن مسعود کی اسانید میں صحیح ترین سند سفیان بن سعید الثوری عن منصور بن المعتمر عن ابراھیم بن یزید النخعی عن علقمۃ بن قیس النخعی عن عبداللہ بن مسعود ہے۔

انس کی صحیح ترین اسناد مالک بن انس عن الزھری عن انس ہے۔

اہل مکہ کی صحیح ترین اسناد سفیان بن عیینہ عن عمرو بن دینار عن جابر ہے

یمانیوں کی صحیح معمر عن ھمام بن منبہ عن ابی ھریرۃ ہے۔

میں نے ابو احمد حافظ کو، انھوں نے ابوحامد بن شرقی کو یہ کہتے سنا کہ میں نے محمد بن یحییٰ سے پوچھا کہ: ان دو اسنادوں میں کون سی زیادہ صحیح ہے۔ ایک ہے محمد بن عمرو

Marfat.com

عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ دوسری ہے۔ معمر عن ھمام بن منبہ عن ابی ھریرۃ؟ انھوں نے جواب دیا کہ: محمد بن عمرو کی اسناد زیادہ مشہور ہے اور معمر کی اسناد زیادہ قوی ہے۔ میں (حاکم) نے ابو احمد حافظ سے کہا کہ: محمد بن یحییٰ امام فن ہیں اور ان کی امامت کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ معمر بن راشد، محمد بن عمرو سے زیادہ ثبت ہیں اور ابو سلمہ ہمام بن منبہ سے زیادہ جلیل، شریف اور ثبت ہیں۔ میری اس بات سے ابو احمد کو حیرت ہوئی۔ پھر ان کو جو کچھ کہنا تھا انھوں نے اس بارے میں کہا۔

مصریوں کی سب سے عمدہ اسناد اللیث بن سعد عن یزید بن حبیب عن ابی الخیر عن عقبۃ بن عامر الجھنی ہے۔

شامیوں کی اثبت الاسانید عبد الرحمٰن بن عمرو الاوزاعی عن حسان بن عطیہ عن الصحابۃ ہے۔

خراسانیوں کی باثبت اسناد الحسین بن واقد عن عبد اللہ بن بریدہ عن ابیہ ہے۔

شاید کوئی کہنے والا یہ کہے کہ اس اسناد سے صحیحین میں صرف دو ہی تو حدیثیں مروی ہیں۔ تو اسے یہ جواب دیا جائے گا کہ ہم نے خراسانیوں کی اس سے بھی زیادہ صحیح اسناد دیکھی ہے جس میں سب خراسانی ہیں اور سب ثقات ہیں اور بُریدہ بن حصیب اسلمی مروزی مدفون ہیں۔

اب اس کے بعد تصویر کا دوسرا رُخ بھی ملاحظہ کیجئے:

کمزور ترین اسناد خانوادۂ رسالت میں عمرو بن شمر عن جابر الجعفی عن الحارث الاعور عن علی ہے۔ میں نے علی بن عمر حافظ کو اپنے بعض شیوخ کی زبانی یہ بیان کرتے سنا کہ ابو ہمام سکونی کی مجلس میں نضلہ شریک ہوئے۔ ابو ہمام نے کہا: مجھ سے میرے والد نے ان سے عمرو نے جابر کی روایت بیان کی۔ بس نضلہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور بولے: تم اور تمہارے والد اور عمرو اور جابر۔ اللہ اللہ میں یہ سن کر صبر کر لوں؟ یہ کہہ کر وہ مجلس سے

باہر چلے گئے۔

صدیق اکبر کی کمزور ترین اسناد یہ ہے: صدقة بن موسی الدقیقی عن فرقد السبخی عن مرة الطیب عن ابی بکر الصدیق۔

خاندان عمر فاروق کی کمزور ترین اسناد یہ ہے: محمد بن القاسم بن عبد اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر عن ابیہ عن جدہ۔ محمد، قاسم اور عبد اللہ تینوں ناقابل احتجاج ہیں۔

ابوہریرہؓ کی کمزور ترین اسناد السری بن اسماعیل عن داؤد بن یزید الأودی عن ابیہ عن ابی ھریرة۔

عائشہ کی کمزور ترین اسناد۔ جو اہل بصرہ کے ہاں پائی جاتی ہے۔ حارث بن شبل عن ام النعمان الکندیة عن عائشہ ہے۔

عبد اللہ بن مسعود کی کمزور ترین اسناد شریک بن ابی فزارة عن ابی زید عن عبد اللہ ہے۔ ان میں صرف ابوفزارہ راشد بن کیسان کوفی ثقہ ہے۔

انس کی کمزور ترین اسناد داؤد بن المحبر بن لحذم عن ابیہ عن ابان بن ابی عیاش عن انس ہے۔

مکیوں کی کمزور ترین اسناد عبد اللہ بن میمون القداح عن شہاب بن خراش عن ابراھیم بن یزید الخوزی عن عکرمة عن ابن عباس ہے۔

یمانیوں کی کمزور ترین اسناد حفص بن عمر العدنی عن الحکم بن ابان عن عکرمة عن ابن عباس ہے۔

مصریوں کی کمزور ترین اسناد احمد بن محمد بن الحجاج بن رشدین بن سعد عن ابیہ عن جدہ عن قرة بن عبد الرحمان بن حیویل عن کل من روی عنہ۔ یعنی اس سند کے ساتھ ابن حیویل کی جس شخص سے بھی روایت ہو وہ کمزور ترین اسناد ہوگی۔ یہ نکتہ بڑا اہم ہے۔

شامیوں کی کمزور ترین اسناد محمد بن قیس المصلوب عن عبید اللہ بن زحر

Marfat.com

عن علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامۃ ہے۔

خراسانیوں کی کمزور ترین اسناد عبد اللہ بن عبد الرحمان بن ملیحۃ عن نہشل بن سعید عن الضحاک عن ابن عباس ہے۔ ابن ملیحۃ اور نہشل دونوں نیسا پوری ہیں۔ پوری خراسانی جماعت میں بسلسلہ جرح میں نے ان دونوں کا اس لیے ذکر کیا ہے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس میں عموماً جانبداری سے کام نہیں لیا ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ جرح و تعدیل کے بارے میں میں نے یہاں چند ایسی باتیں بیان کر دی ہیں جو مذکورۂ بالا تینوں کتابوں میں موجود نہیں۔ جرح و تعدیل کا موضوع اتنا وسیع ہے کہ سب کو سمیٹنا ناممکن ہے اس لیے اس کتاب میں میں نے اختصار کو مدِ نظر رکھا ہے، تاکہ مثال کی ایک حدیث پر بہت سی دوسری احادیث کا اندازہ کیا جا سکے۔ میں نے اپنی کتاب المدخل الی معرفۃ کتاب الإکلیل میں محدث کی جرح کے جواز میں بڑی تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ لہٰذا یہاں اس کے اعادے سے بے فکر و بے نیاز ہوں۔

Marfat.com

علم حدیث کی اُنیسویں قسم

یہ ہے صحیح اور سقیم کی پہچان - یہ جرح و تعدیل سے جس کا اُوپر ذکر ہوا، الگ چیز ہے - چنانچہ بہتیری اسنادیں ایسی ہیں جو مجروحین سے پاک ہیں مگر وہ صحیح میں نہیں لائی جاتیں - مثلاً

حدثنا عبد الرحمٰن بن حمدان الجلاب بهمدان قال حدثنا ابو حاتم الرازی قال حدثنا نصر بن علی قال حدثنا ابی عن ابن عون عن محمد بن سیرین عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: صلاة اللیل والنهار مثنی مثنی والوتر رکعة من اخر اللیل -

اس سند سے حضورؐ کا ارشاد مروی ہے کہ: رات اور دن کی نماز دو دو رکعتیں ہیں اور آخر شب میں وتر ایک رکعت ہے -

حاکم کہتے ہیں کہ: اس اسناد کے تمام راوی ثقہ ہیں مگر اس میں دن کا ذکر وہم ہے اور اس پر گفتگو طویل ہو جائے گی - اسی طرح کی ایک مثال یہ ہے:

حدثنا الامام ابوبکر بن اسحاق قال اخبرنا محمد بن محمد بن حیان التمار قال ثنا ابو الولید الطیالسی قال ثنا مالک بن انس عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة قالت .....

اس سند میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں: حضورؐ نے کبھی کسی کھانے کی عیب چینی نہیں فرمائی - اگر خواہش ہوئی تو کھا لیا ورنہ چھوڑ دیا -

یہ اسناد ائمہ اور ثقات میں متداول رہی ہے لیکن وہ مالک کی حدیث سے باطل

ہے۔ اس اسناد سے دراصل مقصد یہ بتانا ہے کہ حضورؐ نے کبھی کسی عورت کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا اور کسی سے اپنی ذات کا انتقام نہیں لیا۔ ہاں اگر محارم خداوندی کی بے حرمتی ہوئی تو حضورؐ نے اللہ کے لیے اس کا بدلہ لیا۔ میں نے بڑی کوشش یہ معلوم کرنے کی کی کہ کس راوی کو یہ وہم ہوا (جو اس نے دوسری حدیث کی بجائے اس اسناد میں پہلی حدیث بیان کر دی) مگر مجھے پتا نہ چل سکا۔ زیادہ گمان ابن حیان البصری کی طرف جاتا ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ صادق اور مقبول ہیں ــــ ایسی ہی ایک مثال یہ ہے :

حدثنا محمد بن صالح بن هانی قال ثنا ابراهیم بن ابی طالب قال ثنا الحسن بن عیسی قال ثنا ابن المبارک قال ثنا عبید الله بن عمر عن نافع عن القاسم عن عائشة قالت ، کان رسول الله علیه وسلم اذا رای المطر قال ، اللهم صیباً هنیئاً۔

اس سند میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ جب بارش دیکھتے تو فرماتے : اے اللہ یہ عمدہ بارش ہو۔

حاکم کہتے ہیں : ثقات میں یہ حدیث اسی طرح متداول ہے مگر دراصل یہ کمزور اور معلول (جس میں کوئی خرابی ہو) ہے۔ مذکورہ بالا تینوں حدیثوں پر تین سو بلکہ تین ہزار اور اس سے بھی زیادہ حدیثوں کو قیاس کیا جا سکتا ہے۔

صحیح حدیث کی پہچان محض روایت سے نہیں ہوتی بلکہ فہم، حفظ اور کثرت سماع سے ہوتی ہے۔ اس میں سب سے زیادہ مدد پہنچانے والی چیز اہل علم و فہم کا مذاکرہ ہے، تاکہ حدیث کی مخفی علت ظاہر ہو جائے۔ اگر اس قسم کی حدیثیں صحیح اسانید سے مل جائیں اور وہ امام بخاری اور امام مسلم کی کتابوں میں موجود نہ ہوں تو صاحب حدیث کو ان کی کرید کرنی چاہیئے اور اہل علم سے مذاکرہ کرنا چاہیئے تاکہ اس کی علت ظاہر ہو جائے۔ صنع

حدثنی ابو سعید احمد بن محمد النسوی قال ثنا محمد بن الحسن بن قتیبة قال حدثنا محمد بن المثنی قال ثنا معتمر بن سلیمان قال حدثنا کهمس عن عبد الله بن بریدة عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال.....

اس اسناد میں حضرت علیؓ فرماتے ہیں: آپس میں ایک دوسرے سے ملا کرو اور حدیث کے مذاکرے کیا کرو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو حدیث مٹ جائے گی۔

حاکم کہتے ہیں: اللہ کی مدد و توفیق سے اس کے بعد میں مذاکرے کی کیفیت اور اس کا انداز اور جس نے اسے ملحوظ رکھا یا نہ رکھا، یہ سب بیان کروں گا۔ اللہ اپنے احسان سے اس میں آسانی پیدا فرمائے گا۔

حدثنا ابو الحسین احمد بن عثمان بن یحیی المقرئ ببغداد قال ثنا العباس محمد بن الدوری قال ثنا محمد بن عمران بن ابی لیلی قال حدثنی ابی عن ابی لیلی عن عیسی بن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ثابت بن قیس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.....

اس سند سے ایک ارشاد نبویؐ یوں مروی ہے کہ تم (مجھ سے) سنتے ہو اور آگے تم سے سنا جائے گا اور جو تم سے سنیں گے ان سے بھی سنا جائے گا اور اس سے آگے ان سے بھی سنا جائے گا جو تم سے اور سننے والوں سے سنیں گے۔ اس کے بعد کچھ ایسے لحیم و شحیم لوگ آئیں گے جو موٹاپے کو پسند کریں گے اور قبل اس کے کہ ان سے دریافت کیا جائے گواہی دینے لگیں گے۔

حاکم کہتے ہیں کہ حضورؐ نے اس حدیث میں راویان حدیث کے چار طبقوں کا ذکر کیا ہے اور پانچواں طبقہ وہ ہے جس میں ہم لوگ ہیں اور اسی بیان کردہ صفت سے متصف ہیں۔ احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں کہ: وہ عالم عالم نہیں کہا جا سکتا جو صحیح و سقیم اور ناسخ و منسوخ حدیثوں سے واقفیت نہ رکھتا ہو۔

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال اخبرنا محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم قال اخبرنا ابن وھب قال اخبرنی مسلمۃ بن علی عن زید بن واقد عن حرام بن حکیم قال سمعت انس بن مالک یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: حدثوا عنی.....

اس سند میں حضورؐ فرماتے ہیں: میری بات اسی طرح بیان کرو جس طرح تم نے

Marfat.com

سنی ہو۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ہاں مجھ پر جو بلا علم کے جان بوجھ کر جھوٹ بہتان باندھے گا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

حاکم کہتے ہیں: حضورؐ نے اس حدیث میں علم کو سماع پر منحصر فرمایا ہے اور بے سماع و علم روایت کرنے والے کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے وہ اسی میں موجود ہے جو اپنے دین کو محفوظ رکھنے کا خواہشمند ہو وہ حضورؐ کی اس وعید پر غور کرتا رہے۔

حدثنی موسی بن سعید الحنظلی بهمذان قال ثنا یحیی بن عبد الله بن ماهان قال سمعت حماد بن غسان یقول سمعت عبد الله بن وهب یقول سمعت مالک بن انس یقول.....

اس سند میں مالک بن انس فرماتے ہیں کہ: میں نے بعض ایسی احادیث سنی ہیں کہ ہر حدیث کے عوض مجھے دو دو کوڑے لگائے جاتے تو میں یہ گوارا کر لیتا لیکن وہ حدیثیں نہ بیان کرتا۔

حاکم کہتے ہیں کہ: مالک بن انس اپنی پرہیزگاری اور قلتِ حدیث کے باوجود حدیث کے معاملے میں اتنی احتیاط برتتے تھے تو ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو اس پرہیزگاری و احتیاط کے بغیر حدیثوں کا انبار لگاتے چلے جاتے ہیں۔

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال ثنا العباس بن محمد الدوری قال حدثنا سعید بن محمد الجرمی قال حدثنا معن بن عیسی قال حدثتنی عبیدة بنت نائل عن عائشة بنت سعد عن ابیها انه قال.....

اس اسناد میں جناب سعد کہتے ہیں کہ: مجھے حدیث رسولؐ بیان کرنے سے یہ چیز نہیں روکتی کہ میں صحابہ میں سب سے زیادہ کثیر الروایت ہونا نہیں چاہتا بلکہ مجھے یہ پسند نہیں کہ لوگ میری طرف غلط اقوال منسوب کریں۔

حاکم کہتے ہیں کہ: صحابہ، تابعین اور اتباع تابعین کی یہ احتیاط جس کا ہم نے ذکر کیا اس لیے تھی کہ صحیح و سقیم میں تمیز کر سکیں اور حدیث بیان کرنے میں سلامتی کی روش قائم رہے۔

Marfat.com

میں اپنی کتاب المدخل الی معرفۃ الصحیح میں اتنا کچھ بیان کر چکا ہوں کہ استفادہ کرنے والے کو بے نیاز کر دے گا۔ یہاں اس کا اعادہ دشوار ہے۔

صحیح حدیث کی صفت یہ ہے کہ اسے حضورؐ سے کسی ایسے صحابی نے روایت کیا ہو جو مجہول الحال نہ ہو اور اس سے دو عادل تابعی روایت کریں۔ اس کے بعد سے آج تک اہل الحدیث میں اس کی مقبولیت متداول رہی ہو۔ گویا یکے بعد دیگرے ایک شہادت پر دوسری شہادت ہو۔ ص ۹۲

اخبرنا محمد بن احمد بن تمیم الاصم قال ثنا عبید بن شریک قال ثنا نعیم بن حماد قال سمعت عبد الرحمان بن مہدی یقول قیل لشعبۃ:...

اس اسناد میں عبد الرحمان بن مہدی کہتے ہیں کہ شعبہ سے پوچھا گیا کہ: کون ہے جس کی حدیث ترک کر دینی چاہیے۔ انھوں نے جواب دیا: جب کوئی معروف لوگوں سے ایسی حدیثیں بیان کریں جن سے خود وہ معروف لوگ بے خبر ہوں اور اکثر یہی کرتا ہو تو اس کی حدیث ترک کر دی جائے گی۔ اگر وہ کذب بیانی سے متہم ہو تو اس کی حدیث ترک کر دی جائے گی۔ اگر وہ اکثر بیان میں غلطی کرتا ہو تو اس کی حدیث ترک کر دی جائے گی۔ اگر وہ ایسی حدیث روایت کرے جس کے غلط ہونے پر اتفاق ہو تو اس کی حدیث ترک کر دی جائے گی اگر یہ باتیں نہ ہوں تو اس سے روایت کرو۔

اخبرنی عبد اللہ بن محمد بن موسی قال حدثنا اسماعیل بن قتیبۃ قال حدثنا عثمان ابن ابی شیبۃ قال ثنا وکیع عن سفیان عن ابیہ عن الربیع بن خُثیم قال:

اس اسناد میں ربیع بن خُثیم کہتے ہیں: حدیثوں میں بعض حدیث ایسی ہوتی ہے جس میں دن کی طرح روشنی ہوتی ہے جس کی وجہ سے ہم اسے پہچان لیتے ہیں۔ اور حدیثوں میں بعض حدیث ایسی ہوتی ہے جس میں شب کی طرح تاریکی ہوتی ہے جس کی وجہ سے ہم اسے شناخت کر لیتے ہیں۔

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال ثنا العباس بن محمد الدوری

قال ثنا یحیی بن معین قال ثنا جریر عن رقبۃ ان عبد اللہ بن مسور المدائنی.....

اس اسناد میں رقبہ کہتے ہیں کہ: عبد اللہ بن مسور مدائنی نے بہت سی حدیثیں حضورؐ کی طرف غلط منسوب کر کے گھڑلیں اور لوگ انھیں لے اڑے۔

حدثنا ابو بکر الشافعی قال ثنا محمد بن اسماعیل السلمی قال ثنا عبد العزیز الاویسی قال ثنا مالک قال کان ربیعۃ بن ابی عبد الرحمان یقول لابن شہاب.....

اس روایت میں ہے کہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمان نے ابن شہاب سے کہا کہ: میرا حال تمھارے جیسا نہیں۔ ابن شہاب نے پوچھا: وہ کیسے؟ ربیعہ نے جواب دیا: میں اپنی رائے سے کہتا ہوں، پھر جس کا جی چاہتا ہے اسے لے لیتا ہے اور اسے اچھا سمجھ کر اس پر عمل کرتا ہے اور جس کا دل چاہے وہ اسے چھوڑ دیتا ہے اور تمھارا معاملہ یہ ہے کہ تم لوگوں میں حضورؐ کی حدیثیں بیان کرتے ہو اس لیے اسے محفوظ کر لیا جاتا ہے۔

Marfat.com

علم حدیث کی بیسویں قسم

اس سے پہلے ہم صحت حدیث کی پہچان بتا چکے ہیں۔ یہ شناخت ظن وتخمین یا تقلید کورانہ سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ مستحکم علم ویقین کی بنیاد پر ہے اس کے بعد بیسویں قسم فقہہ الحدیث کا علم ہے۔ یہ علوم حدیث کا ثمر شیریں ہے اور شریعت کا دارومدار اسی پر ہے۔ وہ فقہائے اسلام جو قیاس ورائے، استنباط وتحقیق سے کام لیتے ہیں۔ انھیں سب جانتے ہیں۔ وہ ہر دور اور ہر شہر میں ہوتے رہے ہیں۔ یہاں ان کا ذکر مقصود نہیں۔ ہم یہاں اہل الحدیث کی فقہہ حدیث کا ذکر کریں گے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ علم حدیث کے فنکار وہ ہوتے ہیں جو اس فن میں تبحر رکھتے ہیں اور وہ فقہہ حدیث سے بے خبر نہیں ہوتے کیونکہ یہ فقہ بھی اس علم حدیث کی ایک اہم شاخ ہے۔

۱۔ ان اہل الحدیث میں جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے۔ ایک محدث محمد بن مسلم زہری ہیں۔

حدثنا محمد بن صالح بن هانی قال حدثنا ابراهیم بن ابی طالب قال حدثنی نوح بن حبیب قال حدثنا عبد الرحمان بن مهدی قال حدثنا حماد بن زید عن برد عن مکحول قال.....

اس اسناد میں مکحول کہتے ہیں کہ: گزشتہ سنت کا عالم میں نے زہری سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔

حدثنا ابو علی الحسین بن علی الحافظ قال اخبرنا محمد بن سعید الرازی قال ثنا محمد بن عبد الله المدینی یعنی بن زریق قال ثنا معن بن عیسی

Marfat.com

قال حدثنا مالک بن انس عن ابن شهاب قال :

اس اسناد میں ابن شہاب کہتے ہیں ، یہ ایک ایسا خداوندی علم ہے جو اللہ نے اپنے نبی کو اور نبیؐ نے اپنی امت کو سکھایا ہے ۔ یہ رسولؐ کے پاس امانت الٰہی ہے تاکہ وہ اسے اسی طرح ادا کرے جس طرح وہ اس کے سپرد کی گئی ہے ۔ پس سُن کر اس علم کو جو جتنا کچھ حاصل کرے اسے اپنے اور اپنے نبیؐ کے درمیان حجت بنا کر پیش پیش رکھے ۔

حدثنا ابوالعباس محمد بن یعقوب قال اخبرنا محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم قال ثنا ابن وھب قال اخبرنی یونس بن یزید عن ابن شھاب قال حدثنی ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن الحارث بن ھشام ان اباہ قال سمعت عثمان بن عفان یقول :

اس اسناد میں حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ : شراب سے بچو ، یہ اُم الخبائث (تمام بیماریوں کی جڑ) ہے ۔ اس کے بعد پوری طویل حدیث بیان کی ۔

ابن شہاب کہتے ہیں : اس حدیث میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ اس سرکے میں بھی کوئی چیز نہیں جو خمر کو بدل کر بنایا گیا ہو ۔ اللہ جسے خبیث و فاسد قرار دے چکا ہے ۔ اسے سرکہ بننے کے بعد طیب کیسے قرار دے دے گا ؟ ۔ اگر کوئی شخص اہل کتاب سے سرکہ خریدے تو اس میں کوئی حرج نہیں ۔ بشرطیکہ اسے یہ علم نہ ہو کہ یہ پہلے شراب تھی جسے اس نے پانی ملا کر تبدیل کر دیا ہے ۔ اگر یہ علم ہو جائے کہ یہ پہلے خمر تھا جسے ارادۃً ملاوٹ کر کے سرکے میں تبدیل کر دیا گیا ہے تو اس کے کھانے میں کوئی چیز نہیں ۔

ابن وہب کہتے ہیں : میں نے مالک کو یہ کہتے سنا ہے کہ ابن شہاب سے ایسے خمر کے بارے میں فتویٰ پوچھا گیا جو مٹکے میں رکھا گیا ہو اور اس میں نمک اور بہت سی دوسری چیزیں مخلوط کر کے دھوپ میں رکھا گیا ہو اور اس سے رنگنے کا لیپ تیار کیا گیا ہو ۔ ابن شہاب نے جواب دیا : میں نے قبیصہ بن ذؤیب کو دیکھا ہے کہ وہ ایسے خمر سے ، جو لیتے وقت خمر ہو لیپ تیار کرنے سے منع کرتے تھے ۔

۲ ۔ ان فقہائے حدیث میں یحییٰ بن سعید انصاری بھی ہیں ۔

Marfat.com

اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الصفار قال حدثنا اسماعیل بن اسحاق القاضی قال ثنا سلیمان بن حرب قال ثنا حماد بن زید قال قدم ایوب من المدینۃ فقیل لہ.....

اس اسناد میں ہے کہ ایوب مدینے سے آئے تو ان سے پوچھا گیا، جن لوگوں کو آپ مدینے میں اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہیں ان میں سب سے زیادہ فقیہہ کون ہے؟ انھوں نے جواب دیا یحییٰ بن سعید۔

حدثنا علی بن عیسی قال ثنا ابراھیم بن ابی طالب قال حدثنی یحیی بن اکثم قال ثنا عبد اللہ بن صالح عن اللیث عن عبید اللہ بن عمر قال.....

اس اسناد میں عبید اللہ بن عمر فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید اس طرح حدیث بیان کرتے تھے جیسے موتی پرو رہے ہوں۔

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم قال انا ابن وھب قال اخبرنی اللیث۔ بن سعد عن یحیی بن سعید عن عمرو بن شعیب ان رسول اللہ علیہ وسلم قال.....

اس سند میں حضورؐ کا یہ ارشاد ہے کہ: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اللہ نے تمھیں جو مال فَے[1] میں دیا ہے اس میں بجز پانچویں حصے کے میرے لیے کچھ نہیں۔ اس کے اور اس کے (غالباً اس سے مراد آدھا اور چوتھائی ہے) برابر بھی نہیں۔ اور یہ خمس (پانچواں حصہ) بھی تمھیں پر لوٹا دیا جائے گا۔ یحییٰ بن سعید سے اس نفل[2] کے بارے میں دریافت کیا گیا جو پہلے پہل مال غنیمت میں سے دیا گیا تو انھوں نے جواب دیا: اس کا انحصار امام کے اجتہاد پر ہے۔ اس کا نہ کوئی وقت مقرر ہے

---

[1] فَے اس مال غنیمت کو کہتے ہیں جو جنگ کے بغیر ہی حاصل ہو۔

[2] نفل اس غنیمت کو کہتے ہیں جو مجاہد کو اس کے اصل حصے سے زائد دیا جائے خواہ کسی خاص کارگزاری کے عوض ہو یا تالیف قلب کے لیے ہو یا مزید حوصلہ افزائی کے لیے۔

Marfat.com

نہ کوئی واضح حکم ثابت ہے۔ ہمیں یہ روایت تو پہنچی ہے کہ حضورؐ نے بعض غزوات میں نفل عطا فرمائے ہیں، لیکن ایسی کوئی روایت نہیں پہنچی ہے کہ حضورؐ نے ہر غزوے میں نفل عطا فرمائے ہوں۔ ہمارے نزدیک یہ امام کے اپنے اجتہاد و رائے پر منحصر ہے خواہ پہلے پہل کی غنیمت میں ہو یا اس کے بعد کی ہو۔

۳- ان فقہائے حدیث میں عبدالرحمان بن عمرو اوزاعی بھی ہیں۔

سمعت ابا العباس محمد بن یعقوب یقول سمعت العباس بن الولید بن مزید یقول سمعت عقبة بن علقمة یقول سمعت موسی بن بشار کان قد صحب مکحولا یقول .....

اس اسناد میں موسیٰ بن بشار جو مکحول کے ساتھ بھی رہ چکے ہیں کہتے ہیں میں نے اوزاعی سے زیادہ تیز نگاہ اور گمراہی سے دور تر رہنے والا کسی کو نہیں دیکھا ہے۔

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال اخبرنا العباس بن الولید البیروتی قال حدثنا ابو عبد اللہ بن بحر قال سمعت الاوزاعی یقول .....

اس سند میں اوزاعی کہتے ہیں: پانچ باتیں اہل عراق کی اور پانچ باتیں اہل حجاز کی ایسی ہیں جن کو ترک کر دینا چاہیئے۔ اہل عراق کی پانچ اقوال یہ ہیں: نشہ[1] لانے والی چیز کا استعمال۔ رمضان[2] میں طلوع فجر ہونے کے بعد کھانا۔ صرف[3] سات شہروں میں جمعے کا صحیح ہونا۔ چار[4] مثل سایہ ہونے تک عصر کی نماز میں تاخیر کرنا اور جہاد[5] کی جنگ سے فرار اختیار کرنا، اور اہل حجاز کے پانچ اقوال یہ ہیں: گانا[1] بجانا سننا۔ بغیر[2] عذر کے جمع بین الصلاتین کرنا، عورتوں[3] سے متعہ کرنا۔ ایک[4] درہم یا ایک دینار کی بجائے دو درہم یا دو دینار دست بدست لینا دینا، زوجہ[5] کے دُبر کا استعمال۔

حدثنی محمد بن صالح بن ھانئ قال حدثنا محمد بن عمرو بن النظر الحرشی قال حدثنا ابراھیم بن سعید الجوھری قال ثنا محمد بن مصعب عن الاوزاعی عن مخلد بن الحسین انہ حدث عن ایوب السختیانی

انه قال.....

اس سند میں ایوب سختیانی کہتے ہیں: اگر تم کسی سے سنت کا ذکر کرو اور وہ کہے، کہ اسے چھوڑو اور قرآن سے جواب دو، تو سمجھ لو کہ وہ گمراہ ہے۔ اوزاعی کہتے ہیں کہ: سنت کتاب اللہ پر قاضی ہے اور کتاب اللہ سنت پر قاضی نہیں۔

۴۔ فقہائے حدیث میں سفیان بن عُیینہ ہلالی بھی ہیں۔

سمعت ابا بکر محمد بن جعفر المزکی یقول سمعت ابا بکر محمد بن اسحاق یقول سمعت یونس بن عبد الاعلی یقول سمعت الشافعی یقول۔

اس اسناد میں شافعی کہتے ہیں: میں نے ابن عیینہ سے زیادہ فقیہہ اور فتویٰ دینے میں ان سے زیادہ خاموش کسی کو نہیں دیکھا۔

سمعت ابا الطیب الکرابیسی یقول سمعت ابراهیم بن محمد بن یزید المروزی یقول سمعت علی بن خشرم یقول کنا فی مجلس سفیان عیینة فقال: صـ۶۵

اس اسناد میں علی بن خشرم کہتے ہیں کہ ہم لوگ سفیان بن عُیینہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ انھوں نے کہا: اے اصحاب حدیث! فقہ حدیث سیکھو۔ تم پر اہل الرائے غالب نہ آجائیں۔ ابوحنیفہ نے کوئی بات بھی ایسی نہیں کہی جس کے مطابق ہم ایک دو حدیثیں نہ روایت کرتے ہوں۔ اس کے بعد لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا اور کہا کہ عمرو بن دینار کس سے روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا ابو حامد احمد بن محمد بن العباس الخطیب ببرو قال حدثنا ابو عبد الله محمد بن ابراهیم بن ذاذان المروزی قال اخبرنا احمد بن عصام قال انا نصر بن حاجب قال.....

اس اسناد میں نصر بن حاجب کہتے ہیں کہ میں سفیان بن عُیینہ سے حضورؐ کے حکم مواساۃ (امداد و اعانت) کے متعلق دریافت کیا کہ کیا یہ تمام امت کے لیے ضروری ہے تو انھوں نے جواب دیا: یہ مراسات انصار پر لازم تھی۔ انھوں نے حضورؐ کی بیعت اس بات پر

Marfat.com

کی تھی کہ وہ مہاجر کی مواسات کریں گے اور انھوں نے اسے پورا کیا۔ پھر جب فرض زکوٰۃ اور صدقات کے تطوع کی آیت نازل ہوگئی تو اس میں ان کے لیے وسعت پیدا کر دی گئی۔ اب صرف ضرورت کے وقت جب کہ دوسرا مستحق موجود نہ ہو تو مہاجر کی مواسات ہونے لگی۔ سفیان بن عیینہ سے دریافت کیا گیا کہ جب مہاجرین اور انصار دونوں قتال میں شریک تھے تو حضورؐ نے صرف مہاجرین پر کس طرح تقسیم فرمائی؟ انھوں نے جواب دیا کہ: حضورؐ نے یہ اس لیے کیا کہ ابتداءً مواسات انصار کی طرف سے ہوا اور جب مہاجرین ان سے بے نیاز اور غنی ہو جائیں تو ان کے اموال ان کو لوٹا دیں۔ اس طرح دونوں کی رعایت ملحوظ رکھی گئی۔

۵۔ ان فقہائے حدیث میں عبداللہ بن المبارک بھی ہیں۔

اخبرا ابو العباس السیاری قال حدثنا عیسی بن محمد بن عیسی قال ثنا العباس بن مصعب قال .....

اس سند میں عباس بن مصعب کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک نے حدیث، فقہ، عربیت، علم انسانی تاریخ، شجاعت، تجارت، سخاوت اور مختلف گروہوں کی محبت، یہ ساری خوبیاں اپنے اندر یکجا کر لی تھیں۔

سمعت ابا عبد اللہ محمد بن خیران بن الحسن الزاھد بھمذان یقول سمعت علی بن صالح الکرابیسی یقول سمعت نصر بن طلبۃ یقول سمعت محمد بن اعین یقول سمعت الفضیل بن عیاضٍ یقول: ورب ھذا البیت ما رأت عیناي مثل عبد اللہ بن المبارک۔

اس اسناد میں فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ: اس گھر (کعبے) کے مالک کی قسم میری آنکھوں نے عبداللہ بن مبارک جیسا شخص نہیں دیکھا ہے۔

سمعت علی بن حمشاذ العدل یقول سمعت احمد بن سلمۃ یقول سمعت محمد بن مسلم بن وارۃ یقول سمعت حبّانا صاحب ابن المبارک یقول قلت .....

اس اسناد میں حبّان — ابن مبارک کے رفیق — کہتے ہیں : میں نے عبداللہ بن مبارک سے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے برأت نازل ہونے کے بعد حضورؐ سے یہ فرمایا تھا کہ: بحمد اللہ لا بحمدک (تعریف و شکر اللہ کا نہ کہ آپؐ کا) مجھے تو حضرت عائشہؓ کا یہ مہمل بڑا بول معلوم ہوتا ہے۔ عبداللہ بن مبارک نے کہا: حضرت عائشہ نے حمد کا مستحق اسی کو قرار دیا جو حمد کا اہل ہے۔

سمعت ابا العباس احمد بن هارون الفقیه یقول سمعت یحیی بن ساسویه یقول سمعت ابا عمار یقول سمعت عبد الله بن المبارک وسئل ....

اس اسناد میں ابوعمار کہتے ہیں کہ: عبداللہ بن مبارک سے حضورؐ کے ایک قول کلابسِ ثوبَیْ زور (جیسے دکھاوے کے دو کپڑے پہننے والا) — کا مطلب دریافت کیا گیا تو آپ نے کہا: اس کا مطلب ہے وہ شخص جو ایسا لباس پہنے جو اسے زیب نہ دیتا ہو۔

حدثنا بکر بن محمد الصیرفی بمرو قال ثنا اسحاق بن الحجاج البلخی قال ثنا ابو قدامة قال سمعت الحسن بن الربیع یقول .....

اس اسناد میں حسن بن ربیع کہتے ہیں: عبداللہ بن مبارک سے اس حدیث کا جو ثوبان سے مروی ہے۔ مطلب پوچھا گیا حدیث یوں ہے: استقیموا لقریش ما استقامت لکم۔ (جب تک قریش تمہارے مقابلے میں سیدھے رہیں تم بھی ان کے لیے سیدھے رہو) ابن مبارک نے کہا کہ اس کی تفسیر وہ حدیث ہے جو ام سلمہ سے مروی ہے۔ یعنی لا تقاتلوهم ما صلوا الصلوٰة (جب تک وہ نماز ادا کرتے رہیں اس وقت تک تم ان سے جنگ نہ کرو۔)

۶ - ان میں یحییٰ بن سعید قطان بھی ہیں۔

سمعت ابا عبد الله محمد بن یعقوب الحافظ یقول سمعت عبد الله بن بشر الطالقانی یقول سمعت احمد بن حنبل یقول .....

اس سند میں احمد بن حنبل کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید سب لوگوں سے زیادہ ثبت ہیں اور جن سے میں نے روایتیں لی ہیں۔ ان میں ان جیسا کوئی نہیں۔

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال ثنا حنبل بن اسحاق قال حدثنا علی بن المدینی قال سمعت یحییٰ بن سعید ذکر عن ابن جریج عن یعقوب بن عطاء عن ابن عباس .....

ص۶۵ اس اسناد میں عبد اللہ بن عباس ایلاء[1] کے بارے میں کہتے ہیں کہ طلاق بائنہ[2] ہے ۔ میں ان کے والد کے پاس گیا تو انھوں نے اس سے انکار کیا پھر میں ان کے پاس واپس آیا تو انھوں نے کہا : میں نے ان کو یہ کہتے سنا ہے : علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے پوچھا کہ آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں ؟ انھوں نے جواب دیا کہ مجھ سے شعبہ نے اور ان سے ابن ابی نجیح علقمہ نے کہا کہ : اس میں توقف کرنا چاہیے ۔ یحییٰ نے کہا عطاؒ ابن عباس کا یہ قول بیان کرتے ہیں کہ اگر چار ماہ گزر جائیں تو یہ طلاق بائنہ ہو جائے گی ۔

میں نے یحییٰ سے چھینک کا مسئلہ دریافت کیا تو انھوں نے کہا شعبہ بھی ابن ابی لیلی سے ، وہ اپنے والد سے ، وہ ابو ایوب سے چھینک کے بارے میں حدیث بیان کرتے تھے اور میرے (یحییٰ کے) نزدیک اس میں مستحب وہی ہے جو ہم سے ابن ابی لیلی نے ، ان سے ان کے بھائی نے ، ان سے میرے والد نے اور ان سے حضرت علی رضؓ نے یہ حدیث نبویؐ بیان کی کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ علی کل حال کہے اور اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہا جائے اور پھر چھینکنے والا یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کہے ۔ میں نے (یحییٰ نے) ابن ابی لیلی سے کئی بار اس کا اعادہ کرایا اور انھوں نے ہر بار علی بن ابی طالب ہی سے اس کو روایت کیا ۔

۷ ۔ ان فقہا میں عبد الرحمان بن مہدی بھی ہیں ۔

حدثنی محمد بن صالح بن ھانیٔ قال ثنا محمد بن اسماعیل بن مھران

---

[1] ایلا کے معنی ہیں اپنی زوجہ کے سے قربت نہ کرنے کی قسم کھالینا ۔ چار ماہ کے اندر کفارۂ قسم ادا کر کے زوج رجوع کر سکتا ہے اور اگر چار ماہ پورے ہو جائیں اور رجوع نہ کرے تو یہ طلاق بائنہ ہو جائے گی ۔

[2] طلاقِ بائنہ ایسی طلاق ہے جس کے بعد زوجین میں تفریق ہو جاتی ہے اور رجوع نہیں ہو سکتا مگر تجدید نکاح ہو سکتی ہے ۔

Marfat.com

قال حدثنا محمد بن ابی صفوان الثقفی قال سمعت علی بن المدینی یقول.....

اس اسناد میں علی بن مدینی کہتے ہیں: بخدا مجھے اگر رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان لے جاکر قسم کھلوائی جائے تو خدا کی قسم کھاکر یہی کہوں گا کہ میں نے عبدالرحمان بن مہدی سے زیادہ عالم حدیث کسی کو نہیں دیکھا۔

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال حدثنا عبد اللہ بن احمد بن حنبل قال حدثنی ابی قال سألت عبد الرحمان بن مهدی عن رضاع الکبیر فقال.....

اس اسناد میں ہے کہ احمد بن حنبل نے عبدالرحمان بن مہدی سے کبیر (جس کا دودھ چھوٹ چکا ہو۔) کی رضاعت کا مسئلہ دریافت کیا تو انھوں نے جواب دیا کہ میں نے مالک کو، انھوں نے نافع کو اور انھوں نے عبداللہ بن عمر کو یہ کہتے سنا ہے کہ: رضاعت کا رشتہ صرف صغیر (شیرخوار) میں ہوتا ہے کبیر میں نہیں ہوتا۔

حدثنا ابو العباس قال حدثنا عبد اللہ بن احمد قال حدثنی ابی قال.....

اس سند میں احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمان (ابن مہدی) سے اولاد کو عطیہ دینے کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے جواب دیا: ہم سے مالک نے ان سے زہری نے ان سے عروہ نے اور ان سے حضرت عائشہ رضؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر نے غابہ کے مال (باغ) سے مجھے بیس وسق کھجوریں عطا کی تھیں۔ احمد بن حنبل نے کہا کہ انھوں نے (عبدالرحمان نے) تو "غابہ" بتایا تھا، لیکن دراصل وہ "عالیہ" ہے۔

ابن حنبل نے یہ بھی کہا کہ میں نے عبدالرحمان سے اس بھاگے ہوئے غلام (آبق) کے متعلق دریافت کیا جس نے چوری کی ہو تو انھوں نے کہا کہ: حماد بن سلمہ نے ہمیں بتایا کہ ان کو ہشام بن عروہ نے، ان کو یحییٰ بن سعید نے، عروہ بن زبیر کا یہ قول بتایا کہ آبق اگر چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ حماد نے یہ بھی بتایا کہ ہشام بن عروہ سے ایک شخص نے یہی مسئلہ دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد (عروہ) سے تو

نہیں سنا ہے لیکن ایک ثقہ مامون نے ۔ جن کی نظروں سے یحییٰ بن سعید اوجھل تھے ۔ یہ بتایا ہے ۔

۸ ۔ ان فقہا میں یحییٰ بن یحییٰ تمیمی بھی ہیں ۔

سمعت ابا عبد اللہ محمد بن یعقوب الحافظ یقول سمعت یحییٰ بن محمد بن یحییٰ الشہید یقول سمعت اسحاق بن ابراہیم الحنظلی یقول.....

اس اسناد میں اسحاق بن ابراہیم حنظلی کہتے ہیں کہ : میں نے یحییٰ بن یحییٰ جیسا کسی کو نہیں دیکھا اور میرا گمان ہے انھوں نے خود بھی اپنے جیسا کسی کو نہ دیکھا ہوگا ۔

میں نے ابو عبد اللہ کو اور انھوں نے یحییٰ بن محمد کو یہ کہتے سنا ہے کہ : میں نے یحییٰ بن یحییٰ سے زیادہ متقی محدث اور ان سے زیادہ خوش پوش کسی کو نہیں دیکھا ۔

اخبرنا ابو اسحاق ابراہیم بن اسماعیل القاری قال حدثنا ابو زکریا یحییٰ بن محمد بن یحییٰ املاءً قال .....

اس اسناد میں ابو زکریا نے بیان کرتے ہوئے لکھوایا کہ : میں جمعہ کے روز یحییٰ بن یحییٰ کے ہاں گیا اور ان کے ساتھ مسجد کی طرف روانہ ہوا ۔ وہ ایک ترکی گھوڑے پر سوار تھے ۔ ہم دونوں زوال کے وقت جامع مسجد پہنچے ۔ وہ اور ان کے ساتھ میں ، دونوں مسجد میں داخل ہوئے ۔ انھوں نے صحن میں دھوپ میں نماز ادا کی اور نہ نماز سے پہلے کوئی نفل ادا کی نہ نماز کے بعد ۔ نماز ادا کرتے ہوئے جب وہ سجدے میں گئے تو اپنی آستینیں پھیلا کر اس پر سجدہ کیا ۔ واپسی میں میں ان کے ساتھ ہو گیا اور ان کے گھر ہم دونوں پہنچ گئے ۔ ایک اور شخص محمد بن عثمان بھی ہمارے ساتھ ہو گیا ۔ اس نے ان سے اس گندے راستے کے متعلق مسئلہ پوچھا جس سے گزر ہو ۔ چونکہ ہم لوگ ایسے ہی گندے راستے سے گزرے تھے اس لیے اس نے خاص طور پر ایسے راستے کے متعلق پوچھا جس کو انسان عبور کرے ۔ یحییٰ بن یحییٰ نے کہا کہ : میں نے مالک کے سامنے اس اسناد سے یعنی مالک عن محمد بن عمارۃ عن محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی عن ام ولد لابراہیم بن عبد الرحمان بن عوف ۔

یہ روایت پڑھی ہے کہ ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف کی ایک امّ ولد کنیز نے ام المؤمنین ام سلمہ سے کہا کہ میں ایک عورت ہوں اور میرا دامن نیچا ہوتا ہے۔ میں کبھی گندے راستے سے گزرتی ہوں اور کبھی صاف راستے سے۔ ام المومنین ام سلمہ نے حضورؐ کا یہ ارشاد بیان فرمایا کہ: آنے والا صاف راستہ پہلے راستے کے اثرات کو دور کر کے پاک کر دیتا ہے۔

ابو زکریا کہتے ہیں: مجھے خیال آتا ہے کہ میں نے یہ حدیث اپنی دکان کی چابی پر لکھ لی تھی کیونکہ اس وقت میرے پاس سادہ کاغذ نہ تھا۔

۹۔ ان فقہائے حدیث میں احمد بن محمد بن حنبل بھی ہیں۔

سمعت ابا العباس محمد بن یعقوب یقول سمعت یوسف بن عبداللہ الخوارزمی ببیت المقدس یقول سمعت حرملۃ بن یحیی یقول سمعت الشافعی یقول.....

اس اسناد میں امام شافعی فرماتے ہیں: میں بغداد سے باہر آیا تو اپنے پیچھے کسی ایسے آدمی کو نہیں چھوڑا جو احمد بن حنبل سے زیادہ فقیہہ، زاہد، متقی اور عالم ہو۔

ہم سے ابو العباس محمد بن یعقوب نے اور ان سے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا کہ: میں نے اپنے والد (احمد بن حنبل) سے مستحاضہ[1] سے مواصلت کرنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے جواب دیا کہ:

حدثنا وکیع عن سفیان بن غیلان عن عبد الملک بن میسرۃ عن النخعی عن قمیر عن عائشۃ قالت.....

اس اسناد میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مستحاضہ کا شوہر اس سے مواصلت نہ کرے۔ میرے والد (احمد بن حنبل) نے کہا کہ: وکیع کی روایت کے مطابق النخعی کی کتاب

---

[1] مستحاضہ اس عورت کو کہتے ہیں جسے رطوبتِ زنگی آرہی ہو یا ایام ماہواری ختم ہونے کے بعد بھی رطوبت خارج ہو رہی ہو۔

ہیں دیکھا ہے اور غندر نے بھی عن شعبۃ عن عبد الملک بن میسرۃ عن الشعبی یہی روایت کی ہے کہ مستحاضہ کا شوہر اس سے مواصلت نہ کرے۔

اخبرنا ابو بکر محمد بن عبد اللہ العرآنی قال ثنا عبد اللہ بن احمد بن حنبل قال حدثنی ابی قال حدثنی محمد بن عثمان بن صفوان بن امیۃ الجمحی قال ثنا ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال.....

اس اسناد میں حضورؐ فرماتے ہیں: صدقہ جس مال (غیر متصدق) سے ملے گا اسے تلف کر دے گا — میرے والد (احمد بن حنبل) اس کی تفسیر یوں کرتے ہیں کہ ایک شخص باوجود خوشحال یا غنی ہونے کے صدقہ لے لیتا ہے۔ حالانکہ صدقہ صرف فقیر و محتاج کے لیے ہوتا ہے۔

حدثنا ابو بکر محمد بن احمد بن بالویہ قال حدثنا عبد اللہ بن احمد بن حنبل قال حدثنی ابی قال حدثنا مخلد بن یزید عن الاوزاعی عن عبد الواحد بن قیس عن ابی ھریرۃ قال: تکفیر کل لحاء رکعتان۔

اس سند میں ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ: ہر جھگڑے کا کفارہ دو رکعت نماز ہے۔ میرے والد (احمد بن حنبل) نے لحاء کے معنی یہ بتائے کہ ایک آدمی جو دوسرے آدمی سے جھگڑا کرے اور تکفیر کے معنی ہیں کفارہ۔

۱۰۔ ان فقہا میں علی بن عبد اللہ بن جعفر مدینی بھی ہیں۔

سمعت ابا الحسن احمد بن محمد بن عبدوس العنزی یقول سمعت عثمان بن سعید الدارمی یقول سمعت علی بن المدینی۔

اس اسناد میں علی بن مدینی کہتے ہیں کہ: جو یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے، وہ کفر بکتا ہے۔

میں نے شریف قاضی ابو الحسن بن محمد بن صالح ہاشمی قاضی القضاۃ سے علی بن مدینی کی تصنیفات کے یہ نام بتاتے سنا ہے: کتاب الاسامی والکنی (آٹھ اجزا میں)

Marfat.com

کتاب[۲] الضعفاء (دس اجزا میں) کتاب[۳] المدلسین (پانچ اجزا میں) کتاب[۴] اول من نظر فی الرجال وفحص عنهم (ایک جزء میں) کتاب[۵] الطبقات (دس اجزا میں) کتاب[۶] من روی عن رجل لم یرہ (ایک جزء میں) کتاب[۷] علل المسند (تیس اجزا میں) کتاب[۸] العلل لاسماعیل القاضی (چودہ اجزا میں) کتاب[۹] علل حدیث ابن عیینہ (تیرہ اجزا میں) کتاب[۱۰] من لا یحتج بحدیثہ والاسقط (دو اجزا میں) کتاب[۱۱] الکنی (پانچ اجزا میں) کتاب[۱۲] الوھم والخطاء (پانچ اجزا میں) کتاب[۱۳] قبائل العرب (دس اجزا میں) کتاب[۱۴] من نزل من الصحابۃ سائر البلدان (پانچ اجزا میں) کتاب[۱۵] التاریخ (دس اجزا میں) کتاب[۱۶] العرض علی المحدث (دو اجزا میں) کتاب[۱۷] من حدث ثم رجع عنہ (دو اجزا میں) کتاب[۱۸] یحیی وعبد الرحمان فی الرجال (پانچ اجزا میں) کتاب[۱۹] سؤالاتہ یحیی (دو اجزا میں) کتاب[۲۰] الثقات والمثبتین (دس اجزا میں) کتاب[۲۱] اختلاف الحدیث (پانچ اجزا میں) کتاب[۲۲] الاسامی الشاذۃ (تین اجزاء میں) کتاب[۲۳] الاشبہ (تین اجزا میں) کتاب[۲۴] تفسیر غریب الحدیث (پانچ اجزا میں) کتاب[۲۵] الاخوۃ والاخوات (تین اجزا میں) کتاب[۲۶] من عرف باسم دون اسم ابیہ (دو اجزا میں) کتاب[۲۷] من یعرف باللقب (ایک جزء میں) کتاب[۲۸] العلل المتفرقۃ (تیس اجزا میں) کتاب[۲۹] مذاهب المحدثین (دو اجزاء میں)

حاکم کہتے ہیں کہ: میں نے یہاں ان فہرست تصانیف میں اختصار سے کام لیا ہے تاکہ اس سے ان کے تبحر، تقدم اور کمال کا اندازہ کیا جا سکے۔

۱۱۔ ان میں یحیی بن معین صاحب الجرح والتعدیل بھی ہیں۔

سمعت بکر بن محمد بن احمد الصیرفی یقول سمعت جعفر بن محمد بن کزال یقول .....

اس اسناد میں جعفر بن محمد بن کزال کہتے ہیں کہ: میں مدینے میں یحیی بن معین کے ساتھ تھا کہ وہیں وہ مرض موت میں مبتلا ہوئے۔ ان کا جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چارپائی

پر رکھ کر اٹھایا گیا اور ایک شخص آگے آگے یہ اعلان کرتا جاتا تھا کہ: یہ ہے وہ شخص جو جھوٹی حدیثوں کو چھانٹ کر الگ کیا کرتا تھا۔

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال قال ثنا العباس بن محمد الدوری قال سمعت یحیی بن معین یقول سمعت یعقوب بن ابراهیم بن سعد عن ابیه قال اخبرنی من رأی بُریدة بن سفیان یشرب الخمر فی طریق الری۔ قال یحیی بن معین.....

اسناد میں ہے کہ ایک شخص نے بریدہ بن سفیان کو رَے کے راستے میں شراب پیتے دیکھا۔ یحییٰ بن معین نے یہ سن کر کہا: محمد بن اسحاق نے بھی بُریدہ سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔ دراصل اہل مدینہ و اہل مکہ نبیذ کو بھی خمر ہی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ہماری معلومات یہ ہیں کہ بُریدہ کو رَے کے راستے میں نبیذ پیتے دیکھا تھا اور کہا یہ کہ میں نے انھیں خمر پیتے دیکھا ہے۔

یحییٰ سے پوچھا گیا کہ کم سے کم مہر کی کیا مقدار ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ مجھ سے اسود بن عامر نے، ان سے ثوری نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد نے بیان کیا کہ حضورؐ نے ایک عورت کا نکاح ایک شخص سے ایک قرآنی سورت (کی تعلیم) پر بھی پڑھایا ہے۔

نیز ہم سے یونس بن محمد نے، ان سے صالح بن رومان نے، ان سے ابو زبیر نے اور ان سے جابر نے حضورؐ کی یہ حدیث بیان کی کہ: اگر کوئی شخص کسی عورت سے ایک مٹھی ستّو پر بھی نکاح کرے تو یہ مہر بن جائے گا۔

۱۲۔ ان میں اسحاق بن ابراہیم حنظلی بھی ہیں۔

اخبرنا الحسن بن حلیم المروزی قال ثنا ابو عمر ونصر بن زکریا قال ثنا اسحاق بن ابراهیم قال سألنی احمد بن حنبل من حدیث الفضل بن موسی من حدیث ابن عباس قال۔

اس اسناد میں ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ: حضورؐ نماز میں گوشۂ چشم سے تو دیکھ

Marfat.com

لیتے تھے لیکن پشت کی طرف گردن موڑ کر نہیں دیکھتے تھے۔ اسحاق بن ابراہیم نے جب یہ حدیث بیان کی تو ایک شخص نے کہا کہ اے ابو یعقوب! وکیع نے اس کے خلاف روایت کی ہے۔ اس پر احمد بن حنبل نے کہا: جب (حدیث کے) امیر المومنین ابو یعقوب حدیث بیان کریں تو خاموش رہ کر اسی سے تمسک کرو۔

اخبرنا ابو زکریا العنبری قال ثنا احمد بن محمد بن الازھر قال سمعت ابی یقول سمعت اسحاق بن ابراھیم الحنظلی یقول.....

اس اسناد میں اسحاق بن ابراہیم حنظلی کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن ادریس کے پاس بیٹھا تھا اور اہل کوفہ اور اہل حجاز کی ایک جماعت بھی موجود تھی کہ نشہ آور چیز کا ذکر چھڑ گیا۔ حجازیوں نے اسے حرام بتایا اور اہل کوفہ نے اس کے جواز کی دلیلیں دینی شروع کیں۔ ایک کوفی نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے، ان سے سعید بن ذی لعوہ نے علی سے اس کے بارے میں رخصت و اجازت بیان کی ہے۔ اس پر حجازیوں نے کہا: تم لوگ نہ مہاجرین کا حوالہ دیتے ہو، نہ انصار کا اور نہ ان کی اولاد کا۔ قول لاتے ہو تو اندھوں کانوں، لنگڑوں، چوندیوں اور بھینگوں کا۔

ازہری کہتے ہیں کہ مجھ سے احمد بن سیار نے اور ان سے علی بن یونس نے ابوبکر بن عیاش کا یہ قول بیان کیا کہ جب میں ان لوگوں سے حدثنا ابو حصین کہتا ہوں تو یہ لوگ حدثنا ابو اسحاق عن سعید بن ذی لعوۃ کہتے ہیں۔ سعید بے حیا بے شرم تھا اور حضرت عثمانؓ پر سب و شتم کیا کرتا تھا۔

۱۳۔ ان میں محمد بن یحییٰ ذہلی بھی ہیں۔

سمعت ابا زکریا العنبری یقول سمعت ابا عمرو احمد بن نصر یقول.

اس سند میں ابو عمرو احمد بن نصر بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن یحییٰ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اے عبداللہ! اللہ نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ بولے: مجھے بخش دیا۔ پھر میں نے پوچھا: آپ کی حدیث کا کیا حشر ہوا؟ کہا: اسے آب زر سے لکھا گیا اور علیین کی بلندی میں پہنچا دیا گیا۔

Marfat.com

سمعت یحیی بن منصور القاضی یقول سمعت خالی عبد اللہ بن علی بن الجارود یقول سمعت محمد بن سہل بن عسکر یقول.....

اس اسناد میں محمد بن سہل بن عسکر کہتے ہیں کہ ہم لوگ احمد بن حنبل کے پاس تھے کہ محمد بن یحییٰ آ گئے۔ احمد نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا اور لوگوں کو اس پر تعجب ہوا۔ پھر آپ نے اپنے فرزندوں اور دوسرے رفقاء سے کہا کہ ابو عبد اللہ کے پاس جا کر ان کی روایتیں لکھا کرو۔

اخبرنی محمد بن صالح بن ہانیؒ قال ثنا ابو عمر المستملی قال ثنا محمد بن یحیی.....

اس اسناد میں ہے کہ محمد بن یحییٰ نے یہ حدیث بیان کی جس میں ہے۔ انہ لیغان علی قلبی اس کے معنی ان سے دریافت کئے گئے تو انھوں نے کہا کہ میں نے عفان کی زبانی یہ سنا ہے کہ انھوں نے عربوں سے دریافت کیا تو انھوں نے اس کے معنی بتائے۔ لیغطی علی قلبی یعنی میرے دل پر ایک پردہ سا آجاتا ہے۔

محمد بن یحییٰ سے ایک حدیث کے اس فقرے کا مطلب پوچھا گیا کہ ھل رایت اللہ؟ (کیا حضورؐ نے اللہ کو دیکھا؟) تو انھوں نے جواب دیا کہ: کسی کے لیے اللہ تعالیٰ کو دیکھنا ممکن ہی نہیں۔ لیکن یہ دنیا میں ہے۔ آخرت میں اہل جنت اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے۔

مجھ سے میرے والد نے اور ان سے محمد بن اسحاق نے کہا کہ میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ کہتے سنا ہے کہ: میرے نزدیک ذکر مس کرنے کے بعد وضو مستحب ہے ضروری نہیں کیونکہ عبد اللہ بن بدر عن قیس بن طلق عن ابیہ حضورؐ کی حدیث میں ایسا ہی ہے۔

اخبرنا علی بن عیسی قال حدثنا ابو عمر قال ثنا محمد بن یحیی قال ثنا ابو نعیم قال ثنا شیبان عن یحیی عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس اسناد میں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ: ان اللہ حبس عن مکۃ القتل۔
(اللہ نے مکے سے قتل کو روک دیا۔) محمد بن یحییٰ نے کہا کہ: ابو نعیم سے لفظ میں تصحیف ہوگئی ہے۔ وہ دراصل حبس عن مکۃ الفیل ہے یعنی اللہ نے مکے میں ہاتھی کو (داخل ہوکر غارتگری کرنے سے) روک دیا۔

۱۴۔ ان فقہائے حدیث میں محمد بن اسماعیل بخاری بھی ہیں۔

سمعت ابا الطیب محمد بن احمد الذکر یقول سمعت ابا بکر محمد بن اسحاق یقول.....

اس اسناد میں ابوبکر محمد بن اسحاق کہتے ہیں: اس آسمان کی چھت کے نیچے میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے زیادہ عالم حدیث کسی کو نہیں دیکھا۔

سمعت یحییٰ بن عمرو بن صالح الفقیہ یقول سمعت ابا العباس محمد بن عبد الرحمٰن الفقیہ یقول.....

اس اسناد میں ابوالعباس محمد بن عبد الرحمان فقیہ کہتے ہیں کہ: اہل بغداد نے محمد بن اسماعیل کو یہ شعر لکھ کر بھیجا تھا۔ ؎

المسلمون بخیر ما بقیت لھم ولیس بعدک خیر حین تفتقد

(آپ جب تک زندہ ہیں مسلمان خیر پر ہیں اور جب آپ نہ رہیں گے تو آپ کے بعد کوئی خیر نہ رہے گی)

حدثنی ابو سعید احمد بن محمد النسوی قال حدثنی ابو حسان مھیب بن سلیم قال سمعت محمد بن اسماعیل البخاری یقول.....

اس اسناد میں محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں: میں نیشاپور میں کسی معمولی مرض میں مبتلا ہوا۔ یہ ماہ رمضان تھا۔ اسحاق بن راہویہ اپنے چند رفقاء کے ساتھ میری عیادت کو آئے۔ اور مجھ سے پوچھا کہ: کیا آپ نے روزہ افطار کر لیا ہے؟ میں نے جواب دیا: ہاں۔ بولے: آپ کو یہ اندیشہ ہوگا کہ اگر اس رخصت کو قبول نہ کریں گے تو کمزور ہو جائیں گے

میں نے کہا: ہمیں عبدان نے، ان کو ابن مبارک نے اور ان کو ابن جریج نے بتایا کہ انھوں نے عطاء سے پوچھا کہ: میں کس قسم کے مرض میں افطار کر سکتا ہوں؟ عطاء نے جواب دیا: جس قسم کا بھی مرض ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فمن کان منکم مریضا (تم میں جو مریض ہو) بخاری کہتے ہیں کہ اسحاق (بن راہویہ) کو ابن جریج اور عطاء کے اس سوال و جواب کا علم نہ تھا۔

سمعت ابا بکر محمد بن جعفر یقول سمعت محمد بن اسحاق یقول سمعت محمد بن اسماعیل البخاری یقول.....

اس اسناد میں امام بخاری کہتے ہیں کہ: عالم کے سامنے قراءت کرنے کے متعلق ہمارے پاس صحیح روایت موجود ہے۔ ان سے پوچھا گیا کہ: کیا حضورؐ سے روایت ہے؟ کہا: ہاں — اس کے بعد بخاری نے ضمام بن ثعلبہ کا پورا واقعہ بیان کیا جس میں وہ حضورؐ سے پوچھتے ہیں کہ کیا اللہ نے آپ کو ہماری طرف بھیجا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا: ہاں۔ پھر وہ سوال کرتے ہیں کہ کیا اللہ نے آپؐ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم دن اور رات کی نمازیں ادا کریں؟ فرمایا: ہاں۔

میں نے ابو سعید مؤذن کو، انھوں نے زنجویہ بن محمد کو اور انھوں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو یہ کہتے سنا ہے کہ، کوفیوں کی سب سے عمدہ حدیث وہ ہے جو ابو زرعہ نے عبداللہ کی زبانی بیان کی ہے۔ وہ یوں ہے: تمہارا نبیؐ (بروز حشر) اٹھے گا تو وہ چار میں کا چوتھا ہوگا۔ وہ حدیث یوں ہے کہ: میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو شفاعت کرے گا اور اس کی شفاعت قبول ہوگی۔

۱۵۔ ان میں ابو زرعہ عبید اللہ بن عبدالکریم بھی ہیں۔

سمعت ابا حامد احمد بن محمد المقریؒ الفقیہ الواعظ یقول سمعت ابا العباس محمد بن اسحاق الثقفی یقول.....

اس اسناد میں محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ: جب قتیبہ بن سعد رے کی طرف گئے تو لوگوں نے ان سے حدیث بیان کرنے کی فرمائش کی مگر انھوں نے اس کی تعمیل نہ کی اور کہا کہ: جب

Marfat.com

میری مجلس میں احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، علی بن مدینی، ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوخیثمہ جیسے لوگ موجود ہوں تو میں تم سے حدیثیں بیان کر سکتا ہوں۔؟ ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس ایک غلام (نوجوان) ہے۔ وہ ساری حدیثیں زبانی بیان کر دے گا جو آپ نے ہر ہر مجلس میں سنائی ہیں۔ پھر کہا اے ابوزرعہ ذرا کھڑے تو ہو جاؤ۔ ابوزرعہ کھڑے ہوئے اور قتیبہ بن سعد نے جتنی حدیثیں بیان کی تھیں وہ سب انھوں نے سنا دیں۔ اس کے بعد قتیبہ نے حدیثیں سنائیں۔

میں نے ابوبکر بن عبدویہ وراق کو کہتے ہیں، اور انھوں نے ابوجعفر محمد بن علی سادی کو جو ابوزرعہ کے وراق (جلد بند) تھے یہ کہتے سنا کہ: میں شہران میں ابوزرعہ کے پاس گیا۔ وہ اس وقت بازار میں تھے اور ان کے پاس ابوحاتم، محمد بن مسلم بن وارہ اور منذر بن شاذان اور علماء کی ایک جماعت تھی۔ ان لوگوں نے اس ارشاد نبوی کا ذکر چھیڑا کہ لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ (اپنے مرنے والوں کو کلمۂ توحید کی تلقین کرو) ان لوگوں کو ابوزرعہ سے کچھ حجاب سا محسوس ہوا۔ اس لیے انھوں نے آپس میں کہا کہ: آؤ ذرا اس حدیث کی اصل معلوم کریں۔ ابوعبداللہ بن وارہ نے کہا: حدثنا الضحاک بن مخلد ابو عاصم قال ثنا عبد الحمید بن جعفر عن صالح..... ابن وارہ اس سے آگے نہ بڑھ سکے اور باقی حضرات بھی خاموش رہے۔ تب ابوزرعہ نے وہیں بازار میں کہا: حدثنا بندار قال حدثنا ابو عاصم قال ثنا عبد الحمید بن جعفر عن صالح بن ابی غریب عن کثیر بن مرۃ الحضرمی عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم..... یعنی پوری سند یوں ہے جس میں حضور کا یہ ارشاد مروی ہے کہ: جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں جائے گا اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔

۱۶۔ ان میں ابوحاتم محمد بن ادریس حنظلی بھی ہیں۔

ہم سے ابوالفضل محمد بن ابراہیم الہاشمی نے، ان سے احمد بن سلمہ نے کہا: میں نے ابواسحاق اور محمد بن یحییٰ کے بعد ابوحاتم محمد بن ادریس سے زیادہ

Marfat.com

حدیث کا حافظ اور معانی حدیث کا عالم کوئی نہیں دیکھا۔

اخبرنا ابوعبد الرحمٰن محمد بن عبد اللہ بن ابی الوزیر التاجر قال ثنا ابوحاتم الرازی قال ثنا الانصاری قال حدثنی حمید الطویل عن انس قال.....

اس اسناد میں انس فرماتے ہیں کہ: اُمِّ سُلیم کا ایک بچہ تھا جسے ابوعُمیر کہا جاتا تھا جب وہ آتا تو حضورؐ اس سے عموماً مزاح (دل لگی) فرماتے تھے۔ ایک دن وہ آیا۔ حضورؐ نے مزاح فرمایا مگر وہ اُداس سا نظر آیا۔ حضورؐ نے (انس سے) پوچھا: کیا بات ہے ابوعمیر اُداس کیوں ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی وہ بلبل مرگئی ہے جس سے یہ کھیلا کرتا تھا۔ حضورؐ اسے یوں آواز دینے لگے: یا اباعُمیر ما فعل النُغیر؟ (اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کیا ہوئی؟)

ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں علمی مسئلہ تو نہیں نظر آتا تاہم اس میں ایک تو یہ بات ہے کہ حضورؐ نے ایک بچے سے مزاح فرمایا۔ نیز اس میں یہ بھی ہے کہ حضورؐ نے بچے کو چڑیوں سے دلچسپی لینے سے منع نہیں فرمایا۔ اس میں یہ بھی ہے کہ صاحب کنیت کی پیدائش سے پہلے ہی بچے کو کنیت سے یاد فرمایا۔ اس میں یہ بھی ہے کہ مدینے کے وحشی جانوروں کے شکار سے نہیں روکا اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضورؐ نے خدا کی ایک مخلوق یعنی پرندے کی تصغیر فرمائی (نُغر کی بجائے نُغیر فرمایا۔)

۱۷۔ ان میں ابراہیم بن اسحاق حربی بغدادی بھی ہیں۔

میں نے ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ الصفار کو اور انھوں نے ابراہیم بن اسحاق حربی کو — جب کہ انھیں ایک حدیث عن حمید بن زنجویہ عن عبد اللہ بن صالح العجلی سنائی گئی — شکر الٰہی کے لیے ہاتھ اُٹھا کر یہ کہتے سنا کہ: اے اللہ! تیرا شکر ہے کہ میرے پاس بھی عن عبد اللہ عن صالح العجلی کا ایک مجموعہ ہے اور میرے پاس اس طریق (سند) کے سوا کوئی دوسرا طریق نہیں۔ میں اس سچائی پر خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔ حاکم کہتے ہیں کہ ہمارے بعض اصحاب نے ابوعبد اللہ الصفار سے

Marfat.com

اس میں اتنا اضافہ بھی روایت کیا ہے کہ اس مجلس میں ایک شخص نے اُٹھ کر کہا کہ: اے ابو اسحاق! اگر آپ ایک نہ سنی ہوئی چیز کے متعلق یہ کہہ دیتے کہ میں نے سنا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کی طرف اس ڈھنگ سے متوجہ نہ ہوتا۔

اخبرنا احمد بن جعفر الزاھد قال حدثنا ابراھیم بن اسحاق الحربی قال ثنا ابو بکر بن ابی الاسود قال ثنا حمید بن الاسود عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن سفیان بن عبد اللہ الثقفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس اسناد میں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اس چیز سے سیر ہونے کا اظہار کرے جو اسے ملی ہی نہ ہو وہ ایسا ہے جیسے زُور کے دو کپڑے پہن رکھے ہوں۔ ابراہیم کہتے ہیں کہ اس میں ریاکاری سے روکا گیا ہے اور اس اسناد میں ایک علت ہے۔

یہی مضمون تین دوسری اسنادوں سے بھی مروی ہے جو یہ ہیں:

حدثنا عبید اللہ بن عمر قال حدثنا حماد بن زید ح وحدثنا موسیٰ قال ثنا حماد بن سلمۃ عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ـ ح، وحدثنا علی قال ثنا مبارک بن فضالۃ عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ح، وحدثنا موسیٰ قال حدثنا حماد بن سلمۃ عن ہشام عن فاطمۃ عن اسماء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

ابراہیم کہتے ہیں کہ ہشام بن عروہ سے یہ چاروں اقوال مروی ہیں لیکن ان میں سب سے زیادہ صحیح اس کا قول ہے جس نے ہشام عن فاطمۃ عن اسماء بیان کیا ہے لیکن جس نے اسے ہشام عن ابیہ عن سفیان بن عبد اللہ بیان کیا ہے وہاں اس کا مقصد عبد اللہ بن سفیان ہے۔ اور سفیان بن عبد اللہ یہی عبد اللہ بن سفیان ہیں جن سے لیلیٰ بن ملا ثقفی نے بھی روایت کی ہے۔

میں نے قاضی محمد بن صالح کو کہتے سنا ہے کہ: ادب، فقہ، حدیث اور زہد میں

بغداد نے ابراہیم بن اسحاق حربی جیسا کوئی دوسرا نہیں پیدا کیا۔ قاضی موصوف نے یہ بھی ذکر کیا کہ ابراہیم کی ایک کتاب غریب الحدیث میں ہے جس سے پہلے اس فن میں کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔

۱۸۔ ان میں مسلم بن حجاج قشیری بھی ہیں۔

حدثنا محمد بن ابراھیم الھاشمی قال حدثنا احمد بن سلمۃ قال سمعت الحسین بن منصور یقول سمعت اسحاق بن ابراھیم الحنظلی ونظر الی مسلم بن الحجاج فقال.....

اس اسناد میں اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے جو مسلم بن حجاج کو دیکھ چکے تھے (فارسی میں) کہا کہ: مرد کامل بود (وہ ایک کامل شخص تھے)

اخبرنی الحسین بن محمد الدارمی قال ثنا محمد بن اسحاق قال حدثنی مسلم بن الحجاج قال حدثنا یحیی بن ایوب قال ثنا عبد اللہ بن المبارک قال اخبرنا یونس بن یزید عن الزھری عن سھل بن سعد عن اُبی بن کعب قال.....

اس اسناد میں اُبی بن کعب کہتے ہیں کہ: الماء من الماء (منی خارج ہونے سے غسل واجب ہوتا ہے) کا حکم ابتدائے اسلام میں ایک رخصت تھا۔ پھر یہ رخصت ختم کر دی گئی — ابوبکر کہتے ہیں کہ میں نے مسلم بن حجاج کو کہتے سنا ہے کہ عثمان بن عفان اور ابوسعید خدری کی حدیث جو ترک غسل کے بارے میں ہے۔ کسل مذی سے متعلق ہے اور الماء من الماء ثابت ہے اور یہ حکم نبویؐ پہلے کا حکم ہے جو حدیث عائشہ اور حدیث ابوہریرہ سے منسوخ ہو گیا ہے۔ ان دونوں کی روایتوں میں حضورؐ کا ارشاد یوں ہے کہ: جب مرد عورت کے دست و پا کے درمیان بیٹھ جائے اور ختان ختان کو مس کر لے — اور دوسری روایت میں ہے ختان ختان سے متجاوز ہو جائے اور ہشام کی روایت میں ہے جو ابوہریرہ سے ہے ثم جھدھا اور روایت سعید میں ہے ثم اجتھد اور یہ سب الفاظ معنوی حیثیت سے ایک ہی مقصد کی

صـ۷۹

Marfat.com

نشاندہی کرتے ہیں یعنی حشفے کا فرج میں غائب ہوجانا۔ پس جب اس حرکت کا صدور دونوں (مرد و زن) کی طرف سے ہوگا تو دونوں پر غسل واجب ہوگا اور وہ دونوں اسی صورت میں یہاں تک پہنچیں گے جب مرد جہد و اجتہاد (کوشش) کرے گا۔

رہی وہ حدیث جو سہل بن سعد عن أبی بن کعب مروی ہے یعنی الماء بالماء تو یہ حضورؐ کی طرف سے ایک رخصت تھی لیکن بعد میں غسل کا حکم دیا۔ زہری نے اسے سہل بن سعد سے نہیں سنا بلکہ یوں کہا کہ: مجھ سے بعض ایسے شخص نے جسے میں پسند کرتا ہوں اور ان سے سہل بن سعد نے بیان کیا۔ غالباً زہری نے ابوحازم سے سنا ہے کیونکہ مبشر بن اسماعیل نے اسے عن ابی غسان محمد بن مطرف (وھو ثقة) عن ابی حازم روایت کیا ہے۔ خود مجھ سے محمد بن مہران رازی نے بھی اسی اسناد یعنی مبشر الحلبی عن محمد ابی غسان عن ابی حازم عن سھل بن سعد عن أبی بن کعب اسے روایت کیا ہے۔ نیز ہماری ایک سند میں بھی زہری کے یہی الفاظ ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جسے میں پسند کرتا ہوں۔ وہ اسناد یوں ہے: حدثنا ھارون بن سعید قال حدثنا ابن وھب قال اخبرنی عمرو بن الحارث قال قال ابن شھاب وحدثنی من ارضی عن سھل بن سعد الساعدی ان أبی بن کعب حدثه۔

۱۹۔ ان میں ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم عبدری بوشنجی بھی ہیں۔

میں نے ابوزکریا عنبری کو یہ کہتے سنا ہے کہ: ۲۸۹ھ میں حسین بن محمد قبانی کے جنازے میں موجود تھا۔ ابوعبداللہ کو نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھایا گیا انہوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جب واپس ہونے کا ارادہ کیا تو میں ان کی سواری لے کر آگے آیا۔ ابوعمرو خفاف نے اس کی لگام پکڑی اور ابوبکر محمد بن اسحاق نے رکاب تھامی پھر ابوبکر جارودی اور ابراہیم بن ابی طالب نے ان کے کپڑے سمیٹ کر برابر کیے۔ اس کے بعد وہ روانہ ہوگئے اور کسی سے بھی انھوں نے کوئی بات نہ کی۔

میں نے ابوعمرو بن ابی جعفر مقرئ کو اور انھوں نے ابوبکر محمد بن اسحاق کو یہ کہتے سنا کہ: اگر ابوعبداللہ بوشنجی میں علم کا بخل نہ ہوتا تو ایسی حالت میں جب کہ وہ تعلیم دے رہے تھے میں مصر کی طرف نہ جاتا۔

میں نے ابوبکر محمد بن جعفر مزکی کو اور انھوں نے عبداللہ بوشنجی کو یہ کہتے سنا کہ: حدیث نبویؐ البذاء من الجفاء (فحش گوئی ایک قسم کی جفا ہے) میں بذاء، بذاذۃ سے بالکل مختلف چیز ہے۔ بذاء بَذِیَّ اللسان سے ہے جس کے معنی ہیں، فواحش اور بہتان طرازی میں زبان درازی کرنا اور بَذاذت تو وہ چیز ہے جس کو حضورؐ نے ایمان کا جز قرار دیا ہے۔ بذاذت کے معنی ہیں لباس اور بستر کا پرانا اور معمولی ہونا۔ یہ بھڑکیلے اور قیمتی لباس و بستر کے مقابلے میں ایک تواضع و انکسار ہے اور یہ دنیا میں اہل زہد کا لباس ہے۔ بَذَّ الھیئۃ کے معنی ہیں لباس کا پرانا اور بوسیدہ ہونا۔

سمعت ابا زکریا العنبری یقول سمعت ابا عبداللہ البوشنجی وحدثنا عن یحیی بن بکیر عن ضمام بن اسماعیل عن ابی قبیل المعافری عن عبداللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: تھادوا وتحابوا۔

اس اسناد سے حضورؐ کا ارشاد ہے کہ: آپس میں ایک دوسرے کو ہدایا بھیجا کرو۔ اس سے باہمی محبت پیدا ہوتی ہے ــــ ابوعبداللہ نے بتایا کہ تحابوا حرف ب کے شد سے ہے جس کا مصدر حُبّ ہے۔ تخفیف کے ساتھ پڑھا جائے گا تو مُحابات سے مشتق ہو جائے گا (جس کے معنی ہیں طرفداری کرنا)

۲۰۔ ان میں عثمان بن سعید دارمی (یہ دراصل ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم عبدی کے تذکرے سے پہلے ہے) بھی ہیں۔

میں نے ابوعبداللہ محمد بن عباس ینبتی کو اور انھوں نے ابوالفضل بن اسحاق کو یہ کہتے سنا ہے کہ: عثمان بن سعید جیسا شخص نہ میں نے دیکھا ہے اور نہ خود انھوں نے اپنے جیسا کوئی آدمی دیکھا ہوگا۔ انھوں نے ادب ابن اعرابی سے حاصل کیا۔ فقہ ابوایوب بُویطی

سے اور حدیث یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی سے حاصل کی اور ان سب علوم میں وہ دوسروں سے آگے تھے۔

حدثنا ابو الحسن احمد بن محمد العنزی قال ثنا عثمان بن سعید الدارمی قال ثنا هشیم بن حماد عن ابن المبارک عن سفیان عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمان بن ابی لیلی عن البراء بن عازب ان.....

اس اسناد میں براء ابن عازب بیان کرتے ہیں کہ: حضورؐ (نماز میں) جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اتنا اوپر اٹھاتے کہ کانوں کے قریب انگوٹھے دکھائی دیتے۔ میں (حاکم) نے ابو الحسن کو اور انھوں نے عثمان بن سعید کو یہ کہتے سنا کہ: ثوری زہیر اور ہشیم کی روایتوں میں یہ ذکر نہیں کہ حضورؐ رکوع کے وقت بھی ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ انھوں نے صرف یہ بتایا کہ حضورؐ کس طرح اور کہاں تک ہاتھ اٹھاتے تھے۔ اس میں دوبارہ رفع یدین کرنے کا ذکر نہیں۔ جس طرح اس میں حضورؐ کی قرأت، رکوع، سجود اور سلام پھیرنے کی کیفیتوں کا ذکر نہیں۔ یزید بن ابی زیاد سے جو روایت اوپر گزری ہے۔ دل اس کی سمت کی طرف مائل ہوتا ہے۔ ہم سے علی بن مدینی نے ان سے سفیان نے اور ان سے یزید بن ابی زیاد تابعی نے لکھنے میں بیان کیا کہ جب ہم لوگ کوفے میں گئے تو وہ یوں کہہ رہے تھے کہ حضورؐ نے رفع یدین کیا لیکن اس کا اعادہ نہیں کیا۔ سفیان کہتے ہیں کہ بس لوگ اسی بات کی تلقین کرنے لگے۔ میں نے احمد بن حنبل سے دریافت کیا تو انھوں نے جواب دیا کہ یہ حدیث جوان سے مروی ہے صحیح نہیں۔ میں نے یحییٰ بن معین کو یزید بن ابی زیاد کو ضعیف قرار دیتے سنا ہے۔ عثمان بن سعید کہتے ہیں کہ: اگر براء بن عازب کی یہ روایت صحیح ہے کہ حضورؐ صرف پہلی بار تکبیر اول کے وقت ہی ہاتھ اٹھاتے تھے اور دوسرا کہتا ہے کہ حضورؐ رفع یدین کا اعادہ بھی فرماتے تھے۔ تو دونوں حدیثوں میں اولیٰ اس کی روایت ہوگی جس نے دیکھ کر روایت کی ہو کیونکہ وہ مشاہدہ عینی اور یادداشت کی مدد سے ہی روایت کر سکتا تھا اور جو یہ

Marfat.com

کہتا ہے کہ میں نے دیکھا نہیں تو وہاں اس بات کا امکان ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہو مگر اس نے نہ دیکھا ہو۔

۲۱ - ان میں ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی بھی ہیں۔

میں نے ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ کو، انھوں نے عبیداللہ بن محمد بن مسلم کو اور انھوں نے محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم مصری کو یہ کہتے سنا کہ محمد بن نصر مروزی جب ہم مصریوں کی نگاہ میں امام ہیں تو خراسان میں ان کا کیا مقام ہوگا؟

اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب قال ثنا اسماعیل بن قتیبۃ قال سمعت ابا حامد احمد بن محمد بن سعید الصیدلانی جار اسحاق یقول سمعت اسحاق بن ابراھیم الحنظلی یقول.....

اس اسناد میں اسحاق بن ابراہیم حنظلی کہتے ہیں کہ: ہمارے زمانے میں اگر کوئی حکم بقضا کا اہل ہوتا تو وہ ابوعبداللہ مروزی ہوتے۔ ابوعبداللہ محمد بن یعقوب کہتے ہیں: ہم نے اسماعیل بن قتیبہ کو کہتے سنا کہ محمد بن یحییٰ سے متعدد بار کوئی مسئلہ دریافت کیا گیا تو انھوں نے یہ کہا کہ ابوعبداللہ مروزی سے دریافت کرو۔

میں نے ابومحمد مقنی کو اور انھوں نے اپنے دادا کو یہ کہتے سنا کہ: میں ابوعبداللہ مروزی کی صحبت میں چھ سال رہا ہوں۔ لیکن اس پوری مدت میں میں نے ان سے غیر علمی بات نہیں سنی۔ صرف ایک بار ایسا ہوا کہ ان کے والد (دوسرے نسخے میں ہے فرزند) اسماعیل کے متعلق جو ان سے کچھ حاصل نہ کر سکے تھے کہا گیا کہ: کاش آپ ان کو نصیحت کرتے یا ڈانٹتے۔ ابوعبداللہ نے اپنا سر اٹھا کر کہا: میں اس کی اصلاح کی خاطر اپنی مروت میں خلل نہیں ڈالنا چاہتا۔

حاکم کہتے ہیں کہ: ابوعبداللہ مروزی کے فضائل و مناقب بہت ہیں۔ وہ تو خراسان کے امام الحدیث ہیں۔ فقہ حدیث میں ان کی باتیں اتنی ہیں کہ ان سب کا تذکرہ ممکن نہیں۔ ان کی تصانیف تمام ممالک اہل اسلام میں مشہور ہیں۔ ان کا مجموعہ چھ سو اجزا سے زیادہ ہی ہوگا۔ صرف ہمارے پاس ان کے جو مسموعات ہیں وہ ستوا جزاء

Marfat.com

سے زیادہ ہیں۔

۲۔ ان میں ابو عبد الرحمان احمد بن شعیب نسائی بھی ہیں۔

میں نے ابو علی حافظ کو بارہا ان چار ائمہ اہل اسلام کا ذکر کرتے سنا ہے جن کو انھوں نے دیکھا ہے وہ ہمیشہ آغاز ابو عبد الرحمان کے ذکر سے کرتے تھے۔

میں نے جعفر بن محمد بن حارث کو اور انھوں نے مامون مصری حافظ کو یہ کہتے سنا کہ ہم لوگ ایک بار ابو عبد الرحمان کے ساتھ ایک کھانے پر طرسوس کی طرف گئے۔ وہاں مشائخ اسلام کی ایک جماعت یکجا ہو گئی۔ حفاظ حدیث میں عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن ابراہیم جرجرائی، ابو الاذان اور کبچہ وغیرہ موجود تھے۔ سب سبھوں نے مشورہ کیا کہ ان شیوخ میں منتخب شخصیت کس کی ہے نتیجہ میں ان سبھوں نے مکر کر اپنا اجماعی فیصلہ ابو عبد الرحمان نسائی کے حق میں دیا۔

حاکم کہتے ہیں کہ: فقہ حدیث میں ابو عبد الرحمان کی باتیں اتنی ہیں کہ یہاں ان سب کا تذکرہ دشوار ہے جس نے ان کی کتاب سنن نسائی پر غور کیا ہے وہ ان کے حسن کلام سے متحیر ہو کر رہ گیا حالانکہ ہمارے نزدیک یہ کتاب مسروع نہیں ہے۔ ابو عبد الرحمان میں جو فضائل یکجا تھے انہی کے طفیل انھیں آخر عمر میں درجۂ شہادت نصیب ہوا۔ محمد سے محمد بن اسحاق اصبہانی نے بیان کیا کہ میں نے اپنے مشائخ کو مصر میں یہ ذکر کرتے سنا ہے کہ ابو عبد الرحمان نے اپنے آخری حج سے قبل مصر کو خیرباد کہا اور دمشق چلے گئے۔ وہاں ان سے معاویہ بن ابی سفیان اور ان کے متعلق روایات فضائل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ: لا یرضی معاویۃ رأسا بأس حتی یفضل؛ معاویہ کسی کی سربراہی سے اس وقت تک خوش نہیں ہوتے جب تک انھیں افضل نہ بتایا جائے۔ بس لوگوں نے ان کے پیٹ میں گھونسے دینا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ مسجد سے باہر کر دیئے گئے اور رملہ پہنچا دیئے گئے۔ وہاں ۳۰۳ھ میں وفات پائی اور مکے میں مدفون ہوئے۔

میں نے علی بن عمر حافظ کو متعدد بار یہ کہتے سنا ہے کہ: ابو عبد الرحمان اپنے دور کے

Marfat.com

تمام قابل ذکر علمائے حدیث پر تقدم رکھتے ہیں۔

۲۳۔ ان میں ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ بھی ہیں۔

میں نے ابوبکر محمد بن علی فقیہہ شاشی کو، انھوں نے ابوبکر صیرفی کو اور انھوں نے ابوالعباس بن سریج کو ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ کا ذکر کرکے یوں کہتے سنا ہے کہ: وہ تو حدیث نبوی سے یوں نکات پیدا کرتے ہیں جیسے کوئی اپنے موئے قلم سے نقش و نگار سجاتا ہو۔

میں نے ابو احمد حافظ کو اور انھوں نے حاکم ابوالحسن سنجانی کو یہ کہتے سنا ہے کہ: مجھے محمد بن اسحاق بن خزیمہ کے مسائل حج پر غور کرنے کے بعد یہ یقین ہوگیا کہ یہ ہے وہ علم جسے ہم لوگ اچھی طرح نہیں جانتے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: میرے پاس اس امام کے فضائل میں بہت سے اوراق کا مجموعہ ہے جس کو پیش کرنے کی یہاں گنجائش نہیں۔ ان کی تصنیفات ایک سو چالیس سے متجاوز ہیں جو مسائل کے علاوہ ہیں۔ ان کے تصنیف کردہ مسائل تو اجزا سے زیادہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ صرف فقہ حدیثِ بریرہ تین اجزاء میں اور مسئلۂ حج پانچ اجزاء میں ہیں۔

میں یہاں ان کے بعض دقیق نکات بیان کروں گا جن کی طرف امام فقہائے عصر ابوالعباس بن سریج نے اشارہ کیا ہے۔ اس سے ان کے بہت سے علوم کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ میں نے ابوعمرو مستملی کی ایک تحریر پڑھی ہے — ان کی وفات ابوبکر کی وفات سے کچھ اوپر تیس سال قبل ہو چکی تھی — وہ لکھتے ہیں کہ میں نے ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سے حدیث نبوی من صام الدھر ضیقت علیہ جھنم (جو ہمیشہ روزہ رکھے گا اس پر جہنم تنگ ہو جائے گی) کا مطلب پوچھا تو انھوں نے کہا کہ: یہاں "علیہ" کے معنی "عنہ" ہونا چاہیئے تاکہ دخول دوزخ کا مفہوم نہ پیدا ہو کیونکہ جو اللہ کے لیے کوئی عمل طاعت کرے گا۔ اس کا درجہ اللہ کے ہاں بلند ہوگا، اس پر اللہ کی نوازش ہوگی اور اسے قرب الٰہی حاصل ہوگا۔

میں نے محمد بن صالح ہانی کو اور انھوں نے ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ کو یہ کہتے سنا کہ، جو شخص یہ اقرار نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ہے اور سات آسمانوں کے اوپر مستوی ہے۔ وہ اپنے رب کا منکر و کافر ہے۔ اس سے توبہ کرانی چاہیئے اگر توبہ کرلے تو فبہا ورنہ اس کی گردن ماردی جائے گی۔ اسے کسی ایسے گھورے (کوڑے کرکٹ) پر ڈال دیا جائے گا جہاں اس کی لاش کی بدبو سے اہل اسلام اور اہل معاہدہ کو اذیت نہ پہنچے۔ اس کا مال مال فئے ہوگا جس کا کوئی مسلمان وارث نہ ہوگا کیونکہ حضورؐ کے فرمان کے مطابق مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

حدثنی الحسین بن محمد الدارمی قال ثنا ابو عمر الامام قال ثنا الوصوی قال ثنا عبد الصمد قال ثنا شعبة عن خالد عن الحسن عن امه عن ام سلمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال....

اس اسناد میں حضورؐ کا ایک ارشاد یوں ہے کہ: عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ کہتے ہیں کہ ہم کو اسی دیتے ہیں کہ جس نے بھی امیر المومنین علی بن ابی طالب سے ان کی خلافت کے بارے میں جھگڑا کیا وہ باغی ہے۔ ہمارے مشائخ اسی پر قائم ہیں اور یہی عقیدہ ابن ادریس کا بھی ہے۔

میں نے ابوسعید بن ابی بکر بن ابی عثمان کو اور انھوں نے ابوبکر محمد بن اسحاق کو یہ کہتے سنا کہ ان سے اس ارشاد نبویؐ کہ جنت و دوزخ نے آپس میں مکالمہ کیا تو جنت نے کہا کہ میرے اندر ضعیف لوگ داخل ہوں گے۔ کے متعلق پوچھا گیا کہ ضعیف سے کون مراد ہے؟ انھوں نے کہا جو شخص ہر روز بیس بار سے لے کر پچاس بار حوقلہ (لا حول ولا قوۃ الا باللہ) پڑھ لیا کرے۔

میں نے ابوزکریا عنبری کو اور انھوں نے محمد بن اسحاق کو یہ کہتے سنا کہ: اگر حضورؐ کی صحیح حدیث موجود ہو تو کسی اور کا قول اس کے ساتھ پیش کرنا روا نہیں۔ میں نے ابوہشام رفاعی سے یحییٰ بن آدم کا یہ قول سنا ہے کہ حضورؐ کے قول کے ساتھ کسی اور قول کی ضرورت ہی نہیں۔ "سنت رسول و ابوبکر و عمرؓ کا جو لفظ بولتے ہیں وہ صرف

یہ بتانے کے لیے ہے کہ حضورؐ کی وفات جس سنت (طریقے) پر ہوئی وہ یہ سنت تھی، (جس پر شیخین قائم رہے)

حاکم کہتے ہیں کہ میں نے اس باب (ذکر فقہائے حدیث) میں بہت اختصار سے کام لیا ہے اور اپنے ان بہت سے ائمہ کے نام نہیں لکھے ہیں جن کا یہاں ذکر ہونا چاہیئے تھا۔ مثلاً ابوداؤد سجستانی، محمد بن عبدالوہاب عبدی، ابوبکر جارودی، ابراہیم بن ابی طالب، ابوعیسیٰ ترمذی، موسیٰ بن ہارون بزاز، حسن بن علی معمری، علی بن حسین الجنید، محمد بن مسلم بن وارہ، محمد بن عقیل بلخی وغیرہم۔

علم حدیث کی اکیسویں قسم

یہ ہے ناسخ اور منسوخ حدیثوں کا علم۔ ہم انشاء اللہ یہاں چند احادیث کا ذکر کریں گے تاکہ باقی بہت سی احادیث کو ان پر قیاس کیا جا سکے۔

اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الصفار قال ثنا احمد بن مہدی بن رستم قال ثنا مؤمل بن اسماعیل قال ثنا عبدہ عن عمرو بن دینار عن یحیی بن جعدۃ عن عبد اللہ بن عمرو الانصاری عن ابی ایوب الانصاری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال...

اس اسناد میں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جس چیز کو آگ متغیر کر دے۔ اس کے (استعمال کے) بعد وضو کر لو۔ حاکم کہتے ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اس کی ناسخ حدیث یوں ہے:... حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال ثنا محمد بن عوف قال ثنا علی بن عباش قال ثنا شعیب بن ابی حمزۃ عن محمد بن المنکدر عن جابر قال:

اس اسناد میں جابرؓ فرماتے ہیں کہ یہ حضورؐ کا آخری حکم آگ کی پکی ہوئی چیز کے بعد وضو نہ کرنا ہے۔

وحدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال ثنا ابو الجہم بن موزوق قال ثنا وہب قال ثنا شعبۃ عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی لیلی عن البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال...

نیز اس اسناد میں حضورؐ کا یہ ارشاد ہے کہ فخذ وغیرہ کی گوشت کھانے

کے بعد وضو نہ کرو۔

وحدثنا ابوبکر بن اسحاق الفقیہ قال اخبرنا بشر بن موسیٰ قال ثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا ابن المنکدر و عبداللہ بن محمد بن عقیل وعمرو عن جابر بن عبداللہ انّ.....

اس اسناد میں بھی جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے روٹی اور گوشت کھا کر نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں کیا۔

دوسری منسوخ حدیث: اخبرنا ابوالعباس محمد بن احمد المحبوبی بمرو قال ثنا سعید بن مسعود قال ثنا النضر بن شمیل قال اخبرنا شعبۃ عن الحکم قال سمعت ابن ابی لیلی یحدث عن عبداللہ بن عکیم قال،

اس اسناد میں عبداللہ بن عکیم کہتے ہیں کہ ہمیں حضورؐ کا ایک مکتوب پڑھ کر سنایا گیا کہ مردار کی کھال یا پٹھوں سے کوئی فائدہ نہ حاصل کرو۔ حاکم کہتے ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہے اور اس کی ناسخ حدیث یوں ہے: حدثنا ابوالعباس محمد بن یعقوب قال ثنا الربیع بن سلیمان قال ثنا بشر بن بکر قال حدثنا الاوزاعی قال حدثنی الزھری عن عُبیداللہ بن عبداللہ عن ابن عباس انّ.....

اس اسناد میں ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضورؐ ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا: تم اس کی جلد سے فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تو مردار ہے (وہ بیچ نہیں) حضورؐ نے فرمایا: اس کا صرف کھانا حرام ہے۔

حاکم کہتے ہیں: یہ حدیث مختلف اسنادوں سے مروی ہے لیکن صحیح عن ابن عباس عن میمونۃ ہے۔ مالک بن انس وغیرہ نے زہری سے اسے اسی طرح روایت کیا ہے۔

Marfat.com

تیسری منسوخ حدیث :

اخبرنا الحسین بن الحسن بن ایوب الطوسی قال ثنا ابو حاتم الرازی قال ثنا ابو الیمان قال حدثنا اسماعیل بن عیاش قال ثنا عبد العزیز بن عبید اللہ بن حمزۃ بن صہیب عن وہب بن کیسان ونعیم بن عبد اللہ المجمر عن جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال .....

اس اسناد میں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ : جو (مچھلی) پانی سی نکالی جائے اسے کھاؤ اور جو سطح آب پر تیرتی ہوئی پاؤ اسے نہ کھاؤ۔ اس کی ناسخ حدیث یوں ہے :

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال اخبرنا الربیع بن سلیمان قال اخبرنا الشافعی قال اخبرنا مالک عن صفوان بن سلیم عن سعید بن سلمۃ ان المغیرۃ بن ابی بردۃ اخبرہ انہ سمع ابا ہریرۃ یقول :

اس سند میں ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ : ایک شخص نے حضورؐ سے سوال کیا، کہ یا رسول اللہ! ہم لوگ سمندری سفر کرتے ہیں اور ہمارے ساتھ پانی تھوڑا ہوتا ہے اگر اس سے وضو کریں تو پیاسے رہیں تو کیا سمندر کے کھاری پانی سے وضو کر لیا کریں؟ حضورؐ نے فرمایا۔ سمندر کا پانی طہور (پاک کرنے والا) ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

چوتھی منسوخ حدیث : اخبرنا عبد اللہ بن محمد الفاکہی بمکۃ قال ثنا عبد اللہ بن احمد بن ابی میسرۃ قال ثنا عبد اللہ بن یزید المقری عن اللیث عن نافع عن ابن عمرؓ .....

اس اسناد میں ہے کہ، تم میں سے کوئی شخص قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔ اس کی ناسخ حدیث یوں ہے : اخبرنا احمد بن جعفر القطیعی قال ثنا شعبۃ عن عمرو بن دینار عن عطاء عن جابر بن عبد اللہ قال۔

لہ جو مچھلی شکار کئے بغیر کسی وجہ سے مر جاتی ہے وہ پانی کے اوپر آجاتی ہے۔ اسی کو طافی کہتے ہیں۔

اس اسناد میں جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضورؐ کے ساتھ تھے اور قربانی کا گوشت زادِ راہ کے طور پر مدینے تک لائے۔ حاکم کہتے ہیں کہ: اس مضمون کی بہت سی حدیثیں ہیں جن میں حضورؐ نے فرمایا ہے کہ: ہم نے تم کو قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنے سے منع کیا تھا۔ اب تم اسے کھا بھی سکتے ہو اور بطور زادِ راہ کے رکھ بھی سکتے ہو۔

پانچویں منسوخ حدیث: اخبرنا ابوالحسن علی بن محمد بن عقبۃ الشیبانی بالکوفۃ قال ثنا ابراھیم بن اسحاق الزھری قال ثنا محمد بن عبید عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال:

اس اسناد میں حضورؐ کا یہ ارشاد ہے کہ: مُردے پر اس کے وارثوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ اس روایت کو یحییٰ بن سعید نے بھی حضرت عمرؓ سے بیان کیا ہے۔ اس کی ناسخ حدیث یہ ہے: اخبرنا ابوبکر بن ابی نصر الدارَبُردی بمرو قال ثنا احمد بن محمد بن عیسی القاضی قال ثنا القعنبی عن مالک عن عبد اللہ بن ابی بکر عن امۃ عمرۃ انہا اخبرتہ انہا سمعت عائشۃ و ذکر لہا ان عبداللہ بن عمر.....

اس اسناد میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کے سامنے یہ ذکر آیا کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ مردے پر زندہ کے رونے سے عذاب ہوتا ہے تو عائشہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمان (ابن عمر) کی مغفرت فرمائے۔ انھوں نے جھوٹ نہیں بولا مگر ان سے بھول اور غلطی ہو گئی ہے۔ بات یوں ہے کہ حضورؐ ایک یہودیہ (کی میت) کے پاس سے گزرے جس پر لوگ رو رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ: یہ لوگ رو رہے ہیں اور اس پر قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔[1]

---

[1] میری رائے میں یہ مثال چسپاں نہیں۔ حضرت عائشہؓ نے کوئی ناسخ حدیث نہیں پیش کی
(باقی حاشیہ صفحہ ۵۹ پر دیکھیں)

Marfat.com

(یہ دو الگ الگ باتیں ہیں جن کو ابن عمر نے علت و معلول سمجھ لیا)

حاکم کہتے ہیں کہ ہم نے چند مثالیں پیش کی ہیں جو اپنے سے پہلے کی حدیثوں کی ناسخ ہیں۔ اس طرح کی بہت ساری حدیثیں ہیں جس کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵۸) بلکہ عبداللہ بن عمر کی ایک غلط فہمی کی اصلاح ہے۔ ۔۔۔ جو ابن عمر ہی روایت میں ہے حضرت عائشہ نے قرآن کی اس آیت سے استدلال کیا (لا تزر وازرۃ وزر اخری) ایک کا بوجھ دوسرا نہیں اٹھا سکتا)

علم حدیث کی بائیسویں قسم

یہ ہے متنِ حدیث کے غریب الفاظ کا علم۔ (غریب لفظ وہ ہے جو بہت کم استعمال ہونے کی وجہ سے غیر مانوس ہو اور عام فہم نہ ہو (مترجم) اس موضوع پر اتباع تابعین کی ایک جماعت نے مثلاً مالک، ثوری اور شعبہ اور ان کے بعد کے لوگوں نے بحث کی ہے۔ اسلام میں غریب الفاظ کے موضوع پر سب سے پہلی تصنیف نضر بن شمیل کی ہے۔ ہمارے پاس اس فن میں ان کی ایک کتاب جو بلا سماع ہے (یعنی اس میں لفظ کے لیے اسناد نہیں) اس کے بعد ابو عبید قاسم بن سلام نے ایک ضخیم کتاب لکھی جو تابعین و اسطوں کی اسناد سے ہم تک پہنچی ہے یعنی اخبرنا محمد بن محمد بن الحسن قال ثنا علی بن عبد العزیز قال قال ثنا ابو عبید۔

مجھ سے ابو الحسن احمد بن محمد بن عبدوس بن سلم عنزی نے اور ان سے ابو الحسن علی بن محمد بردی نے ہلال بن علاء رقی کا یہ قول بیان کیا: کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت پر چار آدمیوں کے ذریعے بڑا احسان فرمایا ہے جو یہ ہیں: فقہ احادیث میں امام شافعی، غرائب احادیث کی تفسیر میں ابو عبید، جھوٹی حدیثوں کو چھانٹ کر الگ کرنے میں یحییٰ بن معین اور احکام نبوی کو نکھار کر مؤکد کرنے میں احمد بن حنبل۔ اگر یہ چاروں نہ ہوتے تو اسلام بھی ۔۔۔ صت ہو جاتا۔

حاکم کہتے ہیں: ابو عبید کے بعد غرائب پر کچھ اور لوگوں کی بھی تصانیف ہیں مثلاً علی بن مدینی، ابراہیم بن اسحاق حربی اور عبد اللہ بن مسلم قتیبی وغیرہ اور ہمارے بعض معاصر کی بھی تصنیفات ہیں۔ اب ہم بتوفیق الٰہی یہاں ان احادیث کا ذکر کریں گے جن کا

Marfat.com

ان لوگوں میں سے کسی ایک نے بھی ذکر نہیں کیا ہے۔ اس سے دوسری احادیث کا اندازہ ہو سکے گا۔

۱۔ قصۂ حدیبیہ میں حدیث انس کا ایک لفظ ہے۔ أعطِه الحُذَيّا۔ میں نے ابوزکریا یحییٰ بن محمد عنبری کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ: حُذَيّا کے معنی خوش خبری کے ہیں۔ عرب کا محاورہ ہے حَذَوتُه بالحُذَيّا یعنی میں نے اسے اچھی خوش خبری پہنچائی۔

۲۔ حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال ثنا الحسن بن علی بن عفان العامری قال ابو اسامة قال ثنا عامر بن عبیدة الباهلی قال ثنا ابو المليح الهذلی عن ابیه قال۔

اس اسناد میں ابو المليح ہذلی اپنے والد کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ: ہم لوگ آنحضورؐ کے ساتھ تھے کہ بُغَیش آ پہنچا۔ اس وقت ہم لوگ سفر میں تھے۔ پھر حضورؐ کے ایک منادی نے یہ ندا لگائی کہ: جو چاہے وہ اپنی قیام گاہ کے اندر ہی نماز ادا کر لے۔ ابو عبداللہ حاکم کہتے ہیں کہ میں نے ادیبوں سے بُغَیش کے معنی دریافت کئے تو انھوں نے بتایا کہ عرب بُغشہ اور بُغَیش بارش کو کہتے ہیں۔

اخبرنا ابو احمد اسحاق بن محمد بن خالد شیرویه بن بهرام الهاشمی بالکوفة قال ثنا احمد بن حازم بن ابی غرزة قال ثنا خالد بن مخلد القطوانی قال ثنا معاویة بن ابی مزرد عن ابیه عن ابی هریرة قال.....

اس اسناد میں ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ: حضرت حسین بن علی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے بابرکت گھٹنوں پر رکھ کر اوپر اٹھا لیتے تھے اور فرماتے تھے: شُفَّ فقد حَزَقَه۔ الحزق عین البقة۔ اللهم انی أحبه فأحبه۔ وأحب من یحبه۔

حاکم کہتے ہیں کہ: میں نے ادیبوں سے اس حدیث کے معنی دریافت کئے تو انھوں نے بتایا کہ حَزَقَه اس نوعمر سال بچے کو کہتے ہیں جس کے قدم بہت چھوٹے چھوٹے پڑتے ہوں اور عین البقة کا مطلب ہے پتر یا گلی کی آنکھ۔ یا جھوٹی

چیز ہوتی ہے (یہ چھوٹے بچے کے بہت مختصر ہونے کے اظہار کا ایک انداز ہے (مترجم)
بعض اویوں نے مجھے بتایا کہ یہاں بَقّہ سے مراد حضرت فاطمہؑ ہیں۔ گویا حضورؐ جناب حسین
کو اس وقت یوں فرماتے کہ اے بَقّہ (فاطمہؑ) کی آنکھ کی مینڈک اوپر ہو جا۔ واللہ اعلم اگر
یہ تاویل میرے نزدیک زیادہ موزوں نہیں۔ کیونکہ حضرت فاطمہ اتنی مختصر نہ تھیں کہ انھیں
بقّہ سے تشبیہ دی جاتی (مترجم)

۴۔ میں نے ابوزکریا یحییٰ بن محمد عنبری سے حضورؐ کے ارشاد ــــ المعتکف
معکف الذنوب (اعتکاف کرنے والا گناہوں کو قید کیے رہتا ہے۔) کا مطلب دریافت
کیا تو انھوں نے کہا کہ: معتکف کے معنی ہیں خود قید ہو جانے والا اور معکوف کے معنی
قید کیا ہوا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے: الھدیٰ معکوفاً (قربانی کا جانور روک لیا گیا)
معکوف کے معنی محبوس ہیں۔ عثمان بن عطاء کا یہ قول مروی ہے کہ: معتکف ایسا ہوتا ہے
جیسے مقروض سے چمٹا رہنے والا قرض خواہ۔ پس اپنے گناہوں کے لیے اعتکاف کرنے
والا ایسا ہے جو اپنے آقا کی چوکھٹ سے چمٹا ہوا ہو اور یہ کہہ رہا ہو کہ میں تیرے در سے
اس وقت تک نہیں ٹلوں گا جب تک تو رحم فرما کر مجھے معاف نہ کر دے اور وہ اس کے
در سے ذرا دیر کے لیے بھی جدا نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ معتکف کو اختلاطِ زوجات سے روک
دیا گیا ہے کیونکہ ایسا شخص دعا کی مشغولیت کو چھوڑ کر عورتوں سے دلچسپی لینے میں مشغول ہو
جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے: ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد۔
(جب تم مسجدوں میں معتکف ہو تو عورتوں سے اختلاط نہ کرو) یہاں مباشرت سے
مراد جنسی اختلاط ہے جیسا کہ اس سے پہلے فرمایا ہے: فالآن باشروھن یعنی اب
تم رمضان کی راتوں میں اپنی عورتوں سے جنسی اختلاط کر سکتے ہو۔ یہاں غیر معتکف روزے دار
کے لیے جنسی اختلاط مباح ہے اور اعتکاف میں ممنوع ہے۔ (اعتکاف کے معنی اگرچہ
احتباس یعنی قید ہو جانے کے ہیں لیکن چونکہ احتباس میں ایک ناخوشگوار پہلو موجود ہے اس
لیے ..... لوگ لفظ احتباس سے بدشگونی اور لفظ اعتکاف سے نیک فال لیتے ہیں۔
اس کی مثال ایسی ہے جیسے زنِ آزاد کے لیے "مہر" اور کنیز کے لیے "ثمن" (قیمت) بولتے

Marfat.com

ہیں یا مرد سے کا وصی اور زندوں کا وکیل ہوتا ہے۔ معنی و مفہوم دونوں کا ایک ہی ہے۔

۵۔ سمعت ابا زکریا العنبری یقول حدثنا احمد بن خالد الدامغانی قال ثنا هشام بن عمار قال ثنا صدقة قال ثنا عثمان بن ابی العاتکة عن علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

اس سند سے حضورؐ کا یہ ارشاد مروی ہے کہ: تم یہ علم حاصل کر لو قبل اس کے کہ یہ مٹ جائے اور قبل اس کے کہ یہ اٹھا لیا جائے۔ پھر حضورؐ نے اپنی انگشت شہادت اور بیچ کی انگل کو ملا کر فرمایا کہ عالم اور متعلم دونوں اس خیر میں برابر کے شریک ہیں اور اس علم کے ختم ہونے کے بعد لوگوں میں کوئی خیر نہیں رہے گی۔

ابو زکریا اس کا مطلب یہ بتاتے ہیں کہ عالم اور متعلم اجر و ثواب میں اسی طرح برابر ہیں جس طرح دعا کرنے والا اور اس پر آمین کہنے والا دونوں یکساں شریک ہوتے ہیں۔ قصہ موسیٰ و ہارونؑ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قد اجیبت دعوتکما (تم دونوں کی دعا قبول ہو گئی) چنانچہ:

حدثنا محمد بن عبد السلام قال ثنا اسحاق بن ابراهیم قال ثنا ابو نعیم قال ثنا ابو جعفر الرازی عن الربیع بن انس عن ابی العالیة قال:

اس اسناد میں ابو العالیہ کہتے ہیں کہ: قد اجیبت دعوتکما اس لیے کہا گیا کہ دعا تو حضرت موسیٰؑ نے کی اور آمین حضرت ہارون نے کہی۔[1]

۶۔ میں نے ابو عمر محمد بن عبد الواحد الزاہد رفیق ثعلب کو اور انھوں نے ثعلب کو، انھوں نے ابو نصر کو اور انھوں نے اصمعی کو یہ کہتے سنا کہ عرب لقست نفسی بولتے ہیں بمعنی غثت۔ ثعلب کہتے ہیں اسی لفظ کے مطابق حضورؐ کا یہ ارشاد ہے کہ: تم میں سے کوئی خبثت نفسی (میرا دل خراب ہو گیا) نہ کہے بلکہ لقست نفسی (میرا دل تنگ ہو گیا) کہا کرے۔ ہم سے ابو عمر نے اور ان سے ثعلب نے ابن اعرابی کا یہ قول بیان کیا کہ: عرب لقست نفسی

---

[1] معلوم نہیں اس میں کون سا غریب لفظ حل کیا گیا ہے۔

Marfat.com

بمعنی ضاقت (تنگ ہو گیا) بولتے ہیں۔ ثعلب کہتے ہیں کہ میرے نزدیک ابن اعرابی کا قول (اصمعی کے قول سے) زیادہ بہتر ہے کیونکہ دل میں کسی بات سے ضیق (تنگی) پیدا ہوتا ہے۔ غثیان نہیں ہوتا۔ غثیان (متلی) تو ایک طرح کی جسمانی تکلیف ہے۔

۷۔ میں نے ابوالعباس محمد بن یعقوب کی تحریر میں محمد بن عبدالوہاب کا یہ بیان پڑھا ہے کہ میں نے علی بن عثام سے پوچھا کہ: (بعض صحابہ کو) نُقَبا کیوں کہا گیا؟ انھوں نے کہا کہ نقیب ضامن کو کہتے ہیں۔ ان لوگوں[1] نے اپنی قوم کے اسلام لانے کی ضمانت دی تھی اس لیے ان کو نقباء کہا گیا۔

۸۔ حدثنا مکی بن بندار الزنجانی عن بعض مشائخہ عن ابی العیناء قال ثنا الاصمعی عن ابی عمرو بن علاء عن ابیہ عن جدہ قال سمعت عمیا یقول:

طوبی لمن ضانت لہ مزخہ یزخہا ثم ینام الفخہ

اس اسناد میں ہے کہ حضرت علیؓ یہ شعر پڑھا کرتے تھے: (ترجمہ) برکت ہے اس کے لیے جسے غصہ آئے تو وہ اسے تھوک کر خراٹے والی (چین کی) نیند سو رہے[2]۔

---

[1] جن لوگوں نے عقبۂ اولیٰ و ثانیہ پر بیعت کی تھی ان کی تفصیل "پیغمبر انسانیت" میں دیکھئے۔

[2] معلوم نہیں اس میں کون سے لغتِ غریب کا حل پیش کیا گیا ہے۔

علم حدیث کی تیئیسویں قسم

صـ۹۲

یہ ہے اُن احادیثِ مشہورہ کا علم جو حضورؐ سے مروی ہیں۔ مشہور سے مراد اصطلاحی مشہور حدیث ہے جو اصطلاحی "صحیح" کی طرح ایک قسم حدیث ہے۔ بہت سی احادیث مشہورہ ایسی ہیں جو صحیح (صحیح بخاری) میں نہیں بیان کی گئی ہیں مثلاً:

طلب العلم فریضۃٌ علی کل مسلم۔ ہر مسلمان پر طلب علم ایک فریضہ ہے۔

نضّر اللہ امرءاً سمع مقالتی فوعاھا[1]۔ اللہ اسے شگفتہ رکھے جو میری گفتگو سن کر محفوظ رکھے۔

الخوارج کلاب النار۔ اسلامی حکومت سے بغاوت کرنے والے سگان دوزخ ہیں۔

لا نکاح الا بولی۔ ولی کے بغیر نکاح مکمل نہیں ہوتا۔

اذا انتصف شعبان فلا صیام حتی یجیئ رمضان۔ نصف ماہ شعبان کے بعد رمضان کے سوا کوئی روزہ نہیں۔

افطر الحاجم والمحجوم۔ پچنا لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

من سئل عن علم فکتمہ اُلجم یوم القیامۃ بلجام من نار۔ جس سے کوئی علم پوچھا جائے اور وہ اسے چھپائے اس کے منہ میں بروز حشر آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

من مس ذکرہ فلیتوضأ۔ جو اپنا ذکر چھوئے وہ وضو کرلے۔

---

[1] یہ حدیث میں موجود ہے۔

من کان له امام فقراءة الامام له قراءة ۔ امام کی قرارت مقتدی کے لئے کافی (قرارت) ہے۔

الاذنان من الراس ۔ دونوں کان سر ہی کا جز ہیں ۔

صلوٰة القاعد علی النصف من صلاة القائم ۔ بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کی نماز کا ثواب کھڑے ہو کر ادا کرنے والے کے اجر کا آدھا ہے ۔

یہ تمام احادیث اپنی اسانید، طرق اور ابواب کے ساتھ مشہور ہیں جن کو اصحاب حدیث نے لکھا ہے۔ ان میں سے ہر حدیث کے طرق ایک یا دو اجزاء میں ہیں۔ اس کے باوجود ان میں سے ایک حرف بھی صحیح (بخاری و مسلم) میں موجود نہیں ہے ۔

کچھ احادیث مشہورہ ایسی بھی ہیں جن کا صحاح میں ذکر موجود ہے۔ مثلاً

انما الاعمال بالنیات ولکل امرئ مانوی ۔ اعمال نیتوں سے وابستہ ہیں۔ ہر شخص کے لیے اس کی نیت کے مطابق اجر ہے۔

ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعاً ینتزعه من الناس ۔ اللہ تعالیٰ علم کو مکمل طور پر تمام لوگوں سے نہیں چھین لے گا ۔

من اتی الجمعة فلیغتسل ۔ جو جمعے میں آئے وہ غسل کرے ۔

ان خلق احدکم یجمع فی بطن امه اربعین یوماً ۔ تم میں سے ہر ایک کی خلقت شکم مادر میں چالیس دن تک جمع رہتی ہے ۔

امرت ان اسجد علی سبعة اعضاء ۔ مجھے حکم ہے کہ سجدے میں سات اعضاء کو زمین سے لگاؤں ۔

کل معروف صدقة ۔ ہر نیکی ایک صدقہ ہے ۔

انما الامام لیؤتم به ۔ امام کی پوری پوری اقتدا ہونی چاہیے ۔

تقتل عمارا الفئة الباغیة ۔ عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا ۔

نماز میں بوقت رکوع اور بوقت تومہ رفع یدین کرنا۔
اقامت میں افراد[1] اختیار کرنا۔

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

لاتقاطعوا ولاتدابروا۔ ایک دوسرے سے قطع تعلق اور دشمنی نہ کرو۔

بعض طویل احادیث مثلاً: حدیث الایمان، حدیث الزکوٰۃ، حدیث الحج، حدیث الافک، حدیث توبہ، حدیث معراج، حدیث خباب، حدیث قبر اور حدیث ام زرع۔

کچھ طویل احادیث مشہورہ ایسی بھی ہیں جو صحیح میں نہیں درج کی گئی ہیں۔ مثلاً: حدیث طیر، حدیث عرض القبائل، حدیث والدین[2] العدوی، حدیث شوریٰ، حدیث سقیفہ بنی ساعدہ[3]، حدیث شہادت عثمان[4]، حدیث سطیح، حدیث عجائب بسم اللہ الرحمن الرحیم، حدیث بوقبیا، حدیث علیمہ، حدیث قس بن ساعدہ، حدیث ام معبد وغیرہ۔

یہ مشہور احادیث وہ ہیں جو اہل علم جانتے ہیں اور بہت کم ہیں جن کی نگاہوں سے یہ پوشیدہ ہیں۔ یہ مشہور کی وہ قسم ہے جس کی واقفیت خاص وعام سب کو یکساں ہے۔

ہاں بعض مشہور احادیث ایسی بھی ہیں جن کو صرف ماہرین حدیث جانتے ہیں مثلاً

حدثنا ابو عبد الرحمان محمد بن عبد اللہ بن ابی الوزیر الناجرقال ثنا ابو حاتم الرازی قال ثنا محمد بن عبد اللہ الانصاری قال حدثنی سلیمان التیمی عن ابی مجلز عن انس بن مالک ان.....

اس اسناد میں مالک بن انس کہتے ہیں کہ حضورؐ ایک ماہ تک رکوع کے بعد قنوت فرماتے

---

[1] اقامت میں افراد کا مطلب ہے دوبارہ اللہ اکبر، ایک ایک بار دونوں شہادت اور ایک ایک بار حیعلہ ادا کرنا۔

[2] غالباً یہ لاعدوی..... الخ ہے۔

[3] یہ صحیح بخاری میں موجود ہے۔

رہے جس پر عل اور ذکوان قبیلوں کے لیے (ان کی غدّاری اور فریب دہی کی وجہ سے) بد دعا فرماتے رہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: یہ حدیث صحیح ہیں درج ہے اور انس سے اس کے کئی راوی ہیں جو ابو مجلز کے علاوہ ہیں اور جہاں ابو مجلز ہیں وہاں سلیمان التیمی راوی نہیں اور جہاں تیمی ہیں وہاں انصاری (محمد بن عبد اللہ) راوی نہیں۔ یہ وہ نکتہ ہے جسے صرف اہل فن ہی جانتے ہیں۔ ورنہ غیر فن کار تو غور کرنے کے بعد یہی کہے گا کہ سلیمان تیمی وہی ہیں جو انس کے رفیق ہیں مگر اس حدیث میں عجیب بات یہ ہے کہ تیمی ایک دوسرے آدمی کے واسطے سے انس سے روایت کرتے ہیں مگر یہ کہنے والے کو یہ معلوم نہیں کہ یہ حدیث زہری اور قتادہ کے ہاں بھی موجود ہے اور قتادہ سے بہت سے طرق سے یہ مروی ہے۔ اسے یہ بھی نہیں معلوم کہ یہ پوری لمبی حدیث عرنیین کے قصے میں ہے جس کے ذکر کے سلسلے میں یہ طرق کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ اس قسم کی ہزاروں احادیث ہیں جن کی شہرت سے اہل الحدیث و مجتہدین فی العلم کے سوا دوسرا واقف نہیں ہوتا۔ ص ۹۴

علم حدیث کی چوبیسویں قسم

یہ ہے "غریب" حدیثوں کا علم۔ یہ اول الذکر (صحیح) کی ضد نہیں۔ کیونکہ اس کی کئی قسمیں ہیں جن کی اس جگہ تشریح ضروری ہے۔

ایک قسم ہے "غرائب الصحیح" (یہ صحیح ہی کی ایک قسم ہے) اس کی مثال یہ ہے:

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال ثنا احمد بن عبد الجبار قال حدثنا یونس بن بکیر عن عبد الواحد بن ایمن المخزومی قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول.....

اس اسناد میں جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ: ہم لوگ یوم خندق کے موقع پر خندق کھود رہے تھے کہ کدال کی ایک چٹان درمیان میں آگئی۔ ہم نے عرض کیا کہ: یا رسول اللہ! درمیان میں ایک چٹان نکل آئی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا: اس پر پیٹرول ڈال دو۔ پھر حضورؐ اٹھ کر اس کے پاس آئے۔ اس وقت حضورؐ کے شکم مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا۔ اس کے بعد ابن جابر نے پوری طویل حدیث بیان کی جس میں ابی صفرہ اور حضورؐ کا ان کو دعوت دینا مذکور ہے جو پورے ایک ورق میں ہے۔ حاکم کہتے ہیں کہ: اسے بخاری نے اپنی جامع صحیح میں عن خلاد بن یحییٰ المکی عن عبد الواحد بن ایمن روایت کیا ہے۔ یہ حدیث تو صحیح ہے مگر چونکہ اس کو صرف عبد الواحد بن ایمن اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس لیے اس کا شمار غرائب الحدیث میں ہے۔

اسی طرح کی یہ حدیث ہے: حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال حدثنا ابو یحییٰ زکریا بن یحییٰ بن اسد قال ثنا سفیان بن

Marfat.com

۹۵ عیینہ عن عمرو بن دینار عن ابی العباس الاعمی الشاعر عن عبد اللہ بن عمرو قال :

اس اسناد میں عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ جب حضورؐ نے اہل طائف کا محاصرہ فرمایا تو اس کا کوئی فائدہ نظر نہ آیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ان شاء اللہ ہم لوگ کل واپس آجائیں گے۔ مسلمانوں نے عرض کیا کہ کیا ہم فتح کے بغیر ہی واپس چلے جائیں گے ؟ فرمایا کہ اچھا کل جنگ شروع کر دو۔ چنانچہ دوسرے دن حملہ کیا اور زخم کھائے۔ حضورؐ نے فرمایا : کل ہم لوگ واپس جائیں گے۔ مسلمانوں کو اس پر حیرت ہوئی اور حضورؐ واپس ہو گئے۔ حاکم کہتے ہیں کہ: اسے مسلم نے اپنی مسند صحیح میں ابو بکر بن شیبہ وغیرہ عن سفیان روایت کیا ہے۔ یہ اس لیے غریب صحیح ہے کہ میرے علم میں اسے عبد اللہ بن عمرو سے ابو العباس سائب بن فروخ شاعر کے سوا کسی نے بیان نہیں کیا ہے۔ پھر ابو العباس سے عمرو بن دینار کے سوا اور عمرو بن دینار سے سفیان بن عیینہ کے سوا کسی اور نے نہیں روایت کیا ہے۔ لہٰذا یہ حدیث غریب صحیح ہوئی۔

غریب حدیث کی دوسری قسم وہ ہے جو غرائب شیوخ سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کی مثال یہ ہے :

حدثنا ابو العباس محمد یعقوب قال حدثنا الربیع بن سلیمان قال اخبرنا الشافعی قال اخبرنا مالک عن نافع عن ابن عمر ان.....

اس اسناد میں ابن عمرؓ کا ارشاد بیان کرتے ہیں کہ : لا یبیع حاضر لباد (شہری دیہاتی سے سودا نہ کرے) حاکم کہتے ہیں کہ حدیث غریب ہے کیونکہ اسے مالک بن انس نافع سے روایت کر رہے ہیں۔ مالک ایسے امام ہیں جن کی حدیثیں (کئی طرق سے) جمع کی جاتی ہیں اور یہاں ان سے صرف امام شافعی ہی روایت کرتے ہیں اور شافعی سے ربیع بن سلیمان کے سوا — جو ثقہ و مامون ہیں — اس حدیث کو کسی نے بھی ہمارے علم میں بیان نہیں کیا — دوسری مثال یہ ہے :

حدثنا ابو العباس محمد بن احمد المحبوبی بمرو قال ثنا سعید

Marfat.com

بن مسعود قال ثنا النضر بن شمیل قال ثنا شعبة عن حصین عن ابی وائل عن عبد اللہ حدیث التشہد۔

حاکم کہتے ہیں: یہ حدیث تشہد نضر بن شمیل عن شعبة کی ان "افراد" میں سے ہے جن کو وہی تنہا روایت کرتے ہیں جو ہمارے علم میں نضر بن شمیل سے سعید بن مسعود کے سوا کوئی دوسرا روایت نہیں کرتا۔ ہاں اس کی "متابعت" بدل بن محبر نے کی ہے۔

غریب الحدیث کی تیسری قسم "غرائب المتون" ہے۔ (جس کا متن بھی غریب ہو) مثال یہ ہے:

حدثنا ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن اسحاق الخزاعی بمکة قال ثنا ص۹۲
ابو یحییٰ بن سرة قال حدثنا خلاد بن یحییٰ قال ثنا ابو عقیل عن محمد بن سوقة عن محمد بن المنکدر عن جابر قال قال .....

اس اسناد میں حضورؐ فرماتے ہیں کہ: یہ دین متین (مضبوط و قوی) ہے۔ اس میں نرمی کے ساتھ داخل ہو اور عبادت الٰہی سے اپنے دل میں گریز نہ پیدا کرو کیونکہ قافلے سے کٹ جانے والا نہ کوئی قطعۂ زمین طے کرتا ہے اور نہ کسی سواری کو باقی رکھتا ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب الاسناد بھی ہے اور غریب المتن بھی کیونکہ اس مضمون کی جو روایت بھی ہے وہ محمد بن سوقہ کے خلاف ہے۔ ابن المنکدر (عن جابر) سے صرف محمد بن سوقہ اور ابن سوقہ سے صرف ابو عقیل اور ابو عقیل سے صرف خلاد بن یحییٰ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابو الحسن محمد بن المظفر الحافظ قال ثنا عبد اللہ بن محمد بن عثمان قال ثنا علی بن جابر قال ثنا محمد بن خالد بن عبد اللہ قال ثنا محمد بن فضیل قال ثنا محمد بن سوقة عن ابراھیم عن الاسود عن عبد اللہ قال قال .....

اس اسناد میں حضورؐ نے فرمایا: اے عبد اللہ! میرے پاس ایک فرشتے نے آکر کہا کہ اے محمدؐ! پوچھو ان رسولوں کو جن کو ہم نے تم سے پہلے بھیجا ہے کہ علی ما بعثوا۔؟

کس اساس پر (یا کس مقصد سے) ان کی بعثت ہوئی تھی۔ حضورؐ نے دریافت کیا کہ کس اساس پر (یا کس مقصد کے لیے) ان کی بعثت ہوئی تھی؟ تو فرشتے نے جواب دیا کہ: آپ کی اور علی بن ابی طالب کی دوستی کی اساس پر (یا اس مقصد کے لیے) ان کی بعثت ہوئی تھی۔[1]

حاکم کہتے ہیں کہ: علی بن جابر، محمد بن خالد عن محمد بن فضیل سے یہ روایت کرنے میں منفرد ہیں اور ہم نے اسے صرف ابن مظفر سے، جو ہمارے نزدیک حافظ ثقہ اور مامون ہیں، یہ روایت لکھی ہے۔

ان مذکورہ قسموں جیسی ہزاروں عجیب حدیثیں ہیں جن کو ان پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔

---

[1] اسی قسم کی بے معنی روایات کی وجہ سے حاکم پر رفض کا الزام لگایا جاتا ہے۔ (مترجم)

علم حدیث کی پچیسویں قسم

یہ افرادِ احادیث کا علم ہے اور اس کی تین قسمیں ہیں :

پہلی قسم ایسی سنت نبویؐ کا علم ہے جسے صحابی سے روایت کرنے میں صرف ایک ہی شہر کے لوگ متفرد ہوں گے۔ مثلاً : حدثنا ابو نصر احمد بن سہل الفقیہ بخارا قال ثنا صالح بن محمد بن حبیب الحافظ قال ثنا علی بن حکیم قال ثنا شریک عن ابی الحسناء عن الحکم بن عتیبۃ عن حنش قال.....

اس اسناد میں حنش کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ دو مینڈھے کی قربانی دیتے تھے۔ ایک حضورؐ کی طرف سے اور دوسری اپنی طرف سے۔ اور کہا کہ مجھے حضورؐ نے حکم دیا ہے کہ آپ کی طرف سے قربانی دوں اس لیے میں ہمیشہ آپ کی طرف سے قربانی دیتا رہوں گا۔

حاکم کہتے ہیں کہ اسناد اول سے آخر تک ایسی ہے کہ اس میں اہل کوفہ متفرد ہیں اور اس میں کوئی ان کا شریک نہیں — اسی طرح :

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال ثنا ھلال بن العلاء الرقی قال حدثنا ابو الولید قال حدثنا ھمام عن قتادۃ عن ابی نضرۃ عن ابی سعید قال.....

اس اسناد میں ابو سعید کہتے ہیں کہ ہمیں حضورؐ نے سورۃ فاتحہ اور حسب توفیق قرآن پڑھنے کا (نماز میں) حکم دیا ہے — حاکم کہتے ہیں اس میں امر (حکم) کا ذکر کرنے میں شروع اسناد سے آخر تک صرف اہل بصرہ متفرد ہیں اور ان کے سوا کوئی بھی اس میں ان کا ہم آہنگ نہیں۔ اسی طرح : حدثنا ابو علی محمد بن علی بن عمر المذکر قال

Marfat.com

ثنا ابو الازھر قال حدثنا ابن ابی فُدیک قال اخبرنا الضحاک بن عثمان عن ابی النضر عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمان ان عائشۃ.....

اس اسناد میں حضرت عائشہؓ نے سعد بن ابی وقاص کی وفات کے بعد فرمایا: ان کا جنازہ مسجد میں لے آؤ تاکہ میں بھی ان کی نماز جنازہ ادا کر لوں۔ لوگوں نے اسے پسند نہ کیا تو آپ نے کہا: خدا کی قسم حضورؐ نے سہیل بن بیضاء اور ان کے بھائی (سہیل) کی نمازِ جنازہ مسجد کے اندر ادا فرمائی ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: اس کے تمام راوی مدنی ہیں بلکہ یہی مضمون ایک دوسری اسناد سے مروی ہے۔ اس میں بھی سب کے سب مدنی ہیں اور دوسرا کوئی ان کا ہم آہنگ نہیں۔ وہ سند یوں ہے:

عن موسی بن عقبۃ بن عبد الواحد بن حمزۃ عن عبد اللہ بن الزبیر عن عائشۃ۔ اسی طرح:

حدثنی ابو علی الحسین بن علی الحافظ قال ثنا ابو الطاہر محمد بن احمد بن ابی عبد اللہ المدینی بمصر قال حدثنا حرملۃ بن یحیی قال ثنا ابن وھب قال ثنا عمرو بن الحارث عن حبان بن واسع بن حبان عن ابیہ عن عبد اللہ بن زید الانصاری قال..... ص۹۸

اس اسناد میں عبد اللہ بن زید انصاری کہتے ہیں کہ: میں نے حضورؐ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ حضورؐ نے جس پانی سے سر کا مسح کیا۔ اس کے علاوہ دوسرے پانی سے کانوں کا مسح فرمایا۔ حاکم کہتے ہیں کہ:

یہ سنت غریب ہے جسے بیان کرنے میں اہل مصر متفرد ہیں۔ ان کے سوا کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں۔ اسی طرح:

حدثنا ابو بکر احمد بن اسحاق الامام قال اخبرنا اسماعیل بن قتیبۃ قال حدثنا یحیی بن یحیی قال ثنا اسماعیل بن عیاش عن عبد الرحمن بن زیاد بن انعم عن عبد الرحمان بن رافع عن

عبداللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لاصحابہ.....

اس اسناد میں حضورؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ: عنقریب ارض عجم تمہارے لیے فتح ہوگی۔ وہاں ایسے گھر ہوں گے جن کو حمام کہا جاتا ہے۔ سنو وہ میری امت کے مردوں پر حرام ہے بجز اس صورت کے کہ ازار بندھا ہو اور میری اُمت کی عورتوں پر بھی وہ حرام ہے بجز اس کے وہ زچہ یا بیمار ہوں — حاکم کہتے ہیں کہ: عورتوں کے لیے حماموں کے حرام ہونے کے ذکر میں اس اسناد کے ساتھ اہل شام متفرد ہیں۔

اسی طرح:

اخبرنا ابو محمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق الخزاعی بمکۃ قال ثنا ابو یحیی عبداللہ بن احمد بن زکریا بن ابی مسرۃ المکی قال ثنا خلاد بن یحیی المکی قال ثنا اسماعیل بن عبدالملک، وھو ابن ابی الصفیر، مکی، عبداللہ بن ابی ملیکۃ وھو مکی عن عائشۃ ان

اس اسناد میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ: حضورؐ ان کے پاس سے نکل کر باہر تشریف لے گئے تھے (واپسی پر) انھوں نے کہا: یا رسول اللہ! جب حضورؐ میرے پاس سے آئے تھے لے گئے تھے تو اپنی امت کو دیکھ کر بہت خوش تھے۔ لیکن جب واپس تشریف لائے تو مضطرب و غمگین تھے۔ فرمایا: میں کعبے میں داخل ہوا اور چاہتا یہ تھا کہ: داخل ہوں کیونکہ میں اپنی امت کو کافی تھکا چکا تھا — حاکم کہتے ہیں کہ: اس حدیث کو بیان کرنے میں اہل مکہ متفرد ہیں اور اس کے سارے رواۃ مکی ہیں۔ اسی طرح:

حدثنا ابو احمد علی بن محمد الحنینی بمرو قال حدثنا ابراھیم بن ھلال السبوزنجردی قال ثنا علی بن الحسن بن شقیق قال سمعت ابا حمزۃ السکری یقول استشار.....

اس اسناد میں ابوحمزہ سکری کہتے ہیں کہ: قتیبہ بن مسلم نے اہل مرو سے مشورہ کیا کہ عہدۂ قضا کس کے سپرد کیا جائے؟ لوگوں نے عبداللہ بن بُریدہ کا نام لیا۔ قتیبہ نے انھیں بلا کر کہا کہ: میں نے خراسان کا عہدۂ قضا آپ کے سپرد کیا ہے۔ ابن بُریدہ نے کہا کہ: میں مسند قضا پر

بیٹھنا نہیں چاہتا۔ میں نے ابوہریرہ کو اور انھوں نے حضورؐ کو یہ کہتے سنا ہے کہ: قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں جن میں دو جہنمی اور ایک جنتی ہوتا ہے۔ دو جہنمی قاضیوں میں ایک تو وہ ہے جو جان بوجھ کر غلط فیصلہ دیتا ہے وہ جہنمی ہے اور دوسرا وہ ہے جو سوچے سمجھے بغیر غلط فیصلہ دیتا ہے۔ وہ بھی جہنمی ہے اور جنتی قاضی وہ ہے جو صحیح فیصلہ دیتا ہے، وہی جنتی ہے۔ حاکم کہتے ہیں کہ: اس حدیث کو بیان کرنے میں اہل خراسان متفرد ہیں اور اس اسناد کے آخری رواۃ تک سب اہل مرو ہیں۔

افراد احادیث کی دوسری قسم یہ ہے کہ کوئی ایک آدمی کسی ایک ہی امام سے روایت کرنے میں متفرد ہو۔ اس کی مثال یہ ہے:

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال ثنا احمد بن شیبان الرملی قال ثنا سفیان بن عیینہ عن الزھری عن نافع عن ابن عمرؓ.....

اس اسناد میں ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ: حضورؐ نے ایک سریہ نجد کی طرف بھیجا۔ مالِ غنیمت میں بارہ اونٹ آئے۔ حضورؐ نے ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک اونٹ بطور نفل (جو اصل سے زائد ہو) عطا فرمایا۔ حاکم کہتے ہیں کہ یہاں احمد بن شیبان رملی، سفیان بن عیینہ سے اور وہ زہری سے یہ روایت بیان کرنے میں متفرد ہیں۔ یوں ہی:

حدثنا ابو الحسن علی بن الفضل السامری ببغداد قال ثنا الحسن ابن عرفۃ قال حدثنا ابراھیم بن محمد المدنی عن الزھری عن عروۃ عن عائشہ قالت.....

اس اسناد میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ: حضورؐ نے فرمایا: مسجد (نبویؐ) کے راستے پر کے تمام دروازے بند کر دو بجز بابِ[1] ابوبکر کے کیونکہ میں اپنے اصحاب میں ایسے شخص

---

[1] یہ تحقیق طلب ہے کہ مسجد کی سڑک کے کنارے حضرت ابوبکر کا کوئی مکان تھا جس کا دروازہ سڑک کے کنارے ہو۔

کو نہیں جانتا جو ابوبکرؓ سے زیادہ کشادہ دست ہو۔ حاکم کہتے ہیں کہ : ابراہیم بن محمد مدنی زہری سے اور ابراہیم سے حسن بن عرفہ اس بیان میں متفرد ہیں۔ اسی طرح :

حدثنا ابوالعباس محمد بن یعقوب قال ثنا ھارون بن سلیمان الاصبھانی قال ثنا عبدالرحمان بن مھدی عن سفیان عن منصور والاعمش وواصل الاحدب عن ابی وائل عن عمرو بن شرحبیل عن عبداللہ بن مسعود قال .....

اس اسناد میں عبداللہ بن مسعود نے پوچھا : یا رسول اللہ! سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ فرمایا : یہ کہ تم اللہ کا کسی کو ہمسر بناؤ، حالانکہ تمہارا خالق اللہ ہے۔ ابن مسعود نے پوچھا : اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ فرمایا : یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرو کہ وہ کھانے میں تمہاری شریک ہو جائے گی۔ پوچھا : اس کے بعد؟ فرمایا : یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ حاکم کہتے ہیں کہ : عبدالرحمان بن مہدی ثوری سے اور وہ واصل سے یہ بیان کرنے میں متفرد ہیں۔

ابوعبداللہ حاکم کہتے ہیں کہ اس نوع کے افراد احادیث اس کثرت سے ہیں کہ ان سب کا ذکر ممکن نہیں۔ اہل فن ان سے واقف ہیں۔ ہم نے تو صرف چند مثالیں بیان کی ہیں۔

افراد احادیث کی تیسری قسم یہ ہے کہ، مثلاً : اہل مدینہ کی احادیث روایت کرنے میں اہل مکہ یا اہل مکہ کی روایات بیان کرنے میں اہل مدینہ یا اہل حرمین (مکہ و مدینہ) کی احادیث بیان کرنے میں اہل خراسان متفرد ہوں۔ اس قسم کے افراد نادر الوجود اور نادر الفہم ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے :

حدثنا ابوبکر محمد بن عبداللہ الشافعی قال ثنا موسی بن سھل بن کثیر قال حدثنا اسماعیل بن علیۃ عن خالد الحذاء عن ابن اشوع عن الشعبی عن وراد قال :-.....

اس اسناد میں وراد کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے مغیرہ (بن شعبہ) کو

لکھا کہ آپ حضورؐ سے سنی ہوئی کوئی حدیث لکھ کر مجھے بھیج دیجئے۔ انھوں نے لکھ بھیجا کہ: حضورؐ نے قیل و قال سے، کثرتِ سوال سے اور اضاعت مال سے منع فرمایا ہے۔ حاکم کہتے ہیں کہ: سعید بن عمرو بن اشوع ایک کوفی ثقہ شیخ ہیں جن سے حدیث لی جاتی ہے، اگرچہ وہ نادر الوجود ہے لیکن خود کوفیوں نے ان سے یہ روایت نہیں کی ہے بلکہ اسے ان سے بیان کرنے میں ابو المنازل خالد بن مہران حذاء بصری متفرد ہیں۔ اس کی دوسری مثال یہ ہے:

حدثنا ابو بکر الشافعی قال ثنا محمد بن شداد قال ثنا ابو زکیر یحیی بن محمد بن قیس قال حدثنا ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت قال.....

حدیث ۱۰۱ اس اسناد میں حضرت عائشہ حضورؐ کا یہ ارشاد روایت کرتی ہیں کہ: چھوہارے کے ساتھ کچی کھجوریں کھایا کرو کیونکہ جب شیطان یہ دیکھتا ہے تو غضبناک ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ آدمی زندہ رہ کر پرانی کے ساتھ نئی کھجوریں کھاتا ہے[1]۔ حاکم کہتے ہیں کہ: ابو زکیر اس کو ہشام بن عروہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ گویا یہ اہل بصرہ کے افراد ہیں جو اہل مدینہ سے مروی ہیں کیونکہ یحیی بن محمد بن قیس بصری ہیں اور ہشام بن عروہ بن زبیر مدنی ہیں۔ یہ روایت صحیح مسلم میں ہے۔

دوسری مثال: حدثنا ابو عمرو عثمان بن احمد السماک ببغداد قال ثنا محمد بن عیسیٰ المدائنی قال ثنا محمد بن الفضل بن العطیۃ قال حدثنا ابو اسحاق ح وحدثنا ابو العباس المحبوبی قال ثنا محمد بن اللیث قال ثنا یحیی بن اسحاق الکاجنوی قال ثنا عبد الکبیر بن دینار عن ابن اسحاق عن البراء قال.....

---

[1] اس روایت میں بلح اور تمر کا ذکر ہے۔ آغاز میں کھجور بلح ہوتی ہے۔ پھر خلال پھر بلح پھر بسر پھر رطب پھر تمر ہوتی ہے۔

Marfat.com

اس اسناد میں براء بن عازب کہتے ہیں کہ، ایک شخص کو، جسے نُعَیم کہا جاتا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا: تم (نُعَیم نہیں بلکہ) عبداللہ ہو۔ حاکم کہتے ہیں کہ: ابو اسحاق سبیعی، عبداللہ کوفی ہیں اور تابعی امام ہیں لیکن حدیث خود کوفیوں نے ان سے نہیں روایت کی ہے۔ عبدالکبیر بن دینار مروزی ہیں اور محمد بن فضل بن عطیہ نجارانی اور یہ دونوں عمرو بن عبداللہ سے اسے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ گویا اس کا شمار خراسانیوں کے افراد میں ہے جو اہل کوفہ سے مروی ہے۔

تیسری مثال: حدثنا ابراھیم بن عِصمۃ بن ابراھیم العدل و محمد بن سلیمان بن منصور المذکر قالا حدثنا الحسین بن داؤد بن معاذ البلخی قال ثنا الفضیل بن عیاض قال ثنا منصور عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبداللہ بن مسعود قال قال .....

اس اسناد میں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ: اللہ تعالیٰ دنیا سے کہتا ہے کہ: اے دنیا تو اس کی خدمت کر جو میری خدمت کرتا ہے اور جو تیری خدمت کرتا ہے اسے تھکا دے۔ حاکم کہتے ہیں، اس کا شمار خراسانیوں کے ان افراد میں ہے جو اہل مکہ سے مروی ہیں کیونکہ حسین بن داؤد تو بلخی ہیں اور ابن عیاض کا شمار مکیوں میں ہے۔

چوتھی مثال: حدثنا ابوالعباس محمد بن یعقوب قال ثنا محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم قال حدثنا خالد بن نزار الایلی قال اخبرنی نافع عن عمر الجمحی عن بشر بن عاصم عن ابیہ عن عبداللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال:

اس سند میں حضورؐ کا ایک ارشاد ہے کہ: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرت وہ بلیغ ہے جو گایوں کی طرح زبان سے اپنے دانتوں میں خلال کرتا رہتا ہے۔ حاکم کہتے ہیں کہ: اس حدیث کا شمار ان افراد میں ہے جو اہل مصر اہل مکہ سے روایت کرتے ہیں کیونکہ خالد بن نزار مصری ہیں اور نافع بن عمر جمحی مکی ہیں۔

پانچویں مثال: حدثنا ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید الرازی قال

ثنا الحسین بن داؤد بن معاذ قال ثنا عبد اللہ بن المبارک قال اخبرنی محمد بن سوقۃ عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر قال.....

اس سند میں عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ: حضرت عمر بن خطاب نے جابیہ میں خطبہ دیا جس کا ابتدائی جملہ یہ تھا کہ: حضورؐ ہم میں اسی طرح کھڑے تھے جس طرح میں تم میں کھڑا ہوں... الی آخر الحدیث ــــ حاکم کہتے ہیں کہ: اس حدیث کا شمار خراسانیوں کے افراد میں ہے جسے انھوں نے کوفیوں سے روایت کیا ہے کیونکہ عبد اللہ بن مبارک خراسانیوں کے امام ہیں لہذا اس روایت کا شمار ان کے افراد میں ہے جسے وہ محمد بن سوقہ سے روایت کرتے ہیں جو کوفی ہیں۔ اس روایت کو نضر بن اسماعیل بجلی نے بھی روایت کیا ہے۔

چھٹی مثال: حدثنا ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الصفار قال ثنا ابو یحیی عبد الرحمان بن محمد بن سلام الرازی باصبہان قال ثنا یحیی بن الضریس قال ثنا عیسی بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عمر بن علی بن ابی طالب قال ثنا ابی عن ابیہ عن جدہ عن علی قال.....

اس اسناد میں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ: جب یہ آیت: انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون (یعنی تمھارا ولی اللہ اور اس کا رسولؐ ہے اور وہ اہل ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ رکوع یعنی خشوع وخضوع رکھتے ہیں[1]۔) نازل ہوئی تو حضورؐ باہر تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے جہاں لوگ نماز پڑھ

---

[1] راکع کے معنی نماز ادا کرنے والے کے بھی ہیں (وارکعی مع الراکعین) اور خشوع و خضوع کرنے والے کے بھی ہیں۔ وھم راکعون کے معنی رکوع نماز کی حالت میں دینا نہیں۔ نمازی نماز سے پہلے بھی راکع ہوتا ہے اور نماز کے بعد بھی ــ (بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۱ پر دیکھیں)

رہے تھے۔ کوئی رکوع میں تھا اور کوئی قیام میں حضورؐ نے بھی نماز پڑھی۔ وہیں ایک سائل نظر آیا۔ حضورؐ نے اس سے پوچھا: کیا تمہیں کسی نے کچھ دیا ہے؟ اس نے حضرت علیؓ کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ صرف اس رکوع کرنے والے نے مجھے ایک انگوٹھی دی ہے۔ حاکم کہتے ہیں کہ کوفیوں سے یہ روایت کرنے میں اہل رے متفرد ہیں کیونکہ یحییٰ بن عنبسہ رازی ہیں اور رے کے قاضی ہیں اور حدیثی علوی کوفی ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۶) علاوہ ازیں محل غور ہے کہ زکوٰۃ بطور خود نہیں ادا کی جاتی تھی بلکہ رئیس مملکت کے حوالے کی جاتی تھی۔ بطور خود انفاق ہوتا ہے اور یہاں زکوٰۃ کا ذکر ہے۔

Marfat.com

علم حدیث کی چھبیسویں قسم

یہ ان مدلسین[1] کا علم ہے کہ ان سے حدیث لکھنے والے کو یہ پتہ نہیں چلتا کہ یہ روایت انھوں نے خود سنی ہے یا نہیں سنی ہے۔ تابعین اور اتباع تابعین میں آج تک ایک ایسا گروہ ہوتا چلا آیا ہے۔

حدثنا ابوسھل احمد بن محمد بن زیاد النحوی ببغداد قال ثنا احمد بن بشر المرشدی قال حدثنا خالد بن خراش قال سمعت حماد بن زید یقول.....

اس اسناد میں حماد بن زید کہتے ہیں کہ: مدلس ایک ایسی چیز سے اپنے آپ کو بھرپور ظاہر کرتا ہے جو اسے ملی ہی نہیں۔

اخبرنا ابوعبداللہ محمد بن احمد بطۃ الاصبھانی قال ثنا محمد بن عبداللہ بن رستۃ الاصبھانی قال ثنا سلیمان بن داؤد المنقری قال سمعت عبدالصمد بن عبدالوارث یحدث عن ابیہ قال.....

اس اسناد میں عبدالوارث کہتے ہیں: تدلیس ذلت کا کام ہے — اور سلیمان کہتے ہیں کہ: تدلیس، جعل سازی، یاوہ گوئی، فریب اور جھوٹ یہ سب بروز حشر جب کہ راز افشا

---

[1] مدلس تدلیس کرنے والا۔ تدلیس کا مطلب بہت پہلے گزر چکا ہے یعنی راوی کا اس انداز سے بیان کرنا کہ گویا اس نے مروی عنہ سے خود سنا ہے۔

Marfat.com

کر دیئے جائیں گے، ایک ہی صف میں ہوں گے۔

اخبرنا ابو العباس السیاری قال اخبرنا ابو الموحد قال اخبرنا عبدان قال ذکر لعبد اللہ بن المبارک رجل ممن کان یدلس فقال.....

اس اسناد میں ہے کہ عبد اللہ بن مبارک کے سامنے ایک مدلس شخص کا ذکر آیا تو انھوں نے اس کی سخت مذمت کی اور یہ شعر پڑھا۔

دلس للناس احادیثہ وباللہ لایقبل تدلیسا

(اس نے لوگوں کے سامنے اپنی احادیث میں تدلیس سے کام لیا۔ خدا کسی تدلیس کو قبول نہیں کرتا)

حاکم کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک تدلیس چھ طرح کی ہوتی ہے:

۱۔ ایک مدلس وہ ہوتا ہے جو اپنے جیسے یا اپنے سے بیش و کم درجے کے ثقات میں تدلیس کرتا ہے ..... مگر وہ ثقات ایسے ہوتے ہیں جن کی روایات مقبول ہوتی ہیں مثلاً تابعین میں ابو سفیان طلحہ بن نافع اور قتادہ بن دعامہ وغیرہ ہیں۔

اخبرنا الحسن بن محمد بن اسحاق الاشعری قال ثنا محمد بن اسحاق قال ثنا محمد بن البراء قال ثنا علی بن المدینی قال سمعت عبد الرحمان بن مہدی یقول.....

اس اسناد میں عبد الرحمان بن مہدی کہتے ہیں کہ: ابو سفیان عن جابر کی حدیثوں کو شعبہ (سماع نہیں بلکہ) سلیمان لیشکری کی کتاب سمجھتے تھے۔ میں (علی بن مدینی) نے عبد الرحمان سے پوچھا کہ کیا یہ بات آپ نے شعبہ سے خود سنی ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں یہ بات (ان) سے پہنچی ہے۔

میں نے ابو الحسین محمد بن احمد بن تمیم کو، انھوں نے ابو قلابہ بن رقاشی کو اور انھوں نے علی بن عبد اللہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ: قتادہ کی حدیث کو سب سے زیادہ جاننے والے

Marfat.com

شعبہ ہیں۔ ان سے کوئی ایسی بات نہیں سنی گئی جو انھوں نے خود نہ سنی ہو۔

حاکم کہتے ہیں: ان ائمہ میں جن کا بہ سلسلۂ تدلیس اُوپر ذکر ہوا۔ تابعین اور اتباع تابعین دونوں کی ایک جماعت شامل ہے۔ میں نے ان سب کا ذکر نہیں کیا ہے۔ کیونکہ تابعین کا مقصد روایت کے ذکر سے یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ کی طرف بلائیں اس لیے وہ بعض صحابہ کا نام لے کر کہتے ہیں کہ: فلاں (صحابی) یوں کہتے ہیں اور تابعین کے علاوہ دوسرے مدلسین کے کئی دوسرے مقاصد ہوتے ہیں۔

۲۔ دوسری قسم کے مدلسین وہ ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ: فلاں یوں کہتا ہے لیکن جب کوئی آدمی ان سے چمٹ جاتا ہے اور بار بار ان سے سماع کی چھان بین کرتا ہے تو وہ اپنے اصل سماع کا ذکر کر دیتے ہیں۔ اس کی مثالیں یہ ہے:

الف:— اخبرنی قاضی القضاۃ محمد بن صالح الھاشمی قال ثنا ابوجعفر المستعینی قال ثنا علی بن عبد اللہ المدینی قال قال ابی قال ثنا عبد الرزاق قال اخبرنا معتمر بن سلیمان التیمی قال.....

اس اسناد میں معتمر بن سلیمان کہتے ہیں کہ: میں رباح بن زید کے پاس آیا تو انھوں نے مجھے ابن طاؤس کی کتاب املا کرائی۔ کتابت سے فارغ ہونے کے بعد میں نے ان سے پوچھا کہ: کیا آپ نے معتمر سے خود سنا ہے؟ جواب دیا: نہیں، بلکہ معتمر نے ایک کتاب نکال کر مجھے دی۔

ب:— ہم سے میرے والد نے بیان کیا کہ میں نے عبد الرحمان بن مہدی کو یہ کہتے سنا کہ: میں نے ابراہیم بن عقبہ کی حدیث رضاعت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا کہ میں نے خود یہ ان سے نہیں سنی ہے بلکہ مجھ سے معمر نے ان کی زبانی یہ حدیث بیان کی ہے۔

ج:— میرے والد کا بیان ہے کہ میں نے یحییٰ کو یہ کہتے سنا ہے کہ: ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضؓ سے یہ دو روایتیں کر رہے تھے کہ حضورؐ کو جب بھی دو چیزوں میں اختیار دیا جاتا تو آسان تر کو اختیار فرماتے)

اور حضورؐ نے کسی چیز کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ الخ۔ یحییٰ نے ان سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ پہلی روایت تو میں نے اپنے والد سے خود سنی ہے لیکن دوسری ان سے نہیں سنی ہے بلکہ وہ زہری سے مروی ہے۔

د :۔۔۔ مجھ سے محمد بن احمد ذہلی نے، ان سے ابراہیم بن محمد سکری نے اور ان سے علی بن خشرم نے بیان کیا کہ: ابن عیینہ نے ہم سے زہری کی ایک حدیث بیان کی تو اُن سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے خود یہ زہری سے سنی ہے؟ کہا: نہیں نے زہری سے یہ حدیث سنی ہے اور نہ اس سے جس نے زہری سے سنی۔ بلکہ مجھ سے عبدالرزاق نے، اُن سے معمر نے اور اُن سے زہری نے یہ حدیث بیان کی ہے۔

ر :۔۔۔ اخبرنا اسماعیل بن محمد بن الفضل الشعرانی قال حدثنا حمدی قال ثنا کثیر بن یحیی قال حدثنا ابوعوانۃ عن الاعمش عن ابراھیم التیمی عن ابیہ عن ابی ذرؓ ان.....

اس اسناد میں ابوذرؓ سے یہ ارشاد نبوی مروی ہے کہ فلاں شخص جہنم میں یا حتان یا منتان کہہ کر ندا دے گا۔۔۔ ابوعوانہ کہتے ہیں کہ: میں نے اعمش سے پوچھا کہ: کیا آپ نے ابراہیم سے یہ سنا ہے؟ کہنے لگے: نہیں بلکہ ان سے حکیم بن جبیر نے اور انھوں نے مجھ سے بیان کیا ہے۔

ابوعبدالحاکم کہتے ہیں کہ اس کی دوسری قسم کی تدلیس کی اتنی ہی مثالوں پر ہم اکتفا کرتے ہیں۔ اس قسم کی تدلیس جن لوگوں سے ثابت ہے ان میں محمد بن اسحاق، یزید بن ابی زیاد، شبابک، ابواسحاق، مغیرہ اور ہشیم بن بشیر قابل ذکر ہیں۔۔۔ ہم سے لوگوں نے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ ہشیم کے تلامذہ نے ایک بار یہ فیصلہ کیا کہ ہم ان کی کوئی تدلیس نہیں لیں گے۔ ہشیم سمجھ گئے۔ پھر انھوں نے جو حدیث بیان کی اس میں یوں کہا کہ ہم سے حصین اور مغیرہ نے ابراہیم کی زبانی یوں بیان کیا۔ فارغ ہونے کے بعد انھوں نے پوچھا کہ: میں نے آج تو تدلیس سے کوئی کام نہیں لیا؟ لوگوں نے کہا: نہیں اس پر انھوں نے بتایا کہ میں نے

مغیرہ سے اس کا ایک حرف بھی نہیں سُنا ہے۔ میں نے کہا ہے کہ مجھ سے حسین نے بیان کیا اور مغیرہ سے تو میں نے سنا ہی نہیں۔

۳۔ تدلیس کی تیسری قسم یہ ہے کہ ایک گروہ کسی ایسے مجہول الحال لوگوں سے روایت کرنے میں تدلیس کرے جن کے متعلق کچھ نہ معلوم ہو کہ یہ کون لوگ ہیں اور کہاں کے ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے:

اخبرنا الحسن بن محمد بن اسحاق قال ثنا محمد بن احمد بن البراء قال ثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنی حسین الاشقر قال ثنا شعیب بن عبد اللہ النہمی عن ابی عبد اللہ عن نوف قال.....

اس اسناد میں نوف کہتے ہیں کہ: میں نے علیؓ کے پاس رات گذاری اور انھوں نے یہ یہ باتیں کہیں۔ ابن المدینی کہتے ہیں کہ: مجھ سے حسین نے یہ روایت بیان کی تو میں نے پوچھا کہ: یہ آپ نے کس سے سُنا ہے؟ بولے: حدثنی شعیب عن ابی عبد اللہ عن نوف۔ پھر میں نے شعیب سے پوچھا کہ: یہ آپ سے کس نے بیان کیا؟ کہا: عبد اللہ الجصاص نے۔ میں نے پوچھا۔ انھوں نے کس سے سنا؟ کہا: حماد القصار سے۔ پھر میں حماد سے ملا اور پوچھا: آپ سے یہ کس نے بیان کیا؟ کہا مجھے فرقد سنجی سے اور ان کو نوف سے یہ اطلاع ملی ہے (بلغنی) اب یہاں تین تدلیسیں ہوئی ہیں۔ علاوہ اس کے کہ یہ حدیث منقطع ہے۔ ابو عبد اللہ جصاص مجہول شخص ہے۔ حماد قصار کے متعلق بھی کچھ نہیں معلوم کہ یہ کون ہے۔ اس نے بھی سنا نہیں بلکہ اسے یہ بات فرقد سے پہنچی ہے اور فرقد نے نہ تو نوف کا زمانہ پایا ہے اور نہ اسے دیکھا ہے۔ ص۱۰۶

اخبرنی ابو سعید احمد بن محمد بن عمرو الاحمسی بالکوفۃ قال ثنا الحسین بن حمید بن الربیع قال ثنا عثمان بن محمد قال حدثنا ابن ادریس عن شعبۃ عن عبد اللہ بن صُبیح عن محمد بن سیرین قال.....اس اسناد میں محمد بن سیرین کا یہ قول ہے کہ: جن لوگوں سے انس، ابو العالیہ اور حسن روایت بیان کریں۔ ان کو سچا سمجھنا چاہیئے۔

Marfat.com

ابو عبد اللہ حاکم کہتے ہیں کہ : ائمہ کی ایک جماعت ایسی ہے جو مجہول الحال لوگوں سے روایت کرتی ہے۔ مثلاً سفیان ثوری جو ابو ہاشم رمانی، ابو مسکین اور ابو خالد طائی وغیرہ سے روایت کرتے ہیں جو مجہول ہیں۔ ان کے نام بھی نہیں معلوم بجز ابو ہاشم کے جن کا نام ولید بن قیس ہے۔ یہی حال شعبہ بن حجاج کا ہے جنھوں نے بہت سے مجہولوں سے روایت کی ہے۔ بقیہ بن ولید نے بھی ایسے بہت سے لوگوں سے روایت کی ہے جن کے نہ خاندان کا علم ہے نہ عدالت کا۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ : بقیہ اگر مشہور لوگوں سے روایت کریں تو وہ مقبول ہے اور مجہولین سے روایت کریں تو مقبول نہیں۔ عیسیٰ بن موسیٰ تیمی بخاری ملقب بہ غنجار شیخ ہیں اور اپنی جگہ ثقہ اور مقبول ہیں۔ محمد بن اسماعیل بخاری نے اپنی [illegible] ان سے احتجاج کیا ہے مگر انھوں نے سنّو سے بھی زیادہ ایسے شیوخ سے روایت کی ہے جو مجہول ہیں اور منکر احادیث کی بھی شناخت نہیں رکھتے۔ حدیث کا طالب علم تو بعض اوقات یہ سمجھتا ہے کہ وہ (غنجار) جرح کرنے والے ہیں حالانکہ یہ بات نہیں ہوتی۔

۴۔ مدلسین کی چوتھی قسم یہ ہے کہ وہ مجروح لوگوں سے حدیثیں روایت کرتے ہیں مگر ان کے ناموں یا کنیتوں کو بدل دیتے ہیں تاکہ ان مجروحین کی طرف ذہن نہ جا سکے۔

مجھ سے محمد بن صالح ہاشمی قاضی القضاۃ نے، ان سے ابو جعفر مستغیثی نے اور ان سے عبد اللہ بن علی مدینی نے اپنے والد (علی بن مدینی) کا یہ قول بیان کیا کہ : ابن جریج کی کتاب میں جو کچھ روایت بھی مجھے داؤد بن حصین یا صالح مولی التوأمہ کی زبانی پہنچی ہے وہ سب ابراہیم بن ابی یحییٰ کی کتابوں سے ماخوذ ہے (اور یہ ابراہیم بن ابی یحییٰ کون ہے۔ اس بارے میں سنیئے)

میں نے ابو العباس محمد بن یعقوب کو، انھوں نے ابو العباس محمد دوری کو اور انھوں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے سنا ہے کہ : ابراہیم بن ابی یحییٰ جہمی اور رافضی ہے اس لیے اس کی حدیث نہ لی جائے۔ میں نے یحییٰ سے پوچھا کہ : کیا ابن جریج بھی ابراہیم ابی یحییٰ سے روایت کرتے ہیں۔ جواب دیا : ہاں۔ مثلاً یہ حدیث کہ جو بحالت مرض مر جائے وہ شہید ہوتا ہے۔

Marfat.com

ابو عبداللہ حاکم کہتے ہیں کہ: ثوری ابراہیم بن ہراسہ سے روایت کرتے تھے تو یوں کہتے تھے کہ ہم سے ابو اسحاق شیبانی نے بیان کیا — اور سلیمان شاذکونی کہتے ہیں کہ: جو یہ چاہتا ہے کہ حدیث میں تدین باقی رہے وہ اعمش اور قتادہ کی حدیث اس وقت تک نہ لے جب تک وہ یہ نہ کہیں کہ "ہم نے سنا ہے"

قال علی بن المدینی حدثنا یعلی بن عبید عن محمد اسحاق عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عن عبد الرحمان بن ابی لیلی عن علی انّ.....

علی بن مدینی کی اس اسناد میں حضرت علی فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے سو اونٹوں کی قربانی دی جس میں ایک اونٹ ابوجہل کا بھی تھا — ابن مدینی کہتے ہیں کہ: میں اسے صحیح ابن اسحاق کی حدیث سمجھتا تھا لیکن یہ تدلیس نکلی۔

حدثنا یعقوب بن ابراهیم بن سعد عن ابیه عن محمد بن اسحاق قال حدثنی من لا اتّهم عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عن ابن عباس فاذا الحدیث مضطرب۔

یہ سند (محمد بن اسحاق اور ابن ابی نجیح کے درمیان ایک لامعلوم شخص ہونے کی وجہ سے) حدیث "مضطرب" ہوگئی۔

ص۱۴ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ ہم سے سفیان نے اور ان سے ایوب نے اور ان سے ابو قلابہ نے بیان کیا کہ: زمین کی زکوٰۃ اس کا خشک ہو جانا ہے — میں نے سفیان سے کہا کہ: وہیب اسے ایوب عن ابی قلابہ روایت کرتے ہیں۔ اس پر سفیان نے کہا کہ: اسے ابو عمیر حارث بن عمیر نے ایوب سے روایت کیا ہے۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ ابو عمیر سے کس نے روایت کیا ہے؟ بولے: ان کے لڑکے حمزہ نے — پھر میں حمزہ بن حارث سے ملا تو انھوں نے اپنے والد عن ایوب عن ابی قلابہ اس حدیث کو روایت کیا۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد بن حمویہ دقیقی نے، ان سے جعفر بن ابی عثمان طیالسی نے اور ان سے خلف بن سالم نے کہا کہ: میں نے اپنے رفقاء کے بہت سے مشائخ کو تدلیس اور مدلسین کے بارے میں مذاکرہ کرتے سنا جن کی روایتوں میں ہم تمیز پیدا کرتے رہے لیکن

Marfat.com

حسن بن ابی الحسن اور ابراہیم بن یزید نخعی کی تدلیس کے بارے میں اشتباہ پیدا ہو گیا۔ کیونکہ حسن اپنے اور صحابہ کے درمیان بکثرت مجہول اشخاص کو داخل کر دیتے ہیں اور عتبی بن ضمرہ، حتف بن سجف (یا حنیف بن قیس) اور وغفل بن منظلہ وغیرہ میں تدلیس کر دیتے ہیں اور ابراہیم نخعی بھی اپنے اور اصحاب عبد اللہ کے درمیان علقمہ بن قیس، اسود بن یزید اور مسروق کو لاتے ہیں اور بیشتر ان ناموں میں تدلیس سے کام لیتے ہیں۔ عنصف بن سالم نے ابو اسحاق سبیعی کے عجائب تدلیس بھی تفصیل سے بیان کئے اور حکم، میمون، ابن اسحاق اور ہشیم بھی انہی جیسے مدلسین ہیں۔

۵۔ مدلسین کی پانچویں قسم میں وہ لوگ ہیں جو کچھ لوگوں سے بہت کچھ سنتے ہیں اور اس کا کچھ حصہ فراموش ہو جاتا ہے جسے وہ بغیر تدلیس ذکر کر دیتے ہیں مثلاً:

اخبرنی قاضی القضاۃ محمد بن صالح الہاشمی قال ثنا ابو جعفر المستعینی قال حدثنا عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن المدینی قال ثنا ابی قال سمعت یحییٰ بن سعید یقول حدثنا صالح بن ابی الاخضر قال.....

اس اسناد میں صالح بن ابی اخضر کہتے ہیں کہ: میری حدیث کا ایک حصہ وہ ہے جو میں نے زہری کو پڑھ کر سنایا۔ دوسرا حصہ وہ ہے جو میں نے ان سے سنا اور تیسرا حصہ وہ ہے جو میں نے کسی کتاب میں پایا لیکن میں ایک کو دوسرے سے الگ نہیں کر سکتا۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ وہ (صالح) ہمارے پاس آئے تھے اور حدثنا الزہری حدثنا الزہری کہتے رہے۔

علی بن مدینی کہتے ہیں کہ: جب سفیان بن عیینہ تدلیس کرنا چاہتے تھے تو کہتے تھے کہ میں آدمی زبید سے یہ روایت کرتے ہیں جن میں مالک بن عمرو عن مرۃ عن عبد اللہ بھی ہیں کہ: اللہ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق کو تقسیم کر دیا ہے (یعنی کسی میں کوئی خوبی ہے کسی میں کوئی)

علی رضؓ کہتے ہیں: زہیر اور اسرائیل ابو اسحاق کا یہ قول بیان کرتے تھے کہ ہم سے

ابوعبیدہ نے نہیں بلکہ عبدالرحمان بن اسود نے اپنے والد کی زبانی حضورؐ کی وہ حدیث بیان کی ہے جس میں تین ٹوپیوں سے استنجا کرنے کا ذکر ہے۔۔۔ ابن شاذکونی کہتے ہیں کہ: اس سے زیادہ عجیب و مخفی تدلیس میں نے کبھی نہیں سنی۔ وہ کہتے ہیں کہ ابوعبیدہ نے مجھ سے بیان نہیں کیا بلکہ یہ عبدالرحمان عن فلان عن فلان ہے۔ اور حدثنی کا لفظ بالکل نہیں کہا۔ لہٰذا حدیث آگے چل پڑی۔

اخبرنی ابویحیی السمرقندی قال ثنا محمد بن نصر قال حدثنی جماعۃ عن عبدالصمد بن عبدالوارث عن ابیہ عن الحسن بن ذکوان عن حبیب بن ابی ثابت عن عاصم بن ضمرۃ عن علی انہ۔

اس اسناد میں ہے کہ حضورؐ نے مردار، خمر، گدھے کی قیمت لینے سے، بدکاری کی کمائی سے اور ہر نر جانور سے نسل کشی کی کمائی کرنے سے منع فرمایا ہے۔۔۔ ابوعبداللہ محمد بن نصر کہتے ہیں: یہ حدیث حسن بن ذکوان نے حبیب بن ابی ثابت سے نہیں سنی ہے کیونکہ ہم سے محمد بن یحییٰ نے، ان سے ابومعمر نے ان سے عبدالوارث نے عن الحسن بن ذکوان عن عمرو بن خالد عن حبیب بن ابی ثابت یہ حدیث بیان کی ہے۔ چونکہ عمرو بن خالد منکر الحدیث ہے اس لیے حسن نے ان کا نام ظاہر کرنے میں تدلیس سے کام لیا ہے۔

حاکم کہتے ہیں: متقدمین اور متاخرین محدثوں میں اس قسم کے مدلسین کا ایک طبقہ ایسا ہے جس کی حدیثیں صحیح میں موجود ہیں اور متبحر فن کار ہی یہ تمیز کر سکتا ہے کہ کہاں واقعی سماع ثابت ہے اور کہاں تدلیس سے کام لیا گیا ہے۔

۶۔ تدلیس کی چھٹی قسم یہ ہے کہ کچھ لوگ ایسے شیوخ سے روایت کرتے ہیں جن کو نہ انھوں نے دیکھا نہ ان سے کچھ سنا۔ ان کے بیان کرنے کا انداز یہ ہے کہ: فلاں نے یہ بیان کیا ہے" اس کو سماع پر محمول کر لیا جاتا ہے۔ حالانکہ وہاں کوئی سماع نہ علو میں ہوتا ہے نہ نزول میں۔

اخبرنا عبدالرحمان الحلاب بھمذان قال حدثنا ابراھیم

Marfat.com

بن نصر قال ثنا ابو الولید الطیالسی قال .....

اس اسناد میں ابو الولید طیالسی کہتے ہیں کہ میرے ایک رسے کے رہنے والے دوست نے جسے اشرس کہا جاتا ہے بیان کیا کہ ہمارے پاس محمد بن اسحاق آئے جو اسحاق بن راشد سے روایات بیان کرتے تھے۔ پھر ہمارے پاس اسحاق بن راشد بھی آئے اور حدثنا الزھری، حدثنا الزھری کہنے لگے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ابن شہاب زہری سے کہاں ملے ہیں؟ جواب میں کہا کہ میں ان سے ملا تو نہیں۔ ہاں بیت المقدس سے گزرا تو وہاں ان کی ایک کتاب دستیاب ہو گئی تھی۔

اخبرنی محمد بن صالح الھاشمی قاضی القضاۃ قال حدثنا الحسن بن محمد اللہ بن الحسین المستعینی قال ثنا عبد اللہ بن علی بن المدینی قال قال ابی سمعت یحیی بن سعید یقول قال علی بن المبارک .....

اس اسناد میں علی بن مبارک کا یہ قول ہے کہ میں نے یحیی بن ابی کثیر کی کتاب جو انھوں نے میرے پاس یمامہ سے بھیجی ہے یا وہ اسے میرے پاس چھوڑ گئے ہیں یحیی بن سعید کو شک ہے کہ علی بن مبارک نے ان دونوں جملوں میں سے کون سا جملہ کہا تھا یعنی یہ کہا تھا کہ میرے پاس یمامہ سے بھیجی ہے یا یہ کہ میرے پاس اسے چھوڑ گئے تھے۔

میں نے یحیی کو تیمی کا یہ قول بیان کرتے سنا ہے کہ ابان کے صحیفے کو لے کر لوگ ان کے پاس گئے تو انھوں نے بھی اسے روایت کیا اور قتادہ کے پاس لے کر گئے تو انھوں نے بھی اسے روایت کیا۔ پھر وہ اسے لے کر میرے پاس لے کر آئے تو میں نے اسے روایت نہیں کیا۔

علی عبد الرحمان بن مہدی کا یہ قول بیان کرتے ہیں کہ عکرمہ کے پاس ان کے والد کی کتابیں موجود تھیں مگر ان کو انھوں نے ان سے سنا نہیں تھا۔

علی کہتے ہیں کہ حکم نے سعید مقسم عن ابن عباس صرف چار روایتیں سنی ہیں باقی کتاب میں ہیں۔

Marfat.com

میرے والد کہتے ہیں کہ عمرو بن حکام سے پوچھا گیا تو انھوں نے بتایا کہ ان کا ایک رشتے دار تھا جس نے شعبہ سے سنا جب ان کا انتقال ہو گیا تو ان کی کتابیں لے لیں۔ وہ کوئی معروف آدمی نہیں۔

میرے والد نے بیان کیا کہ مجھ سے حسن بن محمد بن عبداللہ بن یزید نے یہ بیان کیا کہ: صباح جب عبداللہ بن محمد کے پاس آئے تو کہنے لگے: بخدا آپ اسے دیکھتے ہیں کہ اس کے باپ نے اس کی کوئی تصدیق نہیں کی۔ اس نے بس کتابوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

حاکم کہتے ہیں: یہ باب ذرا طویل ہے۔ لہٰذا صاحب حدیث کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ حسن نے نہ ابوہریرہ سے کچھ سنا ہے نہ جابر سے، نہ عبداللہ بن عمرو سے اور نہ ابن عباس سے۔ اور اعمش نے انس سے کچھ نہیں سنا اور شعبی نے انس کے سوا کسی دوسرے صحابی سے نہیں سنا۔ نہ عائشہ سے، نہ عبداللہ بن مسعود سے، نہ اسامہ بن زید سے نہ علی سے، علی کو صرف دیکھا ہے۔ نہ معاذ بن جبل سے اور نہ زید بن ثابت سے اور قتادہ نے انس کے سوا کسی صحابی سے نہیں سنا۔ عمرو بن دینار کی عام حدیثیں ایسی ہیں جو صحابہ سے نہیں سنی گئی ہیں اور مکحول کی عام حدیثیں جو صحابہ سے مروی ہیں وہ صرف حوالے ہیں۔ یہ تمام نکات حفاظ حدیث کے سوا عام طور سے لوگوں پر مخفی ہیں۔

حاکم کہتے ہیں: میں نے تدلیس کی ان چھ قسموں کا ذکر اس لیے کیا کہ حدیث کا طالب علم غور کرے اور ٹھوکر سے پرہیز کا قیاس کرے۔ میں نے ان ائمہ اسلام کا نام لینا مناسب نہیں سمجھا جنھوں نے تدلیس سے کام لیا۔ غرض تو حدیث اور رواۃ حدیث کا تحفظ ہے۔ میں چند ایک کی نشاندہی کروں گا تاکہ تدلیس کرنے والے اور تدلیس سے بچنے والے ائمہ میں جو شنوندہ کے لیے تمیز پیدا کرنے میں راہنمائی حاصل ہو۔ بات یوں ہے کہ تدلیس حجاز، حرمین، مصر اور عوالی کے لوگوں کا طریقہ نہیں۔ یوں ہی خراسان، جبال، اصبہان، بلاد فارس، خوزستان اور ماوراء النہر کے ائمہ میں تدلیس کرنے والے نامعلوم ہیں۔ سب سے زیادہ تدلیس کرنے والے لوگ باشندگان کوفہ اور کچھ اہل بصرہ بھی ہیں۔ مدینۃ السلام بغداد

Marfat.com

کے ائمہ محدثین میں طبقۂ اولیٰ کا ایک گروہ ایسا ہے جو تدلیس سے بے نیاز ہے۔ مثلاً ابو نضر ہاشم بن قاسم، ابو نوح عبدالرحمان بن غزوان، ابو کامل مظفر بن مدرک، ابو محمد یونس بن محمد المؤدب اور ان کے اقران۔ اسی طرح وہاں کے طبقۂ ثانیہ کے ائمہ بھی ہیں جن کی تدلیس کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ مثلاً حسن بن موسیٰ الاشیب، سُریج بن نعمان الجوہری، معاویہ بن عمرو الازدی، معلیٰ بن منصور الرازی کے اقران۔ اس کے بعد طبقۂ ثالثہ کے لوگ ہیں مثلاً اسحاق بن عیسیٰ بن طباع، منصور بن سلمۃ الخزاعی، سلیمان بن داؤد الہاشمی، ابو نصر عبدالملک بن عبدالعزیز التمار۔ ان کے اور ان کے طبقہ کے لوگوں کے متعلق بھی تدلیس کا ذکر نہیں ملتا۔ پھر طبقۂ رابعہ میں ہشیم بن خارجہ، حکم بن موسیٰ، خلف بن ہشام، داؤد بن عمرو الضبی اور اس طبقہ کے لوگوں میں تدلیس کا ذکر نہیں۔ پھر طبقۂ خامسہ میں امام الحدیث احمد بن حنبل، مزکی الرواۃ (راویوں کو پرکھ کر پاکیزہ کرنے والے) یحییٰ بن معین، صاحب مسند ابو خیثمہ زہیر بن حرب اور عمرو بن محمد الناقد ہیں جن میں کسی ایک سے بھی تدلیس ثابت نہیں۔ اس کے بعد طبقۂ سادسہ و سابعہ میں بھی بکر ابو بکر محمد بن عبدالرحمان بن سلیمان الباغندی الواسطی کے کسی کی تدلیس مذکور نہیں۔ چنانچہ مجھ سے ابو علی حافظ نے بیان کیا کہ میں ایک دن ابو بکر بن باغندی کے پاس تھا اور مجھے لکھوا رہے تھے۔ انھوں نے کہا: ابو یزید عمرو بن یزید الجرمی۔ بس میں نے وہیں لکھنا بند کر دیا۔ انھوں نے پھر یہی لفظ دہرایا۔ پھر کہا کہ: یہ حدیث مرا بن مجشر کی ہے۔ میں نے کہا: اے ابو بکر آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس سے بے نیاز کر دیا ہے مجھ سے تو یہ حدیث ابو عبدالرحمان نسائی نے اور ان سے ابو یزید نے بیان کی ہے۔ غرض یہ کہ اگر اہل بغداد میں کسی سے تدلیس کا مؤاخذہ کیا جا سکتا ہے تو وہ تنہا باغندی سے کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

-113-112

علم حدیث کی انتالیسویں قسم

اس قسم کا تعلق علل حدیث کی پہچان سے ہے اور یہ صحیح و سقیم اور جرح و تعدیل کے علاوہ ایک مستقل علم ہے۔

اخبرنا محمد بن ابراھیم بن اسحاق الھاشمی قال حدثنا احمد بن سلمۃ بن عبد اللہ قال سمعت ابا قدامۃ السرخسی یقول سمعت عبد الرحمٰن بن مھدی یقول.....

اس اسناد میں عبد الرحمان بن مہدی کہتے ہیں کہ: اگر مجھے ایک حدیث کی علت معلوم ہو جائے تو یہ مجھے بیس ایسی حدیثیں لکھنے سے زیادہ پسند ہے جو میرے پاس نہ ہوں۔

حاکم کہتے ہیں: حدیث کی تعلیل (علت بیان کرنے) کی کئی شکلیں ہیں جن میں جرح کا کوئی عمل دخل نہیں۔ مجروح راوی تو ساقط و کمزور ہوتا ہی ہے لیکن علت حدیث کا معاملہ یہ ہے کہ ثقہ راویوں میں بھی بکثرت یہ چیز پائی جاتی ہے کہ وہ کوئی علت والی حدیث بیان کر دیتے ہیں لیکن علت کا علم انہیں نہیں ہوتا اس لیے وہ حدیث "معلول" ہو جاتی ہے۔ اس میں دلیل قاطع ہمارے نزدیک صرف حفظ، فہم اور معرفت ہی ہے۔ ۱۱۳

عبد الرحمان بن مہدی کہتے ہیں کہ: حدیث کی معرفت تو ایک قسم کا الہام ہے۔ لہٰذا اگر آپ کسی عالم سے جو حدیث کی تعلیل کر رہا ہو یہ پوچھیں کہ تم کہاں سے (کس دلیل سے) یہ علت بیان کر رہے ہو تو اس عالم کے پاس کوئی علمی دلیل نہیں ہوگی۔

مجھ سے رے میں ابو علی حسین بن محمد بن عبدویہ وراق نے اور ان سے محمد بن صالح

Marfat.com

کیلینی[1] نے بیان کیا اور ابوزرعہ سے کسی نے سوال کیا کہ: آپ لوگ جو حدیث کی علت بیان کیا کرتے ہیں اس کی علت کی دلیل کیا ہے؟ جواب میں ابوزرعہ کہتے ہیں کہ یوں کہنا کہ: تم مجھ سے کسی حدیث کے بارے میں اس کی علت دریافت کرو۔ میں اس کی علت بیان کروں گا۔ اس کے بعد تم محمد بن مسلم بن وارہ کے پاس جا کر اسی حدیث کے بارے میں علت دریافت کرو مگر انھیں یہ نہ بتاؤ کہ تم مجھ سے دریافت کر چکے ہو۔ جب وہ علت بیان کر چکیں تو ابوحاتم کے پاس جاؤ اور ان سے بھی علت معلوم کرو۔ پھر اس حدیث کی علت کے بارے میں ہم تینوں کے بیانات کا مقابلہ کرو۔ اگر ہم تینوں کی بیان کردہ علت میں اختلاف ہو تو سمجھ لینا کہ ہم میں سے ہر ایک نے اپنی رائے دی ہے اور اگر ہم تینوں کے بیان ایک جیسے ہوں تو اس علم تعلیل کی حقیقت کو سمجھ لینا۔ چنانچہ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور تینوں کی بات کو یکساں پایا۔ اس وقت اس نے کہا کہ: میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ الہامی علم ہے۔

علل حدیث کی پہلی قسم کی مثال یوں ہے۔

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال ثنا محمد بن اسحاق السنانی قال حدثنا حجاج بن محمد قال قال ابن جریج عن موسی بن عقبۃ عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من جلس مجلسا فکثر فیہ لغطہ فقال قبل ان یقوم "سبحانک اللھم وبحمدک لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک" الا غفر لہ ما کان فی مجلسہ ذلک۔

اس سند سے حضور کا یہ ارشاد مروی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مجلس میں بہت لایعنی باتیں کرے اور اٹھنے سے پہلے یوں کہے: سبحانک اللھم ..... الخ تو اس مجلس میں جو غلطی ہوئی ہوگی اسے اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا۔

---

[1] کیلین رے کے کنارے ایک گاؤں کا نام ہے۔

حاکم کہتے ہیں: اس حدیث پر جو غور کرے گا اسے اس میں کوئی شک نہیں ہوگا کہ صحیح کی شرط اس میں موجود ہے مگر اس میں ایک واضح علت بھی موجود ہے۔

مجھ سے ابو نصر احمد بن محمد وراق نے بیان کیا کہ میں نے ابو حامد احمد بن حمدون قصار کو سنا انھوں نے مسلم بن حجاج کو یہ کہتے سنا کہ جب وہ (مسلم) محمد بن اسماعیل بخاری کے پاس گئے تو ان کی پیشانی کو بوسہ دے کر کہا کہ اے استادوں کے استاد، سید محدثین اور علل حدیث کے طبیب مجھے اجازت دیجئے کہ آپ کے قدموں کو بھی چوم لوں۔ آپ کے پاس مجلس کے (مذکورۂ بالا) کفارے کے بارے میں اس سند سے: ص۱۱۲

حدثنا محمد بن سلام قال ثنا مخلد بن یزید الحرانی قال اخبرنا ابن جریج عن موسی عن عقبة عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم۔

جو حدیث پہنچی ہے اس کی علت کیا ہے؟ محمد بن اسماعیل نے کہا: یہ حدیث تو بڑے مزے کی ہے۔ مگر دنیا میں اس مضمون کی کوئی حدیث اس حدیث کے سوا نہیں جس کا مجھے علم ہو اور یہ واحد حدیث بھی خالی از علت نہیں۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے ان سے وہیب نے ان سے سہیل نے عون بن عبداللہ کا یہ قول بیان کیا ہے کہ محمد بن اسماعیل نے کہا کہ یوں (سند) بیان کرنا زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ (پہلی سند میں) جو موسیٰ بن عقبہ ہیں ان کا سہیل سے سننا مذکور نہیں۔

علل حدیث کی دوسری قسم کی مثال یہ ہے:

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب حدثنا العباس بن محمد الدوری قال ثنا قبیصة بن عقبة عن سفیان عن خالد الحذاء ابی عاصم عن ابی قلابة عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ارحم امتی ابو بکر واشدهم فی دین الله عمر واصدقهم حیاء عثمان واقرؤهم أبی بن کعب واعلمهم بالحلال والحرام

Marfat.com

معاذ بن جبل وان لکل امۃ امینا وامین ھذہ الامۃ ابو عبیدۃ۔[1]

حاکم کہتے ہیں علت حدیث کی یہ دوسری قسم ہے۔ اگر یہ روایت اپنی اسناد کے لحاظ سے صحیح ہوتی تو صحیح میں بھی لائی جاتی۔ خالد حذاء ابو قلابہ سے حضورؐ کا یہ ارشاد کہ ارحم امتی ... الخ مرسلاً مروی ہے جسے مسند بنا کر پیش کیا ہے اور ان لکل امۃ امینا الخ کو بھی ساتھ ہی جوڑ دیا ہے۔ بصری حفاظ نے خالد حذاء اور عاصم دونوں سے اسی طرح اسے روایت کیا ہے اور صحیحین میں ابو عبیدہ کے ذکر کے ساتھ جو متصل روایت آئی ہے اس میں یہ ارسال نہیں ہے۔

علت حدیث کی تیسری قسم کی مثال یہ ہے:

حدثنا ابو عباس محمد بن یعقوب قال ثنا محمد بن اسحاق الصغانی قال ثنا ابن ابی مریم قال حدثنا محمد بن جعفر بن ابی کثیر عن موسی بن عقبۃ عن ابن ابی اسحاق عن ابی بردۃ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ۔ صـ ۱۱۵

اس اسناد میں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ: میں دن میں سو بار استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

حاکم کہتے ہیں کہ میری حدیث کی سند کو جو دیکھے گا (جو آگے آتی ہے) وہ یہ یقین کرے گا کہ اس میں صحیح کی شرط موجود ہے۔ بخلاف اس مذکورہ اسناد کے۔ کیونکہ اہل مدینہ جب اہل کوفہ سے روایت کرتے ہیں تو اس میں ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ اس مضمون کی میری

---

[1] اس سند میں حضورؐ کا ارشاد یوں ہے کہ میری امت میں وہ سب سے زیادہ رحیم ابوبکر ہیں۔ دین خداوندی میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں۔ سب سے زیادہ باحیا عثمان ہیں۔ سب سے زیادہ قاری قرآن اُبی بن کعب ہیں۔ حلال و حرام کے سب سے زیادہ واقف کار معاذ بن جبل ہیں۔ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امام ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔

Marfat.com

اسناد یوں ہے:

حدثنا ابو جعفر محمد بن صالح بن هانی قال ثنا یحیی بن محمد بن یحیی قال ثنا ابو الربیع قال ثنا حماد بن زید عن ثابت البنانی قال سمعت لجابر دثة یحدث عن الاغر المزنی وکانت له صحبة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: انه لیغان علی قلبی فاستغفر الله فی الیوم مائة مرة۔

اس سند میں حضورؐ کا ارشاد یوں ہے کہ میرے دل پر کبھی غبار سا آجاتا ہے تو میں دن میں سو بار اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔

حاکم کہتے ہیں کہ مسلم بن حجاج نے اپنی صحیح میں اسے ابو الربیع سے روایت کیا ہے اور یہ صحیح و محفوظ اور اہل کوفہ میں مسعر اور شعبہ وغیرہ نے بھی عمرو بن مرۃ عن ابی بردۃ اسے اسی طرح روایت کیا ہے۔

علت حدیث کی چوتھی قسم کی مثال یہ ہے:

اخبرنا ابو عبد الله محمد بن عبد الله الصفار قال ثنا احمد بن محمد بن عیسی القاضی قال ثنا ابو حذیفة قال ثنا زهیر بن محمد عن عثمان بن سلیمان عن ابیه انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقرأ فی المغرب بالطور۔

اس اسناد میں ہے کہ حضورؐ نے مغرب کی نماز میں سورۂ طور پڑھا ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ عسکری اور دوسرے شیوخ حدیث نے اس روایت کو احادیث شمار کیا ہے اور یہ تین وجوہ سے معلول ہے: ایک یہ کہ یہ عثمان وہی ہیں جو ابو سلیمان کے فرزند ہیں۔ دوسرے یہ کہ عثمان نے اسے نافع بن جبیر بن مطعم سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ تیسرے یہ کہ اس میں حضورؐ سے سننے کا ذکر ہے حالانکہ ابو سلیمان نے نہ حضورؐ کو دیکھا نہ آپ سے کچھ سنا۔ اس کے دلائل ہم نے اپنی کتاب "تلخیص" میں بیان کر دیئے ہیں۔

علت حدیث کی پانچویں قسم کی مثال یہ ہے:- حدثنا ابو العباس ص ۱۱۶

Marfat.com

محمد بن یعقوب قال حدثنا بحر بن نصر قال انا ابن وھب قال اخبرنی یونس بن یزید عن ابن شھاب عن علی بن الحسین عن رجال من الانصار انھم کانوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فرمی بنجم فاستنار فذکر الحدیث بطولہ۔

اس اسناد میں وہ طویل حدیث ہے جس میں کچھ انصار نے حضورؐ کے ساتھ ایک ٹوٹتے ہوئے ستارے کی تیز روشنی دیکھی تھی۔

حاکم کہتے ہیں کہ اس حدیث کی علت یہ ہے کہ یونس بن یزید اپنے قوت حافظہ اور جلالت شان کے باوجود کچھ چھوڑ گئے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ ابن عباس کا کہنا ہے کہ مجھ سے بعض انصار نے یوں بیان کیا۔ ابن عیینہ نے اور خود یونس نے اپنی تمام دوسری روایات میں نیز شعیب بن ابی حمزہ، صالح بن کیسان اور اوزاعی وغیرہ نے زہری سے اسی طرح بیان کیا ہے (یعنی بواسطہ ابن عباس، اور صحیح میں اس کی تخریج موجود ہے۔

علت حدیث کی چھٹی قسم کی مثال یہ ہے،

حدثنا ابو اسحاق ابراھیم بن محمد بن یحیی قال ثنا ابو العباس الثقفی قال ثنا حاتم بن اللیث الجوھری قال ثنا احمد بن ابی حمزۃ الکری قال ثنا علی بن الحسین بن واقد قال حدثنی ابی عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ عن عمر بن الخطاب قال قلت یا رسول اللہ مالک افصحنا ولم تخرج من بین اظھرنا؟ قال کانت لغۃ اسماعیل قد درست فجاء بھا جبرئیل علیہ السلام الی فحفظتھا۔

اس اسناد میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے کہ حضورؐ ہم سے زیادہ فصیح ہیں۔ ہم لوگوں کے سامنے ایسی فصیح زبان کبھی نہیں بولی جاتی۔ حضورؐ نے جواب دیا کہ حضرت اسماعیل کی زبان تو مٹ چکی تھی مگر جبرئیل اسے لے کر

Marfat.com

میرے پاس آئے اور مجھے ازبر کرا دیا۔

حاکم کہتے ہیں کہ اس حدیث کی علت عجیب و غریب ہے۔ اس کی سند اور الفاظ دراصل یوں ہیں:۔

حدثنی ابو عبداللہ محمد بن العباس الضبی رحمہ اللہ من اصل کتابہ قال اخبرنا احمد بن علی بن زرین الفاشانی قال ثنا علی بن خشرم قال حدثنا علی بن الحسین بن واقد قال بلغنی ان عمر بن الخطاب قال یا رسول اللہ انک افصحنا ولم تخرج من بین اظہرنا؟ قال کانت لغۃ اسماعیل قد درست فاتانی بہا جبرائیل فحفظنیہا۔

علت حدیث کی ساتویں قسم کی مثال یہ ہے:

حدثنا الشیخ ابو بکر احمد بن اسحاق الفقیہ قال اخبرنا ابو بکر یعقوب بن یوسف المطوعی قال ثنا ابو داؤد سلیمان بن محمد المبارکی قال ابو شہاب عن سفیان الثوری عن الحجاج بن فرافصۃ عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: المؤمن غر کریم والفاجر خب لئیم۔

اس سند میں حضورؐ کا یہ ارشاد ہے کہ: مومن بھولا شریف ہوتا ہے اور فاجر فریبی کمینہ ہوتا ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ عیسیٰ ابن یونس اور یحییٰ ابن ضریس نے ثوری سے اسی طرح بیان کیا ہے لیکن جب میں نے غور کیا تو اس میں ایک علت نظر آئی۔

اخبرنا ابو العباس محمد بن احمد المحبوبی بمرو قال ثنا احمد بن سیار قال ثنا محمد بن کثیر قال حدثنا سفیان الثوری عن الحجاج بن فرافصۃ عن رجل عن ابی سلمۃ قال سفیان اراہ ذکر ابا ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: المؤمن ..... الخ

Marfat.com

اس سند میں یحییٰ بن ابی کثیر کی بجائے عن رجل ہے اور سفیان ثوری کہتے ہیں کہ ابوسلمہ کے متعلق میرا خیال ہے کہ انھوں نے ابوہریرہ کا نام لیا تھا اور مذکورہ بالا حدیث نبوی یعنی المؤمن غرٌ..... الخ بیان کی تھی۔

علت حدیث کی آٹھویں قسم کی مثال یہ ہے:

حدثنا ابوالعباس محمد بن یعقوب قال حدثنا محمد بن اسحٰق الصاغانی قال ثنا روح بن عبادۃ قال حدثنا ہشام بن ابی عبداللہ عن یحییٰ بن ابی کثیر عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ کان اذا افطر عند اھل بیت قال: افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وتنزلت علیکم السکینۃ۔

اس سند میں ہے کہ آنحضورؐ جب کسی گھر والی کے ہاں افطار فرماتے تو یوں دعا دیتے:

روزے دار تمھارے ہاں افطار کرتے رہیں اور ابرار تمھارا کھانا کھاتے رہیں اور تم پر نزول سکینہ ہوتا رہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: یحییٰ بن ابی کثیر کی جو روایت انس بن مالک سے ہے یہ ہمارے نزدیک بھی دوسری سند سے ثابت ہے۔ فرق یہ ہے کہ یحییٰ نے انس سے یہ روایت سنی نہیں۔ علاوہ ازیں اس میں ایک اور بھی علت مذکور ہے۔ تیجیے یوں ہے:

اخبرنا ابوالعباس قاسم بن القاسم السیاری ثنا ابومحمد الحسن بن حلیم المروزیان بمرو قالا حدثنا ابوالموجہ قال اخبرنا عبدان قال اخبرنا عبداللہ بن المبارک قال اخبرنا حسام بن یحییٰ بن ابی کثیر قال حدثتنی عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افطر عند اھل بیت قال افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکۃ۔

علت حدیث کی نویں قسم کی مثال یہ ہے۔

اخبرنا ابو جعفر محمد بن محمد بن عبد الله البغدادی قال ثنا یحیی بن عثمان بن صالح السهمی قال حدثنا سعید بن کثیر بن عفیر قال حدثنی المنذر بن عبد الله الحزامی عن عبد العزیز بن ابی سلمة عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا افتتح الصلوة قال سبحانک اللهم تبارک اسمک وتعالی جدک۔ وذکر الحدیث بطوله۔

اس سند میں ہے کہ حضورؐ جب نماز شروع کرتے تو یوں فرماتے: سبحانک اللهم..... الخ اس کے بعد پوری طویل حدیث راوی نے بیان کی۔

حاکم کہتے ہیں کہ: اس حدیث میں واقعی ایک علت ہے اور منذر بن عبد اللہ نے اس میں مجرّت کا طریقہ اختیار کیا ہے۔ دوسری سند جو صحیح مسلم میں بھی ہے یوں ہے:

حدثنا ابو جعفر محمد بن عبید الله العلوی النقیب بالکوفة قال حدثنا الحسین بن الحکم الحبری قال ثنا ابو غسان مالک بن اسماعیل قال ثنا عبد العزیز بن ابی سلمة قال ثنا عبد الله بن الفضل عن الاعرج عن عبید الله بن ابی رافع عن علی بن طالب عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان اذا افتتح الصلوة.....الخ ظاہر ہے کہ اس سند کے الفاظ مختلف ہیں۔

علت حدیث کی دسویں قسم کی مثال یہ ہے:

اخبرنا احمد بن علی بن الحسن المقرئی قال حدثنا ابو فروة یزید بن محمد بن یزید بن سنان الرهاوی قال ثنا ابی عن ابیه عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: من ضحک فی صلاته یعید الصلوة ولا یعید الوضوء۔

اس سند سے یہ ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ جو نماز میں ہنسے وہ نماز دہرائے اور وضو کو

دوہرانے کی ضرورت نہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ اس حدیث میں واقعی ایک علت ہے۔ دوسری (بے علت) سند یوں ہے:

اخبرنا ابوالحسین علی بن عبدالرحمان السہمی بالکوفۃ قال ثنا ابراھیم بن عبداللہ العبسی قال ثنا وکیع عن الاعمش عن ابی سفیان قال سئل جابر عن الرجل یضحک فی الصلاۃ قال: یعید الصلاۃ ولا یعید الوضوء۔ ص۱۱۹

اس سند میں واضح ہے کہ یہ حدیث مرفوع نہیں بلکہ جابر کا قول ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ ہم نے یہاں علت حدیث کی دس اقسام بیان کی ہیں اور باقی اقسام کا ذکر نہیں کیا ہے۔ یہ دس قسمیں ہم نے اس لیے بیان کر دی ہیں کہ بے شمار معلول احادیث کے لیے یہ مثال بن سکیں اور اس علم کے متبحر حضرات صحیح راستہ اختیار کر سکیں کیونکہ علل حدیث کی پہچان فن حدیث کا بڑا اہم شعبہ ہے۔

علم حدیث کی اٹھائیسویں قسم

یہ ہے شاذ روایات کی پہچان۔ یہ معلول سے الگ چیز ہے۔ معلول تو وہ ہے جس کی علت معلوم ہو جاتی ہے مثلاً یہ کہ ایک حدیث دوسری میں داخل ہو گئی ہے یا راوی کو وہم ہو گیا ہے یا کسی ایک نے مرسل حدیث بیان کی اور وہم کرنے والے نے اسے متصل بنا دیا۔ لیکن شاذ دوسری چیز ہے۔ یہ ایسی حدیث ہے جسے کوئی ایک ہی ثقہ بیان کرتا ہے اور اس حدیث کے لیے کوئی "متابع" (تائید کرنے والی) حدیث موجود نہیں ہوتی۔ میں نے ابوبکر احمد بن محمد متکلم اشقر کو، انھوں نے ابوبکر محمد بن اسحاق کو اور انھوں نے یونس عبدالاعلیٰ کو شافعی کا یہ قول بیان کرتے سنا ہے کہ شاذ حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ اسے ایک ثقہ روایت کرے اور اس کے سوا کوئی دوسرا روایت نہ کرے بلکہ شاذ حدیث یہ ہے کہ ایک ثقہ ایسی حدیث روایت کرے کہ دوسرے لوگ اس کے خلاف حدیث روایت کریں۔ اس کی مثال یہ ہے:

حدثنا ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ قال ثنا موسی بن ھارون قال ثنا قتیبۃ بن سعید قال ثنا اللیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوۃ تبوک اذا ارتحل قبل زیغ الشمس اخّر الظھر حتی یجمعھا الی العصر فیصلیھما جمیعا واذا ارتحل بعد زیغ الشمس صلی الظھر والعصر جمیعاً ثم سار، وکان اذا ارتحل قبل المغرب اخّر المغرب حتی یصلیھا مع العشاء واذا ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلّاھا مع المغرب۔

اس سند میں معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر حضور جب سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہوتے تو ظہر میں تاخیر کر کے اسے عصر سے ملا کر دونوں نمازیں ادا فرماتے اور جب سورج ڈھلنے کے بعد روانہ ہوتے تو ظہر و عصر دونوں ادا فرما کر روانہ ہوتے اور جب مغرب سے پہلے روانہ ہوتے تو مغرب میں تاخیر کر کے اسے عشا سے ملا لیتے اور اگر مغرب کے بعد سفر فرماتے تو عشاء میں جلدی کر کے اسے مغرب کے ساتھ ادا فرما لیتے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: اس حدیث کے راوی ثقہ ائمہ ہیں تاہم اس کی اسناد شاذ ہے لیکن ہمیں اس کے متن میں کسی ایسی علت کا علم نہیں جو ہم بیان کر سکیں۔ اگر یہ حدیث لیث عن ابی الزبیر عن ابی الطفیل ہوتی تو ہم اس کی علت بتا دیتے۔ اور اگر یزید بن ابی حبیب عن ابی الزبیر ہوتی جب بھی ہم اس کی علت بتا دیتے۔ لیکن چونکہ ہم یہاں یہ دونوں علتیں نہیں پاتے اس لیے یہ معلول حدیث سے باہر ہے۔ پھر جب ہم دیکھتے ہیں کہ یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل کی کوئی روایت موجود نہیں، نیز یہ متن اس انداز سے نہ ابو الطفیل کے کسی شاگرد سے مروی ہے اور نہ کسی ایسے شخص سے مروی ہے جو عن معاذ بن جبل عن ابی الطفیل روایت کرتا ہو تو ہم اس حدیث کو شاذ کہتے ہیں۔

ہم سے لوگوں نے ابو العباس ثقفی کی زبانی قتیبہ بن سعید کا یہ قول بیان کیا ہے کہ اس حدیث پر احمد بن حنبل، علی بن المدینی، یحییٰ بن معین، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خیثمہ اور دو مزید محدثین یعنی سات ائمہ حدیث کی علامت بنی ہوئی ہے جنہوں نے ان سے (قتیبہ سے) یہ حدیث لکھی ہے اور ہم سے احمد بن جعفر قطیعی نے اپنے والد عبد اللہ بن احمد بن حنبل کا یہ قول بیان کیا کہ ہم سے بھی قتیبہ نے یہ حدیث بیان کی ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: ائمہ حدیث نے یہ روایت قتیبہ سے سنی تھی لیکن اس کی اسناد اور متن دونوں پر تعجب ہے کہ ان میں سے کسی ایک کے متعلق بھی اس کی علت بیان کرنے کا ذکر ہم تک نہیں پہنچا۔ ہمیں حافظ ابو علی نے بھی یہ باب پڑھ کر سنایا اور امام مصر ابو عبد الرحمان نسائی نے عن قتیبہ بن سعید سے روایت کیا مگر نہ ابو عبد الرحمان

Marfat.com

نے اس کی کوئی علت بیان کی نہ ابو علی نے۔ لیکن ہم نے غور کیا تو قتیبہ بن سعید کے ثقہ و مامون ہونے کے باوجود یہ حدیث موضوع نکلی۔

حدثنی ابوالحسن محمد بن موسی بن عمران الفقیہ قال ثنا محمد بن اسحاق بن خزیمۃ قال سمعت صالح بن محمد حفصویہ النیسابوری قال ابوبکر وھو صاحب حدیث یقول سمعت محمد بن اسماعیل البخاری یقول قلت لقتیبۃ بن سعید.....

اس سند میں ہے کہ محمد بن اسماعیل بخاری نے قتیبہ سے دریافت کیا کہ یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل کی یہ حدیث آپ نے کس سے لی ہے۔ قتیبہ نے جواب دیا کہ خالد مدائنی سے۔ بخاری نے کہا کہ: خالد مدائنی شیوخ حدیث کے نام سے احادیث داخل کر دیا کرتا تھا۔ اسی قسم کی ایک مثال یہ ہے:

حدثنا ابوالعباس محمد بن احمد المحبوبی بمرو الثقۃ المامون من اصل کتابہ قال حدثنا ابوالحسن احمد بن سیار قال ثنا محمد بن کثیر العبدی قال ثنا سفیان الثوری قال حدثنی ابوالزبیر عن جابر بن عبداللہ الانصاری قال.....

اس سند میں جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ: میں نے حضورؐ کو نماز ظہر میں دیکھا کہ تکبیر تحریمہ کہتے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: یہ حدیث اپنی اسناد اور متن دونوں ہی کے لحاظ سے شاذ ہے کیونکہ ہمیں اس کی علت کا علم نہیں۔ ثوری عن ابی الزبیر یہ حدیث موجود نہیں اور رفع یدین کی حدیث میں کسی نے یہ ذکر نہیں کیا ہے کہ یہ نماز ظہر تھی یا کوئی اور نماز تھی۔ نیز بجز ابراہیم بن طہمان کے ہمیں کسی ایسے شخص کا علم نہیں جس نے ابوالزبیر سے یہ روایت کی ہو۔ ابراہیم اس میں متفرد ہیں۔ ہاں ایک حدیث ہے جو سلیمان بن احمد مطلبی نے زیاد بن سوقہ سے بیان کی ہے مگر سلیمان متروک ہے۔ یہ حدیث وضع کیا کرتا تھا۔ میں نے اپنے کچھ رفقا کو اس

حدیث کی یہ علت بیان کرتے سنا ہے کہ یہ محمد بن کثیر عن ابراہیم بن طہمان مروی ہے۔ لیکن یہ فاش غلطی ہے۔ محمد بن کثیر نے ایک حرف بھی ابراہیم بن طہمان سے نہیں روایت کیا ہے۔ لوگوں کو قیاساً یہ وہم ہوا ہے کہ جس طرح ابوحذیفہ ابراہیم بن طہمان سے روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح محمد بن کثیر بھی روایت کرتے ہوں گے اس لیے کہ دونوں کے دونوں ثوری سے روایت کرتے ہیں لیکن یہ درست نہیں۔ ابوحذیفہ تو ایسے لوگوں سے روایت کرتے ہیں جنھوں نے محمد بن کثیر سے کچھ بھی نہیں سنا۔ مثلاً ابراہیم بن طہمان، بشر بن عباد اور عکرمہ بن عمار وغیرہ۔ یہ سب اکابر شیوخ ہیں (جن سے محمد بن کثیر نے سنا ہی نہیں)

حدثنا ابو الحسین عبد الرحمان بن نصر المصری الاصم ببغداد قال ثنا ابو عمرو بن خزیمة البصری بمصر قال ثنا محمد بن عبد الله الانصاری قال حدثنا ابی عن ثمامة عن انس قال: کان قیس بن سعد من النبی صلی الله علیه وسلم بمنزلة صاحب الشرط من الامیر یعنی ینظر فی امورہ۔ وحدثنا جماعة من مشائخنا عن ابی بکر محمد بن اسحاق قال حدثنی ابو عمرو محمد بن خزیمة البصری وکان ثقة فذکر الحدیث بنحوہ۔

ان دونوں سندوں میں حضرت انس سے روایت ہے کہ قیس بن سعد حضورؐ کے لیے منزلہ باڈی گارڈ کے تھے جو حضورؐ کے معاملات پر نظر رکھتے تھے۔ نیز ہمارے مشائخ ایک جماعت نے ابوبکر محمد بن اسحاق کی زبانی بیان کیا کہ ابوعمرو محمد بن خزیمہ بصری نے جو ثقہ ہیں اسی طرح یہ حدیث بیان کی۔

حاکم کہتے ہیں کہ یہ بالکل ہی شاذ ہے کیونکہ اس کے رواۃ گو ثقہ ہیں مگر نہ انس رضؓ سے اس روایت کا کوئی ثبوت ہے نہ کسی اور صحابی سے کسی دوسری سند سے اس کی روایت ہے۔

Marfat.com

علم حدیث کی انتیسویں قسم

یہ علم حدیث حضورؐ کی ایسی سنتوں کے علم پر مشتمل ہے جس کے خلاف دوسری سنتیں موجود ہیں اور صحت وسقم میں دونوں ہی برابر کا درجہ رکھتی ہیں۔ لہٰذا اصحاب مذاہب ان میں سے کسی ایک کو اپنے لیے حجت قرار دے لیتے ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے:

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال انا الربیع بن سلیمان قال اخبرنا الشافعی قال اخبرنا سفیان عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ قال خرجنا.....الخ

اس سند میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ تم لوگ حضورؐ کے ساتھ (سفر حج میں) نکلے تو حضورؐ نے فرمایا، جو چاہے وہ حج وعمرہ دونوں کا اہلال[1] کرے اور جو چاہے وہ صرف حج کا اہلال کرے۔ پھر حضرت عائشہؓ نے کہا کہ حضورؐ نے صرف حج کا اہلال فرمایا۔ کچھ لوگوں نے حج وعمرہ دونوں کا اہلال کیا اور کچھ نے صرف عمرے کا اہلال کیا اور میں بھی انہی لوگوں میں تھی جنھوں نے صرف عمرے کا اہلال کیا۔

حدثنا ابو الحسین احمد بن عثمان المقری ببغداد قال حدثنا محمد بن ماھان قال ثنا عبد الرحمان بن مھدی قال ثنا مالک بن انس عن عبد الرحمان بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افرد الحج۔

اس سند میں یہ روایت حضرت عائشہؓ سے ہے کہ حضورؐ نے افرادِ حج فرمایا۔

اخبرنی عمر بن صفوان الجمحی بمکۃ قال حدثنا علی بن عبد العزیز

---

[1] اہلال کے معنی ہیں احرام باندھ کر مخصوص کلمات ادا کرنا۔

Marfat.com

قال حدثنا ابراهيم بن زياد سبلان قال ثنا عباد بن عباد عن ١٣٣
عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال..... الخ

اس سند میں بھی یہی مضمون ابن عمر سے ہے کہ ہم نے حضورؐ کے ساتھ افراد حج کیا۔

حاکم کہتے ہیں کہ: ان روایتوں نیز جابر بن عبد اللہ کی روایتوں سے بھی صراحت کے ساتھ یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضورؐ نے حج افراد کیا تھا۔ یہ سب روائتیں صحیح ہیں موجود ہیں، لیکن جو روائتیں ان کے بالکل خلاف جاتی ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) اخبرنا ابو العباس محمد بن احمد المحبوبی بمرو قال ثنا سعید بن مسعود قال حدثنا عبید اللہ بن موسی قال اخبرنا سفیان عن قیس بن مسلم طارق بن شهاب عن ابی موسی قال قدمت..... الخ

اس سند میں ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ: میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت حضورؐ بطحاء میں تھے۔ حضورؐ نے پوچھا: تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ عرض کیا: جس کا احرام حضورؐ نے باندھا ہے۔ پوچھا: کوئی ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ لائے ہو؟ عرض کیا: نہیں، فرمایا: پھر صرف طواف کعبہ اور سعی بین الصفا والمروہ کر کے احرام اتار لو[1]۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔

(۲) اخبرنا احمد بن جعفر القطیعی قال ثنا عبد اللہ بن احمد بن حنبل قال حدثنی ابی قال ثنا محمد بن جعفر قال ثنا شعبة عن قتادة قال قال عبد اللہ بن شقیق..... الخ

اس سند میں عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ: عثمانؓ حج تمتع سے منع کرتے تھے اور علیؓ اس کا حکم دیتے تھے۔ عثمانؓ نے علیؓ سے اعتراضاً یا سوالاً کچھ کہا تو علیؓ نے کہا: آپ جانتے ہیں کہ ہم لوگوں نے حضورؐ کے ساتھ حج تمتع کیا ہے۔ عثمان نے کہا: ہاں کیا ہے لیکن ہمیں اس وقت خطرات تھے۔

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ حضورؐ کے ساتھ ہدی تھا اور حضورؐ قارن تھے کیونکہ مفرد پر قربانی نہیں

(۳) اخبرنا ابو العباس المحبوبی قال ثنا احمد بن سیار قال حدثنا محمد بن کثیر قال ثنا سفیان بن عُیینہ بن قیس عن سعد بن مالک انہ سمع..... الخ

اس سند میں ہے کہ سعد بن مالک نے جب معاویہ کو حج تمتع سے منع کرتے سنا، تو سعد نے کہا: ہم لوگوں نے حضورؐ کے ساتھ حج تمتع ادا کیا ہے اور معاویہ اس وقت مکے میں بحالت کفر تھے۔

ص۱۲۳ (۴) حدثنا ابو بکر بن اسحاق الامام قال اخبرنا احمد بن ابراھیم قال حدثنا ابن بُکیر قال حدثنی اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شھاب عن سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر قال: تمتع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بالعمرۃ الی الحج (الحدیث)

اس سند میں عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ حجۃ الوداع میں حضورؐ نے حج تمتع فرمایا تھا۔

حاکم کہتے ہیں کہ یہ تمام روائتیں صحیح ہیں موجود ہیں جن سے صاف واضح ہوتا ہے کہ حضورؐ نے (افراد نہیں) بلکہ تمتع فرمایا تھا، لیکن بعض روائتیں ان صحیح روایات کے بھی خلاف ہیں (جن میں افراد اور تمتع دونوں کی نفی اور قران[1] کی تائید ہوتی ہے) مثلاً:

(۱) اخبرنا ابو سھل احمد بن محمد الزیادی قال ثنا محمد بن الفرج الازرق قال حدثنا الحسن بن موسی الاشیب قال ثنا شعبۃ عن حُمید بن ھلال قال سمعت مطرفا قال قال لی عمران بن حصین..... الخ

اس سند میں ہے کہ عمران بن حصین نے مطرف سے کہا کہ میں تمہیں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو امید ہے کہ اللہ تمہارے لیے اسے سود مند بنائے گا۔ سنو حضورؐ نے حج اور عمرے کو یکجا کیا تھا (یعنی قران کیا تھا) اور اس سے منع نہیں فرمایا۔ یہاں تک کہ حضورؐ کی وفات ہوگئی اور قران کی کوئی آیت اس کی تحریم کے لیے نہیں نازل ہوئی۔

---

[1] قران کا مطلب ہے عمرے کا احرام حج ختم کرنے تک باندھے رہنا۔

(۲) حدثنا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب قال ثنا ابراھیم بن عبد اللہ قال اخبرنا یزید بن ھارون قال اخبرنا حمید عن بکر عن انس قال..... الخ

اس سند میں انس کہتے ہیں کہ میں حضورؐ کو حج و عمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ[1] کرتے سنا ہے۔ حمید نے ابوبکرہ سے روایت کیا کہ میں نے ابن عمر سے اس بات کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا، کہ حضورؐ نے فقط حج کا تلبیہ فرمایا تھا۔ پھر میں نے ابن عمر کی یہ بات انس سے بیان کی تو وہ بولے کہ: تم لوگ ہمیں بچہ سمجھتے ہو۔ میں نے خود حضورؐ کو لبیک عمرۃً و حجاً فرماتے سنا ہے — خود ابن عمر اور اسماء بنت ابی بکر سے بھی ایسی روایت موجود ہے۔ اور ان سب روایتوں میں یہ صراحت ہے کہ حضورؐ نے حج قران فرمایا۔ یہ اگرچہ ایک ہی حج تھا لیکن ایک دوسرے سے متصادم ہونے والی سب روائتیں بھی صحیح ہیں — امام ابوبکر محمد بن اسحاق نے ان تمام روایتوں پر سیر حاصل گفتگو کی ہے اور حج تمتع کو ترجیح دی ہے۔ احمد بن حنبل اور اسحاق نے بھی یہی راہ اختیار کی ہے۔ شافعی نے افراد حج کو اور ابوحنیفہ نے قران حج کو اختیار کیا ہے۔

متناقض روایتوں کی دوسری مثال یہ ہے:

(۱) حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال ثنا الحسن بن علی بن عفان العامری قال ثنا محمد بن عبید عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر ان عمر قال..... الخ

اس سند میں حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ: یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی بحالت جنابت سو سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں اگر وضو کر لے۔

(۲) حدثنا ابو عبد اللہ الشیبانی قال ثنا ابراھیم بن عبد اللہ قال اخبرنا وھب بن جریر قال انا شعبۃ عن الحکم عن ابراھیم عن الاسو

---

[1] لبیک اللھم لبیک..... الخ کہنا۔

Marfat.com

عن عائشة انها قالت..... الخ

اس سند میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب حضورؐ بحالت جنابت سونے یا کھانے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرما لیتے۔

حاکم کہتے ہیں کہ یہ روائتیں صحیح ہیں اور ان کا تعارض جن روایتوں سے ہوتا ہے وہ یہ ہیں:

(۱) اخبرنا ابو بکر محمد بن عبد الله بن عتاب العبدی قال ثنا ابو قلابة۔ محمد بن سلیمان قالا حدثنا ابو عاصم عن سفیان الثوری عن ابی اسحاق عن الاسود بن یزید عن عائشة قالت..... الخ

اس سند میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضورؐ بحالت جنابت پانی کو چھوئے بغیر سو جاتے تھے۔

(۲) اخبرنا احمد بن سلیمان الفقیه قال ثنا جعفر بن محمد بن شاکر قال حدثنا عفان قال حدثنا ابو عوانة عن ابی اسحاق عن الاسود قال..... الخ

اس سند میں ہے کہ اسود نے حضرت عائشہؓ سے حضورؐ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو آپؓ نے کچھ باتیں بتائیں اور کہا کہ نماز ادا فرمانے کے بعد حضورؐ بستر پر چلے جاتے۔ پھر اگر قربت کی ضرورت محسوس فرماتے تو فراغت کے بعد اسی حالت میں سو جاتے اور پانی کو چھوتے بھی نہ تھے۔

حاکم کہتے ہیں کہ یہ تمام اسانید صحیح ہیں، مگر دونوں طرح کی حدیثیں باہم متصادم ہیں۔ اہل مدینہ و کوفہ کی روائتیں وضو پر متفق ہیں اور ابو اسحاق سبیعی کی روایات اس سے متعارض ہیں۔

تعارض روایات کی تفسیری مثال:

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال ثنا بحر بن نصر قال قرئ علی ابن وهب اخبرک مالک بن انس واللیث بن سعد ویونس بن یزید وابن سمعان ان ابن شهاب اخبرهم قال اخبرنی انس بن مالک ان..... الخ

اس سند میں انس بن مالک کہتے ہیں کہ حضورؐ (ایک بار) گھوڑے پر سوار ہوئے تو گر

Marfat.com

پڑے اور آپؐ کی دائیں جانب چوٹ آگئی۔ حضورؐ نے ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی اور ہم لوگوں نے بھی حضورؐ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: امام تو اس لیے ہوتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ لہٰذا اگر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔ وہ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع میں جاؤ۔ جب وہ سر اٹھائے تو تم سر اٹھاؤ اور جب وہ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا لک الحمد" کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب کے سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

حاکم کہتے ہیں کہ یہ روایت صحیحین میں موجود ہے اور صحابہ میں اس کے اور شواہد بھی موجود ہیں لیکن اس سے جس روایت کا تعارض ہوتا ہے وہ یہ ہے:

حدثنا ابوبکر بن اسحاق قال اخبرنا محمد بن احمد بن النضر قال حدثنا معاویۃ بن عمرو قال ثنا زائدۃ ح وحدثنا محمد بن صالح قال ثنا محمد بن عمرو الحرشی قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا زائدۃ قال ثنا موسیٰ بن ابی عائشۃ عن عبید اللہ بن عبد اللہ قال..... الخ

اس سند میں عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور کہا کہ کیا آپؓ حضورؐ کی وفات کا کچھ حال بیان فرمائیں گی؟ بولیں: ہاں جب حضورؐ بہت کمزور ہو گئے تو مجھ سے دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس کے بعد عبید اللہ نے پوری حدیث بیان کی جس میں حضورؐ کا حجرے سے باہر آنے اور حضرت ابوبکر کے پہلو میں بیٹھ کر امامت فرمانے اور لوگوں کا حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز ادا کرنے کا ذکر ہے۔ اس حدیث میں حضرت عائشہؓ نے یہ بھی بتایا کہ حضورؐ کی نماز بیٹھ کر ہوئی تھی اور حضرت ابوبکر کھڑے ہو کر اقتدا کر رہے تھے۔

حاکم کہتے ہیں کہ حضورؐ کی اس نماز کو نیز حضرت ابوبکر کو باجماعت نماز پڑھانے کے ارشاد نبویؐ کو حضرت عائشہؓ کے علاوہ اور بھی بہت سے صحابہ نے روایت کیا ہے مثلاً عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب، عباس بن عبد المطلب، زید بن ارقم، عبد اللہ بن عباس، ابوموسیٰ اشعری

Marfat.com

عبداللہ بن زمعہ، سالم بن عبید، انس بن مالک، عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عمر وغیرہم صحیح میں ان روایتوں کا بڑا حصہ موجود ہے اور ظاہر ہے کہ یہ حضورؐ کے دونوں طرزِ عمل میں یہ آخری ہے۔

۱۲۵ تعارض روایات کی چوتھی مثال:

حدثنا ابوالعباس محمد بن یعقوب قال اخبرنا الربیع بن سلیمان قال اخبرنا الشافعی قال اخبرنا مالک عن نافع عن نبیہ بن وھب ان عمر بن عبید اللہ اراد ان یزوج طلحۃ بن عمر بنت شیبۃ بن جبیر فارسل الی ابان بن عثمان لیحضر ذلک وھو امیر الحاج فقال ابان سمعت عثمان بن عفان یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول .....

اس اسناد میں ہے کہ عمر بن عبید اللہ نے طلحہ بن عمر کا نکاح شیبہ بن جبیر کی لڑکی سے کرنا چاہا تو ابان بن عثمان کو، جو اس وقت امیر الحاج تھے شرکت کی دعوت دی۔ ابان نے حضرت عثمان کی زبانی حضورؐ کا یہ ارشاد بیان کیا کہ: حالت احرام میں نہ کوئی نکاح کرے نہ نکاح کرائے اور نہ پیغام نکاح بھیجے۔

حاکم کہتے ہیں کہ حالت احرام میں نکاح کی ممانعت کا باب صحیح میں اکثر جگہ موجود ہے۔ اور اس کے خلاف جو روایتیں ہیں وہ یہ ہیں:

حدثنی علی بن حمشاذ العدل قال حدثنا اسماعیل بن اسحاق القاضی قال حدثنا علی بن المدینی قال ثنا سفیان قال ثنا عمرو بن دینار عن جابر بن زید عن ابن عباس ان .....

اس اسناد میں ابن عباس سے روایت ہے کہ: کہ حضورؐ نے حضرت میمونہ سے بحالت احرام نکاح کیا۔

حاکم کہتے ہیں کہ ابن عباس کی یہ روایت سعید بن جبیر، عطاء بن رباح، طاؤس بن کیسان، عکرمہ مولی ابن عباس، مجاہد بن جبر اور عبداللہ بن ابی ملکیہ وغیرہم سے بھی مروی

ہے۔ سعید بن مسیب اس حدیث سے انکار کرتے تھے اور یزید بن اصم ابو رافع کا یہ قول روایت کرتے تھے کہ : ندا کی قسم میں حضورؐ اور میمونہ کے درمیان قاصد تھا اور حضورؐ نے حلال ہی نکاح فرمایا۔ میں (حاکم) نے اس حدیث کی علت کتاب الاکلیل میں عمرۃ القضا کے بیان میں ایسی شرح وبسط کے ساتھ بیان کر دی ہے۔ جس سے مجھے پورا اطمینان ہے۔

تعارض روایات کی پانچویں مثال :

اخبرنا اسماعیل بن محمد بن الفضل الشعرانی قال حدثنا عبدی قال ثنا عبد اللہ بن صالح قال اخبرنا ابن لهيعة عن محمد بن المنكدر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : الحج والعمرۃ فریضتان واجبتان۔

اس سند سے حضورؐ کا یہ ارشاد مروی ہے کہ حج اور عمرہ دونوں ضروری فریضے ہیں لیکن حجاج بن ارطاۃ کی حدیث اس کے خلاف جاتی ہے۔ وہ یہ ہے :

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال حدثنا ابراہیم بن مرزوق قال ثنا نهد بن حميان قال ثنا عبد الواحد بن زیاد قال ثنا الحجاج بن ارطاۃ عن محمد بن المنكدر عن جابر ان.....

اس اسناد میں یہ روایت ہے کہ ایک شخص نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ عمرہ واجب ہے؟ حضورؐ نے فرمایا : نہیں۔ البتہ اگر تم عمرہ ادا کرو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

تعارض روایات کی چھٹی مثال یہ ہے :

حدثنا ابو بكر بن اسحاق و علی بن حماد و جعفر بن محمد الخلدی عمرو بن محمد العدل و ابو بكر بن بالويه و الحسن بن محمد الخلال قالوا الامام اخبرنا و قالوا حدثنا عبد اللہ بن ایوب بن زاذان العنبر قال ثنا محمد بن سلیمان الذهلی قال ثنا عبد الوارث بن سعید قال...

اس اسناد میں عبد الوارث بن سعید کہتے ہیں کہ میں مکے میں گیا تو وہاں ابو حنیفہ ابن ابی لیلیٰ

Marfat.com

اور ابن شبرمہ کو پایا۔ میں نے ابوحنیفہ سے پوچھا کہ ایک شخص کوئی سودا کرے اور اس کے ساتھ کوئی شرط بھی لگا دے تو آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔؟ ابوحنیفہ نے جواب دیا کہ ایسا سودا بھی باطل ہے اور شرط بھی باطل ہے۔ پھر میں نے ابن ابی لیلیٰ سے یہی سوال کیا تو انھوں نے جواب دیا کہ: ایسی بیع تو جائز ہے مگر شرط باطل ہو گی۔ پھر میں نے ابن شبرمہ کے پاس آکر یہی مسئلہ دریافت کیا تو وہ بولے کہ: ایسی بیع اور شرط دونوں جائز ہیں۔ میں نے کہا کیا عجیب بات ہے کہ عراق کے آپ تینوں فقہا ایک ہی مسئلے میں مجھے مختلف جواب دے رہے ہیں۔ پھر میں نے ابوحنیفہ کے پاس آکر یہ صورت حال بیان کی تو آپ نے کہا: مجھے نہیں معلوم کہ ان دونوں نے کیا جواب دیا۔ مجھ سے تو عمرو بن شعیب نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ان (عمرو) کے دادا نے بیان کیا کہ حضورؐ نے بیع اور شرط سے منع فرمایا ہے۔ لہٰذا بیع اور شرط دونوں ہی باطل ہیں۔ پھر میں نے ابن ابی لیلیٰ کے پاس آکر اس کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ ان دونوں نے کیا جواب دیا۔ مجھ سے تو ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ نے بیان کیا ہے کہ مجھے تو حضورؐ نے یہ حکم دیا تھا کہ میں بریرہ کو خرید لوں پھر اسے آزاد کر دوں۔ لہٰذا بیع جائز اور شرط باطل ہے۔ پھر میں نے ابن شبرمہ کے پاس آکر یہ سارا واقعہ بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ ان دونوں نے کیا کہا۔ مجھ سے تو سعید بن شداد عن محارب بن دثار عن جابر نے بیان کیا کہ میں (جابر) نے حضور اکرمؐ کے ہاتھ ایک ناقے کا سودا کیا تھا اور حضورؐ نے یہ شرط رکھی تھی کہ اسے مدینے تک پہنچا دیا جائے۔ پس ایسی بیع بھی جائز ہے اور شرط بھی۔

حاکم کہتے ہیں کہ میں نے مثال کے طور پر یہ حدیثیں پیش کی ہیں ورنہ ایسی حدیثیں بہت ہیں جن کو شرح و بسط سے ذکر کرنے کی اس کتاب میں گنجائش نہیں۔

Marfat.com

علم حدیث کی تیسویں قسم

علم حدیث کی یہ قسم ایسی روایات سے تعلق رکھتی ہے جن میں کسی جہت سے بھی کوئی تعارض نہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے:

حدثنا ابو عبد الله محمد بن علی الصنعانی بمکة قال ثنا اسحاق بن ابراهیم بن عباد قال انا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن الزهری قال اخبرنی القاسم بن محمد ان عائشة اخبرته ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل علیها وهی مستترة بقرام فیه صورة تماثیل فتلون وجهه ثم اهوی القرام فهتکه بیده ثم قال: ان اشد الناس عذابا یوم القیامة الذین یشبهون بخلق الله۔

اس اسناد میں حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ حضورؐ ان کے پاس آئے اور وہ ایک ایسی چادر اوڑھے ہوئے تھیں جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ بس حضورؐ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ پھر حضورؐ نے اس چادر کو اپنے ہاتھ سے لے کر پھاڑ ڈالا اور فرمایا کہ: بروز حشر سب سے زیادہ عذاب کے مستحق وہ لوگ ہوں گے جو مخلوق خداوندی کی مشابہت پیدا کرتے ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ یہ صحیح سند ہے جس کے خلاف کوئی روایت نہیں[1]

---

[1] اس موقع پر میری ایک کتاب "مقالات" میں اسلام اور تصویر کا مضمون پڑھ لینا مفید ہوگا یہ کتاب ادارۂ ثقافت اسلامیہ سے شائع ہوئی ہے۔

Marfat.com

دوسری مثال یہ ہے:

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال ثنا ابراھیم بن مرزوق قال ثنا وھب بن جریر قال ثنا شعبۃ عن سماک بن حرب عن مصعب بن سعد عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا یقبل اللہ صلوۃ بغیر طھور ولا صدقۃ من غلول۔

اس اسناد میں حضورؐ کا یہ ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے کوئی نماز اور خیانت کا کوئی صدقہ قبول نہیں فرماتا۔

حاکم کہتے ہیں کہ یہ بھی سنت صحیحہ ہے جس کی معارض کوئی روایت نہیں۔

تیسری مثال:

اخبرنا احمد بن سلیمان الموصلی قال ثنا علی بن حرب قال ثنا سفیان عن الزھری عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: اذا وضع العشاء واقیمت الصلوۃ فابدؤا بالعشاء۔

اس اسناد میں حضورؐ کا یہ ارشاد ہے کہ: جب طعام شب (سامنے) رکھ دیا جائے اور ادھر نماز شب کھڑی ہو جائے تو آغاز کھانے سے کرو۔

حاکم کہتے ہیں کہ: اس سنت صحیحہ کے خلاف بھی کوئی روایت نہیں۔

چوتھی مثال:

اخبرنا حمزۃ بن العباس العنبی [ببغداد] حدثنا محمد بن عیسی المدائنی قال حدثنا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ قالت جاءت امرأۃ رفاعۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت: ان رفاعۃ طلقنی فبت طلاقی فتزوجت عبد الرحمان بن الزبیر وانما معہ مثل ھدبۃ الثوب فقال: اتریدین ان ترجعی الی رفاعۃ؟ لا۔ حتی تزوقی عسیلتہ ویذوق عسیلتک۔ وابو بکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وخالد بن سعید ینتظر ان یؤذن لہ فقال یا ابا بکر الا تسمع ما تجھر بہ عند رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم؟

اس اسناد میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رفاعہ کی بیوی نے حضورؐ کے پاس آکر کہا کہ: رفاعہ نے مجھے طلاق دی اور طلاق بتہ دی (عدت کے بعد) میں نے عبد الرحمان بن زبیر سے نکاح کر لیا مگر اس کے پاس تو کپڑے کی جھالر کے سوا کچھ بھی نہیں (یعنی وہ نامرد ہے) حضورؐ نے فرمایا: تم رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو مگر ایسا اس وقت تک نہیں ہوگا، جب تک تو اس کا اور وہ تمہارا شہد نہ چکھ لے۔ (یعنی مکمل مواصلت نہ ہو) اس وقت حضورؐ کے پاس حضرت ابوبکر موجود تھے اور خالد بن سعید اس انتظار میں تھے کہ انھیں (اس عورت کو کچھ تنبیہہ کرنے) کا حکم ملے۔ آخر انھوں نے کہا کہ: اے ابوبکر! یہ عورت جس بے حجابی سے حضورؐ کے سامنے بات کر رہی ہے کیا آپ اسے سن نہیں رہے ہیں؟

حاکم کہتے ہیں یہ بھی ایسی روایت ہے جس کے خلاف کوئی روایت نہیں۔

پانچویں مثال:

حدثنا ابو العباس محمد بن احمد المحبوبی بمرو قال ثنا الفضل بن عبد الجبار قال ثنا النضر بن شمیل قال اخبرنا ابن جریج عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.....

اس اسناد میں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ: اسلام میں کوئی شغار نہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ اس سنت صحیحہ کی بھی معارض کوئی روایت نہیں۔ عثمان بن سعید دارمی نے اس باب میں ایک ضخیم کتاب تصنیف کی ہے۔

علم حدیث کی اکتیسویں قسم

اس حدیث کا تعلق ان فقہی زائد الفاظ کی پہچان سے ہے جو تنہا کسی ایک ہی راوی کی روایت میں ہوتے ہیں۔ اولاً تو ایسی روایت کا وجود ہی بہت کم ہے، دوسرے اسے یاد رکھنے والے فنکار بھی بہت کم ہیں۔ اس کو یاد رکھنے والے بغداد میں ابوبکر عبداللہ بن محمد بن زیاد فقیہہ نیساپوری ہیں اور خراسان میں ابونعیم عبدالملک بن محمد بن عدی جرجانی ہیں اور ان دونوں کے بعد ہمارے شیخ ابوالولید ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اس قسم کی ایک مثال یہ ہے:

حدثنا ابوعمرو عثمان بن احمد بن السماک قال حدثنا الحسن بن مکرم قال ثنا عثمان بن مغول عن الولید بن عیزار عن ابی عمرو الشیبانی عن عبداللہ بن مسعود قال .....

ص ۱۳۱ اس اسناد میں ابن مسعود نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا: اوّل وقت میں نماز۔ میں (ابن مسعود) نے پوچھا: اس کے بعد؟ فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ۔ پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا: والدین کے ساتھ حسنِ سلوک۔

حاکم کہتے ہیں کہ: یہ صحیح اور محفوظ حدیث ہے جسے ائمہ کی ایک جماعت نے عن مالک بن مغول اور عن عثمان بن عمر روایت کیا ہے لیکن اس میں "اوّل وقت" کا کوئی ذکر نہیں۔ یہ لفظ صرف بندار بن بشّار اور حسن بن مکرم کے ہاں ہے اور یہ دونوں بہرحال ثقہ ہیں [اور فقیہہ بھی]

دوسری مثال یہ ہے:- اخبرنا عبداللہ الحسین بن الحسن الطوسی

Marfat.com

بنیسابور والو محمد عبد اللہ بن محمد الخزاعی بمکۃ قالا حدثنا الو یحییٰ بن ابی مسرۃ قال ثنا یحیی بن محمد الجاری قال ثنا زکریا بن ابراھیم بن عبد اللہ بن مطیع عن ابیہ عن جدہ عن ابن عمر قال .....

اس اسناد میں عبد اللہ بن عمر حضورؐ کا یہ ارشاد بیان کرتے ہیں کہ: جو شخص سونے یا چاندی کے برتن یا کسی ایسے برتن میں جس میں سونے چاندی کا کوئی جز ہو کچھ پیئے گا، تو اس کے شکم میں آتش دوزخ گڑگڑاتی رہے گی۔

حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث اُم المومنین اُم سلمہؓ سے مروی ہے اور صحیح میں موجود ہے اور دوسرے طبقے سے بھی ابن عمر سے یہ روایت ہے لیکن "کسی ایسے برتن میں جس میں سونے چاندی کا جز ہو" کا لفظ ہم نے صرف اسی مذکورہ اسناد ہی سے لے کر لکھا ہے۔

تیسری مثال:

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال ثنا محمد بن الجھم الموجہ قال حدثنا نصر بن حماد قال اخبرنا ابو معشر عن نافع عن ابن عمر قال .....

اس اسناد میں عبد اللہ بن عمر حضورؐ کی حدیث یوں بیان کرتے ہیں کہ: حضورؐ نے ہم لوگوں کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم ہر چھوٹے بڑے، غلام اور آزاد کی طرف سے ایک صاع کھجور یا منقی یا جَو یا گیہوں صدقہ فطر میں دیں اور یہ بھی حکم فرماتے تھے کہ یہ صدقہ نماز عید سے پہلے نکالیں اور حضورؐ اسے قبل اس کے کہ لوگ عید گاہ سے واپس ہوں تقسیم فرما دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ: آج تو ان غریبوں کو چل پھر کر مانگنے سے بے نیاز کر دو۔

حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث ائمہ حدیث کی ایک جماعت نے نافع سے روایت کی ہے مگر انھوں نے اس میں ایک صاع گیہوں کا ذکر نہیں کیا ہے۔ سعید بن عبد الرحمٰن جمحی اس سند میں جو عن عبید اللہ بن عمر عن نافع مروی ہے، منفرد ہیں۔ ص ۱۳۱

چوتھی مثال:۔ حدثنا ابو بکر بن اسحاق الامام قال اخبرنا الاصم

Marfat.com

قال حدثنا عبد اللہ بن رجاء قال ثنا ھمام عن محمد بن جابر عن قیس بن طلق عن ابیہ انہ سأل .....

اس سند میں طلق نے یا کسی اور نے حضورؐ سے مسئلہ دریافت کیا کہ میں نماز میں اپنی ران کو کھجانے لگا تو میرا ہاتھ ذکر تک پہنچ گیا حضورؐ نے فرمایا: یہ تمہارے ہی جسم کا تو ایک حصہ ہے۔

حاکم کہتے ہیں اس حدیث کو تابعین وغیرہ کی ایک جماعت نے محمد بن جابر سے روایت کیا ہے لیکن اس میں عبد اللہ بن رجاء عن ہمام بن یحییٰ کے سوا کسی نے ران کھجانے کا ذکر نہیں کیا ہے اور یہ دونوں ہی ثقہ ہیں۔

پانچویں مثال:

حدثنی ابو الحسن احمد بن المختار الشافعی قال حدثنا جعفر بن احمد بن نصر الحافظ قال ثنا عبد اللہ بن زیاد بن سمعان عن العلاء بن عبد الرحمان عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال .....

اس سند میں ابو ہریرہؓ حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: ہر وہ نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھا جائے ناقص و ناتمام ہے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ: اے ابو ہریرہؓ! میں بعض اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں۔ کہا: اے فارس کے رہنے والے! پھر اپنے دل میں پڑھ لیا کرو کیونکہ میں نے حضورؐ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ میں نے اس سورہ (فاتحہ) کو اپنے اور بندے کے درمیان دو حصوں میں بانٹ دیا ہے۔ آدھا میرے لیے ہے اور آدھا بندے کے لیے اور بندے کے لیے وہ ہے جو وہ سوال کرتا ہے۔ وہ بندہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: مجھے میرے بندے نے یاد کیا اور جب وہ الحمد للہ رب العٰلمین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: بندے نے میری حمد کی۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث علاء بن عبد الرحمان سے صحیح میں مروی ہے لیکن آدم بن ابی ایاس عن بن سمعان کے سوا مجھے کسی ایسے شخص کا علم نہیں جس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پڑھنے کا بھی ذکر کیا ہے۔

چھٹی مثال:

حدثنا ابوبکر بن اسحاق الفقیہ قال اخبرنا الحسن بن علی بن زیاد قال ثنا ابراھیم بن موسی الفراء قال ثنا البقیۃ عن الزبیدی بن عطاء عن محفوظ بن علقمۃ بن عبد الرحمان بن عائذ عن علی بن ابی طالب انہ .....

اس اسناد میں حضرت علیؓ حضورؐ کا یہ ارشاد بیان کرتے ہیں کہ: چھٹیہ (کی بیکسی) کا گنا آنکھ لگنے کا سبب ہوتا ہے۔ پس جسے نیند آجائے وہ (اعادہ) وضو کر لے۔

حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث دوسرے طریقے سے بھی مروی ہے لیکن یہ جملہ کہ "جسے نیند آجائے وہ وضو کر لے" ابراہیم بن موسیٰ رازی کے سوا اور کسی سے مروی نہیں۔ اور وہ ثقہ مامون ہیں۔ میں نے ابوالحسین محمد بن احمد بن تمیم حنظلی کو اور انہوں نے ابو اسماعیل ترمذی بن اسماعیل کو یہ کہتے سنا ہے کہ: میں نے احمد بن حنبل سے پوچھا کہ: آپ نے ابراہیم بن موسیٰ صغیر کی کوئی روایت لکھی ہے؟ ابوحنبل نے جواب میں کہا کہ: ابراہیم (صغیر) نہ کہو۔ وہ کبیر (بڑا) ہے بڑا۔

ساتویں مثال:

حدثنا ابوحامد احمد بن محمد الخطیب بمرو قال ثنا ابراھیم بن العلاء قال حدثنا نصر بن حاجب قال ثنا مسلم بن خالد عن عمرو بن دینار عن عطاء بن یسار عن ابی ھریرۃ قال .....

اس سند میں ابوہریرہؓ حضورؐ کا ایک ارشاد یوں نقل کرتے ہیں کہ: جب نماز کی اقامت کہی جائے تو اس وقت بجز فرض کے اور کوئی نماز نہیں۔ سوال کیا گیا کہ: یا رسول اللہ! فجر کی دو رکعت سنت بھی نہیں؟ فرمایا: صبح کی دو رکعت سنت بھی نہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث عمرو بن دینار کی سند سے صحیح میں موجود ہے۔ (یہ اضافہ کہ فجر میں دو رکعت سنت کا ذکر ہے) موجود نہیں۔ یہ اضافہ صرف نصر بن حاجب نے مسلم بن

خالد والی سند میں ہے۔

آٹھویں مثال:

سمعت ابا بکر بن اسحاق الامام یقول ابو علی الحافظ فسألت ابا علی فحدثنی قال ثنا اسحاق بن احمد بن اسحاق الرقی قال حدثنا ابو یوسف محمد بن احمد بن الحجاج الرقی قال حدثنا عیسی بن یونس قال ثنا ابن جریج عن سلیمان بن موسی عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ قالت.....

اس اسناد میں حضرت عائشہ حضورؐ کا یہ ارشاد بیان کرتی ہیں کہ: جو عورت اپنے ولی اور دو شاہدین عدلین کے بغیر نکاح کرلے اس کا نکاح باطل ہے۔ اگر اس کے ساتھ دخول کرلیا تو اس کے لیے مہر ہوگا۔ اگر ولیوں میں اختلاف ہو تو جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: ابن جریج عن سلیمان بن موسیٰ الاشدق یہ حدیث درست اور محفوظ ہے لیکن ہم نے اس اسناد میں ابو علی کے سوا کسی اور سے شاہدین کا ذکر نہیں نقل کیا ہے۔

نویں مثال:

اخبرنا ابو العباس محمد بن احمد المحبوبی بمرو قال حدثنا محمد بن عیسی الطرطوسی قال حدثنا سلیمان بن حرب قال ثنا حماد بن زید عن سماک بن عطیۃ عن ایوب عن ابی قلابۃ عن انس قال.....

اس سند میں حضرت انس کہتے ہیں کہ بلالؓ کو حکم دیا گیا تھا کہ اذان کے کلمے[1] دو دو بار کہیں اور اقامت میں ایک ایک بار بجز قد قامت الصلوۃ کے کہ اسے حضورؐ نے دو بار فرمایا۔

حاکم کہتے ہیں کہ ایوب سے یہ روایت بہت سے لوگوں نے نقل کی ہے لیکن قد قامت الصلوۃ کو دو بار کہنے کا ذکر سماک بن عطیہ بصری کے سوا اور کہیں نہیں

---

[1] اللہ اکبر کے سوا کہ یہ اذان میں چار بار اور اقامت میں دو بار کہا جائے گا۔

Marfat.com

اور سماک ثقہ ہیں۔

دسویں مثال :

اخبرنا ابو بکر محمد بن احمد الدار بردی بمرو قال ثنا احمد بن محمد بن عیسی القاضی قال حدثنا القعنبی عن مالک عن حمید عن انس قال ...

اس سند میں حضرت انس کہتے ہیں کہ حضورؐ نے "زہو" سے پہلے پھلوں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے۔ پوچھا گیا کہ "زہو" سے کیا مراد ہے؟ تو جواب دیا: پھل کا سرخ یا زرد ہو جانا۔ ذرا سوچو اللہ نے ایسے پھل سے روکا ہے۔ پس اپنے بھائی کے مال کو تم کس بنا پر حلال سمجھتے ہو۔؟

حاکم کہتے ہیں کہ یہ اضافہ کہ "ذرا سوچو اللہ نے تو ایسے پھل سے روکا ہے" عجیب و غریب اضافہ ہے جس میں مالک بن انس منفرد ہیں اور میرے علم میں ان کے سوا کسی نے بھی یہ الفاظ نہیں روایت کئے۔ ہمارے بعض ائمہ کا کہنا ہے کہ یہ انس کا قول ہے نہ کہ حضورؐ کا۔ میں نے شیخ ابو بکر بن اسحاق کو یہ کہتے سنا کہ: میں نے خواب میں مالک بن انس کو دیکھا جو گندمی رنگ کے اور دراز قامت تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ: کیا آپ سے حمید طویل نے اور ان سے انس نے حضورؐ کا یہ قول بیان کیا ہے کہ "ذرا سوچو اللہ نے تو ایسے پھل سے روکا ہے تو تم اپنے بھائی کے مال کو کس بنیاد پر حلال سمجھ لیتے ہو؟" تو اس کا جواب مالک نے دیا کہ: ہاں بیان کیا ہے۔

علم حدیث کی بتیسویں قسم

اس قسم کا تعلق محدثین کے مختلف مسلکوں کے علم سے ہے۔ مالک بن انس کا کہنا ہے کہ اس شخص سے علم (حدیث) نہیں اخذ کیا جائے گا جو ہوی (خواہش) کا بندہ ہو اور لوگوں کو اسی خواہش کی طرف دعوت دیتا ہو۔ یحییٰ بن معین کا قول ہے کہ: محمد بن مناذر شاعر زندیق تھا۔ جو بطحاء میں نکل کر بچوں کو پکڑتا اور مسجد حرام میں لاکر مسلمانوں کے مجمع میں ڈال دیا کرتا تھا۔ یحییٰ بن معین نے یہ بھی بتایا کہ: ابراہیم بن ابی یحییٰ جہمی قدری تھا۔

اخبرنا ابو جعفر محمد بن حمدان عبد اللہ البغدادی قال حدثنا یحیی بن عثمان بن صالح السہمی قال ثنا نعیم قال حدثنی حاتم الفاخر وکان ثقة قال سمعت سفیان الثوری یقول.....

اس سند میں سفیان ثوری کا کہنا ہے کہ: میں حدیث کی روایت میں تین انداز اختیار کرتا ہوں۔ ایک یہ کہ میں آدمی سے حدیث سنتا ہوں اور اسے جزو دین بنا لیتا ہوں۔ دوسرے حدیث سن کر اس میں توقف اختیار کرتا ہوں۔ تیسرے حدیث سن کر اسے کوئی وقعت نہیں دیتا بلکہ بیان کرنے والے کا مسلک معلوم کرنا چاہتا ہوں۔

اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن الفضل الوراق بمکة قال ثنا محمد بن العقیلی قال ثنا عمر بن محمد الاسدی قال ثنا ابی قال حدثنا مفضل بن صدقة الحنفی قال.....

اس اسناد میں مفضل بن صدقہ کہتے ہیں کہ: میں منصور بن معتمر کے پاس موجود تھا کہ ابان بن تغلب نے محمد بن علی کے حوالے سے ایک ایسی حدیث بیان کی جس میں حضرت

عثمان کی تنقیص تھی۔ بس منصور جلاّ اٹھے کہ: تو جھوٹا ہے، جھوٹ بکتا ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: ابان بن تغلب ثقہ ہیں اور صحیحین میں ان کی حدیث موجود ہے لیکن یہ شیعوں کے قصہ گو تھے۔

ابوالعباس محمد بن یعقوب سے محمد بن علی وراق نے احمد بن حنبل کا یہ قول سن کر بیان کیا کہ: ابراہیم بن طہمان خراسانی ہے اور سچا ہے لیکن مرجئہ کے مذہب کی تائید میں باتیں کیا کرتا تھا۔

حاکم کہتے ہیں کہ: ابراہیم بن طہمان ثقہ ہے جس کی حدیث صحیح میں موجود ہے اور مالک بن انس اور ان کے بعد کے بعض ائمہ نے اس کے مرجئہ ہونے سے انکار کیا ہے۔

حدثنا محمد بن صالح بن هانئ قال ثنا محمد بن اسماعيل بن مهران قال ثنا محمد بن موسىٰ الواسطي قال ثنا المثنى بن معاذ قال ثنا ابي.....

اس سند میں معاذ کہتے ہیں کہ: میں نے شعبہ کو بغداد میں خط لکھ کر قاضی ابوشیبہ کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے مجھے لکھا کہ: اس سے روایت نہ کیا کرو کیونکہ اس کا مسلک قابل مذمت ہے۔ میرا یہ خط پڑھ کر چاک کر دو۔

حدثنا علي بن حمشاذ العدل قال ثنا محمد بن احمد بن النضر الازدي قال ثنا ابوبكر بن عثمان قال.....

اس سند میں ابوبکر بن عثمان کہتے ہیں کہ ابن عیینہ اپنے گھر سے، جو تعیقعان میں واقع تھا۔ چل کر ہمارے پاس آئے اور کہا: ابن ابی رواد مرجئی سے بچو اور اس کی صحبت میں نہ بیٹھو۔ اسی طرح ابراہیم بن ابی یحییٰ قدری سے بھی بچو اور اس کی صحبت میں نہ بیٹھو۔

اخبرني ابوبكر محمد بن احمد بن بالويه قال ثنا معاذ بن المثنى العنبري قال.....

اس سند میں معاذ بن مثنی عنبری کہتے ہیں کہ میں نے علی بن مدینی سے ابواسرائیل ملائی کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ: اس کی حدیث میں کوئی ایسی بات تو نہیں

Marfat.com

مگر وہ حضرت عثمانؓ کو برائی سے یاد کیا کرتا تھا۔

اخبرنی جعفر بن محمد بن نصیر الخلدی قال ثنا جعفر بن محمد السبی
بمکۃ قال حدثنا ابراھیم بن یعقوب قال سمعت علی بن الحسین بن واقد ص۱۳۷
یحدث عن ابیہ قال .....

اس اسناد میں واقد کہتے ہیں کہ: میں کوفے میں آیا تو سدی کے پاس گیا اور اس سے قرآن کی مختلف سترآیتوں کی تفسیر پوچھی جو اس نے بیان کی۔ یہ مجلس ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ میں نے اسے حضرت ابوبکر و عمر کو برا بھلا کہتے سنا۔ بس اس کے بعد میں اس کے پاس دوبارہ نہیں آیا۔

اخبرنی علی بن الفضل الخزاعی قال ثنا عبد اللہ بن الحسن قال ثنا علی بن المدینی قال اخبرنی من سمع یزید بن ھارون یقول .....

اس اسناد میں ہے کہ یزید بن ہارون کو ایک شخص نے یہ کہتے سنا کہ ابوحمزہ ثمالی "رجعت"[1] پر یقین رکھتا تھا۔

اخبرنی ابو علی الحافظ قال اخبرنا علی بن مسلم الاصبھانی قال ثنا عقیل بن یحیی الاصبھانی قال سمعت ابا داؤد یقول .....

اس سند میں ابوداؤد کہتے ہیں کہ: جریر بن حازم جب شعبہ کے پاس آتا تو شعبہ کہتے کہ یہ "حشوی"[2] تمہارے پاس آگیا۔

ہم سے علی بن حمشاذ عدل نے اور ان سے محمد بن احمد بن نضر نے بیان کیا کہ: میں نے اپنے دادا کی کتاب میں اس سند سے:

معاویۃ بن عمرو عن اخیہ الکرمانی بن عمرو قال ثنا منصور بن

---

[1] رجعت کا مطلب یہ ہے کہ شیعوں کے بارھویں امام جب آئیں گے تو ابوبکر و عمر و عائشہ کو قبروں سے نکال کر انہیں سزائیں دیں گے۔

[2] حشوی ایک فرقہ ہے جو بڑا الفاظ پرست ہے اور تجسیم باری کا قائل ہے۔ حشوی بکواس کرنے والے کو بھی کہتے ہیں۔

دینار عن معاویۃ بن اسحاق بن طلحۃ عن عمران بن طلحۃ بن عبید اللہ۔

یہ واقعہ لکھا ہوا دیکھا جس میں عمران بن طلحہ بن عبید اللہ کا بیان ہے کہ: میں علی (بن حمشاذ عدل) کے پاس آیا۔ انھوں نے مجھے دیکھا تو خوش آمدید کہہ کر مجھے بالکل اپنے پاس بٹھایا اور کہا کہ مجھے قوی اُمید ہے کہ میں اور تمھارے والد (طلحہ بن عبید اللہ) ان لوگوں میں ہوں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین۔ (یعنی ہم ان کے دلوں سے ہر طرح کی خلش و کینہ نکال دیں گے۔ وہ بھائی بھائی بن کر نشستوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔) یہ سن کر حارث اعور نے کہا کہ: اللہ ایسی باتوں سے بلند بالا اور سب سے زیادہ عادل ہے (یعنی طلحہ اس کے مستحق نہیں) علی نے کہا: تیرا ناس ہو، پھر اور کون ہے؟ حارث نے کہا: منصور (بن دینار)۔ محمد بن عبد اللہ نے بتایا کہ علی نے دوات قریب کر کے حارث اعور کا نام کاٹ دیا جس سے ان کی غرض ان (عمران) کو خوش کرنا تھا لیکن یہ ان کی غلطی تھی۔

اخبرنا الحسین بن محمد الصنعانی قال ثنا عبد اللہ بن محمود بن عبد الرحمٰن المروزی قال ثنا احمد بن عبد اللہ الفریابی قال ثنا سفیان بن عبد الملک قال.....

اس اسناد میں سفیان بن عبد الملک کا بیان ہے کہ: میں نے عبد اللہ بن مبارک کو یہ کہتے سنا ہے کہ حسن بن دینار کے خیالات تدریوں جیسے تھے۔ وہ اپنی کتابوں کو لوگوں کے گھروں میں لے جاتا تھا اور اپنے ہاتھ سے کھول کر اس میں سے روایتیں بیان کرتا تھا اور اس کا حافظہ درست نہ تھا۔

اخبرنا علج بن احمد البیجوری قال ثنا احمد بن علی الابار قال حدثنا محمود بن غیلان قال.....

اس اسناد میں محمود بن غیلان کا بیان ہے کہ میں نے یزید بن ہارون سے پوچھا کہ حسن بن زیاد لؤلؤی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انھوں نے کہا: کیا وہ مسلمان بھی ہے؟

Marfat.com

اخبرنی محمد بن یزید قال حدثنا ابراھیم بن ابی طالب قال ثنا الحسن بن علی الحلوانی قال .....

اس اسناد میں حسن بن علی حلوانی کا بیان ہے کہ: میں نے یزید بن ہارون سے پوچھا کہ: کیا آپ نے حریز بن عثمان کے بارے میں کوئی ایسی بات بھی سنی ہے جو آپ کو معاملۂ خلافت کے بارے میں ناپسند ہوں؟ انھوں نے کہا: میں نے ان (حریز) سے درخواست کی تھی کہ اس (خلافت کے) بارے میں کوئی بات نہ کریں۔ مجھے اندیشہ تھا کہ میں ان کی زبان سے کوئی ایسی بات نہ سن لوں جس کی وجہ سے ان سے روایت لینا میرے لیے مشکل ہو جائے۔ سب سے زیادہ سخت بات جو میں نے ان سے سنی یہ تھی کہ: ایک امیر ہمارا ہے اور ایک امیر تمھارا۔ یعنی ہمارے امیر معاویہ ہیں اور تمھارے امیر علی ہیں۔ میں (حسن بن علی حلوانی) نے یزید (بن ہارون) سے پوچھا۔ کیا خود انھوں نے اس بات کا اقرار کیا تھا؟ بولے، ہاں۔

اخبرنی ابو حامد احمد بن الحسین الخُسروجردی بھا قال حدثنا عبد اللہ بن الحارث قال ثنا حوثرۃ بن اشرس.....

اس سند میں حوثرہ بن اشرس کہتے ہیں کہ: میں نے یزید بن ہارون کو خواب میں دیکھا اور ان سے پوچھا کہ: اے ابو خالد! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ انھوں نے کہا کہ: میرے پاس منکر و نکیر نے آکر پوچھا: تمہارا رب کون ہے؟ تمھارا دین کیا ہے؟ اور تمھارا نبی کون ہے؟ تو میں نے ان سے کہا کہ: تم مجھ سے میرے رب، میرے نبیؐ اور میرے دین کے بارے میں سوال کر رہے ہو؟ میں یزید بن ہارون ہوں جو ستر سال تک لوگوں کو نبیؐ کی حدیثیں سناتا رہا۔" منکر و نکیر نے کہا: تم سچ کہتے ہو لہٰذا دلہن کی نیند سو جاؤ۔ ہم نے تمھارے اندر صرف ایک خرابی پائی ہے اور وہ یہ ہے کہ تم نے حریز بن عثمان سے روایت لی ہے جو علیؓ سے بغض رکھتا تھا۔ خدا اس سے بغض رکھے۔

اخبرنا خلف بن محمد البخاری قال ثنا محمد بن حُریث البخاری قال حدثنا عمرو بن علی قال سمعت معاذ بن معاذ یقول.....

Marfat.com

اس اسناد میں عمرو بن علی معاذ بن معاذ کا بیان یوں نقل کرتے ہیں کہ: میں نے اور عمر بن الہیثم نے ربیع بن بدر کے پیچھے نماز ادا کی اور ہم دونوں کے ایک ساتھ نماز ادا کرنے کا یہ دوسرا اتفاق تھا۔ جب ربیع نے سلام پھیرا تو میں دعا کے لیے بیٹھا رہا۔ ربیع نے کہا: شاید تم ان لوگوں میں سے ہو جو اللھم اعصمنی (اے اللہ مجھے عذاب سے بچا) کی دعا کرتے ہیں[1]۔ معاذ بن معاذ نے اس کے بعد بتایا کہ میں نے اپنی وہ نماز بیس سال کے بعد دہرائی۔

اخبرنا مخلد بن الباقرحی قال حدثنا الھیثم بن خلف الدوری قال حدثنا محمود بن غیلان قال حدثنا ابو نعیم قال.....

اس اسناد میں ابو نعیم کہتے ہیں کہ: ثوری کے سامنے حسن بن صالح کا ذکر آیا تو انھوں نے کہا کہ وہ اُمت محمدؐ پر تلوار چلانا روا سمجھتا تھا۔ حاکم کہتے ہیں کہ حسن بن صالح ثقہ و مامون ہیں۔ ان کی حدیث صحیح میں موجود ہے اور ثوریؒ کا مطلب یہ تھا کہ وہ (حسن بن صالح) مذہبا زیدی تھے۔

اخبرنا بکر بن محمد الصیرفی بمرو قال حدثنا ابو خلیل جعفر بن محمد الزعفرانی الرازی ببغداد قال حدثنا عبد الرحمان بن عمر الزھری قال سمعت عبد الرحمان بن مھدی یقول.....

اس اسناد میں عبد الرحمان بن مہدی، عبد الواحد بن زیاد کا بیان یوں نقل کرتے ہیں کہ میں نے زفر بن ہذیل سے کہا کہ: تم لوگوں نے تو سارے حدود اللہ کو معطل کر دیا ہے۔ تمھارے پاس اس کا کیا جواب ہے کہ ایک طرف تو تم یہ حدیث بیان کرتے ہو کہ شبہے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حدود کو ٹال جاؤ اور دوسری طرف یہ حدیث نبویؐ موجود ہوتے ہوئے کہ کافر کے بدلے مومن کو نہ قتل کیا جائے۔ تم کہتے ہو کافر کے بدلے مومن کو قتل کیا جائے گا۔ یعنی جس بات سے روکا گیا اسے تو تم نے اختیار کر لیا مگر

---

[1] معلوم نہیں اس میں کون سی بُری بات تھی؟

Marfat.com

جس بات کا حکم دیا گیا تھا اسے ترک کر دیا۔

عبدالرحمان کہتے ہیں کہ مجھ سے معاذ بن معاذ نے بیان کیا کہ میں (معاذ) سوار بن عبداللہ کے پاس تھا کہ ایک لڑکے نے آکر اطلاع دی کہ زُفر دروازے پر کھڑے ہیں۔ سوار نے کہا: وہ اپنی رائے سے کام لیتا ہے، اسے اندر آنے کی اجازت نہ دو۔ وہ بدعتی ہے۔

اخبرنی محمد بن ابراهیم الوراق بمکة قال حدثنا محمد بن عمرو بن موسی المکی قال حدثنا محمد بن اسماعیل المکی قال.....

اس اسناد میں محمد بن اسماعیل مکی کا بیان ہے کہ: میں نے ابن ادریس سے پوچھا کہ آپ نے سالم بن ابی حفصہ کو دیکھا ہے؟ (ابن ادریس نے) جواب دیا: میں نے اسے دیکھا ہے اس کی ڈاڑھی لمبی اور حماقت کا نمونہ ہے۔ وہ (حج کے موقع پر) یوں کہہ رہا تھا کہ لبیک لبیک۔ اے عثمانؓ کو مارنے والے لبیک۔ اے بنی اُمیہ کو ہلاک کرنے والے لبیک۔

ابوبکر محمد بن عبداللہ عمانی، عبداللہ بن احمد بن حنبل کا بیان یوں نقل کرتے ہیں کہ: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے سنا ہے کہ: سالم افطس مرجئی ہے۔

ابراہیم بن احمد وراق محمد بن شعیب کا بیان یوں نقل کرتے ہیں کہ: میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو یہ کہتے سنا ہے کہ: عبدالعزیز بن ابی رواد مرجئی عقیدے کا تھا۔

اخبرنا عبداللہ بن ابراهیم الجرجانی قال حدثنا محمد بن احمد بن حماد الانصاری قال سمعت ابا صالح محمد بن اسماعیل الصراری یقول.....

صفحہ ۱۴۰ اس سند میں محمد بن اسماعیل صراری کہتے ہیں کہ ہم صنعاء میں عبدالرزاق کے پاس تھے کہ ہمیں یہ اطلاع ملی کہ ہمارے بعض اصحاب یعنی یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل وغیرہ نے عبدالرزاق کی روایت کو ترک کر دیا ہے اور ان سے نفرت کرتے ہیں"۔ ہم لوگوں کو اس بات سے بڑا صدمہ ہوا۔ ہم نے کہا کہ ہم نے اتنا خرچ کیا اور صعوبت سفر برداشت کی اور آخری نتیجہ یہ نکلا کہ ان (عبدالرزاق) کی روایت بھی ساقط الاعتبار ٹھہری۔ ایام حج

Marfat.com

تک مجھے اس کا صدمہ رہا۔ جب میں صنعاء سے مکے پہنچا تو وہاں یحییٰ بن معین سے ملا اور پوچھا کہ: اے ابوزکریا (یعنی یحییٰ بن معین)! یہ کیسی بات ہے جو آپ کی طرف سے عبدالرزاق کے بارے میں ہم تک پہنچی ہے؟ انھوں نے پوچھا: وہ کون سی بات ہے؟ ہم لوگوں کو یہ اطلاع ملی ہے کہ آپ نے ان کی روایت ترک کر دی ہے اور ان سے متنفر ہو گئے ہیں۔ انھوں نے جواب میں کہا کہ: اے ابوصالح! عبدالرزاق اگر اسلام سے برگشتہ ہو جاتے جب بھی ہم ان کی حدیث کو ترک نہ کرتے۔

حاکم کہتے ہیں کہ متقدمین کے مذاہب کے متعلق میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے وہ برسوں کوشش کا نتیجہ ہے۔ اختصار اس سے زیادہ کا متحمل نہیں۔ میرے دل میں یہ ارادہ موجود ہے کہ اللہ نے چاہا تو اس کتاب سے الگ محدثین کے مذاہب کا ذکر کروں گا جو ہمارے شیوخ کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے اس کی توفیق دینے والا ہے۔

Marfat.com

علم حدیث کی تنتیسویں قسم

اس قسم کا تعلق مذاکرۂ حدیث سے ہے۔ اس کے ذریعے سچے اور جھوٹے کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ مذاکرے میں بے سروپا باتیں کرنے والا حدیث بیان کرنے میں بھی اٹکل باتیں کرتا ہے۔ میں نے دورانِ مذاکرہ اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کو بعض ایسی حدیثیں لکھ کر دی ہیں جن کا ماخذ وہ کبھی نہ بتا سکے لیکن وہ میرے نزدیک ثابت شدہ ہیں۔ اسی طرح مجھے ابو علی الحافظ نے اور ہمارے بعض دوسرے مشائخ نے بتایا کہ انھوں نے مذاکرے کے دوران کچھ لوگوں کی ایسی باتوں کو محفوظ کر لیا جن کے ذریعے خود ان پر جرح کرنے کا مواد مہیا ہو سکتا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے کرم و قدرت سے حسن خاتمہ کی اور غلطیوں سے محفوظ رہنے کی دعا کرتے ہیں۔

سمعت ابا العباس محمد بن یعقوب یقول حدثنا الحسن بن علی بن عفان العامری قال حدثنا ابو یحیی الحمانی عن الاعمش عن جعفر بن ایاس عن ابی نضرۃ عن ابی سعید قال.....

اس سند میں ابو سعید کا یہ قول ہے کہ: حدیث کا مذاکرہ کیا کرو کیونکہ اس سے حدیث کے لیے مزید تحریک پیدا ہوتی ہے۔

۱۴۱ اخبرنی عبد الحمید بن عبد الرحمان القاضی قال ثنا ابی قال حدثنا عبد اللہ بن ھاشم قال حدثنا وکیع قال ثنا کھمس عن الحسن عن عبد اللہ بن بریدۃ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال.....

اس سند میں حضرت علیؓ کا قول ہے کہ: آپس میں ایک دوسرے سے ملتے رہو اور

Marfat.com

حدیث کا بکثرت ذکر کرتے رہو۔ اگر ایسا نہ کیا تو حدیث مٹ جائے گی۔

اخبرنا ابوالحسین محمد بن احمد الاصم ببغداد قال ثنا محمد بن عبداللہ بن سلیمان قال حدثنا ضرار بن صُرد قال حدثنا یحیی بن آدم قال ثنا اسرائیل عن عطاء بن السائب عن ابی الاحوص عن عبداللہ قال .....

اس اسناد میں عبداللہؓ کا قول ہے کہ: مذاکرۂ حدیث کرتے رہا کرو کیونکہ حدیث کی زندگی مذاکرے سے قائم ہے۔

حدثنا ابوبکر بن اسحاق الامام قال حدثنا اسماعیل بن قتیبة قال ثنا محمد بن عبداللہ بن نمیر قال حدثنا ابوبکر بن عیاش عن الکلبی عن ابی صالح قال:.....

اس اسناد میں ابوصالح کہتے ہیں کہ ایک دن عبداللہ بن عباسؓ نے ہم لوگوں سے حدیث بیان کی لیکن وہ ہمارے ذہن سے نکل گئی۔ ہم لوگ باہم مذاکرہ کرنے لگے تو وہ یاد آگئی۔

حدثنا ابوالعباس محمد بن یعقوب قال ثنا الحسن بن علی بن عفان العامری قال ثنا ابویحیی الحمانی عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمہ قال:.....

اس اسناد میں علقمہ کا یہ قول ہے کہ: حدیث کا باہم مذاکرہ کیا کرو کیونکہ حدیث کی زندگی مذاکرۂ حدیث سے ہے۔

میں نے ابوعلی حافظ کو اور انھوں نے عبدان اہوازی کو یہ کہتے سنا کہ: میں نے ارشاد نبویؐ "اللہ کی کنیزوں (عورتوں) کو اللہ کی مسجد سے نہ روکو" کا ذکر عمار بن زریق سے کیا جو بشر بن منصور عن عبیداللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر کی سند سے مروی ہے۔ ابھی چند ہی دن گزرے تھے کہ اس (عمار) نے اسی سند سے یہی روایت یوں اضافے کے ساتھ بیان کی کہ: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ نے مباحثہ کیا۔ پھر یہ

بھی ثابت ہوا کہ وہ (عمار) یہ حدیث ہر کس و ناکس سے بیان کرتا پھرتا ہے۔ لہٰذا میں (عبدان اہوازی) کے پاس گیا اور کہا کہ: او کذاب؟ عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر کی سند سے آدم و موسیٰ کے مباحثے کی حدیث تو کہاں سے لے آیا؟ میں نے تو تجھ سے صرف اسی قدر حدیث بیان کی تھی کہ: اللہ کی کنیزوں کو اللہ کی مساجد سے نہ روکو۔

ص ۱۴۲ حاکم کہتے ہیں کہ میں نے قاضی ابوبکر محمد بن عمر بن جعابی سے پوچھا کہ سنان بن ابی سنان سے زہری کے سوا بھی کوئی روایت کرتا ہے۔؟ انھوں نے جواب دیا کہ زہری کے سوا ہمیں اور کسی کا علم نہیں۔ اس کے بعد پھر کہا، میرا گمان ہے کہ قاضی ابوطوالہ نے ان (سنان بن ابی سنان) سے کچھ روایت کیا ہے۔ میرے پاس ابوطوالہ کی کوئی روایت سنان سے اس وقت تک موجود نہ تھی اور ان (قاضی ابوبکر) کے پاس موجود تھی۔ پھر مجھے ایک روایت قتیبۃ عن الدراوردی عن ابی طوالۃ عن سنان مل گئی جو میں نے ان (قاضی ابوبکر) کو لکھ بھیجی جس سے انھیں بڑی خوشی ہوئی۔

میں نے عمر بن جعفر بصری کو یہ بیان کرتے سنا کہ: میں ایک سال کوفے گیا۔ میرا ارادہ حج کرنے کا تھا۔ میں ابوالعباس بن عقدہ سے ملا اور وہ رات انہی کے پاس گزاری۔ انھوں نے بعض موضوعات پر گفتگو چھیڑی جسے میں پوری طرح سمجھ نہ سکا۔ میں نے ان سے پوچھا: اے ابوالعباس! حسن سے ایوب سختیانی کے ہاں کوئی روایت ہے؟ اس پر انھوں نے دو حدیثوں کا ذکر کیا۔ میں نے پوچھا: کیا آپ کو عن ایوب عن الحسن عن ابی برزۃ والی یہ روایت یاد ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر سے سخت کلامی کی تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ اے خلیفۂ رسولؐ! اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ اس پر حضرت ابوبکر نے کہا: اے عمر جانے دو۔ حضورؐ کے بعد یہ اقدام کسی کو زیب نہیں دیتا۔ ابوالعباس یہ سن کر سوچ میں پڑ گئے۔ میں بھی اللہ اکبر کہہ کر خاموش ہو گیا۔ اس کے بعد ابوالعباس نے کہا: یہ روایت میرے علم میں نہیں۔ تو کیا آپ اس روایت کی سند بھی بیان کریں گے؟ میں نے سند یوں بیان کی: حدثنا عبدان قال ثنا محمد بن عبید بن حسان قال حدثنا سفیان بن

موسی عن ایوب۔

میں نے علی بن عمر حافظ کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہمارے بعض احباب تھے جو یادداشت کا دعویٰ رکھتے تھے۔ ان کے سامنے ۔۔ جب کہ ہم لوگ مصر میں تھے ۔۔ "سفیان بن موسیٰ عن ایوب" کی ایک روایت کا ذکر آیا تو وہ صاحب بولے کہ یہ غلط ہے۔ وہ "سفیان بن عُیینہ عن موسیٰ بن عقبہ و ایوب" ہے۔ علی بن عمر حافظ کہتے ہیں کہ ان صاحب کو سفیان بن موسیٰ بصری کا علم ہی نہ تھا۔ حالانکہ یہ ثقہ و مامون ہیں۔

احمد بن خضر شافعی کو میں نے کئی بار یہ کہتے سنا ہے کہ ابوعلی عبداللہ بن محمد بن علی حافظ بلخی حج سے فارغ ہو کر ہمارے پاس آئے۔ ہمارے شہر کے لوگ ان سے مذاکرہ کرنے سے قاصر رہے کیونکہ ان کی یادداشت بڑی قوی تھی۔ ایک دن وہ اور حافظ جعفر بن احمد بن نصر یکجا ہو گئے اور حج و عمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ کرنے کا ذکر چھڑ گیا۔ جعفر نے کہا: کیا آپ کو "سلیمان تیمی عن انس" والی سند یاد ہے؟ ابوعلی سوچ میں پڑ گئے۔ اس کے بعد جعفر نے پوری سند یوں سنائی:

حدثنا یحیی بن حبیب بن عربی قال ثنا معتمر بن سلیمان عن ابیہ عن انس۔ بس اس پر مجلس برخواست ہو گئی۔

حاکم کہتے ہیں کہ میں نے حافظ ابوعلی کو ابوالقاسم لخمی کے بارے میں خراب رائے رکھنے والا پایا ہے۔ میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انھوں نے بتایا کہ: ابوخلیفہ کے مکان پر ہم دونوں یکجا ہوئے اور حدیث أمرت ان اسجد علی سبعۃ اعضاء[1] کی اسانید کا ذکر چھڑ گیا، میں نے پوچھا: کیا آپ کو عن شعبۃ عن عبد الملک بن میسرۃ الزراد عن طاؤس عن ابن عباس والی سند یاد ہے؟ ابوالقاسم نے کہا: ہاں ہمارے پاس وہ سند ہے جس میں غندر اور ابن ابی عدی۔ یہ دونوں ہی شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا، ان دونوں سے کون روایت

---

[1] ترجمہ: مجھے حکم ہے کہ سجدے میں سات اعضاء زمین سے لگاؤں۔

Marfat.com

کرتا ہے ؟ تو کہا کہ عبد اللہ اپنے والد احمد بن حنبل سے اور وہ ان دونوں سے روایت کرتے ہیں"۔ بس میں نے وہیں ان کا جھوٹ پکڑ لیا۔ کیونکہ شعبہ سے یہ روایت عثمان بن عمر کے سوا کسی سے بھی نہیں کی ہے۔ اس کی پوری اسناد یوں ہے، حدثنی ابو علی الحافظ قال اخبرنا علی بن سلم الاصبہانی قال حدثنا صالح بن محمد بن یحییٰ بن سعید قال حدثنا عثمان بن عمر قال حدثنا شعبۃ عن عبد الملک بن میسرۃ عن طاؤس عن ابن عباس۔

میں نے حافظ ابو محمد حسن بن محمد بن صالح سلیمی سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا جو عن اسماعیل بن رجاء عن الشعبی عن فاطمہ بنت قیس مروی ہے۔ انھوں نے کہا کہ: اس حدیث کا واقعہ ایسا ہے جو مذاکرے میں غلط بیانی کرنے والوں کے عیب و نقص کی نشاندہی کرتا ہے۔ ۳۰۰ھ میں عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ نے فاطمہ بنت قیس کی سند ہمیں پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد جب میں ان (ابن ناجیہ) کی مجلس سے واپس ہوا تو ابو بکر باغندی کے پاس گیا۔ انھوں نے پوچھا: کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے کہا: ابن ناجیہ کے پاس سے۔ انھوں نے پوچھا: آج انھوں نے تمھیں کیا پڑھ کر سنایا؟ میں نے جواب دیا: شعبی عن فاطمۃ بنت قیس کی احادیث۔ انھوں نے دریافت کیا: اسماعیل بن رجاء زبیدی (عن الشعبی) سے روایت کرنے والا تمھاری سند میں کون ہے؟ میں نے اپنے جزء میں ڈھونڈا مگر کوئی نہ ملا۔ انھوں نے کہا: لکھو کہ یہ ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ (ابو بکر بن ابی شیبہ) کس سے روایت کرتے ہیں۔ وہ بھی بتائیے۔ مگر اس میں تدلیس نہ ہو بلکہ سماع ہو۔ انھوں نے کہا: حدثنی محمد بن عبیدۃ الحافظ قال حدثنی محمد بن المعلی الاثرم قال حدثنی ابو بکر بن ابی شیبۃ قال اخبرنا محمد بن بشر العبدی عن مالک بن مغول عن اسماعیل بن رجاء عن الشعبی عن فاطمۃ بنت قیس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کے بعد اس سند سے انھوں نے پورا قصہ بیان کیا۔ جس میں طلاق بکتی اور نفقے کا ذکر ہے۔

Marfat.com

اس کے بعد میں حلب میں گیا۔ جہاں ابن سہل بغدادی رہتے تھے اور انھیں حدیثیں یاد تھیں۔ میں نے ان سے اس حدیث کا ذکر کیا تو وہ کوفے چلے گئے اور وہاں ابوالعباس بن سعید سے اس حدیث کے بارے میں گفتگو کی۔ ابوالعباس نے کہا کہ: اسماعیل بن رجاء کی کوئی روایت شعبی سے نہیں۔ لیکن پھر انھیں ایسی روایت مل گئی تو انھوں نے کہا شعبی سے اسماعیل بن رجاء کی دو روایتیں مجھے مل گئی ہیں۔ سبیعی (ابن محمد حسن بن محمد بن صالح مذکور) کا بیان ہے کہ: ابن عُقدہ نے ابن سہل کی یہ روایت جو باغندی سے ہے مجھ ہی سے سن کر لکھ لی تھی۔ اس کے بعد ایک بڑے حافظ حدیث شیخ سے ۳۱۶ھ میں حلب میں ملا اور ان سے بہت سے دوسرے مضامین کے علاوہ اس حدیث فاطمہ (بنت قیس) کا بھی ذکر آیا لیکن ان کو اس کا علم نہ تھا۔ پھر ہم دونوں کا اجتماع رملہ میں ہوا۔ وہاں بھی اس روایت کا ذکر چھڑا، اور وہ اس سے بے خبر تھے۔ پھر چند سال کے بعد ہم دونوں دمشق میں یکجا ہوئے اور اس روایت کی اسناد کا دوبارہ ذکر آیا اور یہاں بھی وہ اس سے ناواقف نکلے۔ پھر چند سال بعد ہم دونوں بغداد میں اکٹھا ہوئے۔ وہاں جب اس حدیث کا ذکر آیا تو انھوں نے اپنی سند یوں بیان کی: حدثنا ابو القاسم علی بن اسماعیل الصفار قال حدثنا ابوبکر الاثرم قال حدثنا ابوبکر بن ابی شیبہ۔ یہ سند انھوں نے بیان تو کی مگر انھیں یہ پتا نہ تھا کہ یہ الاثرم دوسرے ہیں۔ (محمد بن معلی اثرم نہیں) میں (سبیعی) نے یہ پورا دلچسپ واقعہ فلاں آدمی سے بیان کیا اور کئی سال گزرنے کے بعد اس شخص نے باغندی والی حدیث بیان کرنی شروع کر دی اور میرے کوفے جا کر ابوالعباس بن سعید سے ملنے اور گفتگو کرنے کے پورے واقعے کو اس نے اپنا واقعہ بتا کر بیان کرنا شروع کر دیا۔ مذاکرۂ حدیث سے اس قسم کی بہت سی باتوں کا انکشاف ہو جاتا ہے۔ مجھ سے سبیعی موصوف نے پوچھا کہ تمھیں شعبی کی اس حدیث کی سند یاد ہے؟ میں نے کہا: یہ عن قرۃ بن خالد عن سیار عن الشعبی ہے۔ انھوں نے اپنی سند یوں سنائی: حدثنا عن یحیی بن حکیم عن خالد بن الحارث عن قرۃ۔ پھر مجھ سے پوچھا شعبی سے سعد کاتب

کی سند یاد ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ انھوں نے یہ سند یوں بیان کی: حدثنا عن نصر بن علی عن عبد اللہ بن داؤد الخریبی قال ثنا سعد الکاتب عن الشعبی۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ: کیا ابن ناجیہ نے آپ لوگوں سے کوئی حدیث بیان کی ہے؟ بولے: مجھے اس کا کوئی علم نہیں۔ اس وقت ابوالحسن دارقطنی نے کہا: ہاں ابن ناجیہ نے ان لوگوں سے حدیث بیان کی ہے۔ سبیعی اس وقت خاموش تھے۔ میں نے کہا: عبد اللہ بن حبیب بن ابی ثابت عن الشعبی کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ بولے: میں اس سند کو نہیں جانتا۔ پھر انھوں نے پوچھا۔ یحییٰؑ بن زکریاؑ کے بارے میں حضورؐ پر وحی آنے کا ذکر جس حدیث میں ہے جو عبد اللہ بن حبیب بن ابی ثابت عن ابیہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس مروی ہے اس کا تمھیں علم ہے۔؟ میں نے کہا: حدثنا عن الشافعی عن المسمعی عن ابی نعیم۔ انھوں نے کہا: مسمعی کا کوئی ذکر نہیں۔ میری سند یوں ہے: حدثناہ عن حمید بن الربیع الخزاز قال ثنا ابو نعیم۔ میں نے کہا: حمید کے بارے میں تو ذرا کلام ہے۔ اس پر انھوں نے کہا: مجھ سے محمد بن ابراہیم بن جابر فقیہہ نے اور ان سے عبد اللہ بن احمد (ابن حنبل) نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (احمد بن حنبل) سے حمید بن ربیع کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ: اس بے چارے کو چھوڑ دو اور ان سوالات کو بھی جو اس کے بارے میں ہو سکتے ہیں۔ پھر سبیعی نے پوچھا: کیا تمھیں شعبی کی روایت بھی یاد ہے جو ان سے کسی شخص نے اور اس شخص سے خالد حذاء نے بیان کی ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ پھر انھوں نے یہ سند یوں بیان کی: حدثنا عن محمد بن یحیی القطعی قال حدثنا عبد الاعلی عن خالد۔ تب ابوالحسن (دارقطنی) نے کہا: میں نے بجز آپ کے دنیا میں کسی سے ابن ناجیہ کی روایت لے کر نہیں لکھی۔ ص ۱۴۵

یہ ایک بڑی مجلسِ مذاکرہ تھی جو میرے پاس لکھی رکھی ہے اور اس طرح کی میری اور بھی کئی مجلسیں ہیں جو ان (سبیعی) کے ساتھ ہوتی رہی ہیں۔

Marfat.com

حاکم کہتے ہیں، میں بغداد میں ابوالحسن قنطری کی مجلس میں شریک ہوا ہوں اس وقت وہاں ابوسعید بن ابی بکر بن ابی عثمان اور ابوالحسین بن عطار اور ابوبکر قطیعی اور حسن بن علاء وغیرہ بھی شریک مجلس تھے۔ جب قراءت سے فارغ ہوئے تو حدیث غار کی سندوں کا ذکر آیا۔ اتنے میں ایک بوڑھا جو ہم لوگوں کے ساتھ شریک مذاکرہ ہوا کرتا تھا، اندر آیا اور کہا: حدثنا البرقلابۃ عن ابی عاصم عن ابی جریج عن موسی بن عقبۃ۔

اس نے اس کے سوا اور کچھ نہ کہا۔ جب ہم آخر باب تک پہنچے تو اس بوڑھے نے پوچھا: کیا آپ حضرات کے پاس عن جویریۃ بن اسماء عن نافع بھی کوئی روایت ہے۔؟ ہم لوگوں نے کہا: نہیں۔ اس پر اس نے کہا: حدثنی ابن اخی جویریۃ عن جویریۃ۔ پھر ہم سب لوگوں نے اس کی حدیث لکھ لی۔ لیکن میں اللہ کو گواہ کر کے قسمیہ کہتا ہوں کہ: یہ اس کا محض وہم تھا۔

میں نے ابوسعید عمرو بن محمد بن منصور کو اور انھوں نے ابوبکر محمد بن اسحاق کو یہ کہتے سنا کہ: جب میں بخارا میں داخل ہوا تو میری پہلی بیٹھک وہاں کے امیر اسماعیل بن احمد کے ساتھ ہوئی جہاں اہل علم کی ایک جماعت بھی موجود تھی۔ وہاں کئی احادیث کا ذکر آیا۔ امیر اسماعیل نے یہ حدیث کہ: میری امت امت مرحومہ ہے۔ الخ۔ اس سند سے بیان کی: حدثنا ابی قال ثنا یزید بن ھارون عن حمید عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم..... میں نے کہا: امیر کی اللہ تائید فرمائے۔ یہ حدیث نہ انس نے بیان کی ہے نہ حمید نے اور نہ یزید بن ہارون نے۔ امیر اسماعیل چپ ہو گیا۔ پھر پوچھا: وہ کیوں کر؟ میں نے جواب دیا کہ: یہ حدیث ابوموسیٰ اشعری سے مروی ہے اور انہی پر اس کا دارومدار ہے۔ جب مجلس برخواست ہوئی تو مجھ سے ابوعلی صالح بن محمد بغدادی نے کہا: اے ابوبکر۔! اللہ تعالیٰ تمھیں جزائے خیر دے۔ اس امیر نے کئی بار ہم لوگوں سے اس سند کا ذکر کیا

لیکن ہم میں سے کسی کو اس کی تردید کی جرأت نہ ہو سکی۔

حاکم کہتے ہیں کہ: امیر اسماعیلؒ کا مقصد اس حدیث کو اس سند سے بیان کرنا تھا:

یزید بن ھارون عن المسعودی عن سعید بن ابی بردۃ بن ابی موسی عن ابیہ عن جدہ۔ (لیکن اس نے یزید بن ہارون کے بعد صحیح نام نہیں بتلائے۔)

Marfat.com

علمِ حدیث کی چونتیسویں قسم

اس نوع کا تعلق متن کے ردّوبدل سے ہے اور اس میں ائمۂ حدیث کی ایک جماعت نے ٹھوکر کھائی ہے۔ مثلاً

۱۔ میں نے ابوزکریا عنبری کو، انھوں نے اپنے والد کو اور انھوں نے محمد بن یحییٰ کو حدیث علی کو یوں بیان کرتے سنا کہ وہ (علی) غبین تھا۔ مگر محمد بن یحییٰ نے کہا کہ: علی عنّین (نامرد) تھا۔ ابوزکریا نے کہا: استغفر اللہ۔ بعض اوقات اصیل گھوڑا بھی ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ علی غبین تھا (نہ کہ عنّین)

۲۔ میں نے ابوالعباس احمد بن محمد وراق کو اور انھوں نے عبدالرحمان بن ابی حاتم کو اور انھوں نے اپنے والد کو ابوزرعہ سے یہ کہتے سنا کہ: ہمارے بھائی صالح بن محمد بغدادی کو اللہ محفوظ رکھے۔ وہ (اپنے لطائف سے) ہمیشہ ہم لوگوں کے لیے ہنسنے کا موقع پیدا کرتے رہتے ہیں۔ اپنی موجودگی میں بھی اور غیر موجودگی میں بھی۔ انھوں نے ایک بار مجھے لکھ بھیجا کہ محمد بن یحییٰ ذہلی کی وفات کے بعد ان کی جگہ محمش نامی ایک شیخ کو حدیث بیان کرنے کے لیے بٹھایا گیا۔ اس نے حضورؐ کے الفاظ یوں بیان کیے۔ یا ابا عمیر! ما فعل النُّغیر (اے ابوعمیر! اس مینگنی کا کیا حشر ہوا؟) پھر دوسری حدیث شاذونادر ہی سنائی: لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیھا خرس (فرشتے اس گھر میں نہیں رہتے جہاں "خرس" ہو)

پہلی حدیث میں نُغیر نہیں نُغیر ہے۔ جس کے معنی ہیں چڑیا اور دوسری میں خرس نہیں بلکہ جَرس ہے جس کے معنی ہیں گھنٹی۔ مترجم)

Marfat.com

۳ - میں نے شیخ ابوبکر بن اسحاق کو یہ بیان کرتے سنا کہ ہم لوگ واسط میں ایک شیخ کے پاس تھے جس کا لڑکا اسے سمجھا رہا تھا۔ بیٹے نے پوچھا: کیا مسلم بن ابراہیم نے آپ سے حدیث بیان کی ہے؟ باپ نے کہا: حدثنا مسلم بن ابراھیم قال ثنا ھشام وشعبۃ عن قتادۃ عن انس قال ..... یہ سند سنا کر اس نے حدیث نبویؐ یوں بیان کی: البراق فی المسجد (مسجد میں براق) شیخ ابوبکر نے جب باپ کو لفظ "براق" دہراتے سنا تو (ازراہ مزاح) کہا: حَنِّطہ (اسے حنوط کر دو۔ اس بوڑھے باپ نے بھی لفظ حَنِّطہ دہرا دیا۔ (یہ دراصل بزاق بمعنی تھوک ہے۔ مترجم۔

حاکم کہتے ہیں کہ: ہماری اطلاع کے مطابق ہمارے شیخ ابوبکر شافعی نے ابراہیم سے محدثین کی بہت سی تصحیفات (ردّوبدل) لوگوں کو بتائی ہیں۔

۴ - میں نے ابوالعباس محمد بن یعقوب کو اور انھوں نے عباس بن محمد دوری کو اور انھوں نے یحییٰ بن معین کو "ابواسحاق عن علی" کی حدیث یوں بیان کرتے سنا کہ صحابہ نے حضرت عمر کے سامنے عزل کا ذکر چھیڑا تو آپ نے کہا کہ روح اس وقت تک نہیں آتی جب تک کئی تارات (مراحل) سے نہ گزر جائیں۔ یحییٰ سے کہا گیا کہ: لوگ ترائب کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ: یہ ترائب نہیں تارات ہے۔

۵ - میں نے ابواحمد محمد بن علی زراری کو یہ کہتے سنا کہ: میں امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ کی مجلس میں شریک ہوا۔ اس وقت ابونضر انھیں مُزَنی کی کتاب المختصر پڑھ کر سنا رہے تھے۔ انھوں نے ایک عبارت یوں پڑھی: وتوضأ عمر (من ماء) فی جِرِّ نصرانیۃ (یعنی حضرت عمرؓ نے ایک نصرانیہ کی فرج کے پانی سے وضو کیا) لوگ ہنس پڑے (لفظ دراصل جَرّ ہے جس کے معنی ہیں مٹکا۔ اس نے جِرّ پڑھا) - امام ابوبکر نے کہا: بیٹے اس میں شرمانے کی بات نہیں کیونکہ میں نے مزنی شافعی کا یہ قول سنا ہے کہ: جس آدمی کی غلطی پر ہنسی آجائے اس کی اصلاح اس کے دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے۔

۶ - میں نے احمد بن یحییٰ ذہلی کو اور انھوں نے محمد بن عبدوس مقرئ کو یہ بیان کرتے سنا کہ: ہم لوگوں نے اپنے شیخ کے پاس جانے کا ارادہ کیا کیونکہ ان (محمد بن عبدوس) کی کتاب

میں ایک ارشاد نبوی یوں لکھا تھا۔ اذھنوا عنا (ناغہ کر کے تیل لگایا کرو۔) شیخ نے کہا: حدیث رسولؐ یوں ہے: اذھبوا عنا (ہمارے پاس سے چلے جاؤ)

۷۔ حدثنا ابوبکر بن اسحاق الامام قال حدثنا ابوجعفر محمد بن احمد بن الولید قال حدثنا صفوان بن صالح قال حدثنا الولید بن مسلم قال حدثنا شعیب بن ابی حمزۃ عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال.....

اس سند میں ابوہریرہؓ حضورؐ کا ارشاد بیان کرتے ہیں کہ: اللہ کے ننانوے نام ہیں..... اس میں جو نام شمار کیے ہیں ان میں الحفیظ المقیت بھی ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ ابوبکر بن خزیمہ نے ماثور میں مقیت ہی کو لکھا ہے لیکن ہماری سند یعنی حدثنا ابوزکریا العنبری قال حدثنا ابوعبداللہ البوشنجی قال حدثنا موسی بن ایوب النصیبی قال حدثنا الولید بن مسلم میں اس مضمون کی جو روایت ہے اس میں الحفیظ المغیث ہے۔ میں نے ابوزکریا عنبری کو اور انھوں نے ابوعبداللہ بوشنجی کو یہ کہتے سنا ہے کہ المغیث زیادہ محفوظ ہے اور جس نے اسے مقیت کہا ہے اس نے تصحیف کی ہے[1]

۸۔ اخبرنی ابوبکر بن اسحاق الامام قال اخبرنا صالح بن مقاتل بن صالح قال حدثنی ابی قال محمد بن المنکدر قال عن ابن عمر بن طلیت عن عمرو بن دینار عن سعید بن جبیر عن ابن عباس.....

اس سند میں ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک محرم کو اس کی سواری نے بھڑک کر پٹک دیا جس سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ حضورؐ نے حکم دیا کہ اسے بیری کے پانی

---

[1] ممکن ہے کہ اس روایت میں مغیث ہی ہو لیکن مقیت بھی اسمائے الٰہی میں ہے اور یہی قرآن میں بھی ہے۔ اس سلسلے میں میری کتاب "مقالات" کا مضمون "اسمائے حسنیٰ" دیکھ لینا مفید ہوگا۔

سے غسل دیا جائے اور اس کے انہی دونوں کپڑوں میں کفنایا جائے اور اس کے چہرے کو ڈھانپا نہ جائے کیونکہ یہ بروز حشر تلبیہ (لبیک اللھم لبیک) کرتا ہوا اُٹھے گا۔ یہاں ڈھانپنے کے لئے لا تخمروا کا لفظ آیا ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: یہاں چہرے کا ذکر راویوں کی تصحیح ہے کیونکہ عمرو بن دینار کے ثقات و اثبات رفقا کا ابن دینار کی اس روایت کے جس لفظ پر اجماع ہے اور وہ محفوظ ہے وہ ہے لا تغطوا رأسه (اس کے سر کو نہ چھپاؤ)[1]

۹۔ مجھ سے حامد بن محمد ہروی نے محمد بن علی مذکر کی بیان کردہ حدیث یوں سنائی: کہ نرغنا تزداد حبا (ہمارے کھیتوں میں بکثرت حنا پیدا ہونے لگی) پھر ایک طویل داستان بیان کی کہ ایک قوم ایسی تھی جو پیداوار کا عشر تو نکالتی تھی، مگر دوسری زکوٰۃ نہیں ادا کرتی تھی۔ لہٰذا ان کی ساری کھیتی انبان کی بجائے حنا کے پودوں میں تبدیل ہو گئی۔ (حالانکہ حدیث کے اصل الفاظ یوں ہیں: نرغبا تزدد حبا یعنی ہر روز کی بجائے ناغہ دے کر ملا کرو تو محبت میں اضافہ ہوگا۔)

۱۰۔ میں ابو منصور بن ابی محمد فقیہہ کو یہ بیان کرتے سنا کہ: میں ایک دن خدن میں تھا کہ ایک اعرابی نے ہم سے مذاکرہ شروع کر دیا اور کہنے لگا، کہ جب حضورؐ نماز ادا کرتے تو اپنے سامنے بکری کھڑی کر لیتے ——— میں نے اس کی تردید کی تو وہ ایک صحیفہ اٹھا کر لے آیا جس میں لکھا تھا کہ جب حضورؐ نماز ادا فرماتے تو اپنے سامنے عنزۃ (عصا) گاڑ لیتے۔ اس اعرابی نے کہا کہ دیکھو حضورؐ جب نماز ادا کرتے تو اپنے سامنے عنزۃ کھڑا کر لیتے تھے۔ پھر میں نے اسے بتایا کہ تم نے غلط سمجھا ہے۔ یہ عنزۃ (بکری) نہیں بلکہ عنزۃ

---

[1] چہرہ تو قبر میں کھلا رکھتے ہی ہیں۔ اس کے کہنے کی ضرورت نہ تھی۔ ہاں محرم کا سر کھلا ہوتا ہے اس لئے اس کے سر کو کھلا رکھنے کا حکم دیا گیا۔

(عصا) ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ ہم نے چند مثالیں بیان کی ہیں ان سے متون حدیث کی ان بیشمار تصحیفات کا اندازہ ہو سکے جو لوگوں سے ظہور میں آئی ہیں۔ بقول عبد اللہ بن مبارک علم حدیث ان لوگوں کا پیشہ نہ تھا۔

Marfat.com

علم حدیث کی ۳۵ ویں قسم

اس قسم کا تعلق ان تصحیفات سے ہے جو محدثین اسانید میں کرتے ہیں۔

۱۔ اخبرنا ابو بکر محمد بن احمد بالویہ قال حدثنا عبد اللہ بن احمد بن حنبل قال حدثنی ابی قال حدثنا محمد بن جعفر قال حدثنا شعبۃ عن مالک بن عرفطۃ عن عبد خیر عن عائشۃ قال.....

اس سند میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضورؐ نے دبّاء[1] اور مزفّت[2] کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔ احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں کہ اس سند میں شعبہ سے تصحیف ہو گئی ہے۔ یہ (مالک بن عرفطہ نہیں) خالد بن علقمہ ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ احمد بن حنبلؒ کے قول کی درست ہونے یہ دلیل ہے کہ زائدہ بن قدامہ ابو عوانہ اور شریک بن عبد اللہ سب ہی خالد بن علقمہ بن عبد خیر سے یہ مضمون روایت کرتے ہیں۔

۲۔ اخبرنا ابو العباس المحبوبی بمرو قال حدثنا سعید بن مسعود قال حدثنا النضر بن شمیل قال اخبرنا شعبۃ قال اخبرنا عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن المندلی او ابن ابی المندلی۔

ابو العباس اس سند میں کہتے ہیں کہ میں نے ایوب سے اس سند کا ذکر کیا تو انھوں

---

[1] و [2] یہ شراب کے مختلف النوع برتن ہیں۔

نے کہا: یہ حجر المندلی ہیں جو زید بن ثابت کے واسطے سے حضورؐ کا یہ ارشاد بیان کرتے ہیں کہ: عمریٰ[1] وارث کے لیے ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ اس میں شعبہ کو وہم ہو گیا ہے اور تینوں اقوال میں ان سے تصحیف ہو گئی ہے (ایک قول تو اوپر گزر چکا) دوسرا قول یہ کہ وہ حجر بن قیس مدری ہیں۔ ابن جریج، اوزاعی، اور ان کے علاوہ بھی ایک جماعت نے عمرو بن دینار سے یوں روایت کیا ہے اور قتادہ نے اس نام میں جو تصحیف کی ہے وہ سب سے زیادہ تعجب انگیز ہے۔ یعنی:

ص ۱۵۰ اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن عمرویہ الصفار ببغداد قال حدثنا ابو بکر بن ابی خیثمۃ قال ھدبۃ بن خالد قال ثنا حماد بن الجعد قال.....

اس اسناد میں حماد بن جعد کا بیان ہے کہ: میری موجودگی میں قتادہ سے عمریٰ کا مسئلہ دریافت کیا گیا تو انھوں نے اس سند سے:

حدثنی عمرو بن دینار عن طاؤس عن الحجور بن حجر البدری عن زید بن ثابت یہ روایت بیان کی کہ حضورؐ کا یہ فیصلہ ہے کہ عمریٰ جائز ہے۔

۳۔ اخبرنی ابو علی الحافظ قال اخبرنا یحییٰ بن علی بن محمد الحلبی بحلب قال حدثنا جدی محمد بن ابراھیم بن ابی سکینۃ قال ثنا محمد بن الحسن الشیبانی قال حدثنا ابو حنیفۃ عن محمد بن شھاب الزھری عن سبرۃ بن الربیع الجھنی عن ابیہ ان۔

اس اسناد میں سبرہ بن ربیع جہنی اپنے والد کے واسطے سے یہ روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فتح مکہ کے دن عورتوں سے متعہ کرنے کی ممانعت فرما دی۔

میں نے ابو علی کو یہ کہتے سنا کہ: اس اسناد میں ابو حنیفہ سے تصحیف ہو گئی ہے کیونکہ زہری کے اصحاب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ (زہری) ربیع بن سبرہ سے اور وہ

---

[1] اپنا مکان کسی کو اپنی یا اس کی عمر تک کے لیے برائے سکونت دے دینا۔

Marfat.com

اپنے والد (سبرہ) سے روایت کرتے ہیں (نہ کہ سبرہ بن ربیع سے)

میں نے ابوالحسن محمد بن موسیٰ مقرئ کو اور انھوں نے ابوبکر محمد بن اسحاق کو اور انھوں نے مزنی کو اور انھوں نے شافعی کو یہ کہتے سنا ہے کہ: امام مالک سے تین ناموں میں تصحیف ہوئی ہے۔ ایک عمرو بن عثمان کو عمر بن عثمان لکھا دوسرے جبر بن عتیک کو جابر بن عتیک کہا اور تیسرے عبدالملک بن قُریب کو عبدالعزیز بن قریر بنایا۔

حاکم کہتے ہیں عبدالعزیز بن قریر کے بارے میں خود شافعیؒ کو وہم ہو گیا ہے۔ یہ بلاشبہہ عبدالعزیز بن قریر ہی ہیں۔ عبدالملک بن قُریب نہیں ہیں کیونکہ اصمعی اور ان عبدالعزیز سے مالک روایت کرتے ہی نہیں۔ مالک کے علاوہ دوسرے لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۔ حدثنی عمرو بن جعفر البصری قال حدثنا عبدان قال حدثنا معمر بن سهل قال ثنا عامر بن مدرک عن الحسن بن صالح عن أكيل عن ابن ابی نعم عن المغيرة بن شعبة ان ....

ابن شعبہ اس سند میں بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

حاکم کہتے ہیں کہ باشندگانِ اہواز سے اُکیل میں تصحیف ہو گئی ہے۔ حسن بن صالح نے یہ حدیث بکیر بن عامر بجلی عن ابن ابی نعم روایت کی ہے۔ راوی نے املا کرتے وقت بکیر سنا مگر اسے اُکیل کا وہم ہو گیا۔ اس روایت کی ہمارے پاس جو اسناد ہے، وہ یوں ہے:

حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب قال ثنا الحسن بن علی بن عفان العامری قال ثنا يحيى بن فضيل قال ثنا الحسن بن صالح عن بُكير عن ابن ابی نعم۔

۵۔ اخبرنا ابو عبد الله محمد بن عبد الله الصفار قال حدثنا احمد بن عصام قال ثنا ابو بكر الحنفی قال ثنا سفيان بن سعيد

Marfat.com

عن ابن ابی لیلیٰ عن عبد اللہ بن عبد اللہ عن جدہ عن علی اللہ .....

اس اسناد میں راوی حضرت علیؓ کی زبانی بیان کرتا ہے کہ آپ شب کا کھانا کھا کر اپنے کپڑے میں لپٹ کر نماز عشاء ادا کرنے سے پہلے سو جاتے تھے (اس کے بعد آپ نماز عشاء ادا فرماتے۔)

حاکم کہتے ہیں کہ ابوبکر حنفی سے تصحیف ہو گئی ہے۔ انھوں نے اپنی اسناد میں عبد اللہ بن عبد اللہ عن جدہ کہا ہے حالانکہ یہ عن جدتہ اسیلۃ ہے۔ عبد الرحمان بن مہدی حسین بن حفص اور عبد اللہ بن الولید عدنی نے ثوری سے اسی طرح اسے روایت کیا ہے۔

۶۔ حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال حدثنا ابو عتبۃ قال حدثنا بقیۃ قال ثنا شعبۃ عن قتادۃ عن ابی ایوب العنکی عن صفیۃ بنت حیی انہا ...

اس اسناد میں ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی بیان فرماتی ہیں کہ میں حضورؐ کے پاس گئی یا حضورؐ میرے پاس آئے۔ وہ ہفتے کا دن تھا اور ان کا روزہ تھا۔ حضورؐ نے ان سے پوچھا: کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ بولیں: نہیں۔ پھر پوچھا: کیا کل روزہ رکھو گی؟ جواب دیا: نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا: پھر روزہ توڑ دو۔

حاکم کہتے ہیں کہ بقیہ بن ولید سے حضرت صفیہ کا ذکر کرتے ہوئے تصحیف ہو گئی ہے اور اس کی متابعت میں کوئی روایت نہیں بخلاف اس کے یحییٰ بن سعید اور وکیع اور دوسرے لوگوں نے یہ مضمون عن شعبۃ عن قتادۃ عن ابی ایوب العنکی عن جویریۃ بنت الحارث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ روایت کیا ہے (یعنی یہ واقعہ ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث کے ساتھ پیش آیا تھا نہ کہ ام المومنین صفیہ بنت حیی کے ساتھ)

۷۔ میں نے احمد بن یحییٰ ذہلی کو، انھوں نے محمد بن عبد اللہ بن نمیر کو اور انھوں نے بعض مشائخ کو یہ کہتے سنا کہ بغداد میں ایک شیخ نے عن سفیان الثوری عن خالد الحذاء عن الحسن کو یوں پڑھا: عن شعبان الثوری عن خلد الحذاء عن الحسن۔

Marfat.com

حاکم کا بیان ہے کہ بعض متفقہیں ہمارے ساتھ سماعِ حدیث میں شریک ہوتے اور بحث بھی کرتے تھے۔ ایک دن دورانِ بحث انھوں نے کہا عن مُرَقبۃ بن مَشقلۃ (صحیح مسقلۃ ہے) یہ لفظ ان کے ساتھ ایسا چپک کر رہ گیا کہ ان کا لقب ہی مُرقبہ بن گیا۔

حاکم کہتے ہیں کہ ہم نے بے شمار تصحیفات میں سے یہ چند مثالیں بیان کی ہیں جن کا مقصد طالبِ علمِ حدیث کو راویانِ حدیث کے ناموں کی شناخت و واقفیت کی ترغیب دینا ہے اور اللہ تعالےٰ ہی اس کی توفیق بخشنے والا ہے۔

علم حدیث کی ۳۶ ویں قسم

اس قسم کا مقصد صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے بھائیوں اور بہنوں سے واقفیت حاصل کرنا ہے جو آج تک موجود ہیں۔ یہ بڑا اگر انتقد علم ہے اور اس فن میں ابو العباس سراج رح ایک کتاب لکھ چکے ہیں۔ تاہم میں یہاں صدر اول اور صدر ثانی کے بعد کی مفید معلومات پیش کروں گا۔ پہلے ہم ان لوگوں کا اور ان کی اولاد کا ذکر کریں گے جنھوں نے براہِ راست آنحضورؐ سے سنا ہے۔ ہم یہاں ان کا ذکر نہیں کریں گے جن کی ایک ہی اولاد تھی کیونکہ بھائی بہنوں میں ان کا شمار نہیں۔

ان میں ابوبکر صدیق رض، عائشہ رض، اسماء رض، عبدالرحمان رض، عمر بن خطاب رض، عبداللہ بن عمر رض، حفصہ بنت عمر ہیں۔ عثمان رض ذوی النورین، کی کوئی اولاد ایسی نہیں جس نے براہِ راست آنحضورؐ سے سنا ہو۔ نیز ان میں علی رض بن ابی طالب، حسن رض، حسین رض، عباس بن عبدالمطلب، فضل، عبداللہ، ابوسلمہ بن عبدالاسد، عمر بن ابی سلمہ، زینب بنت ابی سلمہ، سعد بن ابی عبادہ، قیس بن سعد اور سعید بن سعد بھی ہیں۔

صحابہ کی دوسری قسم میں علی رض، جعفر اور عقیل تین بھائی ہیں۔ عمر بن خطاب اور زید دو بھائی ہیں۔ ان لوگوں کا حدیث میں بکثرت ذکر آتا ہے۔

تابعین کے بھائیوں میں محمد بن علی باقر، عبداللہ بن علی، زید بن علی اور عمر بن علی چاروں بھائی تابعی ہیں۔

عمر بن خطاب کی اولاد میں سالمؒ، عبداللہؒ، حمزہؒ، عبیداللہؒ، زیدؒ، واقدؒ اور عبدالرحمٰنؒ سب تابعی ہیں۔

Marfat.com

عثمان بن عفان کی اولاد میں اُبان، عمر اور سعید سب تابعی ہیں۔

زُبیر کی اولاد میں عبداللہ، مصعب اور عروہ تابعی ہیں (یہاں عبداللہ کا نام غلطی سے آگیا ہے۔ یہ بلاشبہہ صحابی ہیں نہ کہ تابعی)

طلحہ بن عُبیداللہ کی اولاد میں یحییٰ، موسیٰ، عمران، عیسیٰ اور عائشہ تابعی ہیں۔

عبدالرحمٰن بن عوف کی اولاد میں ابراہیم، حمید، مصعب اور ابوسلمہ تابعی ہیں۔

سعد بن ابی وقاص کی اولاد میں مصعب، عامر، محمد، ابراہیم، عمر، یحییٰ، اسحاق، اور عائشہ تابعی ہیں۔

عباس بن عبدالمطلب کی اولاد میں کثیر، تمام اور قثم تابعی ہیں۔

عبداللہ بن عُتبہ بن مسعود ہذلی کی اولاد میں عبیداللہ، عتبہ، عون اور ناجیہ تابعی ہیں سیرین کی اولاد میں محمد، انیس، یحییٰ، معبد، حفصہ اور کریمہ تابعی ہیں۔

انس بن مالک کی اولاد میں نضر، موسیٰ، ابوبکر، عبداللہ، عُبیداللہ اور عمر تابعی ہیں۔

مغیرہ بن شعبہ کی اولاد میں عروہ، حمزہ، عقار اور یعفور تابعی ہیں۔

ابوبکرہ کی اولاد میں عبدالرحمٰن، مسلم، عبدالعزیز، یزید اور عبیداللہ تابعی ہیں۔

یسار کی اولاد میں عطا، سلیمان، عبداللہ، اسحاق، موسیٰ اور عبدالرحمٰن تابعی ہیں۔

ابوالجعد کی اولاد میں سالم، زیاد اور عبید تابعی ہیں۔

جماعت تابعین میں بعض مشہور ائمہ بھائی ہیں مثلاً مسلم بن شہاب زہری کے دو فرزند — محمد اور عبداللہ دو بھائی ہیں۔ محمد اور نافع بھائی اور جبیر بن مطعم کے فرزند ہیں۔ عبدالرحمٰن اور ابوعبیدہ — عبداللہ بن مسعود کے فرزند — بھائی ہیں۔ نعمان اور سُوید فرزندانِ مقرن مُزنی بھائی ہیں۔ ابوالحسن کے دو فرزند حسن اور سعید بھائی ہیں۔ سعید اور عبداللہ — عبدالرحمان بن ابزی کے فرزند — بھائی ہیں۔ یحییٰ، سعد اور عبدربہ تینوں سعید بن قیس نجاری کی اولاد ہیں۔

اسی طرح منبہ کے دو فرزند وہب اور ہمام، منکدر بن عبداللہ بن ہُدیر کے دو فرزند محمد اور ابوبکر، وائل بن حجر دو فرزند علقمہ اور عبدالجبار، یزید نخعی کے دو فرزند اسود

اور عبدالرحمٰن، اسلم عدوی کے دو فرزند زید اور خالد، بریدہ کے دو فرزند عبداللہ اور سلیمان، عبداللہ بن بدر کے دو فرزند لبجہ اور معاذ، صخیر کے دو فرزند مطرف اور یزید، شُرحبیلی کے دو فرزند ذُبیل اور ارقم، ضمرہ سلولی کے دو فرزند عاصم اور عبداللہ، منتشر کے دو فرزند محمد اور مغیرہ ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ میں نے ان صحابہ و تابعین کا یہاں مثالاً ذکر کیا ہے۔ ورنہ ایک جماعت ایسی بھی ہے جس کا میں نے ذکر نہیں کیا ہے۔ میں نے حافظ ابوبکر بن ابی دارم سے سُوقہ بن سعید بجلی کی اولاد کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے بتایا کہ ان میں پانچ ایسے ہیں جو روایت کرتے ہیں اور ان کی روایتیں لی گئی ہیں اور موجود ہیں۔ وہ ہیں: محمد بن سُوقہ، عبداللہ بن سوقہ، عبدالرحمان بن سوقہ، زیاد بن سوقہ اور سعید بن سوقہ۔

میں نے حافظ ابوبکر محمد بن عمر جعابی کو یہ کہتے سنا ہے کہ: تین بھتیجے ایسے ہیں جو اپنے چچاؤں سے بڑے ہیں۔ ابوشبل علقمہ بن قیس بن یزید اپنے چچا اسود بن یزید سے بڑے ہیں، عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اپنے چچا محمد بن عبدالرحمٰن سے بڑے ہیں اور عمارہ بن قعقاع بن شبرمہ اپنے چچا عبداللہ بن شبرمہ سے بڑے ہیں۔

میں نے حافظ ابوعبدالرحمان محمد بن مامون کو مرو میں یہ کہتے سنا ہے کہ ثابت بن ابی زید انصاری صحابی کے تین فرزندوں — عزرہ، محمد اور علی — میں ہر ایک نے اپنے دوسرے بھائی سے حدیث بیان کی ہے۔

میں نے ابنی ابوعبدالرحمٰن کو یہ کہتے بھی سنا ہے کہ ابورواد میمون کے تین فرزندوں — عبدالعزیز، جبلہ اور عثمان — میں سے ہر ایک نے دوسرے سے روایت لی ہے۔ ۱۵۵

ابوعفصہ بن عمارہ بن ابی حفصہ اور ثابت دو بھائی ہیں اور دونوں راوی حدیث ہیں۔ حافظ ابوعلی حسین بن علی کو میں نے کئی بار یہ کہتے سنا ہے کہ عُیینہ کے پانچ فرزندوں — آدم، عمران، محمد، سفیان اور ابراہیم — میں ہر ایک نے دوسرے سے روایت

کی ہے۔

ابو علی کو میں نے یہ کہتے بھی سنا ہے کہ عبداللہ بن اشج کے تین فرزند ہیں بکیر یعقوب اور عمر (لہٰذا یہ تینوں بھائی ہیں۔)

میں نے احمد بن عباس مقریٔ کو کئی بار احمد بن موسیٰ بن مجاہد کا یہ قول بیان کرتے سنا ہے کہ ابوسفیان، ابوعمرو، ابوحفص، معاذ اور سنبس پانچ بھائی ہیں جو علاء بن ریان کے فرزند ہیں۔

میں نے ابوبکر بن ابی دارم کو یہ کہتے سنا ہے کہ جامع، ربیع اور ربیح تینوں بھائی اور ابوراشد کے فرزند ہیں۔

میں نے حافظ ابوعبداللہ محمد بن یعقوب سے سنا ہے کہ عبدالملک، حمران اور زرارہ تینوں بھائی اور اعین کے فرزند ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ: تبع تابعین میں جن دو دو بھائیوں کا ذکر مفید ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ عبداللہ اور یزید۔ یہ دونوں یزید بن عبداللہ بن قسیط کے فرزند ہیں، اور واقدی نے ان سے روایت لی ہے۔

۲۔ اسماعیل اور محمد۔ یہ دونوں عبدالرحمان بن ابی ذئب کے فرزند ہیں ان میں محمد زیادہ مشہور ہیں۔

۳۔ اسماعیل اور ربعی۔ دونوں ابراہیم بن علیہ کے فرزند ہیں۔

۴۔ مسحاج اور سماک۔ دونوں موسیٰ ضبیان کے فرزند ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ مسلمان شہریوں کے "بھائیوں" میں میں نے چند مفید حصوں کا ذکر کیا ہے۔ متقدمین کی کتابوں میں بعض نادر الوجود باتوں کا بھی ذکر ہے۔ میں نے اکثر جگہ وہی الفاظ لیے ہیں جو میرے شہر کے ائمہ حدیث کے ہیں یا میری کتابوں میں موجود ہیں۔ اور اب میں بتوفیقِ ایزدی علمائے نیشاپور کے ان "بھائیوں" کا ذکر کروں گا کہ میرے گمان کے مطابق ان کا ذکر میرے سوا کسی نے نہیں کیا ہے۔

Marfat.com

علمائے نیشاپور کے "بھائیوں" کا ذکر[1]

۱۔ حفص، عبداللہ اور مُنت۔ یہ تینوں بھائی عبدالرحمان کے فرزند ہیں۔ تینوں محدث، مفتی اور مقرئی[2] ہیں۔

۲۔ سہل، محمد اور اسد۔ یہ تینوں بھائی عمار کے فرزند ہیں۔ یہ عسکی ہیں جن سے ان کا ایک شاگرد عباس بن حمزہ روایت کرتا ہے۔

۳۔ حکم، عبدالوہاب اور عبداللہ۔ یہ تینوں بھائی حبیب عبدی کے فرزند ہیں۔

۴۔ مبشر، عمر اور مسعود۔ یہ تینوں بھائی عبداللہ بن رزین قُہندزی کے فرزند ہیں اور اتباع تابعین سے روایت کرتے ہیں۔

۵۔ یحییٰ اور عبداللہ دونوں بھائی صبیح کے فرزند ہیں جن سے اتباع تابعین روایت کرتے ہیں۔ ان دونوں کا گھر ہمارے قرب میں مشہور رہے۔ یحییٰ کی ایک روایت قرأت سے متعلق مجھے بھی پہنچی ہے۔

۶۔ حسین، محمد اور عبداللہ تینوں بھائی عبیداللہ ترک کے فرزند ہیں۔ حسین نے سفیان ثوری سے اور محمد نے اپنے والد سے حدیث سنی ہے۔

۷۔ رجاء، محمد اور عبدالخالق تینوں بھائی ابراہیم بن طہمان کے فرزند ہیں اور اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

۸۔ سعید، اسحاق اور یحییٰ۔ یہ تینوں بھائی صباح کے فرزند ہیں۔ ان کے پسماندگان ہمارے قریب موجود ہیں اور ان کا مکان مشہور رہے۔ یہ اتباع تابعین سے روایت کرتے ہیں۔

۹۔ بشار، حماد اور عثمان۔ یہ تینوں بھائی قراط کے فرزند ہیں جو ایک دوسرے سے اور یہ تینوں اتباع تابعین سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا مکان شاہراہ بلخیین پر واقع ہے۔

---

[1] اس فہرست میں ہجائی یا زمانی ترتیب ملحوظ نہیں۔

[2] مقرئی کے معنی ہیں درس دینے والا۔

۱۰۔ بشر اور مبشر دونوں بھائی قاسم کے فرزند ہیں اور اتباع تابعین سے روایت کرتے ہیں۔ بشر نے مصر جا کر ابن لہیعہ سے اور مدینے میں مالک وغیرہ سے سنی۔ یہ دونوں محدث ہیں اور ان کا خاندان ہمارے قرب میں موجود ہے۔

۱۱۔ سلمہ اور علی دونوں بھائی جارود کے فرزند ہیں۔ سڑک اور محلہ جارودی ہی نام سے موسوم ہیں۔

۱۲۔ حسین اور عبدالوہاب دونوں بھائی ضحاک کے فرزند ہیں، ان کا سماع اتباع تابعین سے ہے۔ یہ دونوں قریشی ہیں۔ ان کا محلہ باغ رازیین میں ہے۔

۱۳۔ احمد، زکریا اور حسین تینوں بھائی حرب عابد کے فرزند ہیں اور ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں۔ احمد زیادہ متقی، حسین زیادہ فقیہہ اور زکریا زیادہ صاحب ثروت ہیں، جس محلے میں ان کا خاندان آباد ہے وہ مشہور ہے۔

۱۴۔ احمد اور محمد دونوں بھائی نضر بن عبدالوہاب کے فرزند ہیں۔ ان دونوں سے محمد بن اسماعیل بخاری نے روایت لی ہے۔

۱۵۔ محمد اور احمد دونوں بھائی عبدالوہاب بن حبیب عبدی کے فرزند ہیں۔ دونوں حدیث روایت کرتے ہیں اور محمد تو امام ہی ہیں۔

۱۶۔ ابراہیم، اسماعیل اور محمد تینوں بھائی اسحاق بن ابراہیم ثقفی کے فرزند ہیں۔ ابراہیم و اسماعیل تو بغداد میں حدیث سناتے رہے اور محمد ابوالعباس السراج ہمارے شہر کے محدث ہیں۔ یہ اپنے دونوں بھائیوں سے اور دونوں بھائی ان سے روایت کرتے ہیں۔

علم حدیث کی ۳۷ ویں قسم

یہ قسم ان صحابہ، تابعین اور اتباع تابعین کے ذکر پر مشتمل ہے جس سے فقط ایک ہی راوی نے روایت کی ہے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے:

حدثنا ابواحمد بکر بن محمد الصیرافی بمرو قال حدثنا عبد الصمد بن الفضل البلخی قال حدثنا مکی بن ابراھیم قال حدثنا داؤد بن یزید الاودی عن عامر بن ھرم بن خنبش قال۔۔۔

اس اسناد میں ہرم بن خنبش کہتے ہیں کہ میں حضورؐ کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک عورت نے آکر سوال کیا کہ اے رسولؐ! میں کس مہینے میں عمرہ ادا کروں؟ فرمایا: رمضان میں، کیونکہ رمضان میں عمرہ ادا کرنا ایک حج کا وزن رکھتا ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ ہرم بن خنبش صحابی ہیں اور ان سے بجز عامر بن مشراحیل شعبی کے اور کسی نے روایت نہیں کی ہے۔ یہی حال عامر بن شہر، عروہ بن مضرس اور محمد بن صفوان انصاری کا ہے کہ ان تینوں سے بھی شعبی کے سوا کسی نے روایت نہیں کی ہے۔

دوسری مثال:

اخبرنا الحسن بن یعقوب العدل قال حدثنا محمد بن عبد الوھاب الفراء قال اخبرنا جعفر بن عون قال اخبرنا اسماعیل قال اخبرنا اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم قال حدثنی مکین بن سعید المزنی قال۔

اس اسناد میں مکین بن سعید مزنی کہتے ہیں کہ میں قبیلہ مزینہ کے چند سواروں کے ساتھ آنحضورؐ کے پاس آیا۔ حضورؐ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ جاؤ انھیں کچھ سامان دے دو۔ وہ ہمارے ساتھ چل کر ایک گھر کے پاس آئے اور کپڑے میں سے بالی نکال کر دروازہ کھولا۔ وہاں ایک چبارہ دیواری تھی جس میں کھجوریں بھری پڑی تھیں۔ ہم لوگوں نے اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے کھجوریں لے لیں۔ میں ادھر متوجہ ہوا تو میں اپنے ساتھیوں

میں آخری شخص تھا اور محسوس ہوا کہ جیسے ہم نے ایک کھجور بھی نہیں لی ہے (یعنی وہ کھجوریں اس قدر زیادہ نظر آئیں)

حاکم کہتے ہیں کہ: وُکین بن سعید مزنی صحابی ہیں جن سے قیس بن ابی حازم کے سوا کسی نے روایت نہیں کی ہے۔ یہی حال صُنابح بن اعسر، مرداس بن مالک اسلمی، ابوسہم اور ابو حازم (قیس کے والد) کا ہے کہ ہمیں کسی ایسے راوی کا علم نہیں جس نے ان چاروں سے روایت کی ہو بجز قیس بن ابی حازم کے۔

تیسری مثال:

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال حدثنا ابراهیم بن مرزوق قال حدثنا ابو داؤد الطیالسی قال حدثنا شعبة عن حبیب بن ابی ثابت عن ابی وائل عن قیس بن ابی غرزة قال.....

اس اسناد میں قیس بن ابی غرزہ آنحضورؐ کا یہ ارشاد بیان کرتے ہیں کہ: اے گروہ تُجار! تمہارے اس بازار میں قسمیں اور کچھ لغو باتیں بھی ہو جاتی ہیں لہٰذا اس کے اثر کو صدقات سے دُور کرو۔

حاکم کہتے ہیں کہ: ابو وائل کے سوا قیس بن ابی غرزہ سے روایت کرنے والا کوئی نہیں۔ یہی صورت حارث بن حسان بکری صحابی کی ہے جن سے ابو وائل کے سوا کسی نے روایت نہیں کی ہے۔

چوتھی مثال: ص ۱۵۹

حدثنا ابو عبد الله محمد بن یعقوب الحافظ قال حدثنا ابراهیم بن عبد الله السعدی قال حدثنا وهب بن جریر قال حدثنا ابی قال سمعت الحسن یحدث عن صعصعة عم الفرزدق انه قدم....

اس اسناد میں فرزدق کے چچا صعصعہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضورؐ کے پاس آئے تو حضورؐ نے یہ آیت پڑھ کر سنائی: فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یرہٗ ومن یعمل مثقال ذرة شرا یرہ۔ (جو رائی کے برابر بھی نیکی کرے گا اسے وہ دیکھ لے گا اور

Marfat.com

وہ دیکھ لے گا اور جو رائی برابر بھی بُرائی کرے گا اسے دیکھ لے گا) انھوں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے لیے یہ کافی ہے۔ اگر میں قرآن کا کوئی حصہ اس آیت کے سوا نہ سنوں تو مجھے کوئی افسوس نہ ہوگا۔

حاکم کہتے ہیں کہ صعصعہ (فرزدق کے چچا) سے بجز حسن بن ابی الحسن بصری کے اور کسی روایت کرنے والے کا علم نہیں۔ یہی صورت عمرو بن تغلب، سعد (مولائے ابوبکر صدیق) اور راحم صحابی کا ہے کہ یہ سب کے سب صحابہ ہیں مگر حسن کے سوا کسی نے ان سے روایت نہیں کی ہے۔

یہ ان چند صحابہ کی مثالیں ہیں جن سے روایت کرنے والا صرف ایک ہی آدمی ہے۔

چند صحابہ ایسے بھی ہیں جن سے صرف ان کی اولاد ہی نے روایت کی ہے مثلاً:

مسیّب بن حزن قرشی سے صرف سعید نے روایت کی ہے۔ عمیر بن قتادہ سے صرف عبید نے، مالک بن نضلہ جُشمی سے فقط ان کے فرزند عوف ابو الاحوص نے، شکل بن حمید سے فقط ان کے فرزند شُتیر نے، شداد بن ہاد سے صرف ان کے فرزند عبداللہ نے، معاویہ بن حیدہ سے صرف ان کے فرزند حکیم نے اور سعد بن تیم سکونی سے صرف ان کے فرزند بلال بن سعد نے روایت کی ہے۔ اس طرح کے اور بھی بہت سے لوگ ہیں۔ میں نے تو چند مثالیں بیان کی ہیں۔

تابعین میں بھی ایک گروہ ایسا ہے جس سے روایت کرنے والا فقط ایک ہی ہے۔ مثلاً:

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال حدثنا العباس بن محمد الدوری قال ثنا یعقوب بن ابراھیم بن سعد قال حدثنا ابی عن صالح عن ابن شھاب قال حدثنی محمد بن ابی سفیان بن جاریۃ الثقفی ان یوسف بن الحاکم ابا الحجاج

Marfat.com

اخبرہ ان سعد بن ابی وقاص قال.....

اس اسناد میں سعد بن ابی وقاص حضورؐ کی حدیث بیان کرتے ہیں کہ: جو قریش کو ذلیل کرنا چاہے گا اللہ اُسے ذلیل کرے گا۔

صفحہ ۱۹ حاکم کہتے ہیں کہ: زہری کے سوا ہمیں کسی ایسے راوی کا علم نہیں جس نے محمد بن ابی سفیان اور عمرو بن ابی سفیان بن علاء بن جاریہ ثقفی سے روایت کی ہو۔ ان کے علاوہ کچھ اوپر بیس تابعین ایسے ہیں، جن سے بجز زہری کے کسی نے روایت نہیں کی ہے۔ یہاں ان سب کا ذکر موجب طوالت ہوگا۔ عمرو بن دینار بھی ایک جماعتِ تابعین کے تنہا راوی ہیں۔ یہی حال یحییٰ بن سعید انصاری، ابو اسحاق سبیعی اور ہشام بن عروہ کا ہے جن کی تفصیل طویل ہے۔

اتباعِ تابعین میں بھی ایسی مثالیں ملتی ہیں جن سے فقط ایک ہی شخص نے روایت کی ہو۔ مثلاً:

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم المصری قال اخبرنا ابن وھب قال اخبرنی مالک بن انس عن المسور بن رفاعۃ القرظی عن الزبیر بن عبد الرحمان بن عبد الزبیر عن ابیہ ان.....

اس اسناد میں عبد الرحمان بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ عہد نبویؐ میں رفاعہ نے اپنی بیوی تمیمہ بنت وہب کو تین طلاقیں دیں تو (بعد عدت) عبد الرحمان بن زبیر نے اس سے نکاح کر لیا لیکن وہ الگ جا کر دراز ہو گئے اور مواصلت پر قدرت نہ پا سکے۔ آخر انھوں نے بھی طلاق دے دی تو رفاعہ نے اس سے نکاح کرنا چاہا۔ یہی اس کے پہلے شوہر تھے جنھوں نے طلاق دی تھی۔ آنحضورؐ کے سامنے اس کا ذکر آیا تو آپؐ نے فرمایا: یہ تمھارے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب

تک اس (دوسرے شوہر) کی مواصلت کا مزہ نہ چکھ لے۔

حاکم کہتے ہیں کہ مالک بن انس کے سوا کسی نے بھی مسور بن رفاعہ قرظی سے روایت نہیں کی ہے۔ مدینے کے کوئی دس شیوخ ہیں جس سے مالک کے سوا کسی نے روایت نہیں کی ہے۔

دوسری مثال:

حدثنا ابو بکر احمد بن اسحاق الامام قال اخبرنا محمد بن غالب قال حدثنا سفیان عن عبد اللہ بن شدّاد اللیثی عن رجل عن خزیمۃ بن ثابت۔

اس اسناد میں خزیمہ بن ثابت حضورؐ کا یہ ارشاد بیان کرتے ہیں کہ (بیویوں) کے پاس جاؤ تو ان کے دُبر کو استعمال نہ کرو۔ اللہ حق بات کہنے سے شرماتا نہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ، عبد الرحمان بن مہدی نے بھی ثوری سے اسی طرح روایت کی ہے اور اس آدمی کا (جو خزیمہ سے روایت کرتا ہے) نام نہیں لیا اور عبد اللہ بن شداد کو لیثی کی بجائے اعرج لکھا ہے۔ عبد اللہ بن شداد سے ہمارے علم میں سفیان ثوری کے سوا کسی نے بھی روایت نہیں کی ہے۔ بلکہ دس سے زیادہ شیوخ ایسے ہیں جن سے صرف ثوری ہی روایت کرتے ہیں۔

تیسری مثال: صـ۱۶۱

اخبرنا ابو بکر محمد بن احمد بن بالویہ قال حدثنا محمد بن یونس قال حدثنا روح بن عبادۃ قال حدثنا شعبۃ عن المفضّل بن فضالۃ عن ابی رجاء عن عمران بن حُصَین انہ...

اس سند میں ہے کہ عمران بن حصین ایک بار ریشمی رومال اوڑھے باہر نکلے۔ اس سے پہلے ان کے جسم پر اتنا قیمتی کپڑا نہیں دیکھا گیا تھا۔ ان پر اعتراض ہوا تو انھوں نے حضورؐ کی یہ حدیث سنائی کہ: جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر انعام کرتا ہے تو یہ

Marfat.com

بھی پسند کرتا ہے کہ اس کے انعام کا اثر نظر آئے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: مفضل بن فضالہ سے شعبہ نے دو روائتیں لی ہیں اور ہمارے علم میں شعبہ کے سوا کسی نے ان (مفضل) سے روایت نہیں کی ہے۔ ان کے اور شعبہ کے درمیان کوئی نسبی یا قرابتی تعلق نہیں۔ شعبہ بصرے کے ہیں اور مفضل بن فضالہ حجاز کے۔ کم و بیش تیس شیوخ ایسے ہیں جن سے بجز شعبہ کے اور کسی نے روایت نہیں کی ہے۔

اتباع تابعین کے میں نے یہ چند نمونے مثالاً پیش کیے ہیں۔ واللہ اعلم واحکم وھو حسبی ونعم الوکیل۔

Marfat.com

علم حدیث کی ۳۸ ویں قسم

اس قسم میں اُن صحابہ، تابعین اور اتباع تابعین کے قبائل کا ذکر ہے جن سے روائتیں ہیں اور آج تک ان میں جن لوگوں کا نسب عرب میں مشہور رہے ان سب کا بھی ذکر ہے۔

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال ثنا الربیع بن سلیمان وسعید بن عثمان القنوخی قالا حدثنا بشر بن بکر عن الاوزاعی قال حدثنی ابو عمار شداد عن واثلۃ بن الاسقع قال.....

اس سند میں واثلہ بن اسقع آنحضورؐ کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل میں سے بنی کنانہ کو، بنی کنانہ میں سے قریش کو، قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے چن لیا ہے۔

حدثنا ابو سعید احمد بن یعقوب الثقفی قال حدثنا محمد بن عبد اللہ بن سلیمان قال حدثنا العلاء بن عمرو الحنفی قال ثنا یحییٰ بن یزید قال اخبرنا ابن جریج عن عطاء عن ابن عباس قال.....

اس اسناد میں عبد اللہ بن عباسؓ یہ حدیث نبویؐ بیان کرتے ہیں کہ تین وجوہ سے عرب کی محبت رکھو (ایک تو) میں عربی ہوں (دوسرے) قرآن عربی ہے (تیسرے) اور اہل جنت کی زبان عربی ہے۔

حاکم کہتے کہ: عرب کے ایک ایک قبیلے کے فضائل میں حضورؐ کے ارشادات حد تواتر تک پہنچے ہوئے ہیں جن کا ذکر طوالت چاہتا ہے۔ قبائل کی تشریح تو آگے آئے گی۔

Marfat.com

یہاں میں صرف چند احادیث اپنے شیوخ کے واسطے سے بیان کروں گا۔ ان میں جو جو راوی کسی عربی قبیلے کے صحابی تک پہنچتے ہیں اور ان کا سلسلہ آج تک موجود ہے ان کا بھی ذکر کروں گا۔ اس سے علم حدیث کی اس نوع کی واقعیت و اہمیت کا اندازہ ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کوشش میں مددگار ہے۔

۱۔ اخبرنا عبدان بن یزید الدقاق بهمذان قال حدثنا محمد بن صالح الاشیح قال حدثنا محمد بن اسحاق اللؤلؤی قال حدثنا بقیة بن الولید قال حدثنا ابو بکر بن عبد اللہ عن عطیة بن قیس عن ابی الدرداء قال.....

اس اسناد میں ابو درداء حضورؐ کا یہ ارشاد بیان کرتے ہیں کہ: اختبر تقلہ[1] حاکم کہتے ہیں کہ (اس اسناد میں) ابو درداء انصاری ہیں۔ عطیہ بن قیس کلابی ہیں۔ ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی مریم غسانی ہیں۔ بقیہ بن ولید یحصبی ہیں۔ باقی سب عجم سے تعلق رکھتے ہیں۔

۲۔ اخبرنا ابو العباس محمد بن احمد المحبوبی قال حدثنا سعید بن مسعود قال حدثنا یزید بن هارون قال اخبرنا مسعر بن کِدام عن عمرو بن مُرة عن سالم بن ابی الجعد عن اخیه عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیه وسلم.....

اس اسناد میں ابن عباس مردار کی کھال کے بارے میں آنحضورؐ کا یہ ارشاد بیان کرتے ہیں کہ: دباغت اس کے خبث، ناپاکی یا پلیدی کو دور کر دیتی ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: (اس اسناد میں) عبد اللہ بن عباس ہاشمی ہیں۔ عبید اللہ بن ابی الجعد اور ان کے بھائی سالم دونوں غُطفانی ہیں۔ عمرو بن مُرہ جُہنی ہیں۔ مسعر بن کِدام ہلالی ہیں۔ یزید بن ہارون سلمی ہیں۔ سعید بن مسعود حنظلی ہیں۔ باقی سب عجمی ہیں۔

---

[1] معلوم نہیں یہ کیا لفظ ہے۔

۲۔ حدثنا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب الحافظ قال حدثنا ص۱۹۳
ابراھیم بن عبد اللہ السعدی قال اخبرنا یزید بن ھارون قال اخبرنا یحیی بن سعید ان محمد بن یحیی بن حبّان اخبرہ ان عمہ واسع بن حبان اخبرہ قال قال عبد اللہ بن عمر.....

اس اسناد میں عبد اللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ: میں ایک دن اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو دیکھا کہ: حضورؐ رفعِ حاجت کے لیے دو اینٹوں پر بیٹھے ہیں۔ رُخ شام کی طرف اور پُشت قبلے کی طرف تھی۔

حاکم کہتے ہیں کہ (اس اسناد میں) عبد اللہ بن عمر عدوی ہیں۔ واسع، محمد اور یحیی تینوں انصاری ہیں۔ ابراہیم بن عبد اللہ بن سعد تمیمی ہیں اور ہمارے شیخ ابو عبد اللہ بنی شیبان سے ہیں۔

۴۔ حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال حدثنا زکریا بن یحیی بن اسد قال حدثنا سفیان عن المنکدر سمع عروۃ بن الزبیر یقول حدثتنا عائشۃ ان.....

اس اسناد میں حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ: ایک شخص نے حضورؐ سے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ حضورؐ نے فرمایا: اسے اجازت دے دو..... الخ

حاکم کہتے ہیں کہ (اس اسناد میں) عائشہ تیمی ہیں۔ عروہ قرشی اور محمد بن منکدر بھی قرشی ہیں۔ سفیان ہلالی اور ہمارے شیخ ابو العباس اُموی ہیں۔

۵۔ حدثنا ابو العباس قال حدثنا ابو مطیعۃ قال حدثنا محمد بن حمیر قال حدثنا ابراھیم بن ابی عبلۃ وعمرو بن قیس والزبیدی عن الزھری عن عبد الرحمان الاعرج عن ابن بُحینۃ ان.....

اس سند میں ابن بُحینہ کہتے ہیں کہ: حضورؐ نے سہو کے سجدے سلام پھیرنے سے قبل ادا فرمائے تھے۔

حاکم کہتے ہیں کہ (اس اسناد میں) عبد اللہ بن مالک بن بحینہ انصاری ہیں۔ عبدالرحمان اعرج قریش کے موالی میں ہیں۔ زہری قرشی[1] ۔ زبیدی بھی قرشی ہیں۔ عمرو بن قیس سکونی ہیں۔ حمید بن حمیر یحصبی ہیں۔ ابو عتبہ قرشی ہیں۔ ابو العباس اموی ہیں۔ باقی سب موالی ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ : قبائل کو سمجھنے کے لیے میں نے بطور مثال یہ چند حدیثیں پیش کی ہیں۔ اس نوع کا پہلا حصہ ہے۔ دوسرے حصے میں ان قلمی حصوں کا ذکر ہے جو عرب سے عجم میں آگئے اور اہل عجم ہی کے تنہا راوی ہوئے اور عرب کے ممالک میں شاذ و نادر ان کا وجود باقی رہا۔ اس کی مثالیں یہ ہیں : ص ۱۶۴

۱۔ عبید اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب کا ایک نسخہ جو عن عبد اللہ بن خباب عن ابی سعید الخدری مروی ہے۔ اسے صرف عبد اللہ بن الجراح قہستانی عن القاسم بن عبد اللہ بن عمر عن عمہ عبید اللہ روایت کرتے ہیں۔

۲۔ زفر بن ہذیل جُعفی کا ایک نسخہ جسے زُفر ہی سے صرف شداد بن حکیم بلخی روایت کرتے ہیں۔ زفر بن ہذیل جعفی ہی کا ایک اور نسخہ انہی کے واسطے سے صرف ابو وہب محمد بن مزاحم مروزی روایت کرتے ہیں۔

۳۔ رُقبہ بن مسقلہ عبدی کا ایک نسخہ جسے فقط عیسیٰ بن موسیٰ غنجار بخاری عن ابی حمزہ محمد بن میمون المروزی روایت کرتے ہیں۔

۴۔ عبد الملک بن ابی نضرہ عبدی کا ایک نسخہ جو عثمان بن جبلہ مروزی روایت کرتے ہیں۔

۵۔ حجاج بن حجاج باہلی کا ایک نسخہ حجاج ہی سے فقط ابراہیم بن طہمان خراسانی روایت کرتے ہیں۔

---

[1] بعض بزرگوں کی جدید تحقیق یہ ہے کہ زہری موالی میں سے ہیں۔ واللہ اعلم۔

Marfat.com

۶۔ عبداللہ بن شمیط بن عجلان باہلی کا ایک نسخہ جو عبداللہ ہی سے صرف عبدان بن عثمان مروزی روایت کرتے ہیں۔

۷۔ محمد بن زیاد قرشی کا ایک نسخہ جو محمد ہی سے صرف ابراہیم بن طہمان خراسانی روایت کرتے ہیں۔

۸۔ عبیداللہ اور عمر عمری، حصین بن عبدالرحمان سلمی، ہشام بن عروہ قرشی، محمد بن مسلم ابوالزبیر قرشی، سلیمان بن مہران کاہلی، محمد بن منکدر قرشی، سلمہ بن دینار ابوحازم اشجعی، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج قرشی، عمر بن عبداللہ ابواسحاق سبیعی کے نسخوں کو انہی (اصحاب نسخ) سے تنہا نوح بن ابی مریم مروزی روایت کرتے ہیں۔

۹۔ شعبہ بن حجاج عتکی کے نسخے کے تنہا راوی شعبہ ہی سے مالک بن سلیمان ہروی ہیں۔ ص ۱۹۵

۱۰۔ ابواسحاق سبیعی سے ان کے نسخے کے واحد راوی عبدالکبیر بن دینار مروزی ہیں۔

۱۱۔ محمد بن مروان سدی سے ان کے نسخے کے یکتا راوی علی بن اسحاق سمرقندی ہیں۔

۱۲۔ عبداللہ بن بریدہ اسلمی سے ان کے نسخے کے واحد راوی حسین بن واقد مروزی ہیں۔

۱۳۔ ثوری وغیرہ سے ان کے نسخوں کی روایت میں ہناد بن السری ہروی منفرد ہیں۔

۱۴۔ عرب کے بہت سے نسخوں کے (اصحاب نسخ سے) روایت کرنے میں خارجہ بن مصعب سرخسی متفرد ہیں۔

۱۵۔ بہت سے عربوں سے ان کے نسخوں کی روایت میں ابوجعفر عیسیٰ بن ماہان رازی تنہا ہیں۔

۱۶۔ ثوری وغیرہ سے ان کے نسخوں کے منفرد راوی ابومہران بن ابی عمر رازی ہیں۔

۱۷- ثوری وغیرہ سے ان کے نسخوں کے یکتا راوی نوح بن میمون مروزی ہیں اور اسی طرح کے راوی علی بن ابی بکر اسفدنی اور یحییٰ بن صُریس وغیرہ بھی ہیں اور یہ سب رَے کے شیوخ ہیں۔

۱۸- بہز بن حکیم قشیری سے ان کے نسخے کے واحد راوی مکی بن ابراہیم بلخی ہیں۔

۱۹- عربوں سے ان کے بعض نسخوں کے تنہا راوی عمرو بن ابی قیس رازی ہیں۔

۲۰- مالک بن انس اصبحی، سفیان بن سعید ثوری، شعبہ بن حجاج عتکی اور عبداللہ بن عمر عمری سے ان کے نسخوں کے یکتا راوی حسین بن ولید نیساپوری ہیں۔

میں نے بارہا ابوالعباس محمد بن یعقوب کو یہ کہتے سنا ہے کہ: میں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل کو، انھوں نے اپنے والد (احمد بن حنبل) کو یہ کہتے سنا ہے کہ: مجھ سے حسین بن ولید نیساپوری نے بیان کیا ہے اور وہ (حسین بن ولید نیساپوری) ثقہ ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ: علم قبائل کا یہ دوسرا حصہ ہے جو میں نے بطور مثال بیان کیا ہے۔ اس کا تیسرا حصہ قبائل کی شاخوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ہم نے تمھارے شعوب وقبائل بنائے ہیں۔ (وجعلناکم شعوبا وقبائل)

اس حصۂ علم کے لیے پہلے ایک حدیث سنیے:

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال حدثنا محمد بن اسحاق الصغانی قال حدثنا عبد اللہ بن بکر السہمی قال حدثنا یزید بن عبد اللہ عن محمد بن ذکوان خال ولد حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن ابن عمر قال....

اس سند میں عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ: ہم حضورؐ کے سامنے والے میدان میں بیٹھے تھے کہ ایک عورت پاس سے گزری۔ بعض لوگوں نے کہا، — یہ رسول اللہ کی صاحبزادی ہیں۔ ابوسفیان نے کہا: محمدؐ کی مثال ایسی ہے، جیسے بدبو کے درمیان خوشبودار پھول ہو۔ وہ عورت چلی گئی اور حضورؐ کو اس گفتگو کی اطلاع

دی۔ حضورؐ تشریف لائے۔ اس وقت چہرۂ مبارک پر جلال کے آثار نمایاں تھے۔ کیا حال ہے ان لوگوں کی باتوں کا جو ہم تک پہنچی ہیں۔؟ اللہ تعالےٰ نے سات آسمانوں کو پیدا کیا اور سب سے اوپری منزل میں جس مخلوق کو پسند کیا اُسے جگہ دی۔ پھر دوسری مخلوق پیدا کی اور اس میں سے بنی آدم کو چن لیا۔ پھر بنی آدم میں سے عرب کو، عرب میں مُضر کو، مضر میں سے قریش کو، قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب کر لیا۔ پس میں اخیار سے اخیار تک منسلک ہوں، لہٰذا جو عربوں سے محبت رکھے گا وہ میری محبت کی وجہ سے محبت رکھے گا اور جو عربوں سے نفرت رکھے گا وہ مجھ سے نفرت کی وجہ سے نفرت کرے گا۔

حاکم کہتے ہیں: علم قبائل کے طالب کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہر مُضری عربی ہے کیونکہ مضر عرب ہی کا ایک شعبہ ہے۔ اسی طرح ہر قرشی مضری ہے۔ کیونکہ قریش مُضر کی شاخ ہے۔ اور ہر ہاشمی قرشی ہے۔ کیونکہ ہاشم قریش کی شاخ ہے اور ہر علوی ہاشمی ہے۔ ہاں علوی کی وجہ تسمیہ میں اختلاف ہے۔ ایک قول ہے کہ یہ حضرت علیؓ کی طرف نسبت ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ حضورؐ کے مراتب عالیہ کی طرف اس کا انتساب ہے۔ لہٰذا جس نے قبیلے کی طرف جو اشارہ کیا ہے وہ تمام قبائل کے لیے ایک تمثیل ہے۔ اسے سمجھنے والا یہ بھی سمجھ لے گا کہ مطلبی، ہبشمی، تیمی، عدوی اور اُموی سب کے سب قرشی ہیں کیونکہ جڑ قریش ہیں اور یہ سب اس کی شاخیں ہیں۔

اسی طرح تنہشلی، دارمی، سعدی، سلیطی، تمیمی اور اَہتمی سب کے سب تمیمی ہیں۔

یوں ہی نجزرجی، نجاری، حارثی، ساعدی، سلمی اور اوسی سب کے سب انصاری ہیں۔

حضورؐ نے فرمایا ہے کہ: انصار کے ہر گھر میں خیر و برکت ہے۔ قبائل اور اس کی شاخوں کو سمجھنے کے لیے یہ ایک مثال ہے:

علم قبائل کا چوتھا حصہ یہ معلوم کرنے سے تعلق رکھتا ہے کہ بعض اوقات دو آدمیوں کے لیے ایک ہی شاخ (شعب) کا لفظ بولتے ہیں۔ لیکن درحقیقت وہاں

Marfat.com

دو الگ الگ قبیلے ہوتے ہیں مثلاً :

۱ - ابو یعلی منذر تالبی ثوری ہیں لیکن ان کا تعلق ہمدان کے قبیلہ ثور سے ہے اور سفیان بن سعید بن مسروق ثوری کا تعلق تیم کے ثور سے ہے۔

۲ - محمد بن یحییٰ بن حبان مازنی بن نجار کے تعلق سے مازنی ہیں اور سلمہ بن عمرو مازن بن غضوبہ کی نسبت سے مازنی ہیں۔

۳ - قارظ بن شیبہ بنی لیث بن بکر بن عبد مناۃ کی وجہ سے لیثی ہیں اور عمران بن ابی انس عامر بن لیث کی نسبت سے لیثی ہیں اور یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن ہاد اس لیے لیثی ہیں، کہ ان کا انتساب شداد بن ہاد لیثی کی طرف ہے۔

۴ - اسماعیل بن عبد الرحمان بن ذؤیب بنی اسد بن خزیمہ کی وجہ سے اسدی ہیں اور ابو الاسود محمد بن عبد الرحمان بنی اسد بن عبد العزیٰ بن قصی کی وجہ سے اسدی ہیں۔

۵ - عبد اللہ بن عکرمہ بن عبد الرحمان بنی مخزوم بن عمرو کی وجہ سے اور عبد الرحمان بن حارث بنی مخزوم بن مغیرہ کی وجہ سے مخزومی ہیں۔

۶ - ابو جزہ یزید بن عبید اور یحییٰ بن مغیرہ بن عبد اللہ دونوں سعدی ہیں مگر اول الذکر سعد بن بکر بن ہوازن کی وجہ سے اور ثانی الذکر سعد تیم کی وجہ سے۔ اسی دوسری وجہ سے ہمارے شہر کے شیخ ابراہیم بن عبد اللہ بن سلیمان بھی سعدی ہیں۔

۷ - عبد الرحمان بن حرملہ اور عطاء بن ابی مروان دونوں اسلمی ہیں، لیکن اول اسلم بن خزاعہ کی وجہ سے اور دوسرے بنی جمح کے اسلم کی وجہ سے اسلمی ہیں۔

علم قبائل کا پانچواں حصہ ان محدثین سے تعلق رکھتا ہے جو اپنے ننہالی قبیلوں کی طرف منسوب ہیں اور اسی سے ان کو پہچانا جاتا ہے۔ ان میں اکثر وہ ہیں جو خالص عربی الاصل ہیں لیکن ان کا ننہالی انتساب ان پر غالب آگیا۔ مثلاً:

۱ - عیسیٰ بن حفص کو انصاری کہا جاتا ہے۔ چنانچہ قعنبی وغیرہ انھیں انصاری ہی لکھتے ہیں۔ حالانکہ یہ عیسیٰ بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب (عدوی) ہیں۔ ان کی والدہ میمونہ ص ۱۹۸

بنت داؤد چونکہ خزرجی انصاری ہیں اس لیے عام طور پر انھیں ننہالی قبیلے سے منسوب کیا جاتا ہے۔

۲۔ محمد بن عبدالرحمان بن مجبر کی بھی یہی صورت ہے۔ یہ محمد بن عبدالرحمان بن مجبر بن عبدالرحمان بن عمر بن خطاب ہیں لیکن چونکہ ان کی دادی عائشہ بنت اسد انصاری ہیں اس لیے یہ بھی انصاری مشہور ہو گئے۔

۳۔ یحییٰ بن عبداللہ بن ابی قتادہ مخزومی مشہور ہیں کیونکہ ان کی والدہ حدیدہ بنت فضیلہ مخزومیہ ہیں لیکن یحییٰ کے دادا ابو قتادہ کبار انصار سے ہیں۔

۴۔ ہمارے شہر کے شیخ ابوالحسن احمد بن یوسف سُلمی قبیلۂ سُلیم کی طرف منسوب ہیں، حالانکہ نسلاً یہ ازدی ہیں۔

ہم سے علی بن عیسیٰ حیری نے، ان سے حسین بن محمد بن زیاد قبانی نے اور ان سے احمد بن یوسف بن خالد بن سالم بن راویہ ازدی نے بصرے میں روایت کی ہے اور وہ ہمارے حمدان سُلمی ہیں۔ نیز ہم سے ابوعبداللہ اخرم نے، ان سے احمد بن سلمہ نے ان سے احمد بن یوسف ازدی نے بیان کیا کہ میں نے ابوحمد کو، انھوں نے مکی بن عبدان کو اور انھوں نے احمد بن یوسف کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں خود ازدی ہوں اور میری والدہ سُلمی ہیں۔

میں نے شیخ صالح ابوعمرو اسماعیل بن نجید بن احمد بن یوسف سلمی سے اس کی وجہ دریافت کی تو انھوں نے جواب دیا کہ: ان (احمد بن یوسف) کی بیوی ازدی تھیں اس لیے یہ بھی ازدی مشہور ہو گئے۔

Marfat.com

علم حدیث کی ۳۹ ویں قسم

اس قسم کا تعلق محدثین صحابہ سے لے کر اب تک کے لوگوں کے انساب سے ہے۔ حضورؐ نے ہم لوگوں کو اس کا حکم دیا ہے۔

حدثنا ابو بکر محمد بن بالویہ الجلاب قال ثنا ابو بکر محمد بن شاذان الجوھری قال ثنا یوسف بن سلمان قال ثنا حاتم بن اسماعیل قال ثنا ابو الاسباط الحارثی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال.....

اس اسناد میں ابو ہریرہ حضورؐ کا یہ ارشاد بیان کرتے ہیں کہ: اپنے انساب سے واقفیت حاصل کرو تاکہ صلۂ رحمی کر سکو۔

حدثنا عبد اللہ بن جعفر الفارسی قال حدثنا یعقوب بن سفیان الفارسی قال حدثنا سعید بن ابی مریم قال حدثنا اللیث بن سعد عن خالد بن یزید عن سعید بن ابی ھلال عن عمارۃ بن غزیۃ عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمان عن عائشۃ انّ.....

اس سند میں حضرت عائشہؓ حضورؐ کا ارشاد یوں روایت کرتی ہیں کہ: حضورؐ نے حسان بن ثابت سے فرمایا کہ: دیکھو جلدی سے کام نہ لو بلکہ ابو بکر صدیقؓ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ قریش کے انساب کا سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ وہ تمہیں میرے نسب کا ملخص بتا دیں گے۔

اخبرنی محمد بن الحسن الصفار قال حدثنا هارون بن یوسف قال ثنا ابن ابی عمر قال ثنا سفیان عن ابن جدعان عن سعید بن المسیب عن سعد انہ.....

اس سند میں سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ: سعد نے حضورؐ سے پوچھا کہ: میں کون ہوں یا رسول اللہ! (یعنی کس خاندان سے ہوں؟) حضورؐ نے فرمایا، تم سعد بن مالک بن وُہیب بن عبد مناف بن زہرہ ہو۔ جو اس کے سوا کچھ کہے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

اخبرنا ابو محمد عبد العزیز بن عبد الرحمان الدباس بمکۃ قال اخبرنا ابو محمد عبد الرحمٰن بن اسحاق الکاتب قال اخبرنا ابراهیم بن المنذر الحزامی قال حدثنی محمد بن فلیح عن ابیہ عن اسماعیل بن محمد بن سعد عن ابی بشر بن سلیمان بن ابی حثمۃ قال.....

اس اسناد میں ابن ابی حثمہ بیان کرتے ہیں کہ: عبد الرحمان بن حارث بن ہشام عقیق میں سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے پاس آئے۔ ہم لوگ بھی اس وقت وہیں موجود تھے۔ عبد الرحمان نے ان سے سامہ بن لوی کے بارے میں پوچھا۔ سعید نے جواب دیا کہ ہم نے حضورؐ سے پوچھا تھا کہ: یا رسول اللہ! سامہ ہم میں سے ہیں یا ہم سامہ سے ہیں؟ تو حضورؐ نے جواب دیا وہ ہم میں سے ہے۔" کیا تم نے شاعر الناقہ کا قول نہیں سنا ہے؟" — ابن اسحاق کہتے ہیں کہ: میرے خیال میں شاعر ناقہ کے قول سے حضورؐ کی مراد یہ اشعار تھے:

ابلغا عامرا وسعدا رسولا ان نفسی الیکما مشتاقہ

عامر اور سعد کو یہ پیغام پہنچا دو کہ میرا دل تمہارا مشتاق ہے

ان یکن فی عمان داری فانی ما اجد ما خرجت من غیر ناقہ

اگر میرا گھر عمان میں ہوتا تو میں جب تک باہر نہ نکلتا تکمیر ہوتا، بغیر کسی ناقے کے

رب کاس حرقت یا ابن لوی حذر الموت لم یکن ہراقہ

کتنے ہی پیالے اے ابن لوی! بہا دیتا اور موت کا ڈر نازل ہی نہ ہوتا،

Marfat.com

لا اری مثل سامۃ بن لوی یوم حلوا بہ قبیل الناقۃ

سامہ بن لوی کے پاس جس دن لوگ اونٹنیوں کی قطار کی طرح جاتے ہیں تو مجھے اس (سامہ) جیسا کوئی آدمی نظر نہیں آتا۔

حاکم کہتے ہیں، علم کی یہ قسم ایسی ہے جس کی تعلیم کی حضورؐ نے ترغیب دی ہے اور اس فن کی مہارت رکھنے والے اجل صحابہ (ابوبکر صدیقؓ) کی طرف اشارہ بھی فرمایا۔ نیز جب حضورؐ سے اس بارے میں سوال ہوا تو حضورؐ نے لب کشائی فرمائی۔ علوم حدیث میں یہ بڑا اہم علم ہے۔ ہمارے ائمہ اس کی شرح و بسط بڑی حد تک کر چکے ہیں۔ میں اللہ کی مدد سے یہاں حضورؐ (فداہ ابی و امی) کے نسب نامے کی تلخیص پیش کروں گا اور یہ بتاؤں گا کہ صحابہ، تابعین اور بعد کے ائمہ مسلمین کا نسب حضورؐ کے نسب سے کہاں ملتا ہے اور اوپر جا کر کس جد میں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں۔

حدثنی ابو علی الحسین بن علی الحافظ قال اخبرنا محمد بن سعید بن بکر القاضی بعسقلان قال حدثنا صالح بن علی النوفلی قال حدثنا عبداللہ بن محمد بن ربیعۃ قال حدثنا مالک بن انس عن الزھری عن انس بن مالک قال.....

اس اسناد میں انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ انہیں حضورؐ کو یہ اطلاع ملی کہ بنی کندہ کے بعض افراد یہ گمان کرتے ہیں کہ حضورؐ بھی ان میں سے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا، یمن پہنچ کر عباس بن عبدالمطلب اور ابوسفیان بن حرب بھی یہی بات کہتے تھے۔ تاکہ وہ امن میں رہیں اور ہم لوگ اپنے آباء و اجداد سے الگ تو ہو نہیں سکتے، کیونکہ ہم سبھی عمر بن کنانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضورؐ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار ہوں۔ جہاں سے بھی دو شاخیں ہوئیں وہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے بہتر شاخ

میں رکھا۔ تا آنکہ آدمؑ سے لے کر اپنے والدین تک ہر درجے میں نکاح سے پیدا ہوا۔ کہیں سفاح صلعم
(ناجائز تعلق) سے نہیں برآمد ہوا۔ خاندان و نسب کے لحاظ سے میں تم سب سے بہتر
ہوں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حاکم کہتے ہیں کہ حضورؐ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے اپنا نسب بتایا اور نسب
میں حضورؐ سے قریب ترین اصحاب علیؓ، حمزہؓ اور جعفرؓ[1] ہیں۔ رہے حضرت ابوبکرؓ
تو یہ جدی لحاظ سے مُرّہ بن کعب بن لوی میں جاکر مل جاتے ہیں کیونکہ آپؓ کا نسب نامہ
یہ ہے: عبداللہ (ابوبکر) بن عثمان (ابوقحافہ) بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم
بن مرہ۔ عمر بن خطاب نسبی تعلق سے کعب بن لوی تک پہنچ کر حضورؐ سے مل جاتے ہیں۔
یعنی آپؓ عمر بن خطاب بن نُفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن قرظ بن رزاح بن عدی بن
کعب ہیں۔ عثمان بن عفانؓ حضورؐ سے عبد مناف میں جاکر نسب میں مل جاتے ہیں۔ آپؓ
عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد مناف ہیں۔ علی بن ابی طالبؓ نسباً حضورؐ
سے عبدالمطلب میں مل جاتے ہیں۔ کیونکہ آپؓ علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ: چاروں خلفاء کے بعد اب میں ان لوگوں کا ذکر کروں گا جو حضورؐ
کے ہم نسب ہیں۔ لیکن اکثر لوگ اس سے ناواقف ہیں۔ طلحہؓ اور زبیرؓ کا حضورؐ سے
نسبی تقرب تو واضح ہے (کیونکہ حضورؐ کی پھوپھی صفیہ بنت عبدالمطلب کے فرزند
زبیر بن عوام اور مرہ بن کعب میں طلحہ بن عبیداللہ مل جاتے ہیں) ان کے علاوہ ربیعہ، عبداللہ، عبدالمطلب
(ابن حارث) ابوسفیانؓ (بن حارث) یہ سب حارث بن عبدالمطلب کی اولاد ہیں۔ عتبہ
ابولہب یعنی عبدالعزیٰ بن عبدالمطلب کے فرزند عتبہؓ ہیں۔ یہ پانچوں صحابی ہیں اور
حضورؐ کے حقیقی چچاؤں کی اولاد ہیں۔ جس طرح جعفر، عقیل اور علیؓ حضورؐ کے حقیقی چچا
کی اولاد ہیں۔ سعید بن عاص (اکبر) حضورؐ سے عبد مناف تک پہنچ کر مل جاتے ہیں کیونکہ
یہ سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہیں۔ سعید کے دونوں فرزند خالد اور عمرو

---

[1] اور عقیل بھی۔

Marfat.com

بھی صحابی ہیں۔ سائب بن عوام جو زبیر بن عوام کے بھائی ہیں۔ قصی بن کلاب میں حضورؐ سے مل جاتے ہیں یعنی یہ سائب بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی ہیں۔ حکیم بن حزام بھی حضورؐ سے قصی میں جا کر مل جاتے ہیں۔ یعنی یہ حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ میں نے چند ایسے صحابہ کی مثالیں دی ہیں جو حضورؐ سے نسبی قرب رکھتے ہیں۔ اب اولادِ علی اور اولادِ عشرۂ مبشرہ کے بعد ان تابعین کا ذکر کروں گا جو حضورؐ سے نسبی قرب رکھتے ہیں، وہ یہ ہیں:

۱۔ جُبیر بن حُویرث بن نُفَیر بن جُبیر بن عدی بن قصی بن کلاب۔

۲۔ عبدالرحمان بن اسود بن عبد یغوث بن عبدالمطلب

۳۔ عبداللہ بن حارث بن نوفل بن عبدالمطلب

۴۔ عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب بن عبدالمطلب

۵۔ محمد بن منکدر بن عبداللہ بن ہُبَیر بن عبدالعزیٰ بن عامر بن حرث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مُرّۃ۔

۶۔ سعید بن عاص (اصغر) بن سعید بن ابی اُحیحہ بن العاص بن اُمیہ بن عبدشمس۔

۷۔ عبداللہ بن عامر بن کُریز بن ربیعہ بن عبدشمس بن عبدمناف۔ یہ حجۃ الوداع میں تین سال کے تھے جب کہ حضورؐ نے ان کی تحنیک فرمائی تھی یعنی کھجور چبا کر ان کے منہ میں ڈالی تھی۔ نیساپور کو انہی نے فتح کیا تھا۔

۸۔ عبیداللہ بن عدی بن خیار بن عدی بن نوفل بن عبدمناف ص ۱۷۲

۹۔ عبیداللہ بن مطیع بن اسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عُویج بن عدی بن کعب بن مرہ۔

۱۰۔ عبدالملک بن مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب۔

۱۱۔ عمرو، یحییٰ اور عبدہ، بنائے سعید بن عاص بن سعید بن ابی اُحیحہ بن عاص بن اُمیہ

بن عبد شمس بن عبد مناف -

۱۲ - عبد اللہ بن قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف - نیز ان کے بھائی محمد بن قیس -

۱۳ - معاذ اور عثمان فرزندان عبد الرحمان بن عثمان بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن عامر بن کعب بن سعد تیم بن مرۃ -

۱۴ - نوفل بن مساحق بن عبد اللہ بن مخرمہ بن عبد العزی بن ابی قیس بن محدود بن نصر بن مالک بن حسل بن مالک بن عامر بن لوی - (بن غالب)

۱۵ - عثمان بن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی خرشہ بن عمرو بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن خزیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی -

۱۶ - عثمان بن عبد اللہ بن سراقہ بن معتمر بن انس بن اداۃ بن ریاح بن عبد اللہ بن قرظ بن رزاح بن عدی بن کعب بن مرہ -

۱۷ - معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب بن عبد المطلب - نیز معاویہ کے بھائی اسماعیل -

۱۸ - محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ -

۱۹ - ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبد العزی بن قصی -

اب ان اتباع تابعین کا ذکر سنئے جو حضور ﷺ کے ہم نسب ہیں اور ان میں ائمہ مسلمین کا بھی ایک گروہ ہے -

۱ - مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر حارث بن عثمان بن حسل بن عمرو بن عبد الرحمان بن عثمان بن عبید اللہ اولاد تیم بن مرہ بن کعب -

۲ - عبد اللہ بن جعفر بن عبد الرحمان بن مسور بن مخرمہ بن نوفل بن اُہیب - بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ -

Marfat.com

۳ - سفیان بن سعید بن مسروق بن نافع بن عبداللہ بن موہب بن عبداللہ منقذ بن نصر بن مازن بن ثعلبہ بن اُدّ بن طابخہ بن الیاس (بن نضر بن نزار بن معد)

۴ - حنظلہ بن ابی سفیان بن عبدالرحمان بن صفوان بن اُمیہ بن خلف بن وہب بن حُذافہ بن جمح - یہ حضورؐ سے کنانہ بن مدرکہ میں جا کر ملتے ہیں -

حاکم کہتے ہیں کہ : چوتھے طبقے میں ان فقہا ، ومحدثین کا ایک گروہ ہے جو حضورؐ کے ہم نسب ہیں - مثلاً :

۱ - ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن مطلب بن عبد مناف -

۲ - عبید بن سعید بن ابان بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف -

۳ - عبدالعزیز بن ابان بن سعید بن عاص بن امیہ -

ایسی روایات جن کے تمام راوی ایک ہی نسب سے تعلق رکھتے ہیں

۱۶۵

۱ - حدثنا ابو العباس محمد بن عباس یعقوب الاُموی قال حدثنا الربیع بن سلیمان المرادی قال حدثنا محمد بن ادریس الشافعی قال اخبرنا عمی محمد بن علی بن شافع عن عبداللہ بن علی بن السائب عن نافع بن عُجیر بن عبد یزید ان....

اس اسناد میں نافع بیان کرتے ہیں کہ : رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی سُہیمہ مُزنیہ کو طلاقِ بتّہ (تین طلاقیں) دیں ، پھر حضورؐ کے پاس آکر عرض کیا : یارسُول اللہ - ! میں نے اپنی بیوی سُہیمہ کو طلاقِ بتّہ تو دی ہے - لیکن بخدا اس سے میری مراد ایک ہی طلاق تھی - حضورؐ نے پوچھا کہ : کیا تمہارا مقصد ایک ہی طلاق سے تھا ؟

رکانہ نے کہا: بخدا میری مراد ایک ہی طلاق سے تھی۔ حضورؐ نے سُہیمہ کو رکانہ کے پاس واپس فرما دیا۔ انھوں نے دوبارہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں اور تیسری بار حضرت عثمانؓ کے عہد میں انھیں طلاق دی۔

حاکم کہتے ہیں کہ: اس حدیث کے تمام کے تمام راوی قرشی ہیں۔

۲۔ حدثنا ابو محمد الحسن بن محمد بن یحیٰی بن الحسن بن جعفر بن عبید اللہ بن الحسین بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب بن اخی طاہر العقیقی قال حدثنا ابو محمد اسماعیل بن محمد بن اسحاق بن جعفر بن محمد قال حدثنی علی بن جعفر بن محمد عن الحسین بن زید عن عمہ عمر بن علی بن الحسین عن ابیہ ان العباس بن عبد المطلب قال.....

اس اسناد میں ہے کہ عباس بن عبد المطلب نے دریافت کیا کہ، یا رسول اللہ! آپ نے ہم (ہاشمیوں) پر لوگوں کے صدقے حرام کر دیئے ہیں تو کیا ہمارے آپس میں ایک دوسرے کا صدقہ (دینا لینا) حلال ہے؟ حضورؐ نے فرمایا: ہاں۔ حسین کہتے ہیں کہ: ہم نے اپنے گھر والوں (ہاشمیوں) کو دیکھا ہے کہ وہ مسجد میں پانی بھی پیتے تو وہی جو کسی ہاشمی کا ہو اور جو پانی ہاشمی کا نہ ہوتا اس کے پینے میں وہ کراہت محسوس کرتے تھے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: اس حدیث کے تمام راوی ہاشمی ہیں۔

۳۔ حدثنا ابو الحسین محمد بن عمر بن معاویۃ بن اسحاق بن طلحۃ بن عبید اللہ القرشی قال حدثنی ابی عمر بن معاویۃ قال حدثنی ابی معاویۃ بن یحیٰی قال حدثنی معاویۃ بن اسحاق قال حدثنی ابی قال حدثنی طلحۃ بن عبید اللہ قال.....

اس سند میں طلحہ بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ: جو جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے۔ وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنا لے۔

Marfat.com

حاکم کہتے ہیں کہ : اس حدیث کے تمام راوی قرشی ہیں۔

۴ - حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال حدثنا محمد بن عبد اللہ بن الحکم قال ثنا حرملۃ بن عبد العزیز بن الربیع بن سبرۃ قال حدثنی ابی عبد العزیز بن الربیع بن سبرۃ بن معبد عن ابیہ عن جدہ قال.....

اس اسناد میں معبد کہتے ہیں کہ :

حضورؐ نے ہم لوگوں کو سالِ فتح مکہ میں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی۔ اس کے بعد میں اور میرا ایک رفیق دونوں بنی سُلیم کی طرف چل پڑے۔ آخر بنی عامر کی ایک دراز گردن لڑکی ملی جو باکرہ معلوم ہوتی تھی۔ ہم دونوں نے اسے نکاح (متعے) کا پیغام دیا اور دونوں نے (مہر میں) اپنی اپنی چادر پیش کی۔ اس نے نظر دوڑائی تو میں اُسے زیادہ جوان اور زیادہ خوب صورت نظر آیا، لیکن میرے رفیق کی چادر میری چادر سے زیادہ اچھی دکھائی دی۔ اس نے ذرا دیر سوچا۔ پھر مجھے میرے رفیق پر ترجیح دی۔ اس طرح ہمارے پاس تین عورتیں یکجا ہو گئیں۔ اس کے بعد حضورؐ نے ہمیں حکم دیا کہ ان کو جُدا کر دیا جائے۔

حاکم کہتے ہیں کہ : اس حدیث کے سارے راوی قرشی ہیں۔

۵ - اخبرنا احمد بن سلیمان الموصلی قال حدثنا علی بن حرب الموصلی قال ثنا سفیان عن الزھری بن طلحۃ بن عبد اللہ بن عوف عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال.....

اس سند میں سعید بن زید حضورؐ کا ارشاد بیان کرتے ہیں کہ : جو زمین کا ذرا سا بھی حصہ ظلم سے حاصل کرے گا اس کی گردن میں سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔

Marfat.com

جو اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہوگا وہ شہید ہوگا۔

حاکم کہتے ہیں کہ: اس روایت میں زہری سے لے کر اوپر تک تمام راوی قرشی ہیں۔

نیز حاکم کہتے ہیں کہ: ہم نے نسب نبوی کو تمام انساب عرب کے لیے بطور مثال پیش کیا ہے۔ اگر طوالت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمام عرب کی روایات کو (جس کے راوی ایک ہی نسب سے تعلق رکھتے ہیں) یہاں درج کر دیتا۔ لیکن میں نے اختصار کو ترجیح دی ہے۔

Marfat.com

علم حدیث کی چالیسویں قسم

اس نوع کا تعلق محدثین کے ناموں سے ہے۔ اس موضوع پر ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری نے اپنی تصنیف میں جتنا کچھ لکھا ہے وہ کافی، جامع اور واضح ہے۔ تاہم میرے دل نے یہ گوارا نہ کیا کہ یہ موضوع خالی چھوڑ دوں کیونکہ یہ بڑا اہم موضوع ہے۔ میں بتوفیقِ الٰہی یہاں اس حصے کی وضاحت کروں گا جو متقدمین کی کتابوں میں بہ مشکل ہی مل سکے گا۔ یہ بھی مشتے نمونہ از خروارے ہوگا۔ مثلاً:

حدثنا احمد بن سلمان الفقیہ ببغداد قال حدثنا عبید بن عبد الواحد قال حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب انہ قال حدثنی ابن ابی انس ان اباہ حدثہ انہ سمع اباھریرۃ یقول.....

اس سند میں ابوہریرہؓ حضورؐ کا یہ ارشاد بیان کرتے ہیں کہ: جب رمضان آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھل جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین پابہ زنجیر کر دیئے جاتے ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ: اس سند میں جو ابن ابی انس ہیں وہ نافع ہیں۔ انہی کے والد ابو انس مالک بن ابی عامر خولانی اصبحی ہیں۔ ابو عامر امام مالک بن انس کے دادا ہیں اور نافع وہ ابو سہیل بن مالک ہیں جو مالک بن انس کے چچا ہیں۔

۲۔ حدثنا ابو علی الحافظ قال حدثنا ابو یحیی زکریا بن الحارث قال حدثنا محمد بن الازہر السجزی قال ثنا خلف بن ایوب قال

Marfat.com

حدثنا البرلیوسف عن ابی حنیفۃ عن موسی بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن شداد عن ابی الولید عن جابر عن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال.....

اس اسناد میں جابر بن عبد اللہ سے حضورؐ کی یہ حدیث مروی ہے کہ: جو شخص امام کے پیچھے نماز ادا کرے تو اس (امام) کی قرأت اس (مقتدی) کی قرأت شمار ہوگی۔

اسی مضمون کی حدیث کی دوسری سند یوں ہے:

اخبرنا ابو یحیٰی السمرقندی قال ثنا محمد بن نصر قال ثنا احمد بن عبد الرحمان بن وھب قال حدثنا عمّی قال اخبرنا اللیث بن سعد عن یعقوب بن ابراھیم عن النعمان بن ثابت بن موسی بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن شدّاد عن ابی الولید عن جابر قال.....

اس اسناد میں بھی جابر سے حضورؐ کی یہی حدیث مروی ہے کہ: جو کسی امام کی اقتدار میں نماز ادا کرے تو امام کی قرأت عین اس کی قرأت ہے۔

حاکم کہتے ہیں: (اس اسناد میں) جو عبد اللہ بن شدّاد اور ابو الولید ہیں وہ ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ جو ناموں کی تحقیق نہیں کرتا وہ اس قسم کے گھپلے میں پڑ جاتا ہے۔

اخبرنا الحسن بن محمد بن اسحاق قال ثنا محمد بن احمد بن البرأ قال سمعت علی بن عبد اللہ المدینی یقول.....

اس سند میں علی بن عبد اللہ مدینی کا یہ قول ہے کہ عبد اللہ بن شداد اصلاً مدینی ہیں جن کی کنیت ابو الولید ہے۔ اہل کوفہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ یہ جنگ نہر کے موقع پر حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔ یہ حضرت عمر بن خطاب، معاذ بن جبل، عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر سے بھی ملے ہیں۔

۳۔ حدثنا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب الشیبانی قال ثنا عمران

Marfat.com

بن موسی قال حدثنا ابو معمر قال حدثنا حجاج بن محمد عن ابن جریج عن ابراھیم بن ابی عطاء عن موسی بن وردان عن ابی ھریرۃ قال....

اس اسناد میں ابوہریرہ یہ حدیث نبویؐ بیان کرتے ہیں کہ: جو بحالت مرض مرجائے وہ شہید ہے۔ اور اسے آزمائش قبر نہ ہوگی۔ اور اسے صبح وشام جنت سے رزق پہنچے گا۔

حاکم کہتے ہیں کہ: (اس سند میں جو ابراہیم ہیں وہ فرزند محمد بن ابی یحییٰ اسلمی ہیں۔ میں نے ابوالعباس محمد بن یعقوب کو، انھوں نے عباس بن محمد دوری کو اور انھوں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے سنا ہے کہ یہ حدیث مذکور (من مات مریضا الخ) بیان کرتے وقت ابن جریج "ابراھیم بن ابی عطاء" کہتے تھے حالانکہ وہ ابراھیم بن محمد بن ابی یحییٰ ہیں۔

ص ۱۶۹ ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ: ناموں کی پہچان کی یہ ایک قسم ہے جس کی واقفیت بہت سے اہل علم کے لیے مشکل ثابت ہوتی ہے۔

اس کا دوسرا حصہ ان محدثین کے ناموں پر مشتمل ہے کہ راویان حدیث میں وہ اپنے نام کے تنہا شخص ہیں اور ان کے سوا ان ناموں کا کوئی دوسرا راوی موجود نہیں مثلاً صحابہ میں:-

۱- اخبرنا اسماعیل بن محمد بن الفضل بن محمد بن المسیب قال حدثنی جدی قال حدثنا ابن ابی مریم قال ثنا ابن لھیعۃ عن یزید بن ابی حبیب قال اخبرنی ابوالخیر الاشعری عن ابی ریحانۃ واسمہ شمعون انّ.....

اس اسناد میں ابوریحانہ شمعون بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے شر کو ہوا دینے سے منع فرمایا ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث اسناد اور متن دونوں کے لحاظ غریب ہے۔ بہرحال حدیث کے راویوں میں ابوریحانہ کے سوا کوئی دوسرا شمعون نہیں۔

Marfat.com

۲۔ اخبرنی ابوبکر احمد بن اسحاق الامام قرأتہ علیہ من اصل کتابہ قال حدثنا محمد بن یونس الفرشی قال ثنا الازہر بن عذرہ قال ثنا شعیب بن عبداللہ بن زُبیب عن ابیہ عن جدہ انّ.....

اس اسناد میں زُبیب بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ دیا ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: یہ زُبیب بن ثعلبہ ہیں اور راویان حدیث میں اس نام کا ان کے سوا کوئی دوسرا نہیں۔

۳۔ حدثنا ابوالعباس محمد بن یعقوب قال ثنا محمد بن اسحاق الصغانی قال ثنا ھاشم بن القاسم قال ثنا شیبان بن عبدالرحمٰن عن لیث عن ہلال العبسی عن شُبیر بن شکل عن ابیہ قال.....

اس اسناد میں شکل کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے کچھ ایسی چیز بتایئے جسے میں دہراتا بھی رہوں اور اس کے ذریعے سے دعا بھی مانگا کروں۔ حضورؐ نے یہ دعا بتائی: رب اعوذ بک..... الخ (اے میرے رب میں اپنے کان، آنکھ، زبان، قلب اور منی سب کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔)

حاکم کہتے ہیں کہ: یہ شکل بن حمید ہیں جن کو حضورؐ کی صحبت بھی نصیب ہوئی ہے لیکن راویان حدیث میں شکل نامی ان کے سوا کوئی نہیں۔

۴۔ اخبرنا ابوبکر محمد بن جعفر القاری ببغداد قال حدثنا احمد بن اسحاق بن صالح قال حدثنا قیس بن حفص الدارمی قال حدثنا مسلمۃ بن علقمۃ عن داؤد بن ابی ھند عن شہر بن حوشب عن الزبرقان عن النواس بن سمعان قال.....

اس سند میں نواس بن سمعان یہ حدیث نبویؐ بیان کرتے ہیں کہ: جنگ ایک دھوکا ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: نواس کا شمار اکابر صحابہ میں ہے لیکن راویان حدیث میں اس نام کے تنہا

Marfat.com

یہی ایک ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ: اس نوع کے راویان حدیث (جو اپنے ناموں میں متفرد ہیں) تابعین میں بھی ہیں۔ مثلاً:

۱۔ سمعت ابا العباس محمد بن یعقوب یقول حدثنا محمد بن عوف الطائی قال حدثنا عبید اللہ بن موسیٰ قال ثنا الاعمش عن عدی بن ثابت عن زر بن حبیش قال سمعت علیاً یقول .....

اس اسناد میں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ: قسم ہے اس ذات کی جو بیج کو شق کرتا اور ذی روح کو پیدا کرتا ہے۔ حضورؐ نے مجھے کچی بات بتائی ہے کہ تم (علی) سے محبت مومن ہی رکھے گا اور بغض منافق ہی رکھے گا۔

حاکم کہتے ہیں کہ: راویان حدیث میں زر نام کا کوئی آدمی بجز ابن حبیش اسدی کے مجھے معلوم نہیں۔ یہ حدیث صحیح میں بھی موجود ہے۔

۲۔ حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال حدثنا الحسن بن علی بن عفان العامری قال ثنا ابن نمیر عن الاعمش عن المعرور بن سوید قال قال عبد اللہ .....

اس سند میں عبد اللہ کہتے ہیں کہ: انسان کا اپنے بھائی سے حاجت طلب کرنا ایک فتنہ (آزمائش) ہے۔ اگر وہ دے گا، تو جس کو دیا ہے اس کے علاوہ دوسرا بھی تعریف کرے گا اور اگر نہ دے گا تو جس کو نہیں دیا ہے اس کے سوا دوسرا بھی اس کی برائی کرے گا۔

حاکم کہتے ہیں کہ: مجھے راویان حدیث میں معرور نامی ابن سوید کے سوا اور کسی کا علم نہیں اور یہ معرور کبار تابعین میں ہیں اور صحیح میں ان کی حدیث موجود ہے۔

۳۔ اخبرنا احمد بن عثمان البزاز ببغداد قال حدثنا محمد بن مسلمۃ الواسطی قال حدثنا یزید بن ہارون قال اخبرنا سعید بن ابی عروبۃ عن عبد اللہ الداناج عن حضین بن المنذر بن ص۱۸۱

وعلة قال.....

اس سند میں حسین بن منذر کا بیان ہے کہ: ولید بن عُقبہ نے لوگوں کو چار رکعت نماز نشے میں پڑھائی۔ اس روایت کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے حضرت علیؓ کا قول بیان کیا کہ: آنحضورؐ نے (شرابی کو) چالیس کوڑے لگائے، حضرت ابوبکرؓ نے اور آغاز خلافت میں حضرت عمرؓ نے بھی چالیس ہی کوڑے لگائے اور حضرت عثمانؓ نے اسّی پورے کئے۔ یہ سب کی سب سنت ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ ابوسامان کے سوا حُضَین (ضاد سے) نامی کوئی راوی حدیث نہیں۔ یہ جلیل القدر تابعی ہیں اور عبداللہ بن عامر کے ساتھ نیساپور اور مَرو آئے تھے۔

صحابہ اور تابعین کی طرح اتباع تابعین میں بھی ایسے نام ملتے ہیں جو منفرد ہیں۔ مثلاً:

۱۔ حدثنا ابوالعباس محمد بن یعقوب قال اخبرنا العباس بن الولید بن مزید قال اخبرنی ابی قال سمعت الاوزاعی یقول اخبرنی ابوعبید حاجب سلیمان بن عبدالملک قال حدثنی عقبة بن وساج قال حدثنی انس بن مالک قال.....

اس سند میں انس بن مالک کہتے ہیں کہ: ہمارے پاس حضورؐ تشریف لائے تو اس وقت اصحاب میں سب سے زیادہ سن رسیدہ ابوبکرؓ تھے اس لیے مبتدی وسمہ لگایا کرتے تھے اور لگاتے لگاتے سیاہی جھلکنے لگی تھی۔ کچھ عرصے کے بعد میں نے ان (انس) سے مل کر پوچھا کہ بال سیاہ ہو گئے تھے؟ کہا: میں نے تو سیاہی کا کوئی ذکر نہیں کیا (بلکہ گہری سرخی کا ذکر کیا تھا)

حاکم کہتے ہیں کہ: (اس سند میں) ابوعبید کا نام حُیَیّ ہے اور اس نام کے کسی دوسرے راوی کا مجھے علم نہیں۔

۲۔ حدثنا ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الصفار قال ثنا احمد بن عمار الواسطی قال حدثنا عاصم بن یوسف الیربوعی قال ثنا

Marfat.com

سُعَیر بن الخِمس عن زید بن اسلم عن ابن عمر قال .....

اس سند میں عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں: بنی سُلیم کی کان سے سونے کا ڈلا حضورؐ کے پاس لایا گیا یا وہ صدقہ تھا جو آیا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا: عنقریب ایسی کانیں ظاہر ہونے والی ہیں۔ جن میں بدترین قسم کے لوگ ہوں گے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: سُعیر اور خِمس دونوں ہی منفرد ہیں اور ان ناموں کا کوئی دوسرا آدمی (راوی) مجھے معلوم نہیں ص ۱۰۲

۳۔ حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال ثنا ابو جعفر محمد بن عبیل العطار قال ثنا نصر بن حماد قال ثنا الربیع بن مبدر عن عُنظُوَانَة عن الحسن عن انس قال .....

اس اسناد میں ہے کہ جناب انس نے پوچھا کہ: یا رسول اللہ! نماز میں اپنی نظر کہاں رکھوں؟ فرمایا: اے انس! اپنے سجدے کی جگہ۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس پر قدرت نہیں۔ فرمایا: پھر فرض نماز ہی میں اس کا خیال رکھو۔

حاکم کہتے ہیں کہ: راویوں میں ان کے سوا مجھے عُنظُوان نام کا کوئی شخص نہیں معلوم۔

چوتھے درجے میں (یعنی اتباع تابعین کے بعد) بھی ایسے منفرد ناموں کے لوگ ملتے ہیں۔ مثلاً:

۱۔ اخبرنا عبد اللہ بن اسحاق البغوی قال حدثنا ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل قال حدثنا یحیٰی بن بکیر قال حدثنا عرابی بن معاویۃ الحضرمی قال حدثنی عبد اللہ بن ھبیرۃ السبائی قال حدثنا بلال بن عبد اللہ بن عمران .....

اس اسناد میں بلال بن عبد اللہ بن عمران اپنے والد کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ: حضورؐ نے وضو فرمایا اور کہا کہ: عورتوں کو مسجد جانے (کے حق) سے نہ روکو میں (بلال) نے کہا: میں تو اپنی بیوی کو روکوں گا۔ ہاں اگر کوئی چاہے تو اپنی بیوی کو اجازت دے۔

Marfat.com

وہ (عبداللہ بن عمر) میری طرف متوجہ ہوئے اور تین بار کہا کہ: تجھ پر خدا لعنت کرے۔ تم مجھ سے حضورؐ کا ارشاد سن رہے ہو کہ عورتوں کو مسجد سے نہ روکو۔ اور تم یہ کہتے ہو کہ ہم روکیں گے؟ اس کے بعد عبداللہ بن عمر رو پڑے اور غصے میں اُٹھ کر چلے گئے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: اس ایک کے سوا "عرابی" نامی کوئی راوی حدیث نہیں۔

۲۔ حدثنی علی بن عیسیٰ قال حدثنا عیسی بن عبد المؤمن قال حدثنا ابوالطاهر قال ثنا شهب بن عبد العزیز عن مالک بن انس عن ابی النضر عن علی بن الحسین عن ابن عباس فی المرأتین اللتین تظاهرتا علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث بطوله۔

اس اسناد میں عبداللہ بن عباسؓ نے عہد نبویؐ کی ان دو عورتوں کا طویل قصہ بیان کیا جنھوں نے باہمی سازش کی تھی۔

حاکم کہتے ہیں کہ: اشہب اہل مصر کے فقیہہ ہیں لیکن راویوں میں ان کا ہم نام کوئی نہیں۔

Marfat.com

علم حدیث کی اکتالیسویں قسم

ص ۱۸۳

اس نوع کا تعلق صحابہ، تابعین اور اتباع تابعین سے لے کر اب تک کے (راویوں) کی کنیتوں سے ہے۔ اس فن میں محدثین نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں لیکن بعض اوقات ان سے کئی چیزیں اوجھل ہوتی ہیں۔ میں انشاء اللہ کچھ مفید باتوں کا ذکر کروں گا۔ اس کی چند مثالیں سنیئے:

۱۔ حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال حدثنا العباس بن محمد الدوری قال سمعت یحیی بن معین یقول.....

اس اسناد میں یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ: ابو الحمراء آنحضورؐ کے ایک صحابی کی کنیت ہے جن کا نام ہلال بن حارث ہے۔ یہ حمص میں رہا کرتے تھے۔ میں نے یہیں حمص میں ان کی اولاد میں سے ایک لڑکے کو دیکھا ہے۔

۲۔ اخبرنا عبد اللہ بن الحسین القاضی قال حدثنا الحارث بن محمد قال حدثنا اسحاق بن عیسی قال ثنا محمد بن فُضیل عن عاصم الاحول عن الشعبی قال.....

اس اسناد میں شعبی کا یہ قول ہے کہ: بیعت رضوان کے موقعے پر سب سے پہلے بیعت کرنے والے ابو سنان عبد اللہ بن وہب اسدی ہیں اور اسلام میں سب سے پہلے جن کے مال سے خمس لیا گیا وہ بھی یہی ابو سنان ہیں۔

۳۔ اخبرنی احمد بن محمد بن عبدوس قال ثنا عثمان بن سعید الدارمی قال سمعت عبد الرحمٰن بن ابراھیم الدمشقی یقول..

یہاں اس سند میں عبدالرحمٰن بن ابراہیم دحیم دمشقی کا قول ہے کہ: ابوشُریح کعبی کا نام ثابت ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: دُحیم کا بھی یہی قول ہے لیکن اجماع اس کے خلاف ہے۔ کیونکہ یہ کعب بن عمرو ہیں۔

۴۔ میں نے محمد بن یعقوب کو، انھوں نے عباس بن محمد دوری کو، انھوں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے سنا ہے کہ: ابورُقیہ کنیت ہے تمیم داری کی اور عبداللہ بن مغفل کی کنیت ابوسعید ہے اور ذوالکلاع کی کنیت ابوشرحبیل ہے۔

۵۔ مجھ سے محمد بن مؤمل نے، ان سے فضل بن محمد نے اور ان سے احمد بن حنبل نے کہا کہ: مالک بن قیس ماذنی کی کنیت ابوعمرہ ہے۔

۶۔ اخبرنا احمد بن سلمان قال حدثنا یحیٰی بن جعفر قال ثنا یزید بن ھارون عن شعبۃ عن سماک بن حرب قال.....

اس سند میں سماک بن حرب کہتے ہیں کہ: میں نے ابوسفیان مالک بن نمیر اسدی کو یہ کہتے سنا ہے کہ: ہجرت نبویؐ سے پہلے میں مکے گیا تو حضورؐ نے مجھ سے کہا: خرید لے اور دام کچھ زیادہ ادا فرمائیے۔

۷۔ میں نے ابوالعباس محمد بن یعقوب کو انھوں نے عباس بن محمد کو اور انھوں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے سنا ہے کہ ابوطالب کا نام عبدمناف ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: احمد بن حنبل امام شافعی سے یہی روایت کرتے ہیں لیکن متقدمین کی اکثریت اس کی قائل ہے کہ یہ کنیت ہی ان کا نام ہے۔[1]

---

[1] راویان حدیث میں یہ نام لکھنے آئے یہ حاکم ہی بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ ورنہ اصل نام ابوطالب تھا جو بعد میں مٹا دیا گیا تھا۔ طالب ہی کی وجہ سے ان کی کنیت ابوطالب ہے۔ طالب سے دس سال چھوٹے جعفر ان سے دس سال چھوٹے اور علی ان سے دس سال چھوٹے تھے۔ [illegible]

Marfat.com

میں (حاکم) نے صدر اوّل کے بعض صحابہ کا اور ان کی کنیتوں کا ذکر مثالاً کیا ہے۔ رہے اکابر صحابہ تو ان کی کنیتیں تو مشہور ہیں اور کتابوں میں موجود ہیں۔ اس کے بعد اب چند تابعین کی کنیتوں کا بھی ذکر سنیے جن کو سماع کے بعد میں درج کر رہا ہوں۔ وہ یہ ہیں:

۱۔ حدثنا علی بن عیسی قال ثنا الحسین بن محمد بن زیاد قال حدثنی یعقوب بن ابی معاویۃ قال ثنا ابو عبد الرحمان المقری عن سعید بن ابی ایوب قال حدثنی جعفر بن ربیعۃ عن ربیعۃ بن یزید عن اسماعیل بن عبید ...

اس اسناد میں اسماعیل بن عُبید کہتے ہیں کہ: میں ام درداء کے پاس گیا۔ اس وقت ان کے پاس قُبیصہ بن ذؤیب موجود تھے۔ میں نے کہا: اے ابو سعید (یعنی قُبیصہ کو اس کنیت سے مخاطب کیا)

۲۔ اخبرنا ابو علی بن احمد البجزی قال حدثنا محمد بن علی بن زید قال حدثنا سعید بن منصور قال حدثنا عبید اللہ بن ایاد بن لقیط عن ابیہ عن ابی کبشۃ البراء بن قیس السکونی۔

اس اسناد میں براء بن قیس سکونی کی کنیت ابو کبشہ بتائی گئی ہے۔

۳۔ میں نے ابو العباس محمد بن یعقوب کو، انھوں نے عباس بن محمد دوری کو اور انھوں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے سنا ہے کہ: ہارون بن ریاب کی کنیت ابو بکر ہے۔

۴۔ مجھے محمد بن مؤمل نے، ان سے فضل بن محمد نے اور ان سے احمد بن حنبل نے بیان کیا کہ: حضرت عائشہ سے روایت کرنے والے ابو لبابہ کا نام مروان تھا۔ ص ۱۸۵

۵۔ میں نے ابو العباس اصم کو، انھوں نے عباس بن محمد دوری کو اور انھوں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے سنا ہے کہ: ابو حذیفہ جو حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، کا نام سلمہ بن صہیبہ ہے۔

Marfat.com

۶۔ حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال ثنا بحر بن نصر قال ثنا عبد اللہ بن وھب قال اخبرنی عمرو بن الحارث ان یحیی بن میمون الحضرمی حدثہ ان وداعۃ البحمدی حدثہ .....

اس سند میں وداعۃ بحمدی کا بیان ہے کہ وہ ابو موسیٰ مالک بن عبادہ غافقی کے پہلو میں تھے (یعنی ابو موسیٰ مالک بن عبادہ غافقی کی کنیت ہے۔)

۷۔ مجھ سے حسن بن محمد زہری نے ان سے محمد بن احمد بن برا نے اور ان سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہ: میں نے ابو عبیدہ معمر بن مثنیٰ سے پوچھا: بصرے کا پہلا قاضی کون تھا؟ انھوں نے کہا: ابو مریم حنفی کو ابو موسیٰ اشعری نے قاضی بنوایا تھا۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ: ابو مریم حنفی کا نام ایاس بن صُبیح تھا۔

۸۔ حاکم کہتے ہیں کہ: حضرت علی رضؓ کے دیکھنے والے (تابعی) علی بن ربیعہ اسدی کی کنیت ابو مغیرہ ہے۔

۹۔ مجھ سے محمد مؤمل نے، ان سے فضل بن محمد نے اور ان سے احمد بن حنبل نے بیان کیا کہ: حُریث بن مالک اسدی کی کنیت ابو ماویہ (البصری) ہے۔

۱۰۔ حاکم کہتے ہیں کہ: "ہلال بن میمونہ عن ابیہ عن ابی ہریرہ" کی سند میں ... ابو میمونہ کا نام اُسامہ بن زید مدینی ہے۔

۱۱۔ میں نے محمد بن یعقوب سے، انھوں نے عباس بن محمد دوری سے اور انھوں نے یحییٰ بن معین سے سنا ہے کہ: ابو السَّلیل کُنیت ہے۔ ضُریب بن نُقیر کی۔

۱۲۔ مجھے محمد بن مؤمل نے، انھیں فضل بن محمد نے اور ان کو احمد بن حنبل نے بتایا کہ: ابو سالم جیشانی کا نام سفیان بن ہانیٔ ہے۔

۱۳۔ اخبرنا عبد اللہ بن محمد الفاکھی بمکۃ قال ثنا ابو یحییٰ بن ابی مسرۃ قال حدثنا عبد اللہ بن یزید المقرئ قال حدثنا حَیْوَۃ قال اخبرنی الحجاج بن شدّاد ان ابا صالح سعید بن عبد الرحمٰن الغفاری اخبرہ عن عقبۃ عن عامر الجہنی قال سمعت محمد بن یعقوب

Marfat.com

یقول سمعت العباس بن محمد یقول.....

اس سند میں عباس بن محمد کا بیان ہے کہ میں نے یحییٰ بن معین سے پوچھا کہ: "سفیان بن عیینۃ عن مالک بن انس عن الزھری عن ابی عبد الرحمٰن عن زید بن ثابت" کی سند سے جو حدیث لا تحل لہ الا من الباب الذی خرجت منہ مروی ہے تو اس سند میں یہ ابو عبد الرحمٰن کون ہیں؟ جواب میں یحییٰ بن معین نے کہا کہ: لوگ کہتے ہیں کہ سلیمان بن یسار ہیں۔

اس کے بعد چند اتباع تابعین کی کنیتوں کا ذکر بھی سنیئے جن کو سماعاً درج کیا ہے:

۱۔ حدثنا احمد بن عثمان بن یحییٰ الادمی ببغداد قال حدثنا ابراھیم بن عبد الرحیم دلوقا قال ثنا خالد بن یزید العمری قال حدثنا ابو مودود عبد العزیز بن سلیمان عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال:....

اس اسناد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ یوں مروی ہے کہ: ایک مردہ بچہ جو میں اپنے آگے (بطور توشۂ آخرت) بھیجوں مجھے ان ہزار شہ سواروں سے زیادہ محبوب ہے جن کو میں اپنے پیچھے (دنیا میں) چھوڑ جاؤں۔

اس اسناد میں ابو مودود کی کنیت سے واضح ہے کہ ان کا نام عبد العزیز بن سلیمان ہے۔ مترجم۔

۲۔ حدثنا ابو بکر بن اسحاق الامام قال ثنا عبید بن عبد الواحد بن شریک قال ثنا سعید بن ابی مریم قال ثنا ابو التمام عبد العزیز بن ابی حازم قال سمعت ابا العباس محمد بن یعقوب یقول سمعت العباس بن محمد الدوری یقول سألت....

اس سند میں عباس بن محمد دوری کا بیان ہے کہ: میں نے یحییٰ بن معین سے دریافت کیا کہ جو حدیث محمد بن مسلم الطائفی عن سلیم عن مجاھد مروی ہے۔ اس میں یہ سلیم کون صاحب ہیں۔ انھوں نے صرف یہ کہا کہ: ان سے ابن جریج اور عبد الملک

بن ابی سلیمان روایت کرتے ہیں۔ پھر ابو عبید اللہ نے بتایا کہ : یہ سلیم مولیٰ ہیں۔ ام علی کے

۳۔ اخبرنا عبد الرحمان بن الحسن القاضی قال ثنا ابراهیم بن الحسین قال ثنا آدم بن ابی إیاس قال حدثنا شعبة قال حدثنا یزید بن حمیر بن عمر۔

حدثنا محمد بن یعقوب قال ثنا العباس محمد قال ثنا شبابة ۱۸۰ھ بن سوار قال ثنا ابو زہیر عبد اللہ بن علاء بن زبر عن الضحاک بن عبد الرحمٰن بن عرزم عن ابی هریرة قال.....

اس اسناد میں ابو ہریرہؓ حضورؐ کی ایک حدیث یوں نقل کرتے ہیں کہ : بروز حشر بندے سے جس نعمت کی سب سے پہلے باز پرس ہوگی وہ یوں ہوگی کہ ، کیا ہم نے تجھے جسمانی صحت نہیں بخشی اور کیا ہم نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا؟

۴۔ اخبرنا ابو عبد اللہ الشیبانی قال حدثنا یحیی بن محمد بن یحیی قال ثنا مسدد قال ابو عمر ویونس بن القاسم الیمامی۔

۵۔ اخبرنا ابو عبد اللہ قال ثنا یحیی بن محمد قال ثنا مسدد ابو شهاب محمد بن ابراهیم عن عاصم بن بهدلة۔

۶۔ اخبرنا محمد بن علی بن دحیم قال ثنا احمد بن حازم بن ابی غرزة قال حدثنا ابو نعیم قال ثنا ابو سعید ان الطفیل الاطنافی عن عطیة بن سعد۔

۷۔ اخبرنا ابو محمد المزنی قال ثنا یوسف بن موسی قال حدثنا هشام بن عمار قال ثنا صدقة بن خالد القرشی قال اخبرنا ابن جابر قال :

اس اسناد میں ابن جابر کہتے ہیں کہ ہمارے قریب سے خالد بن لجلاج گزرے تو ان کو لوگوں نے "اے ابو ابراہیم!" کہہ کر پکارا (یعنی یہ ان کی کنیت ہے)

۸۔ میں نے محمد بن یعقوب کو ، انھوں نے عباس بن محمد دوری کو اور انھوں نے یحیی بن معین کو یہ کہتے سنا ہے کہ : اسماعیل بن کثیر مکی کی کنیت ابو ہاشم ہے اور ابو الہیثم

Marfat.com

مکی کا نام عبدالرحمان بن مطعم ہے۔

۹۔ ہم سے ابوعبداللہ شیبانی نے، ان سے علی بن حسن ہلالی نے، ان سے ابونعیم نے اور ان سے ابوشہاب اسدی یعنی موسیٰ بن نافع نے روایت کی ہے۔

۱۰۔ حدثنا ابو النضر الفقیہ قال ثنا عثمان بن سعید الدارمی قال حدثنا عبداللہ بن صالح قال حدثنی ابو شریح عن ابی الصباح محمد بن شہر عن ابی علی الہمدانی۔

حاکم کہتے ہیں کہ: مذکورۂ بالا تمام کنیتیں محدثین (تابعین) کی ہیں اور ان میں زیادہ تر نادر ہیں۔ صـ۱۸۸

مدینۃ السلام (بغداد) کے دوسرے سفر میں میں اور حافظ قاضی ابوبکر محمد بن عمر جعابی یکجا ہو گئے تو وہاں مذاکرے کے بہت سے مواقع ملے اور ان کی کتابیں میرے پاس برابر آتی رہیں یہاں تک کہ وہ رحلت کر گئے۔ رحمہ اللہ۔

مجھ سے عبداللہ بن احمد بن جعفر نے بیان کیا اور انھوں نے حافظ ابوبکر محمد بن عمر بن سالم کو یہ کہتے سنا کہ: مورج بن عمرو کی کنیت ابوفید ہے۔ ذوالرُّمّۃ کا نام غیلان ہے۔ محمد بن عمرو بن علقمہ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ قیس بن سعد مکی کی کنیت ابوعبیداللہ، طارق بن شہاب کی ابوعبداللہ اور رافع بن عمیرہ طائی کی ابوالحسن ہے اور ان سے طارق بن شہاب وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ربیع بن خُثَیم کی کنیت ابویزید، یُسیر بن عمرو کی ابوقیس، حبۃ عرنی کی ابوقدامہ، اسود بن ہلال محاربی کی ابوسلام، شبیث بن ربعی کی ابوعبدالقدوس، عمرو بن میمون اودی کی ابوعبداللہ، عمیر بن سعید نخعی کی ابویحیی، صلہ بن زفر کی ابوالعلاء، عتبہ بن فرقد کی ابوعبداللہ، ابراہیم بن یزید تیمی کی ابواسماء، یزید بن شریک کی ابوابراہیم، تمیم بن سلمہ کی ابوسلمہ ہے۔ ان سے علی بن مدرک روایت کرتے ہیں۔ سعد بن عبیدہ کی کنیت ابوحمزہ ہے اور یہ ابوعبدالرحمان سُلمی کے داماد ہیں اور ان کے خیالات خارجیانہ تھے۔ نعیم بن ابی ہند کی کنیت ابوہند ہے۔ ابوہند کا نام نعمان بھی ہے۔ ابوہند نے ابوالجعد اور ابوسالم بن ابی الجعد کو آزاد کیا تھا۔ ابوشیبہ عبدالرحمان بن اسحاق سے ابومعاویہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

ان کا (ابوشیبہ کا) ایک فرزند تھا۔ جس کا نام شیبہ تھا۔ جبلہ بن سہیم کی کنیت ابوسویرہ ہے۔ بَرَہ بن عبدالرحمان کی ابوالعباس، محارب بن دثار کی ابوالنضر اور ابوکُردوس بھی ہے۔ صفوان بن سُلیم کی ابوعبداللہ اور عیلان بن جامع بن اشعث کی ابوعبداللہ، عبیدہ بن معتب کی ابوعبدالکریم، طریف بن مجالد ہجیمی کی ابوتمیمہ، یحییٰ بن ابوکثیر کی ابونصر ہے۔ اور ابوکثیر کا نام... نشیط ہے۔ ابوعمرو جیلینی کا نام بھی نشیط ہے۔ حماد بن زید کے دادا کا نام درہم اور اس کی کنیت ابوزیاد ہے اور خود حماد کی کنیت ابواسماعیل ہے۔ مولائے عمر اسلم کی ابوزید، علی بن عزاب کی ابوالولید، معقل بن مقرّن کی ابوحکیم، حبیب بن سالح بن حبیب کی ابوموسیٰ ہے۔ سعید بن یسار کئی ہیں۔ ایک تو سلیمان و عطاء و عبداللہ و عبدالملک کے بھائی ہیں۔ یہ یسار میمونہ کے مولیٰ تھے۔ ان سعید بن یسار کی کنیت ابوالحباب ہے۔ دوسرے سعید بن یسار وہ ہیں جو حسن بن علی کے مولیٰ ہیں۔ تیسرے سعید بن یسار بھائی ہیں۔ ابومزرد کے۔ اور چوتھے سعید بن یسار بھائی ہیں حسن بصری کے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: اب اس کنیت کا ذکر سنیئے جس کے رکھنے سے آنحضورؐ نے منع فرمایا ہے اور صرف اپنے عمزاد بھائی حضرت علیؓ کی اولاد کے لیے اسے روا قرار دیا ہے۔ یہاں ان لوگوں کا ذکر ہے جن کی کنیت خود حضورؐ نے رکھی ہے۔

حاکم کہتے ہیں: صحیح روایات سے حضورؐ کا یہ ارشاد ثابت ہے کہ: میرا نام (محمد) رکھا کرو مگر میری کنیت نہ رکھو۔ دوسری روایت ہے کہ: جو میرا نام رکھے وہ میری کنیت نہ رکھے۔ تیسری روایت ہے کہ: میرے نام اور میری کنیت ایک ساتھ نہ رکھو۔ جب محمد بن حنیفہ پیدا ہوئے تو حضرت علیؓ نے ان کی کنیت ابوالقاسم رکھی۔ کیونکہ:

۱۸۹

۱۔ اخبرنا ابوالحسین علی بن عبدالرحمٰن بن عیسیٰ الدهقان بالکوفة قال ثنا الحسین بن الحکم الحبری قال ثنا عبدالعزیز بن الخطاب قال ثنا قیس بن الربیع عن لیث عن محمد بن نشاء الهمدانی عن محمد بن الحنفیة عن علی قال...

Marfat.com

اس اسناد میں حضرت علی رضؓ سے حضورؐ کا یہ ارشاد مروی ہے کہ: تمہارا ایک فرزند پیدا ہوگا جس کو میں نے اپنا نام اور اپنی کنیت عطا کی ہے۔ چنانچہ محمد (بن الحنفیہ) پیدا ہوئے۔

۲۔ اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب الحافظ قال ثنا محمد بن عبد الوھاب الفراء قال اخبرنا جعفر بن عون عن فطر بن خلیفۃ عن منذر الثوری.....

اس اسناد میں منذر ثوری کہتے ہیں کہ: حضورؐ نے حضرت علی رضؓ کو اجازت (اپنے نام اور کنیت کی) دی تو آپؓ نے عرض کیا کہ: یا رسول اللہ! اگر حضورؐ کے بعد میرے ہاں کوئی فرزند ہو تو کیا میں اس کے لیے حضورؐ کا نام اور کنیت اختیار کر لوں؟ حضورؐ نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ جب محمد بن علی (محمد بن حنفیہ) پیدا ہوئے تو آپ نے ان کا نام محمد اور کنیت ابو القاسم رکھی۔

۳۔ اخبرنا ابو محمد الحسین بن محمد بن یحییٰ بن الحسن قال ثنا جدی یحییٰ بن الحسن قال حدثنا احمد بن سلام قال حدثنی جعفر بن ھذیل قال ثنا محمد بن الصلت الاسدی قال ثنا ربیع بن منذر الثوری عن ابیہ اظنہ عن ابن الحنفیۃ قال:.... صفحہ ۱۹۰

اس اسناد میں منذر ثوری اپنے والد (غالباً محمد بن حنفیہ) کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ: حضرت طلحہؓ اور حضرت علی رضؓ کے درمیان کچھ بحث ہو گئی۔ طلحہؓ نے علی رضؓ سے کہا: آپؓ نے (اپنے فرزند کے لیے) حضورؐ کے نام اور کنیت دونوں کو یکجا کر لیا ہے۔ حالانکہ حضورؐ نے ہر فرد امت کے لیے ان دونوں کو یکجا کرنے کی ممانعت فرمائی ہے؟ علی رضؓ نے کہا: سب سے بڑی جسارت یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے خلاف جسارت کی جائے۔ آپ ذرا فلاں فلاں کو بلوائیے۔ چنانچہ جب چند قریشی صحابہ آ گئے تو انھوں نے گواہی دی کہ حضورؐ نے ان دونوں (نام اور کنیت) کو یکجا کرنے کی اجازت علی رضؓ کو دی ہے اور باقی امت پر اپنے بعد

اسے منع فرمایا ہے۔

حدثنا ابوالعباس محمد بن یعقوب قال ثنا حمید بن عیاش الرملی قال حدثنا مؤمل بن اسماعیل قال حدثنا سفیان عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان.....

اس اسناد میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے ان (عائشہ) کی کنیت ام عبداللہ رکھی۔

حاکم کہتے ہیں کہ تمام روایات متفق ہیں کہ جب اسماء (بنت ابی بکرؓ) کے فرزند عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے تو حضورؐ نے عائشہ رضؓ سے فرمایا: تم اپنے فرزند عبداللہ (بن زبیر) کے نام پر اپنی کنیت (ام عبداللہ) رکھو کیونکہ خالہ بھی ماں ہوتی ہے۔

علم حدیث کی بیالیسویں قسم

اس نوع کا تعلق راویان حدیث کے شہر و وطن سے ہے اور یہ ایک ایسا علم ہے جس میں بڑے بڑے علماء نے ٹھوکر کھائی ہے۔ کیونکہ بعض جگہ کے متعلق وہ اشتباہ میں پڑ گئے ہیں۔ یہاں سب سے پہلے یہ بتائیں گے کہ حضورؐ کے بعد صحابہؓ مدینے سے باہر جاکر مختلف مقامات پہ پہنچ کر کیسے آباد ہو گئے اور بعض صحابہ مدینے ہی میں جمے رہے کیونکہ حضورؐ نے انہیں یہیں قیام کیے رکھنے کی ترغیب دی تھی۔

ص ۱۹۱ اخبرنا ابو الفضل محمد بن احمد الصیرفی ببغداد قال ثنا ابو الحسن محمد بن احمد بن البراء قال اخبرنا محمد بن عمار قال ثنا سالم بن نوح العطار قال حدثنا الجریری قال ثنا ابو نضرۃ عن جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال....

اس اسناد میں جابر بن عبداللہؓ حضورؐ کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ: نظام امارت کا جس طرح مدینے میں آغاز ہوا، اسی طرح اس کا اعادہ بھی یہیں سے ہوگا۔ حتیٰ کہ ایمان بھی صرف یہیں رہ جائے گا اور اگر کوئی شخص بھی مدینے کو اس سے بیزار ہو کر چھوڑے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر آدمی بسا دے گا۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو مدینے کی چین اور راحت کی زندگی کی خبر سن کر یہاں آجائیں گے اور مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا، بشرطیکہ وہ اس حقیقت کو سمجھ بھی لیں۔

جن صحابہؓ رسولؐ نے کوفے میں سکونت اختیار کر لی تھی وہ یہ ہیں:-

علیؓ بن ابی طالب، سعدؓ بن ابی وقاص، سعیدؓ بن زید بن عمرو بن نفیل، عبداللہؓ بن مسعود

خباب[۵] بن الأرت[۶]، سہل[۷] بن حنیف، ابو قتادہ[۸] بن ربعی، سلمان[۹] فارسی، حذیفہ[۱۰] بن الیمان، عمار[۱۱] بن یاسر، ابو موسیٰ[۱۲] اشعری، ابو مسعود[۱۳] انصاری، براء[۱۴] بن عازب، عبداللہ[۱۵] بن یزید الخطمی، نعمان[۱۶] بن مقرن اور ان کے بھائی معقل[۱۷] بن مقرن، نعمان[۱۸] بن بشیر، مغیرہ[۱۹] بن شعبہ، جریر[۲۰] بن عبداللہ بجلی، عدی[۲۱] بن حاتم طائی، عروہ[۲۲] بن مضرس طائی، عبداللہ[۲۳] بن ابی اوفیٰ، اشعث[۲۴] بن قیس، جابر[۲۵] بن سمرہ، حذیفہ[۲۶] بن اسید غفاری، عمرو[۲۷] بن الحمق، سلیمان[۲۸] بن صرد، وائل[۲۹] بن حجر، صفوان[۳۰] بن عسال، اسامہ[۳۱] بن شریک، عامر[۳۲] بن شہر، عرفجہ[۳۳] بن شریح، نافع[۳۴] بن عتبہ بن ابی وقاص، ثعلبہ[۳۵] بن حکم، عروہ[۳۶] بارقی، جندب[۳۷] بن عبداللہ بجلی، سمرہ[۳۸] بن جندب، قطبہ[۳۹] بن مالک، حبشی[۴۰] بن جنادہ، یعلی[۴۱] بن مرہ ثقفی، عمارہ[۴۲] بن رویبہ، طارق[۴۳] بن عبداللہ محاربی، خزیمہ[۴۴] بن ثابت، بشیر[۴۵] بن خصاصیہ، قیس[۴۶] بن ابی غرزہ، حنظلہ[۴۷] الکاتب، مستورد[۴۸] بن شداد، ابو الطفیل[۴۹] اور ابو جحیفہ۔ ان میں سے اکثر کوفے ہی میں مدفون ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ: میں پہلی بار ۳۷۱ھ میں کوفے گیا۔ ابو الحسن بن عقبہ شیبانی مجھے صحابہ کی مسجدیں دکھاتے رہے۔ اور میں بہت سی مسجدوں میں گیا۔ وہ سب آباد تھیں اور ہم دونوں بجیلہ میں مسجد جریر (بن عبداللہ) کے پڑوس میں تھے۔ دوبارہ ۳۷۵ھ میں کوفے گیا اس وقت مسجد ابن عقبہ خستہ حالت میں تھی۔ ابو القاسم سکونی میرا ہاتھ پکڑے اس جامع مسجد میں گھوم کر اس کے ستونوں کو یہ کہہ کر دکھاتے رہے کہ یہ جریر کا ستون ہے۔ یہ عبداللہ کا ستون ہے اور یہ براء کا ستون ہے۔ جس طرح وہ مجھے بتاتے رہے مجھے اس کے مطابق واقفیت ہوتی رہی۔ رحمہ اللہ۔

جو صحابہ مکے میں سکونت پذیر ہو گئے وہ یہ ہیں:

ابو ربیعہ مخزومی کے دو فرزند عیاش اور عبداللہ، حارث[۲] بن ہشام، عکرمہ[۳] بن ابی جہل، عبداللہ[۴] بن سائب مخزومی دونوں مکے کے صحابہ کے قاری، عتاب[۵] بن اسید جو مکے میں رسول کے جانشین تھے۔ ان کے بھائی خالد بن اسید، حکم[۶] بن ابی العاص، عثمان[۷] بن طلحہ، عقبہ[۸] بن حارث، شیبہ[۹] بن عثمان حجبی، صفوان[۱۰] بن امیہ، ابو محذورہ[۱۱] اوس بن معیر، عبداللہ[۱۲] بن مطیع، مہاجر[۱۳] بن قنفذ، سہیل[۱۴] بن عمرو، عمیر[۱۵] بن وہب جمحی، کرز[۱۶] بن علقمہ، عمیر[۱۷] بن اسد،

اسود بن خلف، ابوشریح کعبی، عبداللہ بن حبشی، عبداللہ بن صفوان، لقیط بن صبرہ، اور ایاس بن عبد مزنی۔

جن صحابہ نے بصرے میں سکونت اختیار کی وہ یہ ہیں:۔

عتبہ بن غزوان، عمران بن حصین، ابوبرزہ اسلمی، محجن بن ادرع، عبداللہ بن مغفل مزنی، معقل بن یسار، عبدالرحمان بن سمرہ، ابوبکرہ، انس بن مالک جن کی وفات ایک سو سات سال کی عمر میں ہوئی۔ ہشام بن عامر، ابوزید انصاری، عمرو بن اخطب، ثابت بن زید، مجاشع بن مسعود، ان کے بھائی مجالد بن مسعود، عائذ بن عمرو مزنی، قرہ بن ایاس مزنی، عبداللہ بن شخیر، معاویہ بن حیدہ، قبیصہ بن مخارق، عیاض بن حمار، قیس بن عاصم، اقرع بن حابس، صعصعہ بن ناجیہ، ابوالعاص کے دو فرزند عثمان اور حکم، اسود بن سریع، سلیم بن جابر، یحیی، عرفجہ بن اسعد، ابوالعشراء دارمی، جاریہ بن قدامہ، عداء بن خالد، عبداللہ بن سرجس، میسرۃ الفجر، سلمان بن عامر ضبی اور سلمہ بن محبق۔ ۱۹۳

جو صحابہ مصر گئے وہ یہ ہیں:

عقبہ بن عامر جہنی، عمرو بن عاص، عبداللہ بن عمر، خارجہ بن حذافہ، عبداللہ بن سعد بن ابی سرح، محمیہ بن جزء، عبداللہ بن حارث بن جزء، ابوبصرہ غفاری، ابوسعد الخیر، معاذ بن انس جہنی، معاویہ بن حدیج (حائے مہملہ سے) زیاد بن حارث صدائی، مسلمہ بن مخلد، سرق، ابوفاطمہ ابادی، ابوجمعہ اور ابوشموس بلوی۔

جو صحابہ شام چلے گئے وہ یہ ہیں:۔

ابوعبیدہ بن جراح، بلال بن رباح، عبادہ بن صامت، معاذ بن جبل، سعد بن عبادہ، ابودرداء، شرحبیل بن حسنہ، خالد بن ولید، عیاض بن غنم، فضل بن عباس بن عبدالمطلب جو اردن میں مدفون ہیں، ابومالک اشعری، عوف بن مالک اشجعی، ثوبان، شداد بن اوس، فضالہ بن عبید، عمرو بن عنبسہ، حارث بن ہشام، معاویہ بن ابی سفیان، واثلہ بن اسقع، بسر بن ابی ارطاۃ، حبیب بن سلمہ، ضحاک بن قیس، قیاس بن اشیم، عرباض بن ساریہ، عبداللہ بن بسر مازنی، عتبہ بن عبد السلمی، عبداللہ بن حوالہ، کعب بن مرہ، کعب

بن عیاض، مقدام[۳۰] بن معدیکرب، ابو ہند[۳۱] داری، سلمہ[۳۲] بن نفیل، غطیف[۳۳] بن حارث، عطیہ[۳۴] بن عمرو سعدی، فروہ[۳۵] بن عمرو جذامی۔

جو صحابہ "جزیرے" گئے وہ یہ ہیں:

عدی[۱] بن عمیرہ کندی، وابصہ[۲] بن معبد اسدی، ولید[۳] بن عقبہ بن ابی معیط۔

جو صحابہ خراسان گئے اور وہیں وفات پائی وہ یہ ہیں: ص ۱۹۴

بریدہ[۱] بن حصیب اسلمی جو مرو میں مدفون ہیں، ابو برزہ[۲] اسلمی، حکم[۳] بن عمرو غفاری، عبداللہ[۴] بن خازم اسلمی جو رستاق بوین نیساپور میں مدفون ہیں اور قثم[۵] بن عباس جو سمرقند میں مدفون ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ: جہاں تک مدینۃ السلام (بغداد) کا تعلق ہے میرے علم میں ایسا کوئی صحابی نہیں جس کی وفات وہاں ہوئی ہو۔ ہاں تابعین اور اتباع تابعین کا ایک گروہ ہے جو وہاں گیا اور وہیں وفات پائی۔ ان میں یہ لوگ ہیں:۔

ہشام[۱] بن عروہ بن زبیر، محمد[۲] بن اسحاق بن یسار، اسماعیل[۳] بن سالم اسدی، ابو حنیفہ[۴] فقیہہ، شیبان[۵] بن عبدالرحمان نحوی، ابراہیم[۶] بن سعد زہری، یہ سب مقبرۂ خیزران میں مدفون ہیں۔ عبدالعزیز[۷] بن عبداللہ بن ابی سلمہ ماجشون، یہ خلیفہ مہدی کے زمانے میں آئے تھے اور یہیں وفات پائی۔ مہدی ان کی نماز جنازہ اور دفن میں شریک ہوئے اور ان کو مقابر قریش میں دفن کرنے کا حکم دیا۔ عبدالملک[۸] بن محمد بن ابی بکر بن حزم۔ ان کو ہارون رشید نے قاضی ... بنایا تھا۔ یہیں ان کی وفات ہوئی اور ہارون نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقابر قریش میں دفن ہوئے۔ عبدالرحمان[۹] بن ابی الزناد۔ ان کی وفات بھی یہیں ہوئی اور باب التبن کے مقبرے میں دفن کئے گئے۔ ہشیم[۱۰] بن بشیر۔ ان کی وفات بغداد میں ہوئی اور یہیں دفن ہوئے۔ عنبسہ[۱۱] بن عبدالواحد، ابو اسماعیل[۱۲] مؤدب، فرج[۱۳] بن فضالہ، مروان[۱۴] بن شجاع، عبیدہ[۱۵] بن حمید، ابو حفص الابار، عباد[۱۶] بن عوام، علی[۱۷] بن ثابت، قاضی[۱۸] ابو یوسف، اسد[۱۹] بن عمرو، عفان[۲۰] بن مسلم صفار۔ یہ سب کے سب اسی ترتیب سے نمبروار بغداد میں وفات پاکر دفن ہوئے۔

حاکم کہتے ہیں کہ : اس مقام پر مجھے مدینۃ السلام کا ذکر چھوڑ دینا گوارا نہ ہوا، کیونکہ مجھے اس جگہ سے دلچسپی ہے اس لیے کہ یہ علم اور علماء و افاضل کا خاص شہر ہے۔ اللہ اسے آباد رکھے۔

صحابہ کے ذکر کے بعد تابعین اور اتباع تابعین کا ذکر طوالت چاہتا ہے لیکن اس دوسرے حصے میں راویان اخبار کے اوطان کا ذکر کروں گا اور ساتھ ہی حدیث بیان کر کے راویوں کے وطن کا ذکر کروں گا۔ اس کی چند مثالیں سنیئے :

ص ۱۹۵ ۱۔ اخبرنا ابراھیم بن عصمۃ العدل قال حدثنا ابی قال ثنا عبدان بن عثمان قال ثنا ابو حمزۃ ابراھیم الصائغ عن ابی الزبیر عن جابر قال :.....

اس اسناد میں حضرت جابر یہ ارشاد نبوی ؐ بیان کرتے ہیں کہ : جو ایسی حالت میں مرے کہ وہ کسی شے کو اللہ کا شریک نہ کرتا ہو تو وہ بہشت میں داخل ہوگا۔

حاکم کہتے ہیں کہ : جابر بن عبداللہ باشندۂ قبا مدنی ہیں۔ ابو الزبیر مکی ہیں۔ ابراہیم صائغ، ابو حمزہ اور عبدان تینوں مروزی (مرو کے رہنے والے) ہیں اور ہمارے شیخ ابراہیم اور ان کے والد عصمۃ العدل نیساپوری ہیں۔

۲۔ حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال ثنا ابراھیم بن منقذ الحولانی قال حدثنی ادریس بن یحیی عن عبداللہ بن عیاش قال حدثنی عبداللہ بن سلیمان عن نافع عن ابن عمرؓ.....

اس سند میں عبداللہ بن عمر حضور ؐ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ : اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ : عبداللہ بن عمر اور نافع دونوں مدنی ہیں۔ عبداللہ بن سلیمان، عبداللہ بن عیاش، ادریس اور ابراہیم بن منقذ چاروں مصری ہیں۔

۳۔ حدثنا ابو الحسن احمد بن محمد العنزی قال حدثنا عثمان بن سعید بن خالد الدارمی قال حدثنی ابراھیم بن ابی اللیث قال حدثنا

Marfat.com

الاشجعی عن سفیان الثوری عن هشام بن سعد عن المقبری عن ابی هریرة قال:.....

اس سند میں ابوہریرہؓ حضورؐ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں کہ: آج اللہ نے جاہلیت کی نخوت اور جاہلیت کے آبائی تفاخر کو تم سے دور کر دیا ہے۔ تمام انسان اولاد آدمؑ ہیں اور آدمؑ مٹی سے بنے ہیں۔ مومن متقی اور کافر بدبخت ہوتا ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے رہیں گے جو بعض اشخاص پر فخر کرتے رہیں گے۔ وہ لوگ جہنم کے کوئلے ہیں۔ وہ اللہ کی نگاہ میں گوبریلوں سے زیادہ ذلیل ہیں۔ جو بدبو کو اپنی ناک سے (ڈھکیل کر) لے جاتا ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ ابوہریرہؓ بھی مدنی ہیں اور مقبری و ہشام بن سعد بھی۔ ثوری اور اشجعی کوفی ہیں۔ ابراہیم بن ابی اللیث بغدادی ہیں۔ عثمان بن سعید سجزی اور ہمارے شیخ ابوالحسن نیشاپوری ہیں۔

میں نے یہ چند احادیث بطور مثال پیش کی ہیں۔ محدث کو چاہیئے کہ حدیث کا ذکر کرتے وقت راویوں کے اوطان کو یاد رکھے۔

محدثین کے اوطان کے ذکر کے بعد تیسرے حصے میں ہم ان محدثین کا ذکر کریں گے جو اپنے اصلی وطن کو چھوڑ کر دور دراز ملکوں میں جا بسے اور اپنی طویل سکونت کی وجہ سے انہی دوسرے ملکوں کی طرف منسوب ہونے لگے۔ یہ علم بھی کچھ کم دقیق نہیں۔

۱۔ اخبرنا ابوالنضر الفقیہ قال حدثنا الفضل بن عبد اللہ البیشکی قال حدثنا مالک بن سلیمان قال حدثنا عیسی الرازی عن الربیع بن انس عن عبد اللہ بن مغفل المزنی قال:.....

اس اسناد میں عبد اللہ بن مغفل کہتے ہیں کہ: جب حضورؐ نے مشکے کی نبیذ کی اجازت دی اور جب یہ فرمایا کہ نشہ آور چیز سے پرہیز کرو، اس سے روکا تو میں دونوں وقت حضورؐ کے پاس موجود تھا۔

حاکم کہتے ہیں: ربیع بن انس تابعی و در اصل بصری ہیں مگر مرو میں سکونت اختیار

Marfat.com

کرنے کی وجہ سے مَرو کی طرف منسوب ہو گئے اور مروزیوں نے ان کا اپنی تاریخوں میں ذکر کیا ہے۔ اسی طرح عیسیٰ بن ماہان یعنی ابو جعفر رازی اصل میں کوفی ہیں۔ رَے میں سکونت پذیر ہو گئے اور وہیں وفات پائی اس لیے رَے کی طرف منسوب ہوئے۔

۲۔ حدثنا جعفر بن محمد بن نصیر الخلدی قال حدثنا احمد بن محمد بن الحجاج بن رِشدین قال حدثنا یوسف بن عدی قال حدثنا عبد الرحمٰن بن محمد المحاربی عن ابی اسحاق الشیبانی عن عباس بن ذُریح عن شریح بن ھانی عن عائشۃ قالت : .....

اس اسناد میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ : اگر مجھے شب قدر کا علم ہو جاتا تو میں اپنے ربّ سے صبح تک صرف عافیت کی دُعا کرتی رہتی۔

حاکم کہتے ہیں: یوسف بن عدی کوفی ہیں اور ان کی تمام روائتیں کوفیوں سے مروی ہیں۔ یہ مصر میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اس لیے یہ مصری مشہور ہو گئے۔ حالانکہ کسی اہل مصر سے انھیں سماع حاصل نہیں۔ ایسی مثالیں بہت ہیں۔ ہماری دو مثالوں سے صاحب فہم بہت سی دوسری مثالوں کا اندازہ کر سکتا ہے۔

Marfat.com

علم حدیث کی ۴۳ ویں قسم

اس نوع میں ان صحابہ، تابعین اور اتباع تابعین کا ذکر ہے جو راویان حدیث ہیں اور موالی ہیں یا اولاد موالی۔ اوپر ہم نے قبائل کا ذکر کیا تھا اور یہ اس سے بالکل مختلف چیز ہے۔

سب سے پہلے ہمارے لیے آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے موالی کا ذکر ضروری ہے۔ وہ یہ ہیں:-

۱۔ شقران: یہ عبدالرحمان بن عوف کے حبشی غلام تھے۔ انھیں سید الرحمان نے حضورؐ کو ہبہ کر دیا تھا اور حضورؐ نے آزاد کر دیا۔ یہ ان لوگوں میں تھے جو حضورؐ کی تدفین کے وقت موجود تھے۔ انھوں نے اپنی چادر حضورؐ کی قبر میں گرا دی تھی۔ یہ واقعہ مشہور ہے۔

۲۔ ثوبان: یہ یمن سے قید ہو کر آئے تھے اور آنحضورؐ نے انھیں آزاد کر دیا تھا۔ ان سے بہت سی حدیثیں مروی ہیں۔

۳۔ ذوالیسع: یہ بھی قید ہو کے تھے۔

۴۔ زید بن حارثہ: یہ عرب کے بنی کلب کے قیدی تھے۔ حضورؐ نے انھیں آزاد کر دیا۔ اور ان پر بڑی نوازشیں فرمائیں۔ یہاں تک کہ لوگ انھیں رسول اللہ کا لڑکا کہنے لگے۔ آخر ادعیہ حمد لابائھم۔ متبنا (لڑکوں کو ان کے اصلی باپ کی طرف منسوب کیا کرو)

لہ آزاد کردہ غلام۔

Marfat.com

کا حکم نازل ہوا۔ ان کی بیوی امّ ایمن بھی حضورؐ کی کنیز تھیں۔ انہی کے بطن سے اسامہ بن زید اور آنسہ بن زید پیدا ہوئے[1]

اخبرنا اسماعیل بن محمد بن الفضل الشعرانی قال حدثنا حمدی قال حدثنا ابراھیم بن المنذر الحزامی قال ثنا محمد بن فُلیح عن موسیٰ بن عقبۃ عن ابن شھاب قال۔۔۔۔۔

اس سند میں ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضورؐ کے مولا آنسہ شرکائے بدر میں سے ہیں۔ ابو کبشہ کا نام سُلیم بتایا جاتا ہے (ان کا ذکر آگے موجود ہے)

۵ تا ۹ - ہمیں اسماعیل بن محمد نے اپنی سند سے بروایت ابن شہاب شرکائے بدر کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ: ابو کبشہ آنحضورؐ کے مولا تھے اور ابو رافع بھی حضورؐ کے مولا تھے۔ ان کا نام ابراہیم بتایا جاتا ہے۔ حضورؐ نے ان کا نکاح اپنی کنیز سلمیٰ سے کر دیا تھا جن کے بطن سے عُبید اللہ بن ابی رافع پیدا ہوئے۔ یہ عبید اللہ حضرت علیؓ کے کاتب تھے۔ حضورؐ کے ایک مولا ابو مُوَیہبہ بھی تھے جن سے حضورؐ کی صرف ایک حدیث مروی ہے۔ ضمرہ بھی حضورؐ کے مولا تھے جو صاحب اولاد بھی ہوئے۔ اور سلمان بھی حضورؐ کے مولا تھے۔ ص ۱۹۸

ہم سے حسن بن یعقوب نے، ان سے یحییٰ بن ابی طالب نے، اور ان سے علی بن حاصم نے اپنی اسناد سے سلمان کے اسلام لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ پہلے غلام تھے۔ جب یہ مدینے آئے تو حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے۔ اور حضورؐ نے انھیں خرید کر آزاد کر دیا۔

۱۰ - حضورؐ کے ایک مولا سفینہ بھی تھے۔ "عثمان بن احمد السماک قال ثنا الحسن بن مکرم قال حدثنا عثمان بن عمر قال اخبرنا اسامۃ بن

---

[1] انہی زید کا نکاح حضورؐ نے اپنی پھوپھی زاد بہن زینب سے کر دیا تھا، لیکن آخر دونوں میں جدائی ہو گئی جس کا ذکر قرآن میں ہے۔

زاید عن محمد المنکدر عن سفینۃ" کی سند سے یہ اپنا ایک واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ: میں نے ایک کشتی میں سمندر کا سفر کیا۔ وہ شکستہ ہو گئی اور ایک تختے پر سوار ہو گیا۔ اس نے مجھے ایک جزیرے میں پھینک دیا جس میں ایک شیر بھی موجود تھا۔ لیکن میں بے خوف ہو کر اس سے کہا کہ، اے ابو الحارث (یہ شیر کی کنیت ہے) میں رسولؐ کا مولا ہوں۔ اس نے مجھے اپنے کاندھے سے دھکے دے دے کر ایک راستے پر کھڑا کر دیا اور پھر دھاڑا جس سے میں سمجھا کہ یہ اس کا رخصتی سلام ہے۔

۱۱۔ مہران بھی حضورؐ کے مولا تھے اور ان سے ایک حدیث مروی ہے۔

تابعین اور ائمہ مسلمین میں جن لوگوں کا شمار موالی میں ہے ان کا ذکر بھی سنیے:

اخبرنا ابو علی الحافظ قال اخبرنا ابو عبد الرحمٰن محمد بن عبد اللہ البیروتی قال ثنا محمد بن احمد بن مطر بن العلاء قال حدثنی محمد بن یوسف بن بشیر القرشی قال حدثنی الولید بن محمد الموقری قال سمعت محمد بن مسلم بن شہاب الزہری یقول .....

اس سند میں محمد بن مسلم بن شہاب زہری بیان کرتے ہیں کہ: میں عبد الملک بن مروان کے پاس گیا تو میرے اور ان کے درمیان یوں گفتگو ہوئی:

اے زہری تم کہاں سے آئے؟

مکے سے

وہاں کے لوگوں کا سردار کون ہے؟

عطاء بن ابی رباح

وہ عرب میں یا موالی میں سے ہیں؟

موالی میں سے ہیں

ان کی سرداری کس وجہ سے ہے؟

دیانت اور روایت کی وجہ سے ہے (یعنی وہ دیندار بھی ہیں اور محدث بھی)

جن لوگوں میں یہ دو صفتیں (دیانت و روایت) ہوں ان کو تو سردار ہونا ہی چاہیے

Marfat.com

اچھا یمن والوں کا سردار کون ہے ؟

طاؤس بن کیسان

یہ عرب ہیں یا موالی میں سے ہیں ؟

موالی میں سے ہیں

ان کی سرداری کی کیا وجہ ہے ؟

وہی وجہ ہے جس سے عطاء بن ابی رباح کی سرداری (مکے میں) قائم ہے۔ 199

ہاں ایسا ہی ہونا چاہیے۔ اچھا اہل مصر کا سردار کون ہے ؟

یزید بن ابی حبیب

وہ عرب ہیں یا موالی میں سے ہیں ؟

موالی میں سے ہیں

اہل شام کا سردار کون ہے ؟

مکحول

یہ عرب ہیں یا موالی میں سے ہیں ؟

موالی میں سے ہیں۔ یہ ایک سو ڈانی (حبشی) غلام تھے جن کو بنی ہذیل کی ایک عورت نے آزاد کر دیا تھا۔

اہل جزیرہ کا سردار کون ہے ؟

میمون بن مہران

یہ عرب ہیں یا موالی میں سے ہیں ؟

موالی میں سے ہیں

اہل خراسان کا سردار کون ہے ؟

ضحاک بن مزاحم

یہ عرب ہیں یا موالی میں سے ہیں ؟

موالی میں سے ہیں

اہل بصرہ کا سردار کون ہے؟

حسن بن ابی الحسن

یہ عرب ہیں یا موالی میں سے ہیں؟

موالی میں سے ہیں

تم سے خدا سمجھے یا اچھا اہل کوفہ کا سردار کون ہے؟

ابراہیم نخعی

یہ عرب ہیں یا موالی میں سے ہیں؟

بس یہ عرب ہیں

ظہری یا تم سے خدا سمجھے تم نے تو میری آنکھیں کھول دیں۔ بخدا اب موالی عرب پر چڑھ جائیں گے۔ منبروں پر وہی کہ تمام کے تمام خطیب ہوں گے اور عرب ان کے زیر نگیں ہو جائیں گے۔

اسے امیر المومنین! اللہ کے [illegible] اور دین کی جو خلاف [illegible] کے جنتے میں آگئے ہیں اور جو آئے ہیں کہ [illegible] گا وہ گرجائے گا۔

ہم سے ابو العباس سیاری نے۔ ان سے یعقوبی بن محمد بن عیسیٰ [illegible] ان سے عباس بن مصعب نے کہا کہ ہمارے ہاں غلام زادے [illegible] میں ہر ایک اپنے دور کا امام ہے۔

عبداللہ بن مبارک۔ ابراہیم بن میمون صائغ۔ حسین بن واقد۔ ابو عمر [illegible] میمون مکری۔ ان سب کے والد (مبارک) میمون، واقد اور میمون مکری غلام تھے۔

ربیع ابو العالیہ ریاحی کا شمار کبار تابعین میں ہے اور یہ بنی ریاح کی ایک خاتون کے آزاد کردہ غلام تھے۔

ابو محمد بن سیرین کے صاحبزادے سیرین بنی نجار کے غلام تھے۔ ان کی کنیت ابو عمرہ ہے اور انھوں نے حضرت عمر بن خطاب سے روایت کی ہے۔

Marfat.com

اَرطبان بھی عبداللہ بن ذرہ مزنی کے غلام تھے۔ یہ عبداللہ وہ ہیں جو عبداللہ بن عون کے دادا ہیں۔

یسار یعنی ابوالحسن بصری رُبَیّع کے آزاد کردہ غلام تھے۔ یہ رُبیع نضر کی صاحبزادی اور انس بن مالک کی پھوپھی ہیں۔ ص۲۰

اُمّ الحسن خیرہ ام المومنین سلمہ کی کنیز تھیں۔

توبہ عنبری کے والد کیسان، ایوب بن اظہر عنبری کے مولا تھے۔

مالک کے والد دینار بنی سامہ بن لوی کی ایک خاتون کے مولا تھے۔

عبدالعزیز بن صہیب کو کہا ہی جاتا تھا۔ عبدالعزیز العبد۔ یہ انس بن مالک کے موالی میں سے تھے۔

ایوب سختیانی کے والد کیسان عَنَزہ کے مولا تھے۔

حُمید طویل کے والد ابوحُمید تر خان مولا تھے، طلحۃ الطلحات کے۔ یہ طلحہ خزاعی ہیں۔

شعیب کے والد حجاب بنی واقد کے مولا تھے۔

نافع جو عبداللہ بن عمر کے مولا ہیں۔ نیشاپور سے قید ہو کر آئے تھے۔

عبدالرحمان اعرج کے والد ہرمز بھی غلام تھے۔

ابوعبید مولا تھے۔ عبدالرحمان بن اظہر کے یا بقول بعض عبدالرحمان بن عوف کے۔

ابوسعید کیسان مقبری بنی لیث بن بکر کے مولا تھے۔

افلح ابوایوب انصاری کے مولا تھے۔ ابوایوبؓ نے ان سے چالیس ہزار درہم پر مکاتبہ[1] کیا تھا، مگر پھر آپؓ کو اس مکاتبت پر بڑی ندامت ہوئی۔ اور آپ نے انھیں اپنی خدمت کے لیے واپس بلا کر آزاد کر دیا۔

---

[1] مکاتبت کا مطلب یہ ہے کہ قیدی سے کہا جائے کہ تم اتنا کما کر مجھے دو، تو میں تمھیں آزاد کر دوں گا۔

سلیمان، عطار اور عبدالملک تینوں بنی لیسار سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا شمار فقہائے تابعین میں ہے۔ ان کے والد لیسار میمونہ کے مولا تھے۔ لیسار سے حضورؐ کی ایک حدیث بھی مروی ہے۔

ابو مرّہ عقیل بن ابی طالب کے مولا تھے۔ ان کا شمار کبار تابعین میں ہے۔

صالح بن نبہان کے والد (نبہان) تُومہ بنت اُمیّہ بن خلف قرشی کے مولا تھے۔

عمرو بن دینار کے والد (دینار) باذان جُمحی کے مولا تھے۔

موالی کی معلومات کے بعد اس کا تیسرا حصہ یہ ہے کہ حدیث سے دلچسپی رکھنے والا صـ۳۱۶ روایات سے موالی کا پتا چلالے۔ مثلاً:

۱۔ حدثنا بکر بن محمد الصیرفی بمرو قال ثنا عبد الصمد بن الفضل البلخی قال ثنا ابراھیم بن سلیمان الزیات قال ثنا بحر السقاء عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ قال.....

اس اسناد میں ابوہریرہؓ ایک ارشاد نبویؐ یوں روایت کرتے ہیں کہ: (جب کوئی آدمی نمازی کے آگے گزرنے لگے تو) مردوں کے لیے تسبیح ہے (یعنی مرد سبحان اللہ کہہ کر گزرنے والے کو آگاہ کردیں) اور عورتوں کے لیے تالی ہے۔ (وہ بولنے کی بجائے تالی بجا کر خبردار کردیں۔)

حاکم کہتے ہیں کہ (مذکورہ بالا سند میں) بحر فرزند میں کُنیز کے اور کنیز غلام ہیں

۲۔ حدثنا ابو جعفر محمد بن صالح بن ھانی قال ثنا محمد بن احمد بن انس القرشی قال حدثنا عبد اللہ بن یزید المقری قال ثنا حیوۃ قال حدثنی ابو عقیل انہ سمع ابا حاتم و محمد بن مکدر یحدثان عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہا ان ام ھانی

بنت ابی طالب قالت :...

اس سند میں اُم ہانی بنت ابی طالب کہتی ہیں کہ : میں نے عرض کیا : یارسول اللہ! میں بوڑھی اور بوجھل ہوگئی ہوں لہٰذا مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے، جسے میں بیٹھے بیٹھے ہی ادا کر لیا کروں۔ حضورؐ نے فرمایا : سو بار لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ پڑھ لیا کرو۔ بخدا کوئی نیکی اس سے آگے نہیں جائے گی اور اس کے بعد کوئی بُرائی باقی نہیں رہے گی۔ نیز سو بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو تو ایک ہزار پاکیزہ مقبول قربانیوں سے بہتر اجر تمہارے لیے لکھ لیا جائے گا۔ پھر سو بار سبحان اللہ کہہ لیا کرو تو راہ خدا میں سو بالگام و زین گھوڑے دینے سے بھی زیادہ ثواب لکھ لیا جائے گا۔ پھر ایک سو بار الحمد للہ کہہ لیا کرو تو سو قیدی (غلام) آزاد کرنے سے بھی بڑھ کر ثواب لکھ لیا جائے گا۔

حاکم کہتے ہیں کہ : اس حدیث کے تمام راوی عرب ہیں بجز ابو حازم سلمہ کے کیونکہ ان کے دال یعنی دینار غلام تھے۔

۳۔ اخبرنا احمد بن محمد بن عبد اللہ النھوی ببغداد قال حدثنا یحیٰی بن جعفر قال ثنا عبد الوھاب بن عطاء قال ثنا راشد ابو محمد الحمانی قال :...

اس سند میں ابو محمد راشد حمانی کہتے ہیں کہ :

مجھے یہ اطلاع ملی کہ بصرے میں ایک شخص ہے جسے "اسم اعظم" معلوم ہے۔ اس شخص کو عبد اللہ حارث بن نوفل کہا جاتا ہے۔ میں اس کے پاس آیا اور اسم اعظم کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا :

ہم سے عبد اللہ بن عباس نے بیان کیا کہ حضورؐ فکر و غم کے وقت یہ کلمات فرمایا کرتے تھے : لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم، لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم، لا الہ الا اللہ رب السمٰوٰت ورب العرش الکریم :...

حاکم کہتے ہیں کہ : مذکورہ بالا اسناد میں راشد ابو محمد کے نرزند ہیں نجیح حمانی کے جو غلام تھے۔

میں نے یہ چند مثالیں اس لیے بیان کی ہیں جو محدث کسی حدیث کو روایت کرے وہ اس علم میں ڈوب کر اسناد کے راویوں میں موالی کو بھی سمجھ لے۔ اللہ اپنے کرم سے اس کی توفیق بخشنے والا ہے۔

علم حدیث کی ۴۴ ویں قسم

اس قسم کا تعلق محدثین کی عمروں سے ہے یعنی ان کی ولادت سے وفات تک کتنے سال ہوتے ہیں۔ جہاں تک آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ہے آپ کی عمر میں روائتیں مختلف ہیں لیکن باتوں میں تو کوئی اختلاف نہیں۔ ایک یہ کہ حضورؐ عام الفیل میں (یعنی جس سال ابرہہ نے ہاتھیوں کی فوج کے ساتھ مکے پر حملہ کیا تھا) پیدا ہوئے تھے۔ دوسرے چالیس سال کی عمر میں نبوت سے سرفراز ہوئے۔ تیسرے مدینے میں حضورؐ دس سال رہے۔ البتہ اس میں اختلاف ہے کہ مکے میں کتنے سال رہے۔ کچھ لوگ دس سال بتاتے ہیں۔ کچھ بارہ سال اور کچھ تیرہ سال اور کچھ پندرہ سال بھی بتاتے ہیں۔ اس اختلاف سے ظاہر ہے کہ حضورؐ کی عمر میں بھی اختلاف ہوگا۔

حضرت ابوبکرؓ نے جمادی الاولیٰ ۱۳ھ میں بعمر ۶۳ سال وفات پائی۔

حضرت عمرؓ نے ذی الحجہ ۲۳ھ میں وفات پائی۔ اکثر کے نزدیک آپ نے ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ بعض ۵۵ اور بعض ۶۵ سال بھی بتاتے ہیں۔

حضرت عثمان ذی الحجہ ۳۵ھ میں بعمر ۸۲ سال بے بسی کے ساتھ شہید ہوئے۔

حضرت علیؓ ۱۷ رمضان شب جمعہ ۴۰ھ میں بعمر ۶۳ سال شہید ہوئے۔ ص ۲۰۳

حضرت طلحہ اور حضرت زبیر جمادی الاولیٰ ۳۶ھ میں جنگ جمل میں شہید ہوئے۔ یہ دونوں اس وقت ہم عمر تھے یعنی ۶۴، ۶۴ سال کے۔

حضرت عبدالرحمان بن عوف نے ۳۲ھ میں بعمر ۷۵ سال وفات پائی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص نے ۵۵ھ میں بعمر ۸۴ سال وفات پائی۔

Marfat.com

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے ۱۸ھ میں بعمر ۵۸ سال وفات پائی۔
حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل نے ۵۱ھ میں بعمر ۷۲ سال وفات پائی۔
حاکم کہتے ہیں: میں نے جو دس آدمیوں — جن کو اللہ کے رسول نے جنت کی بشارت دی ہے — کی عمروں کو بطور نمونہ بیان کیا ہے تاکہ تحقیق کرنے والا دوسرے صحابہ کی ولادت، وفات اور عمر کو اسی طرح دریافت کر لیا کرے۔

ہمیں ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے اور ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل سلمی نے ابو نعیم فضل بن دکین سے سن کر بعض راویوں کی وفات کے جو ہجری سنہ بتائے ہیں وہ یوں ہیں:

علقمہ ۶۱ھ۔ مسروق ۶۲ھ۔ عبیدہ ۷۳ھ۔ عمرو بن میمون ۷۴ھ۔ اسود بن یزید ۷۵ھ۔ سعید بن عفیر ۷۸ھ۔ محمد بن حنفیہ ۸۰ھ۔ شریح بن حارث ۸۰ھ بعمر ۱۰۰ سال۔ عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ اور ابو العالیہ ۹۰ھ بمقام جماجم۔ عمرو بن شرحبیل ۶۳ھ۔ حسن بن سیرین ۹۲ھ۔ انس بن مالک اور ابو الشعثاء جابر بن زید ۹۳ھ بروز جمعہ۔ سعید بن جبیر ۹۵ھ (شہید ہوئے)۔ ابراہیم بن زید نخعی ۹۶ھ۔ سالم بن ابی الجعد ۹۷ھ۔ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ ابو خالد والبی ۹۸ھ۔ عمر بن عبدالعزیز ۱۰۱ھ۔ مجاہد بن جبر ۱۰۱ھ۔ شعبی، عطاء بن ابی رباح ابو بردہ ۱۰۴ھ۔ ضحاک بن مزاحم ۱۰۵ھ۔ طاؤس اور سالم بن عبداللہ ۱۰۶ھ۔ محمد بن کعب قرظی ۱۰۸ھ۔ یحییٰ بن یعمر بصری ۱۱۰ھ۔ محمد بن سیرین ابو بکر بن عبدالرحمان بن حارث بن ہشام ۱۱۱ھ۔ عبید بن عمیر ۱۱۲ھ۔ قتادہ اور نافع ۱۱۷ھ۔ محمد بن علی ابو جعفر ۱۱۸ھ۔ حکم بن عتیبہ اور عطاء بن دینار ۱۱۵ھ۔ عمرو بن مرہ ۱۱۶ھ۔ ابو جمرہ ضباعی بن ضرار ۱۱۸ھ۔ قیس بن مسلم ۱۲۰ھ۔ ابو تمیم اودی۔ حماد بن ابی سلیمان اور واصل بن حیان ابو حیہ ۱۲۰ھ۔ سلمہ بن کہیل ۱۲۱ھ۔ یوم عاشورا۔ زبید بن حارث یامی ۱۲۲ھ۔ ابو اسحاق سبیعی اور عطاء بن سائب جمعی ۱۲۶ھ۔ یحییٰ بن ابی کثیر ۱۲۹ھ۔ عبداللہ بن عتبہ ۱۳۳ھ۔ ہشام بن عروہ اور عبدالملک بن ابی سلیمان ۱۴۵ھ۔ اسماعیل بن ابی خالد ۱۴۶ھ۔ اعمش، محمد بن عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ جعفر بن محمد اور زکریا بن ابی زائدہ ۱۴۷ھ۔ ابو جناب کلبی ۱۵۰ھ۔ ابو حنیفہ النعمان ۱۵۰ھ

ان کی پیدائش کا سال نہ ہے اس لیے بوقت وفات ستر سال کے تھے) علی بن صالح ۱۵۳ھ۔ مسعر بن کدام ۱۵۵ھ۔ عمر بن ذر ۱۵۶ھ۔ اسرائیل بن یونس ۱۶۰ھ۔ قیس بن ربیع اور حسن بن صالح بن حی ۱۶۸ھ۔ سفیان ثوری ۱۶۱ھ۔ شریک بن عبداللہ ۱۷۷ھ۔ ابن شہاب زہری ۱۷۴ھ۔ جعفر بن ایاس ۱۳۲ھ یا ۱۳۳ھ۔ ابو اسماعیل نے جو کچھ ابو نعیم سے سنا وہ یہاں ختم ہوا۔ اب اس کے بعد کے طبقہ کا کچھ ذکر سنیے:

ہم سے ابو سعید احمد بن محمد بن عمرو احمسی نے کوفے میں۔ ان سے حسین بن حمید بن ربیع نے اور ان سے ان کے والد نے جن لوگوں کی وفات کے ہجری سنہ بتائے وہ یہ ہیں:

زائدہ بن قدامہ ۱۶۰ھ۔ اسرائیل بن یونس ۱۶۲ھ۔ شیبان نحوی ۱۶۴ھ۔ سعید بن عبدالعزیز دمشقی ۱۶۷ھ۔ داؤد طائی ۱۶۵ھ۔ لیث بن سعد ۱۷۵ھ۔ حماد بن سلمہ ۱۶۷ھ۔ حسن بن صالح ۱۶۹ھ۔ عبثر، ابراہیم بن حمید اور قیس بن ربیع ۱۶۸ھ۔ جعفر احمر اور ابو شیبہ ۱۶۸ھ۔ یحییٰ بن سلمہ بن کہیل ۱۶۸ھ۔ حبان بن علی اور احمد بن ابان ۱۷۱ھ۔ سلام بن ابی مطیع ۱۷۲ھ۔ بکر بن مضر ۱۷۵ھ۔ ابو عوانہ ۱۷۶ھ۔ شریک بن عبداللہ ۱۷۷ھ۔ عبدالواحد بن زیاد، ابو الاحوص اور جعفر بن سلیمان ۱۷۸ھ۔ عبدالوارث بن سعید، مفضل بن یونس اور ابراہیم بن حمید رواسی ۱۷۸ھ۔ مالک بن انس، حماد بن زید اور خالد بن عبداللہ ۱۷۹ھ۔ عباد بن عباد مہلبی، علی بن ہاشم بن برید، سلمہ احمر اور سعید بن منصور ۱۸۰ھ۔ یہاں احمسی کا بیان ختم ہوتا ہے۔

ان حضرات کے محدثین کا ایک اور طبقہ

اخبرنا ابو علی بن احمد البجری ببغداد قال حدثنا احمد بن علی الابار قال حدثنی محمد بن یحییٰ بن فیاض۔

اس سند میں محمد بن یحییٰ بن فیاض چند محدثین کے سنین وفات یوں بیان کرتے ہیں۔

یزید بن زریع ۱۸۲ھ۔ عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ ۱۸۹ھ۔ اسی سنہ میں ابن علیہ کی

بھی وفات ہوئی۔ یحییٰ، عبدالرحمان اور ابن عیینہ ۱۹۸ھ۔ عمر بن یونس ۲۰۶ھ حج سے واپس آتے ہوئے یمامہ میں، اسی سال وہب بن جریر نے بھی حج کیا اور انھوں نے بھی واپسی میں "مجانشانیہ" میں وفات پائی اور بصرہ لاکر دفن کیے گئے۔ ابو عاصم ۲۱۲ھ محمد بن عبداللہ انصاری ۲۱۵ھ ان کی ولادت ماہ شوال ۱۱۵ھ میں ہوئی تھی۔

ان کے بعد کا طبقہ محدثین

ہیں ابو احمد بکر بن محمد صیرفی نے وہیں بتایا کہ ہیں نے محمد بن [illegible] طبقہ محدثین کے سنین وفات دیوں بیان کرتے سنا: اسماعیل بن ابی اویس ۱۶۸ھ ولادت ۱۳۰ھ ہے۔ اسحاق بن عبداللہ بن ابو فروہ نے اسی [illegible] طیالسی کی وفات بھی اسی سنہ میں ہوئی تھی۔ بشر بن [illegible] ۱۸۷ھ میں ہوئی۔ ابو [illegible] ۱۸۸ھ میں ہوئی۔ [illegible] بن فضل حرانی، [illegible] بن عبداللہ بن زیاد اسدی ابی لقوی اور [illegible] بھی اسی طبقہ میں ہیں۔

اس کے بعد کا طبقہ

ہیں عبدالعزیز بن عبدالملک اموی نے ان کو ابو بکر محمد بن عبدان بن [illegible] نے حلب میں اور ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار نے بغداد میں [illegible] سنین وفات دیوں [illegible] حکم بن موسیٰ ۲۳۲ھ۔ ابراہیم بن [illegible] ۲۳۱ھ۔ [illegible] ۲۳۰ھ۔ [illegible] عبداللہ بن عوام خزاز ۲۳۲ھ۔ یحییٰ بن معین ۲۳۳ھ۔ [illegible] ۲۳۵ھ۔ [illegible] یحییٰ بن ایوب مقابری ۲۳۶ھ۔

محمد بن اسحاق مسیبی ۲۴۶ھ۔

Marfat.com

اِس کے بعد کا طبقہ

مجھے ابوالحسین بن ابی عمر وسماک نے اپنے والد (ابوعمر وسماک) کی ایک تحریر نکال کر دکھائی۔ یہ ان کے ہاتھ کی تحریر تھی جو میں نے پڑھی۔ اس میں بعض محدثین کے سنین وفات یوں تھے:

عبدالرحمان بن محمد بن منصور بصری ۲۷۱ھ۔ حنبل بن اسحاق ۲۷۳ھ۔ حسن بن مکرم ۲۷۴ھ۔ ابراہیم بن ولید جشاش ۲۷۲ھ۔ احمد بن عبدالجبار عطاردی ۲۷۳ھ۔ محمد بن عبیداللہ منادی ۲۷۵ھ۔ علی بن عبدالحمید واسطی ۲۷۶ھ۔ عبدالکریم ویرعاقولی ۲۷۸ھ۔ غلام الخلیل ۲۷۵ھ۔ عبداللہ بن ابی الدنیا ۲۸۱ھ۔ حارث بن ابی اسامہ ۲۸۲ھ۔ مبرد نحوی ۲۸۵ھ۔ جعفر طیالسی ۲۸۲ھ۔ اسحاق حربی ۲۸۲ھ۔ ابراہیم حربی ۲۸۵ھ۔ محمد بن یونس کدیمی ۲۸۶ھ۔ ثعلب نحوی ۲۹۱ھ۔ بشر بن موسیٰ ۲۸۸ھ۔ معاذ بن مثنی ۲۸۸ھ۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل ۲۹۰ھ۔ احمد بن یحییٰ حلوانی ۲۹۶ھ۔ قاضی موسیٰ بن اسحاق ۲۹۷ھ۔

میں نے خلف بن محمد بخاری سے بعضوں کے سنین وفات یوں سنے ہیں:

ابوہارون سہل بن شاذویہ ۲۹۹ھ حافظ صالح بن محمد بغدادی ۲۹۳ھ بمقام بخارا بماہ ذی الحجہ۔ حافظ نصر بن احمد ۲۹۴ھ بماہ رمضان۔

مجھے مرو میں حافظ ابوعبدالرحمان محمد بن مامون نے بعض محدثین کے سانحہائے وفات یوں بتائے:

عبداللہ بن ابی دارہ ۲۹۵ھ۔ عبداللہ بن جعفر بن ماتان ۲۹۶ھ۔ ابوعبداللہ احمد بن حرزلی ۲۹۵ھ۔ ابوعبدالرحمان دھکانی ۲۹۷ھ۔ حاتم ابوصالح ۲۹۸ھ۔ ابوعلی بن شبویہ، ابوالعباس احمد بن سعید بن مسعود ماہ جمادی الاولیٰ اور حمکہ بن عصام ۲۹۵ھ یہ تینوں شیوخ مامونی ہیں۔

شیوخ عراق وخراسان

میں نے ان شیوخ کے سنین وفات جو قاضی عیسیٰ بن حامد بن بشر بن عیسیٰ رجنی سے

Marfat.com

سنے وہ یوں ہیں :

اسحاق بن ابی حسان انماطی ۳۰۲ھ۔ ابراہیم بن خریم ۳۰۲ھ۔ ابوعیسیٰ عراد اور ابوالعباس برائی ۳۰۲ھ۔ ابن ناجیہ ۳۰۱ھ۔ محمد بن سری قنطری، احمد بن حسین ہذا اور ابوعلی خرقی ۲۹۹ھ۔ ابوعمر قتات۔ ابن دُلان اور علی بن طیفور رسوی، فضل بن صالح ہاشمی، حسین بن عمر بن ابی الاحوص اور احمد بن یعقوب بن اخی البرق المقری ۳۰۰ھ۔ عبداللہ بن عیسیٰ فسطاطی۔ احمد بن محمد بن سعد دشاء، جعفر بن محمد فریابی، ابومعشر زاہی اور احمد بن سالم آدمی ۳۰۱ھ۔ ابوالعباس احمد بن صلت بن مغلس حمانی اور عبداللہ بن صقر بن نصر سکری ۳۰۲ھ۔ میرے جد حافظ محمد بن حسین قنبیطی اور ابوالعباس احمد بن موسیٰ شطوری ۳۰۳ھ۔ ابوبکر بن داؤد سجستانی ۳۱۶ھ۔

میں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ بن جراح مروزی عدل سے بعض تاریخ ہائے وفیات یوں سنی ہیں :

ابوصالح حسین بن فرج مروزی اور ابوالعباس حسن بن سفیان نسوی ۳۰۳ھ۔ احمد بن تمیم مروزی ۳۰۳ھ۔ ابورجاء محمد بن حمدویہ بیخی ۳۰۳ھ۔ ابوعبداللہ بن محمود سعدی اور اسحاق بن ابراہیم تاجر ۳۰۴ھ۔ یہ سب ابن جراح کے شیوخ ہیں۔

میں نے بعض وفیات کی تاریخیں جو قاضی ابوحامد احمد بن بلال سے بخارا میں سنیں وہ یوں ہیں :

ابونصر خلقانی ۳۱۴ھ۔ ابوالعباس احمد بن نصر ۳۱۵ھ۔ ابوالحسین بن عکاب ۳۱۶ھ۔ ابونصر بن فوران زاہد ۳۱۶ھ۔ ابوعمرو بن محفوظ ۳۱۶ھ۔ ابوسہل اسیاری ۳۱۷ھ۔ علی بن محمد خالدی ۳۱۷ھ۔ ابوعبداللہ محمد بن سعید بورقی ۳۱۸ھ۔ ابوعلی اعرج ۳۱۸ھ۔ ابوبکر عبدالرحمان بن محمد جیبی ۳۱۸ھ۔ ابوالعباس احمد بن حارث بن احمد بن عبدالکریم اور حسن بن عمرو بن اشرف ۳۱۹ھ۔ عبداللہ بن عمران فقیہ ۳۱۹ھ۔ ابوالوفاء داؤد بن احمد صاحب احادیث ابی عصمہ ۳۲۰ھ۔

میں (حاکم) نے اس نوع علم کے چند گوشے ایسے بیان کر دیئے ہیں جو کمیاب ہیں۔ لیکن اتنا بھی بہت کافی ہے۔ میں نے اپنے ولیس کے مشائخ کا ذکر چھوڑ دیا ہے۔ ان کا ذکر اہل نیساپور کی تاریخ میں موجود ہے۔

علم حدیث کی ۴۵ ویں قسم

اس حصۂ علم کا تعلق محدثین کے القاب سے ہے۔ ان میں ایک گروہ ایسا ہے جس کو صرف انہی القاب کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔ پھر ان میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جس کی شہرت تو القاب ہی کی وجہ سے ہے لیکن ان کی یا دوسروں کی نگاہوں میں وہ ناپسندیدہ تھے۔ چنانچہ سفیان ثوری جب مسلم البطین سے روایت کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو باہم ملا لیتے اور صرف "مسلم" کہتے "بطین"[1] نہ کہتے۔ اسی طرح عبداللہ بن یزید مقری جب موسیٰ بن علی سے روایت کرتے تو انھیں موسیٰ بن رباح کہتے یعنی ان کے جد کی طرف منسوب کرتے کیونکہ ان کا کہنا تھا کہ: جو مجھے علی کہے گا میں اس کے گھر میں نہیں داخل ہوں گا۔ (یا اسے معاف نہیں کروں گا)

اسلام میں سب سے پہلا لقب "صدیق" ہے جو حضرت ابوبکر کو دیا گیا۔

اخبرنا احمد بن محمد بن عمرو الاعمی بالکوفۃ قال حدثنا الحسین بن حمید بن الربیع قال حدثنا ابراھیم بن المنذر الحزامی قال حدثنا ابو بکر بن ابی اویس قال حدثنی عبدالرحمٰن بن ابی الزناد عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ قال :....

اس اسناد میں عروہ کا بیان ہے: مجھے یاد ہے کہ میرے والد زبیر بن عوام رجز میں یہ مصرعے پڑھا کرتے تھے بہ مبارک من ولد الصدیق ۔ از ھر من ال ابی عتیق

اَلنَّذِیْرُ کَالنَّذِیْرِ یقی

---

[1] بطین کے معنی ہیں بڑے پیٹ والا۔

Marfat.com

یعنی مبارک ہیں جو صدیق (ابوبکر) کی اولاد سے ہیں۔ تمام خاندانِ ابوعتیق (ابوقحافہ) میں سب سے زیادہ نمایاں ہیں۔ میں اپنے لعاب دہن کی طرح ان سے لذت لیتا ہوں۔

حاکم کہتے ہیں کہ: اس لقب کے بارے میں اہل تاریخ و حدیث مختلف الرائے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ آپؓ کے حسنِ صورت کی وجہ سے یہ لقب ملا۔ بعض کا قول ہے کہ آپؓ اللہ کے عتیق ہیں۔ اس کی تمام تفصیلات میں طوالت ہے جس کی یہاں گنجائش نہیں۔

حضرت علیؓ کو ابوتراب کا لقب دیا گیا۔

اخبرنا ابوبکر محمد بن المؤمل بن الحسن بن عیسیٰ قال حدثنا الفضل بن محمد الشعرانی قال ثنا ابراھیم بن حمزۃ قال ثنا عبد العزیز بن حازم عن ابی حازم عن سھل بن سعد قال:۔

اس سند میں سہل کا بیان ہے کہ آلِ مروان کا ایک شخص مدینے کا عامل بنایا گیا۔ اس نے سہل بن سعد کو بلوا کر کہا کہ علیؓ پر سب و شتم کرو۔ سہل نے انکار کیا۔ اس نے کہا۔ اگر تمہیں اس سے انکار ہے تو (نام نہ لو، صرف) اتنا ہی کہہ دو کہ ابوتراب پر خدا کی لعنت ہو۔ سہل نے کہا۔ علیؓ کو "ابوتراب" سے زیادہ کوئی نام (لقب) پیارا نہ تھا۔ جب کوئی آپؓ کو اس نام سے بلاتا تو آپؓ خوش ہوتے تھے۔ اس عامل نے کہا: مجھے یہ واقعہ بتاؤ کہ یہ کنیت (ابوتراب) کیوں رکھی گئی؟ سہل نے کہا: حضورؐ ایک بار جناب فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے تو وہاں علیؓ کو نہ پایا۔ حضورؐ نے فاطمہؓ سے پوچھا: تمہارا اعزاد[1] بھائی کہاں ہے؟ بولیں میرے اور ان کے درمیان کچھ رنجش سی ہوگئی اس لیے غصے میں وہ باہر نکل گئے اور میرے پاس قیلولہ نہ کیا۔ حضورؐ نے ایک شخص سے کہا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں؟ وہ دیکھ کر واپس آیا اور بتایا کہ وہ تو مسجد میں آرام کر رہے ہیں۔ چنانچہ حضورؐ انکے پاس آئے علیؓ لیٹے ہوئے تھے اور چادر پہلو سے کھسک کر گر گئی تھی۔ اس لیے علیؓ کے جسم (یا چادر) میں مٹی لگ گئی تھی۔ حضورؐ نے اس مٹی کو جھاڑتے ہوئے فرمایا: اٹھ اے ابوتراب!

---

[1] الفاظ ہیں: ابن ابن عمک۔ لیکن ظاہر ہے کہ حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ کے عزاد بھائی ہی تھے۔

Marfat.com

اٹھو اے ابو تراب!

حاکم کہتے ہیں کہ: صحابہ میں بہت سے لوگ ہیں جو اپنے القاب سے پہچانے جاتے ہیں ان کی تفصیل باعث طوالت ہوگی۔ مثلاً ذوالیدین، ذوالشمالین۔ ذوالعزت اور ذوالاصابع وغیرہ۔ یہ سب القاب ہیں اور ان صاحب القاب صحابہ کے نام اہل علم جانتے ہیں۔ صحابہ کے بعد تابعین اور اتباع تابعین میں بھی کچھ ایسے لوگ ہیں جن کی پہچان بذریعۂ القاب ہی ہوتی ہے۔

میں نے ابو العباس محمد بن یعقوب سے، انھوں نے عباس بن محمد دوری سے اور یحییٰ بن معین سے سنا کہ: یزید بن مطرف کی ڈاڑھی بہت لمبی چوڑی تھی۔ ایک دن اس کے اندر سے بچھو نکلا۔ بس ان کا لقب رِشک[1] پڑ گیا۔

صـ۳۱۲ میں نے بکر بن محمد صیرفی سے اور انھوں نے جعفر بن محمد بن کرّال سے سنا کہ: یحییٰ بن معین اپنے رفقاء کو لقب دیا کرتے تھے۔ چنانچہ انھوں نے محمد بن ابراہیم کو مربّع (چوکھٹا) عبید بن حاتم کو عجل (بچھڑا) صالح بن محمد کو جزرہ (قربانی کا جانور) حسین بن ابراہیم کو شمخصہ (؟) محمد بن صالح کو کیلجہ (؟) علی بن عبد الصمد کو علان (غمّہ (اپنی مصیبت کا اچھی طرح ڈھنڈورا پیٹنے والا) کے القاب دیئے۔ یہ سب کے سب ان کے کبار رفقاء اور حفاظ حدیث میں ہیں۔

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال حدثنا ابو قلابة الرقاشی قال حدثنا عبید اللہ بن عائشة القرشی قال حدثنا بکر بن کلثوم السُّلمی قال ابو قلابة.....

اس اسناد میں ابو قلابہ — جو بکر بن کلثوم سلمی کے نانا ہیں — کہتے ہیں کہ: بصرے میں ہمارے پاس ابن جُریج آئے۔ لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے۔ ابن جریج نے حسن بصری کے واسطے سے ایک حدیث بیان کی۔ لوگوں نے اس کی صحت سے انکار کیا۔ ابن جریج نے

---

[1] رِشک کے معنی ہیں گھنی ڈاڑھی والا اور اس کے معنی بچھو کے بھی ہیں۔

Marfat.com

کہا کہ: یہ انکار کیوں کر رہے ہو؟ میں عطاء کے ساتھ بیس سال رہا ہوں۔ میرے ساتھ اکثر ایسا ہوا ہے کہ کسی ایک شخص نے عطاء کی کوئی ایسی بات بیان کی جو میں نے ان سے کبھی نہیں سنی۔ ابن عائشہ کہتے ہیں کہ: اس دن سے ابن جریج کا لقب غُندر ہو گیا۔ کیونکہ اس دن انھوں نے بہت شور مچایا تھا۔ حاضرین میں کسی نے کہا: چپ رہو اے غُندر۔ اہل حجاز شور مچانے والے کو غُندر کہتے ہیں۔

میں نے ابوالحسین محمد بن احمد بن تمیم قنطری کو، انھوں نے حسین بن فہم کو یہ کہتے سنا کہ عبداللہ بن عمر بن ابان جعفی سے پوچھا گیا کہ: آپ کو "مشک دانہ" لقب کیوں دیا گیا؟ جواب دیا کہ: بخدا مجھے یہ لقب فضل بن دُکین کندی نے دیا ہے۔ ہوا یوں کہ ایک دن میں حمام میں گیا۔ باہر آکر بخور کی دھونی لی اور کندی کے پاس گیا۔ وہ بولے، اے ابو عبدالرحمان! خدا نظرِ بد سے بچائے، تم تو "مشک دانہ" ہو۔ یہ بات انھوں نے کئی بار کہی۔ پس لوگوں نے مجھے یہی لقب دے دیا۔

میں نے ابومحمد احمد بن عبداللہ مُزنی کو اور انھوں نے ابوجعفر حضرمی کو یہ کہتے سنا کہ، میں بچوں کے ساتھ کیچڑ سے کھیل رہا تھا۔ میں بھی بچہ تھا اور کیچڑ سے لت پت ہو رہا تھا اور میں نے کبھی حدیث نہیں سنی تھی۔ اتنے میں ابونعیم فضل بن دُکین میرے پاس سے گزرے۔ میرے والد سے ان کے دوستانہ مراسم تھے۔ انھوں نے مجھے دیکھ کر کہا: اے کیچڑ سے کھیلنے والے! اب وقت آگیا ہے کہ تم سماع حدیث کی مجلس میں آیا کرو۔ اس واقعے کے کچھ دنوں بعد جب مجھے اُن کے پاس لے جایا گیا تو معلوم ہوا کہ ان کی رحلت ہو چکی ہے۔

میں نے ابوبکر محمد بن محمد مذکر کو، انھوں نے ابومحمد بلاذری کو اور انھوں نے محمد بن جریر کو یہ کہتے سنا کہ: محمد بن سلیمان مصیصی کو لُؤین کا لقب دیا گیا تھا، کیونکہ وہ بغداد میں گھوڑوں کی تجارت کرتے تھے اور (گاہک سے) کہتے تھے کہ: اس گھوڑے میں لُؤین (دو رنگ) ہیں۔ اس گھوڑے کا قد بہت مناسب ہے۔ لہٰذا ان کا لقب لُؤین پڑ گیا۔

Marfat.com

میں نے ابو نصر احمد بن سہل فقیہہ سے بخارا میں اور انھوں نے ابو علی صالح بن محمد بغدادی کی زبان سے سنا کہ کسی نے ابو علی سے سوال کیا کہ: آپ کا لقب جزرہ کیوں پڑ گیا۔ جواب میں انھوں نے بتایا کہ عمرو بن زرارہ محدث بغداد پہنچے تو ایک انبوہ عظیم ان کے گرد جمع ہو گیا۔ مجلس برخاست ہونے کے بعد ان سے سوال کیا گیا۔ یہ حدیثیں آپ نے کہاں سے سنی ہیں؟ جواب دیا: کہ یہ جزرہ کی روایات ہیں۔ بس یہ لفظ (جزرہ) مجھ سے چپک گیا۔

میں نے خلف بن محمد کرابیسی سے بخارا میں اور انھوں نے ابو ہارون سہل بن شاذویہہ سے سنا کہ عیسیٰ بن موسیٰ تیمی کا لقب غنجار اس لیے پڑ گیا کہ ان کے گال سرخ تھے۔

میں نے حسین بن محمد ماسرجسی کو اور انھوں نے محمد بن ابراہیم نومرد دامغانی کو یہ بیان کرتے سنا کہ: ہم لوگ ابراہیم بن حسین بن دیزیل ہمدانی کی مجلس میں بیٹھے تھے، جن کا لقب سیفنہ تھا۔ ایک اجنبی آیا اور ان سے احادیث دریافت کرنے لگا لیکن ابراہیم خاموش رہے۔ اس نے کہا کہ آپ مجھے حدیثیں سنائیں ورنہ میں آپ کی ہجو کروں گا۔ ابراہیم نے پوچھا: تم میری کیا ہجو کرو گے؟ اس نے جواب میں یہ شعر پڑھا:

تائل مالک فی رمتہ نقلت ذامن فعل سیفنہ

کہنے والے نے کہا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو گویا خاموش ہے۔ میں نے کہا: یہ سیفنہ جیسا کام ہے۔

ابراہیم یہ سن کر مسکرا دیئے اور مطلوبہ حدیثیں سنا دیں۔ ابن نومرد کہتے ہیں کہ: ابراہیم بن حسین کا لقب سیفنہ اس لیے پڑا کہ وہ حدیثیں بہت لکھا کرتے تھے۔ سیفنہ دراصل ایک طائر ہے جو مصر میں ہوتا ہے۔ جس درخت پر یہ بیٹھتا ہے اس کے پتوں کو چٹ کر جاتا ہے اور اس کا کوئی پتا باقی نہیں رہنے دیتا، ابراہیم کا بھی یہی حال تھا کہ جب کسی محدث سے ملتے تو اس وقت تک اس کا پیچھا نہ چھوڑتے جب تک اس کی تمام حدیثیں نہ لکھ لیتے۔

صـ۲۱۴ میں نے ابو الحسن احمد بن جعفر علوی سے کوفے میں اور انھوں نے اپنے والد سے اپنے

Marfat.com

بزرگان خاندان کا ذکر کرتے ہوئے سنا کہ : ابوجعفر منصور خلیفہ ہونے سے پہلے حصول علم کے لیے سفر کیا کرتے تھے۔ وہ ایک عمارت میں داخل ہونے لگے تو وہاں کے چوکیدار نے انھیں پکڑ لیا۔ پھر دونوں میں یوں گفتگو ہوئی :

اندر جانے سے پہلے دو درہم یہاں رکھ دو

مجھے چھوڑ دو۔ میں بنی ہاشم کا ایک فرد ہوں

دو درہم رکھ دو

مجھے چھوڑ دو۔ میں رسول اللہ کے چچا (عباس) کی اولاد ہوں

دو درہم رکھ دو

میرا راستہ مت روکو۔ میں قرآن کا طالب علم ہوں

دو درہم رکھ دو

مجھے جانے دو۔ میں فقہ اور فرائض کا عالم ہوں۔

دو درہم رکھ دو۔

آخر جب اس نے منصور کو عاجز کر دیا تو انھوں نے دو درہم رکھ دیئے اور اس وقت سے منصور نے پوری کنجوسی کے ساتھ مال جمع کرنے کی ٹھان لی۔ ایک عرصے تک اپنی اس روش پر قائم رہے، یہاں تک کہ وہ خلیفہ ہو گئے اور یہ عادتِ بخل باقی رہی اس لیے لوگ انھیں کنجوس کہنے لگے اور لقب ابوالدوانیق[1] (درہموں والا) ہو گیا۔

میں نے ابوالحسن احمد بن حفص کو اور انھوں نے حافظ جعفر بن احمد کو یہ کہتے سنا کہ ہم لوگ محمد بن رافع کے گھر پر درخت کی چھاؤں میں بیٹھے تھے اور محمد بن رافع درخت سے ٹیک لگائے بیٹھے درس دے رہے تھے۔ ان کی عادت یہ تھی کہ جہاں کسی نے آواز بلند کی یا مسکرایا اور وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر کسی کی مجال نہ تھی کہ وہ انھیں واپس لا سکے۔ اتفاق سے ایک پرندے کی بیٹ گری جو میرے ہاتھ، قلم اور کتاب پر پڑی۔ طاہر بن عبداللہ کے چند لڑکے بھی میرے ساتھ شریک درس تھے۔ طاہر مذکور کے کسی خادم

---

[1] دانق ۱/۶ درہم کو کہتے ہیں۔

کو ہنسی آگئی۔ محمد بن رافع نے اسے دیکھا اور کتاب رکھ دی۔ اس واقعہ کی خبر سلطان کو بھی مل گئی۔ میرے پاس وہ خادم طلوع فجر سے پہلے آگیا، اس کے ساتھ ایک مزدور بھی تھا جس کی پیٹھ پر کچھ بید کی چٹائی لدی ہوئی تھی۔ مجھ سے خادم کہنے لگا: بخدا میرے پاس اس وقت اس کے سوا اور کوئی شے نہیں۔ یہ آپ کے لیے ہدیہ ہے۔ پس آپ اتنا کیجئے کہ آپ سے میرے بارے میں پوچھا جائے تو یہ کہہ دیجئے کہ مجھے نہیں معلوم کون ہنسا تھا؟ میں نے کہا: میں ایسا ہی کروں گا۔ صبح کے وقت جب سلطان کے سامنے میری پیشی ہوئی تو میں نے اس خادم کو صاف بچالیا۔ پھر اس چٹائی کو تیس درہم میں فروخت کر دیا اور عراق کے سفر میں اسی رقم کو کام میں لایا اور اللہ نے مجھے اس میں برکت دی۔ اس واقعہ کی وجہ سے میرا لقب حصیری (چٹائی والا) پڑ گیا۔ ورنہ چٹائی کی تجارت نہ میں نے کی تھی نہ میرے باپ دادا نے کی۔

۲۱۵ مجھے ابو محمد بن جعفر بن محمد بن نصیر بن قاسم خوّاصؒ نے رُدیم بن محمد بن رُدیم بن یزید کا یہ بیان سنایا کہ: ہم لوگ داؤد بن علی اصبہانی کے پاس تھے کہ ان کا لڑکا محمد، جس کا وہ بڑا خیال رکھتے تھے۔ روتا ہوا آیا، انھوں نے اسے لپٹا کر پوچھا کہ کیوں رو رہے ہو؟ اس نے کہا: لڑکے مجھے خاص لقب سے پکارتے ہیں۔ انھوں نے کہا: کس لقب سے؟ بتاؤ تو میں انھیں منع کر دوں۔ اس نے کہا: مجھے کچھ کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا، بتاؤ تو سہی وہ کیا کہتے ہیں، تاکہ میں ان کو اس سے باز رکھوں۔ بولا: مجھے عُصفور الشوک (کانٹے کی چڑیا) کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔ داؤد کو یہ سُن کر ہنسی آگئی تو لڑکا بولا: آپ ہنس کر ان لڑکوں سے بھی زیادہ میری دل آزاری کر رہے ہیں۔ داؤد نے جواب دیا کہ:— لا الہ الا اللہ یہ لقب تو آسمان سے نازل ہوا ہے اور اے بیٹے! اب تو تم عصفور الشوک ہی رہو گے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: متاخرین کے بعض القاب کا ذکر میں نے ان

Marfat.com

روایات کی بناء پر کیا ہے، جو میرے شیوخ سے مجھے پہنچی ہیں۔ بانی القاب جن سے رواۃ پہچانے جاتے ہیں، بہت ہیں۔ ان سب کا ذکر یہاں ممکن نہیں۔ ہمارے ائمہ متورخین ان کا ذکر کر چکے ہیں جو یہاں بیان کرنے سے بے نیاز کر دیتا ہے۔

Marfat.com

علم حدیث کی چھیالیسویں قسم

اس قسم میں یہ معلومات ہیں کہ صحابہ، تابعین اور اتباعِ تابعین اور بعد کے علمائے اسلام نے کہاں اپنے اقران (ہم عصروں) سے روایت کی ہے۔ یہ قسم اس قسم سے الگ ہے جس میں بڑوں نے چھوٹوں سے روایت کی ہے اور جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ قرین و ہمعصر سے مراد وہ لوگ ہیں جو تقریباً ہم عمر ہوں۔ ایسی اسناد کی تین صورتیں ہیں:۔

اوّل کو مدبّج کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک قرین دوسرے قرین سے اور دوسرا پہلے سے روایت کرے۔ اس کی مثال صحابہ میں یہ ہے:

(الف) حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال حدثنا الحسن بن علی بن عفان العامری قال حدثنا ابو اسامۃ قال حدثنا عبید اللہ بن عمر عن محمد بن یحیٰی بن حبان عن عبد الرحمٰن الاعرج عن ابی ہریرۃ عن عائشہؓ قالت :.... ص ۲۱۶

اس سند میں حضرت عائشہؓ جناب ابوہریرہؓ سے فرماتی ہیں کہ: ایک رات حضورؐ اپنے بستر سے غائب ہو گئے۔ میں اپنے ہاتھ سے ٹٹول کر دیکھنے لگی تو میرا ہاتھ آپؐ کے تلووں پر پڑا جو اوپر اٹھے ہوئے تھے (یعنی حضورؐ سجدے کی حالت میں تھے۔) اور حضورؐ یہ کلمات فرما رہے تھے: اللھم انی اعوذ برحمتک ..... الخ یعنی اے اللہ! میں تیری ناراضی سے تیری رحمتک کی پناہ میں، تیری گرفت سے تیرے عفو کی پناہ میں اور تجھ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میں تیری ثنا پوری نہیں کر سکتا۔ تو ویسا ہی ہے جیسا خود تو نے اپنی ثنا کی ہے۔

Marfat.com

حاکم کہتے ہیں کہ: دوسری روایت میں حضرت عائشہؓ جناب ابوہریرہؓ سے حدیث دریافت کرکے روایت فرماتی ہیں جو مع اسناد یوں ہے:

(ب) اخبرنا ابوبکر بن ابی نصر الدارمی بمرو قال حدثنا عبداللہ بن روح المدائنی قال حدثنا عثمان بن عمر قال حدثنا ابوعامر الخزاز عن سیار ابی الحکم عن الشعبی عن علقمۃ ان عائشۃ قالت لابی ھریرۃ۔

اس سند میں حضرت عائشہؓ جناب ابوہریرہؓ سے پوچھ کر روایت کرتی ہیں کہ کیا تم نے حضورؐ سے سن کر وہ واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک عورت پر بلی (کو بھوکا مارنے) کی وجہ سے عذاب ہوا؟ ابوہریرہؓ نے کہا: ہاں میں نے حضورؐ کو یہ فرماتے سنا ہے۔ الخ

(الف) اخبرنا عمر بن جعفر البصری قال حدثنا عبدان الاھوازی قال حدثنا بشر بن آدم بن بنت ازھر قال حدثنی جدی ازھر عن سلیمان التیمی عن خداش عن ابی الزبیر عن جابر عن ابن عباس ان...

اس اسناد میں حضرت جابر جناب عبداللہ بن عباسؓ سے حضورؐ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں کہ: شجرۂ رضوان کے نیچے جس نے بھی بیعت کی ہے وہ جنت میں جائے گا بجز سرخ اونٹ والے شخص کے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: مندرجہ ذیل حدیث جابر سے عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں جو یہ ہے:

(ب) اخبرنا محمد بن اسحاق الضبعی قال ثنا الحسن بن علی بن زیاد قال حدثنا عبید بن یعیش قال حدثنا محمد بن فضیل عن الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس قال حدثنی جابر بن عبداللہ ان...

اس اسناد میں ابن عباس جناب جابر بن عبداللہ سے حضورؐ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں کہ: حضورؐ نے واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان[1] الخ والی آیت پڑھ کر فرمایا: اے اللہ! تو نے دعا کا حکم دیا اور قبول کرنے

---

[1] ترجمہ آیت: اے رسولؐ جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں (باقی حاشیہ ص ۲۳۴ پر دیکھیں)

کا ذمہ لیا۔ ہم حاضر ہیں اے اللہ! ہم حاضر ہیں۔ ہم حاضر ہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ ہم حاضر ہیں۔ حمد، نعمت اور بادشاہت تیرے ہی لیے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

صـ۲۱۲ حاکم کہتے ہیں کہ: اس (حج) کی مثال تابعین میں یہ ہے:

(الف) حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال ثنا محمد بن اسحاق الصغانی قال ثنا ابو الیمان الحکم بن نافع قال حدثنا شعیب بن ابی حمزۃ عن الزھری قال اخبرنی عمر بن عبد العزیز بن مروان ان ابراھیم بن عبد اللہ بن قارظ الزھری اخبرہ انہ....

اس اسناد میں زہری حضرت عمر بن عبد العزیز سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ زہری نے انھیں بتایا کہ انھوں (ابراہیم) نے جناب ابو ہریرہؓ کو مسجد کی چھت پر وضو کرتے دیکھا اور بتایا کہ میں پنیر کا سالن کھانے کی وجہ سے وضو کر رہا ہوں کیونکہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کر لیا کرو۔

حاکم کہتے ہیں کہ: مندرجہ ذیل اسناد میں عمر بن عبد العزیز جناب زہری سے روایت کرتے ہیں جو یہ ہے:

(ب) اخبرنی محمد بن اسماعیل المقرئ قال اخبرنا محمد بن نوح الجُنْدِیسابوری قال ثنا محمد بن عبد اللہ بن عُبید بن عقیل بن صبیح الھلالی قال ثنا یعقوب محمد الزھری قال حدثنا عبد العزیز بن عمران عن عمر بن عبد العزیز عن الزھری عن سالم عن ابیہ قال:...

اس اسناد میں عمر بن عبد العزیز عن الزہری عن سالم عن ابیہ روایت ہے کہ: حدیبیہ کے موقعے پر حضورؐ نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو ابو سنان بن محصن آئے

(بقیہ حاشیہ صـ۳۳۳) پوچھتے ہیں تو میں قریب ہی ہوتا ہوں۔ جب دعا کرنے والا دعا کرتا ہے تو میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

Marfat.com

اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اسی بات پر بیعت کرتا ہوں جو حضورؐ کے دل میں ہے۔ حضورؐ نے پوچھا: میرے دل میں کیا ہے؟ عرض کیا: یہ کہ میں حضورؐ کے سامنے تلوار چلاتا رہوں تا آنکہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو غالب کر دے یا میں مارا جاؤں۔ اس کے بعد ابو سنان نے بیعت کی اور ان کے بعد سب نے بیعت کی۔

حاکم کہتے ہیں کہ: اس (مدنج) کی مثال اتباع تابعین میں یہ ہے،

(الف) اخبرنا ابو الحسین محمد بن احمد الحنظلی ببغداد قال ثنا سلیمان بن محمد بن الفضل قال ثنا محمد بن عقبۃ بن علقمۃ قال حدثنی ابی قال حدثنی الاوزاعی عن مالک بن انس عن ابی نعیم وھب بن کیسان عن عمر بن ابی سلمۃ قال:...

اس سند کے درمیان امام اوزاعی مالک بن انس سے روایت کرتے ہیں، جو ابو نعیم وھب بن کیسان عن عمر بن ابی سلمہ سے کہ: حضورؐ نے مجھ (عمر بن ابی سلمہ) سے فرمایا کہ اے بیٹے! ادھر آؤ اللہ کا نام لو اور کھا لو اور وہاں سے کھاؤ جو تمہارے سامنے ہو۔

حاکم کہتے ہیں کہ: مندرجہ ذیل اسناد میں مالک بن انس امام اوزاعی سے روایت کرتے ہیں جو یوں ہے:

(ب) حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال اخبرنا العباس بن محمد الدوری قال ثنا ابو الاحوص محمد بن حیان قال ثنا حماد بن خالد قال ثنا مالک بن انس قال حدثنی الاوزاعی عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ ان:...

اس اسناد میں، جس کے درمیان انس بن مالک جناب اوزاعی سے روایت کرتے ہیں، جناب عائشہؓ آنحضورؐ کا یہ ارشاد روایت کرتی ہیں کہ: اللہ تعالیٰ تمام باتوں میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ اتباع تابعین کے بعد والوں میں اس کی مثال یہ حدیث ہے:

(الف) حدثنا ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ من اصل کتابہ قال حدثنا عبداللہ بن احمد بن حنبل قال حدثنی ابی قال حدثنی عبدالرزاق قال ثنا عمر بن حبوشب قال حدثنی اسماعیل بن امیۃ عن ابیہ عن جدہ قال :....

اس اسناد میں، جس میں احمد بن حنبل عبدالرزاق سے روایت کرتے ہیں، اسماعیل بن اُمیہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ : ان کا ایک غلام تھا جس کا نام طہمان یا ذکوان تھا۔ دادا نے اس کا نصف حصہ آزاد کر دیا۔ وہ حضورؐ کے پاس آیا اور اس واقعے کی اطلاع دی۔ حضورؐ نے فرمایا : جتنا حصہ اس نے آزاد کیا ہے، اتنے حصے میں تم آزاد ہو اور جتنے حصے کو اس نے آزاد نہیں کیا ہے۔ اتنے حصے میں تم قیدی رہو گے۔ اس کے بعد وہ مرتے دم تک اپنے آقا کی خدمت کرتا رہا۔

حاکم کہتے ہیں کہ : عبدالرزاق نے مندرجہ ذیل حدیث میں احمد بن حنبل سے روایت کی ہے جس کی اسناد یہ ہے :

(ب) حدثنی ابو اسحاق ابراھیم بن محمد بن یحییٰ قال حدثنا محمد بن المسیب قال ثنا مھدی بن الحارث بن مرقاش قال حدثنا الحسن بن ابی الربیع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنی احمد بن حنبل عن الولید بن مسلم عن زید بن واقد قال سمعت نافعا مولی ابن عمر یقول :...

اس اسناد میں، جس کے درمیان عبدالرزاق، احمد بن حنبل سے روایت کرتے ہیں، نافع بیان کرتے ہیں کہ : عبداللہ بن عمرؓ جب کسی نمازی کو دیکھتے کہ وہ رفع یدین نہیں کرتا تو اسے کنکریاں مار کر رفع یدین کا حکم دیتے۔

حاکم کہتے ہیں کہ : پانچویں طبقے (اتباعِ اتباع تابعین والے طبقے) میں اس کی مثال یہ ہے :۔

(الف) حدثنا ابوعبداللہ محمد بن یعقوب قال حدثنا یحییٰ

Marfat.com

بن محمد بن یحیی قال حدثنا ابی قال ثنا سعید بن واصل قال ثنا شعبۃ عن عبد اللہ بن صبیح عن محمد بن سیرین عن انس انہ :...

اس اسناد میں ــــ جس میں یحییٰ بن محمد اپنے والد محمد سے روایت کرتے ہیں ــ حضرت انسؓ حضورؐ کا ارشاد بیان کرتے ہیں ، یہ یعنی ام سلیم کے شوہر ابوطلحہ میرے ماموں ہیں ، پس جو چاہے سخاوت و شرافت میں اپنا ایسا ہی ماموں نکال کر دکھائے۔

حاکم کہتے ہیں کہ : محمد بن یحییٰ نے کئی حدیثیں اپنے والد یحییٰ بن محمد سے روایت کی ہیں (اب اس کی مثال سنیئے جس میں یحییٰ بن محمد اپنے فرزند محمد بن یحییٰ سے روایت کرتے ہیں) :۔

(ب) حدثنا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب قال ثنا ابو عمرو المستملی قال حدثنا محمد بن یحییٰ قال حدثنی ابنی ابو زکریا قال ثنا عبد الرحمٰن بن المبارک العیشی قال حدثنا قریش بن حیان عن بکر بن وائل عن الزھری عن ابی عبد اللہ الاغر عن ابی ھریرۃ قال :...

اس اسناد میں ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ : جب سعاۃ (پیام لانے والے یا عملۂ حکومت) تمہارے سامنے آئیں تو ان سے بے کار باتیں نہ کرو اور واپس چلے جائیں تو انہیں برا بھلا نہ کہو۔

حاکم کہتے ہیں کہ : چھٹے طبقے میں بھی اس کی مثال ملتی ہے۔ مثلاً :۔

(الف) اخبرنا ابو بکر محمد بن داؤد بن سلیمان الزاھد قال حدثنا احمد بن محمد بن سعید الکوفی قال حدثنا یعقوب بن یوسف الضبی قال ثنا ابو جناۃ عن عبید اللہ بن الحسن عن ابن سیرین عن ابی ھریرۃ قال :...

اس اسناد میں ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ : حضورؐ نے مغربین کی ایک نماز ادا فرمائی اس

Marfat.com

کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

حاکم کہتے ہیں کہ: مندرجہ ذیل اسناد میں ابوالعباس بن عقدہ نے ہمارے شیخ ابوبکر محمد بن داؤد سے روایت کی ہے۔

(ب) حدثنی ابوذر بن المنذر المفید بالکوفۃ قال حدثنا ابوالعباس بن سعید قال حدثنا ابوبکر محمد بن داؤد النیسابوری قال حدثنا یحییٰ بن احمد بن زیاد قال حدثنا خالد بن الھیاج عن ابیہ عن مسعر عن وبرۃ عن ابن عمر انّ....

اس اسناد میں ابن عمر سے روایت ہے کہ حضورؐ نے گھر کے اندر نماز ادا فرمائی۔

حاکم کہتے ہیں: یہ پہلی قسم کا ذکر تھا جس میں ایک معاصر دوسرے سے اور دوسرا پہلے سے روایت کرتا ہے۔ ہمارے مشائخ اسے مدبّج کہتے ہیں۔ اب دوسری قسم کا ذکر سنیئے جو مدبّج نہیں۔ (یعنی ایک راوی اپنے قرین سے تو روایت کرتا ہے لیکن اس قرین کی کوئی روایت اس راوی سے نہیں ملتی) اس کی مثال یہ حدیث ہے:

۱۔ حدثنا ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن الصفار قال حدثنا ابوبکر عبداللہ بن محمد بن النعمان بن عبدالسلام الاصبھانی قال حدثنا عُبید بن ابی عبیدۃ قال حدثنا المعتمر بن سلیمان عن ابیہ عن مسعر ابی بکر بن حفص عن عبداللہ بن الحسن عن عبداللہ بن جعفر قال:...

اس سند میں عبداللہ بن جعفر اپنے چچا کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے مجھے یہ کلمات سکھائے ہیں: لاالہ الا اللہ الحلیم الکریم، سبحان اللہ رب العرش العظیم، الحمد للہ رب العالمین، اللھم اغفر لی، اللھم ارحمنی، اللھم تجاوز عنّی اللھم اعفُ عنّی فانک عفوٌّ غفور۔

Marfat.com

حاکم کہتے ہیں کہ : مسعر اور سلیمان تیمی دونوں قرین ہیں لیکن مسعر کی کوئی روایت سلیمان سے مجھے نہیں معلوم۔ ص۱۲۵

۲۔ حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال حدثنا الحسن بن علی بن عفان قال حدثنا حسین بن علی الجعفی عن زائدۃ عن زہیر عن ابی اسحاق عن عمرو بن میمون عن عبد اللہ انّ :...

اس اسناد میں عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ : حضورؐ جب دعا فرماتے تو تین بار دعا کو دہراتے۔

حاکم کہتے ہیں کہ : زائدہ بن قدامہ اور زہیر بن معاویہ دو قرین ہیں مگر زہیر کی کوئی روایت زائدہ سے مجھے یاد نہیں۔

۳۔ حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال حدثنا الربیع بن سلیمان قال حدثنا شعیب بن اللیث بن سعد قال حدثنا ابی قال حدثنی ابن الہاد عن ابراھیم بن سعد عن ابیہ عن سلمۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال :...

اس اسناد میں حضرت عائشہؓ سے حضورؐ کا یہ ارشاد مروی ہے کہ : امتوں میں کچھ محدّث ہوا کرتے تھے۔ میری اُمّت میں اگر کوئی محدّث ہوگا تو وہ عمر بن خطاب ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ : یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن ہاد اگرچہ ابراہیم بن سعد بن ابراہیم کی بہ نسبت زیادہ سند رکھتے ہیں اور ان پر مقدم ہیں۔ تاہم اکثر اسانید میں یہ دونوں قرین ہیں۔ لیکن ابراہیم بن سعد کی کوئی روایت ان (یزید بن عبد اللہ) سے مجھے یاد نہیں۔

۴۔ اخبرنا احمد بن علی بن الحسن المقرئ قال ثنا سعید بن عیسی الفارسی بشیراز وکان من المعمرین قال حدثنا المعتمر بن سلیمان عن ابیہ عن رقبۃ بن مصقلۃ عن ابی اسحاق عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال :...

اس اسناد میں عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں کہ، حضورؐ نے اس لڑکے کا، جسے حضرت خضرؑ نے قتل کر دیا تھا۔ ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ، وہ فطرتاً کافر تھا۔

حاکم کہتے ہیں کہ: سلیمان بن طرخان اور رُقبہ بن مصقلہ دونوں ثقہ ہیں لیکن رُقبہ کی کوئی روایت سلیمان سے مجھے یاد نہیں — میں (حاکم) نے یہ چند احادیث بطور مثال پیش کی ہیں جن سے اقران کی روایات کا علم ہو جائے اور یہ اس نوع روایت سے الگ چیز ہے جس میں زیادہ سن رسیدہ کم عمروں سے روایت کرتے ہیں۔

علمِ حدیث کی سینتالیسویں قسم

اس حصے میں راویوں کے ان قبائل، وطن، نام، کنیت اور پیشوں کا ذکر ہے جو کتابت میں ملتے جلتے ہیں۔ بعض لوگوں سے ایک امام روایت کرتا ہے۔ اور اس کی مختلف کنیتوں اور ناموں کی وجہ سے اشتباہ پیدا ہو جاتا ہے حالانکہ ان کا تعلق ایک ہی شخص سے ہوتا ہے۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ ان کے اور ان کے باپوں کے نام ایک ہی ہیں اور تحقیق کے بغیر ان میں امتیاز نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی سات قسمیں ہیں جن کا علم صرف فنِ حدیث کے متبحر ہی کو ہوتا ہے اس لیے کہ لفظ حرفوں میں یکساں لیکن معنی میں مختلف ہوتا ہے لہٰذا جو اس علم کو براہِ راست قابلِ اعتماد حفاظ حدیث کی زبان سے سن کر اخذ نہ کرے وہ تصحیف سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ میں انشاء اللہ اسے پوری طرح بیان کروں گا۔ لیکن اختصار کے پیشِ نظر اسانید و احادیث کا ذکر نہ کروں گا۔

۱۔ اس کی پہلی قسم قبائل کے ملتے جلتے ناموں سے ہے مثلاً قیسی، عَیشی، عَنَسی اور عَبسی ۔ قیسی بنی تمیم کے بطن سے اور قیس بن عاصم منقری کے قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ عرب کے ہر قبیلے میں کوئی نہ کوئی مشہور زعیم ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا قیس نام ہے اور اس کے بعد کے لوگ اسی نسبت سے قیسی کہے جانے لگے۔ عَیشی اہلِ بصرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ عبدالرحمان بن مبارک وغیرہ انہی میں سے ہیں۔ عَنَسی کا تعلق اہلِ شام سے ہے جن میں عمیر بن ہانی اور بلال بن سعد زاہد وغیرہ ہیں۔ یہ دونوں شام کے تابعین میں ہیں۔ عَبسی جن میں عبید اللہ بن موسیٰ وغیرہ ہیں، کوفہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

۲۔ عَوفی، عَوَقی اور عَرَنی۔ ان میں عَوفی اولاد ہیں عطیہ بن سعد عوفی کی۔ ان میں کی ایک

Marfat.com

جماعت کوفے اور بغداد میں حدیث بیان کرتی رہی — عَوَقی جن میں محمد بن سنان عَوَقی ہیں - اہل بصرہ سے تعلق رکھتے ہیں - عَرَفی اہل عرفات کو کہتے ہیں جن میں زنفل بن عبداللہ عَرَفی ہیں اور ان سے ایک لمبی روایت بھی مروی ہے -

۳ - زُبیدی، زَبیدی، زیدی، رَبَذی، زُنبری، زُبیری — رجاء بن ربیعہ اور ان کے فرزند اسماعیل بن رجاء زُبیدی ہیں - دونوں کوفی تابعی ہیں - ابوحمہ محمد بن یوسف وغیرہ زُبیدی ہیں صـ۱۲۲ اور یمن سے تعلق رکھتے ہیں - زَیدی کا انتساب مذہباً اور نسباً امام شہید ابوالحسین زید بن علی بن حسین کی طرف ہے - رَبَذی نسبت ہے - رَبذہ کی طرف مثلاً موسیٰ بن عُبیدہ رَبذی وغیرہ - زنبری کا تعلق مدینے سے ہے - انہی میں داؤد بن زنبر قرشی ہیں اور ان کے فرزند سعید بن داؤد بھی - اوّل الذکر پہلے شخص ہیں جنھوں نے مالک بن انس سے فقہ حاصل کی اور ثانی الذکر تو مشہور صاحب احادیث کثیرہ ہیں اور بے شمار لوگوں سے روایت کرتے ہیں - زُبیری کا انتساب زُبیر بن عوّام کے خاندان سے ہے جن میں بکثرت راویان حدیث موجود ہیں -

۴ - حُمرانی، حبرانی — عبداللہ بن راشد حبرانی بہت بڑے تابعی ہیں اور ان کا شمار شامیوں میں ہے - حمرانی کا انتساب حمران بن اُعین کی طرف ہے - انہی میں ابراہیم بن معدان نیساپوری ہیں جو عبداللہ بن مبارک کے شاگرد ہیں -

۵ - بَجَلی (بفتحتین) بَجَلی - بَجَلی (بسکون الجیم) — بَجَلی بکثرت ہیں جن کا تعلق بَجیلہ سے ہے - ان میں صحابہ بھی ہیں اور تابعین بھی - نَخَلی سے مراد عمران نخلی کی اولاد ہے جن میں ابوعبداللہ محمد بن عمران نَخَلی ہیں - یہ کبار محدثین میں ہیں - ان سے ابوبکر بن ابی الاسود وغیرہ نے روایت کی ہے - بَجَلی کا تعلق بنی سُلیم سے ہے جن میں عیسیٰ بن عبدالرحمان سُلمی بَجَلی ہیں -

۶ - عایشی - فایشی — عایشی میں عبیداللہ بن محمد عایشی تیمی وغیرہ ہیں اور فایشی میں مضاء فایشی ہیں - فایش کا تعلق ہمدان سے ہے - یہ مضاء فایشی صحابہ میں عائشہ بنت صدیق سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابواسحاق سبیعی روایت کرتے ہیں -

۷ - بصری، نصری، فصری، بصری تو بہت ہیں جن میں عبدۃ بن حزن صحابی ہیں نصری

ہیں مالک بن اوس بن حدثان نصری ہیں جن کا شمار کبار تابعین میں ہے۔ یہ اپنے والد اوس بن حدثان سے اور وہ آنحضورؐ سے روایت کرتے ہیں۔ ابوسعد بن وہب نصری صحابی ہیں۔ واقدی نے بکر بن عبداللہ نصری سے اور انھوں نے حسین بن عبداللہ ہاشمی سے روایت کی ہے۔ نصری مرد کا ایک بڑا خانوادہ ہے جن میں محدثین، فقہا اور قضاۃ گزرے ہیں۔

۸۔ شَنّی، سِنّی، سُنّی۔ ابان بن ابی عیاش شَنّی ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان کے والد فیروز مولا تھے شَنّ کے۔ عقبہ بن خالد بھی شَنّی ہیں جو ثقہ ہیں اور ان کا شمار بصریوں میں ہے۔ یہ حسن اور محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں۔ ہشام بن عبیداللہ سُنّی ہیں۔ سِنّ ایک بڑا گاؤں ہے رَے میں۔ سُنّی اہل خراسان کی ایک جماعت ہے جو سنت سے یاد کی جاتی ہے۔ صفحہ ۲۲۲

۹۔ نَدَبی۔ بَدّی۔ بشر بن حرب نَدَبی ہیں جن کا شمار بصریوں میں ہے۔ یہ تابعی ہیں جو عبداللہ عمر اور ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں۔ حبیب بن یسار بَدّی ہیں جو بنی بدّاء کے مولا ہیں جو زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں۔ زکریا بن یحییٰ بن خالد بھی بدّی اور کوفی ہیں۔ ان سے بہت کم روایت ہے۔ یہ ابراہیم نخعی وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۰۔ اَزْدی۔ اُردنی — ازدیوں میں حماد بن زید اور جریر بن حازم وغیرہ ہیں اور اُردنیوں میں بکثرت رواۃ ہیں اور یہ شامی ہیں۔

۱۱۔ سامی۔ شامی — سامی کا انتساب سامہ بن لؤی کی طرف ہے۔ ان میں صحابہ بھی ہیں اور تابعین بھی۔ رہے شامی تو یہ بکثرت ہیں۔

متشابہات کی دوسری قسم

اس حصے میں ان ملکی و وطنی انتسابات کا ذکر ہے جو حرفوں کے لحاظ سے آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ مثلاً: ۱۔ بُخاری۔ بَجّاری۔ بَخّاری — بجاریوں میں اتباع تابعین ہیں مثلاً

Marfat.com

خُلید بن حسّان جو حسن اور ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں، یا اسحاق بن وہب جو نافع و عبداللہ بن دینار جیسے تابعین سے روایت کرتے ہیں یا امام حدیث محمد بن اسماعیل جُعفی بخاری وغیرہ اور بخاری انصار کا ایک بڑا گھرانہ ہے۔ ان میں انس بن مالک ہیں۔ جو حضورؐ کے خادم تھے۔ نیز ان کے موالی میں حسن اور محمد بن سیرین وغیرہ ہیں۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ: انصار کے بہترین گھرانوں میں بنی نجّار کا محلہ ہے۔ بخاریوں میں ابوعیسیٰ محمد بن علی بن حسین بخاری ہیں جو بغداد کے محدث ہیں۔ صـ ۲۲۴

۲۔ بَلخی۔ بلخیوں میں بہت لوگ ہیں اور ان میں ایک گروہ اتباع تابعین کا بھی ہے مثلاً سعدان بن سعید، شقیق بن ابراہیم زاہد جو زہد میں ضرب المثل تھے۔ حسن بن شجاع جن کے بارے میں احمد بن حنبل کا قول ہے کہ: خراسان سے میرے پاس کوئی شخص ایسا نہیں آیا جو حسن بن شجاع سے زیادہ صاحبِ حفظ ہو۔ ان سے بخاری نے بھی صحیح میں روایت کی ہے۔ رہے ابوعبداللہ محمد بن شجاع تو یہ ثلجی ہیں۔ ان سے بہت سی احادیث مروی ہیں اور ان کی تصنیفات بھی بہت ہیں۔ میں (حاکم) نے سلطان کے خزانچی ابوعبداللہ محمد بن احمد بن موسیٰ قمّی کے پاس کتاب المناسك دیکھی ہے جو کچھ اوپر ساٹھ بڑے اجزاء پر مشتمل ہے اور جسے خزانچی موصوف نے اپنے والد سے اور انھوں نے محمد بن شجاع سے روایت کیا ہے۔

۳۔ اُنباری۔ انباری — عامر بن ابراہیم انباوی (واد سے) ہیں جو فرج بن فضالہ سے روایت کرتے ہیں اور دوسرے سلیم بن وہب انباری ہیں جن سے محمد بن حسن روایت کرتے ہیں اور انباریوں (رے سے) میں بہلول بن حسّان انباری۔ ان کے فرزند اسحاق بن بہلول اور ان کی اولاد کے محدثین داخل ہیں۔ ان میں وضّاح بن حسّان انباری بھی ہیں جو ثوری اور شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔

۴۔ اَیلی۔ اُبُلی — یونس بن یزید ایلی (یائے تحتانیہ مشدّدہ سے) زہری سے اور طلحہ بن عبدالملک ایلی قاسم بن محمد بن ابی بکر سے روایت کرتے ہیں۔ طلحہ موصوف سے بہت سے ائمۂ دین نے روایت کی ہے اور محمد بن ابی سنبان بن ابی الزرد اُبُلی (بائے موحدہ سے)

ہیں جن کے پاس بصریوں کی روائتیں ہیں۔ ہمارے پاس جو روائتیں ہیں ان میں علی بن احمد بن بسطام ابلی اور ابو یعلیٰ محمد بن زہیر ابلی وغیرہ ہیں۔

۵۔ سُغانی یَغانی: صغانیوں میں بکثرت لوگ ہیں جن میں تابعین اور تبع تابعین ہیں اور صغانیوں میں ابو سعد محمد بن ابی میسر صغانی ہیں جو اتباعِ تابعین میں ہیں اور ان سے احمد بن حنبل نے روایت کی ہے۔

متشابہات کی تیسری قسم

۳۴۵

اس حصے میں ملتے جلتے ناموں کا ذکر ہے مثلاً:

۱۔ بُرید۔ بَرِید۔ بُرثُن۔ بَرِیر۔ بَرِیرہ۔ بَرِیری۔ نُوَیر۔ ابو معشر اور واقدی کا قول ہے کہ: حضرت ابوذر غفاری کا نام بُریرہ بن جُنادہ ہے۔ بعض لوگ ان کا نام جُندب بتاتے ہیں۔ اور بُریر بن اَصرم باہلی عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ بَرِیر مغنی اہل عراق کے ایک شیخ ہیں جو مالک بن انس سے روایت کرتے ہیں اور بُرثن عبدالرحمان مولا ہیں اُمِّ بُرثن کے۔ یہ (برثن) عبدالرحمان بن آدم ہیں جو پانی پلانے کی خدمت انجام دیتے تھے۔ ان سے قتادہ بن سلیمان تیمی روایت کرتے ہیں ــــ بَرِیر دراصل پیلو کے پھل کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ طلحہ نصری کی حدیث میں ہے۔ طلحہ نصری کہتے ہیں کہ: میں اصحاب صفہ میں جاکر اُترا تو حضورؐ نے ہم لوگوں کو نماز پڑھائی۔ میں نے عرض کیا: مجھ پر اور میرے رفیق پر کچھ اوپر دس دن ایسے گزرے ہیں کہ میرے اور اس کے لیے کھانے کو بجز بریر کے اور کچھ نہ تھا۔ (مندرجہ ذیل روایت میں بریر کا مطلب بیان کیا گیا ہے۔):

حدثنا علی بن عیسی قال ثنا ابراهیم بن علی قال حدثنا یحیی بن یحیی قال ثنا هشیم عن داؤد بن ابی هند عن ابی حرب بن ابی الاسود عن طلحة النصری قال داؤد۔

اس اسناد میں داؤد کہتے ہیں کہ میں نے ابو حرب سے پوچھا کہ بُریر کیا چیز ہے؟ انھوں نے بتایا کہ پیلو کے پھل ــــ بریرہ حضرت عائشہؓ کی ایک کنیز تھیں جنھوں نے حضورؐ سے روایت کی ہے اور بریرہ سے عروہ بن زبیر روایت کرتے ہیں اور بریری

شیخ ہیں شعبہ بن حجاج کے اور ثویر ابن ابی فاختہ ہیں۔

۲۔ بُجید۔ ابو بجید۔ بُخید۔ بُجید۔ اُم بجید اور ابو نجید (بُجید کا نام مندرجہ ذیل حدیث کی سند میں ہے :۔)

حدثنا یحیٰی بن محمد العنبری قال حدثنا محمد بن ابراھیم العبدی قال حدثنا اُمیۃ بن بسطام قال ثنا یزید بن زریع قال حدثنا روح بن القاسم عن زید بن اسلم عن عبد اللہ بن بُجید عن جدّتہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال :...

اس اسناد میں عبد اللہ بن بُجید اپنی دادی سے حضورؐ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں کہ : سائل کو (کچھ دے کر) لوٹاؤ خواہ ایک جلا ہوا پایہ ہی کیوں نہ ہو۔

ابو بُجید نافع بن اسود تمیمی ہیں جو عمر سے روایت کرتے ہیں۔ بُخید، ایوب کے والد ہیں۔ یہ ایوب بن بُخید معافری ہیں جو سعید بن ابی سعید حجری سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابو شریح معافری روایت کرتے ہیں۔ بُجید، عمران بن حصین کے فرزند ہیں۔ ان کے پوتے یعنی یعقوب بن محمد بن بُجید بن عمران بن حصین عن ابیہ عن جدّہ سے ابو داؤد طیالسی نے حدیث روایت کی ہے۔ ایک بُجید فرزند احمد بن یوسف سُلمی بھی ہیں جو ہمارے شیخ ابو عمرو (ابن بُجید) کے والد ہیں۔ ابو نجید حضورؐ کے صحابی عمران بن حصین خزاعی کی کنیت ہے۔ اُم بُجید مندرجہ ذیل حدیث کی سند میں مذکور ہیں :۔ ص ۳۴۶

حدثنا علی بن عیسی قال حدثنا محمد بن عبد الرحمان السامی والحسین بن ادریس قالا حدثنا خالد بن الھیاج بن بسطام قال حدثنی ابی قال ثنا روح بن القاسم عن زید بن اسلم عن عبد اللہ بن بُجید عن جدتہ ام بُجید ان :.....

اس اسناد میں عبد اللہ بن بُجید اپنی دادی اُم بُجید سے حضورؐ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں کہ : سائل کو (کچھ دے کر) لوٹاؤ خواہ ایک جلا ہوا پایہ ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔ شُرَیح۔ سُرَیج ۔ شَرَیج۔ قاضی شُرَیح (حائے حطی سے) بن حارث کندی ہیں جن

Marfat.com

کی کنیت ابو اُمیّہ ہے۔ انھیں علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن مسعود سے سماع حاصل ہے۔ ان کی وفات ۷۰ھ میں بعمر ایک سو ستائیس سال ہوئی۔ سُرَیج (جیم سے) بن نعمان جوہری ہیں۔ ان کو زہیر بن معاویہ اور فُلَیح بن سلیمان سے سماع حاصل ہے اور ان سے احمد بن حنبل نے روایت کی ہے۔ شَرِیک (ش اور جیم سے) بن حیان ہیں جن سے کعب بن سعید زاہد بخاری نے روایت کی ہے۔

۴۔ سِماک۔ شِباک: سِماک (س مہملہ سے) حرب کوفی کے فرزند اور تابعی ہیں۔ ان سے ثوری اور شعبہ نے روایت کی ہے۔ شِباک ضبّی ہیں جو ابراہیم نخعی وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

۵۔ سُلَیم۔ سَلِیم۔ سَلَم۔ سُلَمی: سُلَیم بن اسود ابو الشعثاء محاربی ایک بڑے تابعی ہیں۔ سَلِیم بن حیان بصری ہیں جن کو سعید بن مینا، اور دوسرے تابعین سے سماع حاصل ہے۔ سَلَم فرزند ہیں ابو ذیال کے۔ ان کو عبداللہ بن دینار وغیرہ سے سماع حاصل ہے اور سُلَمی ابوبکر ہذلی ہیں جنھوں نے زہری کو سنا ہے۔

۶۔ سوّار۔ سَرّار:۔ سوّار بڑے قاضی اور عبداللہ کے فرزند ہیں۔ یہ چھوٹے قاضی سوّار بن عبداللہ بن سوّار کے دادا ہیں۔ انھیں بکر بن عبداللہ مزنی سے سماع حاصل ہے اور سَرّار فرزند ہیں ابو عبیدہ مجشّر بصری کے۔ ان کو ایوب سختیانی سے سماع حاصل ہے۔

۷۔ عُقَیل۔ عُتَیل:۔ عَقیل تو ابو طالب کے فرزند ہیں اور عُتَیل فرزند ہیں، خالد اَیلی کے۔

۸۔ اَسید۔ اُسید۔ اُسَید:۔ اَسید فرزند ہیں صفوان کے۔ یہ علی بن طالب سے روایت کرتے ہیں۔ عبدالملک بن عمیر کا کہنا ہے کہ اَسید بن صفوان نے آنحضورؐ کا زمانہ پایا ہے اور بہت سے لوگوں نے یہ نام (اَسید) اختیار کیا ہے۔ اُسید فرزند ہیں حُضَیر کے۔ یہ صحابی بھی ہیں۔ اس نام کے دوسرے لوگ محدّث ہیں۔ اُسَید فرزند ہیں، عمرو بن ثیربی اُسیدی کے۔ ۲۲۰

Marfat.com

۹۔ انس۔ اتش :۔ انس نامی تو بہت ہیں۔ محمد اور علی دونوں حسن بن اتش کے فرزند ہیں اور صنعانی یمانی ہیں۔ ان دونوں سے بکثرت روایات ہیں۔

۱۰۔ اَشقر۔ اشعر۔ اسعر۔ اَسعد :۔ اشقر فرزند ہیں بُجیر بن قیس بن ثعلبہ بصری کے۔ ان سے ابو عُبید حدّاد نے روایت کی ہے۔ اشعر فرزند ہیں خُلیف بن منقذ کے۔ یہ فتح مکہ کے موقع پر شہید کیے گئے۔ اسعر جعفی ہیں۔ ان سے زہیر بن معاویہ نے روایت کی ہے۔ اسعد نامی تو صحابہ اور غیر صحابہ میں بکثرت ہیں۔

۱۱۔ اُمَیّہ۔ آمنہ۔ اُمہ۔ اُمَنہ :۔ اُمیّہ نامی تو بکثرت ہیں۔ آمنہ نامی بھی عورتوں میں بہت ہیں۔ اُمہ بیٹی ہیں خالد بن سعید بن عاص کی اور صحابیہ ہیں۔ اُمَنہ فرزند ہیں عیسی کے جو ایک مصری شیخ ہیں۔ ان سے اہل مصر روایت کرتے ہیں۔

متشابہات کی چوتھی قسم

اس قسم میں راویوں کی کنیت کا ذکر ہے جو تحریر میں ملتے جلتے ہیں۔ مثلاً:

۱۔ ابو الاشہب اور ابو الاشعث :۔ ابو الاشہب کنیت ہے جعفر بن حیان عطارِدی بصری کی۔ ان کو حسن اور ابو رجاء عطاردی سے سماع حاصل ہے۔ اس کنیت کے بکثرت رواۃ ہیں۔ ابو الاشعث کنیت ہے شراحیل بن آدہ صنعانی کی۔ یہ تابعی ہیں اور اس کنیت کے لوگ بھی بکثرت ہیں۔

۲۔ ابو اُمیّہ۔ ابو آمنہ : ابو اُمیہ تو سوید بن غفلہ جعفی کی کنیت ہے جو مخضرم ہیں۔ اس کنیت کے افراد بہت ہیں۔ اور ابو آمنہ سے ایک روایت مندرجۂ ذیل سند سے مروی ہے۔

اخبرنا محمد بن صالح قال ثنا احمد بن نصر قال ثنا ابو نعیم قال حدثنا شریک عن ابی جعفر الفراء قال سمعت ابا امنہ یقول:۔

۳۔ اس اسناد میں ابو آمنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کو پچھنا لگواتے دیکھا ہے۔ صہ ۲۲۸

Marfat.com

۳- ابوایاس - ابوأناس : ابوایاس - معاویہ بن قُرّہ مزنی ہیں - یہ آخری (درجے کے) تابعین میں ہیں اور ابوأناس کنیت ہے جُوَیہ اسدی کی - ان کا شمار قاریوں میں ہے اور ان سے نعیم بن یحییٰ سعیدی نے روایت کی ہے۔ ص۲۲۵

۴- ابویزید - ابوبُرید - ابن بُریدہ : ابویزید کنیت ہے عقیل بن ابی طالب قرشی کی جو آخری (درجے کے) صحابہ میں ہیں - ان کے علاوہ ربیع بن خُثیم کی کنیت بھی ابویزید ہے جو آخری (درجے کے) تابعین میں ہیں - ابوبُرید ایک تو عمرو بن سلمہ جرمی ہیں جنھوں نے حضورؐ کا زمانہ پایا ہے اور دوسرے ابوبُرید عمرو بن یزید جرمی ہیں جو صاحب افراد و غرائب[1] ہیں - ہم سے کچھ محدثین نے ان سے بواسطۂ ابوعبدالرحمان نسائی روایت کی ہے - ابن بریدہ تو رواۃ حدیث میں بہت ہیں - مثلاً عبداللہ اور سلیمان - یہ دونوں بُرَیدہ بن حُصَیب اسلمی کے فرزند ہیں۔

۵- ابوبکرہ - ابونضرہ - ابوبصرہ - ابوبصیر - ابونصر - ابوالنضر - ابونُصَیرہ - ابونُضَیرہ - ابونُصَیر - ابوبصیرہ :- ابوبکرہ - نُفَیع بن حارث ثقفی ہیں جو صحابی ہیں - ابونضرہ منذر بن مالک ہیں جو تابعی ہیں - ابوسعید خُدری سے روایت کی ہے - ابوبصرہ حُمَیل بن بصرہ صحابی ہیں - ابوبصیر والد ہیں عبداللہ بن ابی بصیر کے - ابونُصَیرہ نے ابوبکر صدیق سے روایت کی ہے - ابونُضَیرہ اور ابونضر اور ابونضر بہت ہیں اور ابونُصَیر کی ایک روایت مندرجہ ذیل سند سے یوں ہے :-

حدثنی علی بن حمشاذ العدل قال حدثنا اسماعیل بن اسحاق القاضی قال حدثنا علی بن المدینی قال حدثنا محمد بن بشر العبدی قال ثنا هارون بن ابراهیم عن ابی نُصَیر قال سمعت اباسعید الخدری یقول :-

---

[1] افراد و غرائب سے مراد وہ روایات ہیں جو کسی ایک ہی شیخ سے مروی ہوں اور کسی دوسرے شیخ سے مروی نہ ہوں۔

Marfat.com

اس اسناد میں ابوسعید خدری حضورؐ کا ارشاد بیان کرتے ہیں: خوش نصیبی ہے اس کی جس نے مجھے دیکھا اور خوش بختی ہے اس کی جس نے مجھے دیکھنے والے کو دیکھا اور خوش قسمتی ہے اس کی جس نے مجھے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا۔" علی کہتے ہیں کہ ۲۲۹ھ
یہ ابوالنضیر غیر معروف شخص ہیں۔ ابوالنضیرہ مسلم بن عُبید ہیں جن سے یزید بن ہارون نے روایت کی ہے اور ابوالبصیرہ کا ذکر مغازی میں ہے۔

۶۔ ابومُعبد اور ابومُعید میں اوّل الذکر کنیت رکھنے والوں کا ایک گروہ ہے جن میں ایک عبداللہ بن عباس کے شاگرد بھی ہیں اور ابومُعید کنیت ہے حفص بن غیلان دمشقی کی۔

متشابہات کی پانچویں قسم

اس قسم میں رواۃ کے ان پیشوں کا ذکر ہے جو تحریر میں ملتے جلتے نظر آتے ہیں مثلاً:

۱۔ جزّار، خرّاز۔ حمّار۔ خبّاز۔ خزّار اور جمّاز: ہمارے شیخ عبدالرحمان بن حمدان ہمدانی جزّار (قصائی) ہیں سلمان کو ابراہیم بن نصر کی مسند اور ہلال بن علاء رقی کی مسند کا سماع حاصل ہے۔ اہل عراق کے بڑے شیخ عبداللہ بن عون خرّاز (موچی) ہیں۔ نیز ابوعثمان سعید بن عثمان بھی خرّاز ہیں۔ ان سے ابوبکر بن ابی شیبہ وغیرہ کی حدیثیں ہم سے محدثین نے روایت کی ہیں۔ احمد بن موسیٰ بن اسحاق حمّار (تاجر خر) ہیں جن کے واسطے سے راویوں نے ابونعیم اور ابن اصبہانی کی روایات ہم تک پہنچائی ہیں۔ وہ ہے خبّاز (نانبائی) تو اس پیشے سے انتساب رکھنے والے پانچویں طبقے میں بکثرت ہیں۔ خزّاز (بزاز) ایک تو ابوعامر صالح بن رستم بصری ہیں جن کو حسن بن ابی الحسن اور عبداللہ بن ابی ملیکہ سے سماع حاصل ہے اور فقیہہ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت بھی خزّاز ہیں۔ ابومسعود کوفی جزّار (کمہار) ہیں جن کے پاس شعبی اور ابراہیم نخعی کی روائتیں ہیں۔

۲۔ بقّال۔ نقّال۔ نبّال:۔ ابوسعد سعید بن مرزبان کوفی بقّال (سبزی فروش) ہیں اور تابعی۔ حارث بن مُرّیج نقّال (قلی مزدور) یہ اہل بغداد میں سے ہیں اور کبار محدثین

Marfat.com

میں شمار ہوتے ہیں۔ یہی ہیں جو امام شافعی کا خط لے کر عبدالرحمان بن مہدی کے پاس گئے تھے۔ عمر بن سلیمان، جو میرے خیال میں اہل بصرہ سے تعلق رکھتے ہیں، نبّال (نیزساز) ہیں اور یہ سلیمان بن حرب وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

۳۔ بزّاز۔ بزار۔ تمّار۔ بزّاز نو راویوں میں بکثرت ہیں مثلاً: محدث بغداد عبداللہ بن محمد بن ناجیہ اور ہمارے دیس کے محدث ابویحییٰ زکریا بن یحییٰ بزّاز (پارچہ فروش) بزار (مسالہ فروش یا تخم فروش) بھی بہت ہیں مثلاً عبید بن شریک جن کو ابن ابی مریم اور ابن عُفیر سے سماع حاصل ہے۔ تمّار (خرما فروش) بھی بکثرت ہیں مثلاً عبید بن عُبیدہ بن ترہ تمّار بصری جو سلیمان تیمی کی احادیث کے حامل ہیں۔ یہ ثقہ ہیں اور نادر روایات کے راوی۔

۴۔ غسّال۔ غسّال: عبداللہ بن محمد بن نوح مروزی غسّال (دھوبی) ہیں۔ صحر بن محمد حاجبی اور احمد بن عبداللہ نرسیانانی سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ہم کو ابوعلی صنعانی کے واسطے سے روایت پہنچی ہے۔ حافظ ابواحمد محمد بن ابراہیم غسّال (شہد فروش) ہیں۔ یہ اصبہان کے قاضی تھے اور امام محدثین۔

۵۔ لبّان۔ تبّان۔ لبّاد: محدثین بغداد میں لبّانوں (ایتلیں بنانے والوں) کی ایک جماعت ہے۔ بعض محدثین بغداد مثلاً عثمان بن جعفر نے ان لبّانوں کی روایات ہم سے بیان کی ہیں۔ ہمارے دیس کے کوفی فقہا کے شیخ ابوالعباس احمد بن ہارون تبّان (بھوسا فروش) ہیں جنھوں نے ہم سے علی بن عبدالعزیز اور احمد بن نصر لبّاد (لبّدہ ساز) کی اور ان دونوں کے ہم عصر محدثین کی روایات بیان کی ہیں۔

متشابہات کی چھٹی قسم

اس حصے میں یہ ذکر ہے کہ بعض اوقات کوئی راوی چند ہم نام یا ہم کنیت اشخاص سے روایت کرتا ہے (جسے راوی تو سمجھتا ہے) لیکن دوسروں کے لیے ان میں تمیز کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ مثلاً ابواسحاق کنیت کے چار آدمی ایسے ہیں جو خود عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت کرتے ہیں اور ان چاروں سے ثوری اور شعبہ روایت کرتے ہیں۔ یہ چاروں

یہ ہیں :۔ ابو اسحاق[1] عمرو بن عبداللہ سبیعی۔ ابو اسحاق[2] سلیمان بن فیروز شیبانی۔ ابو اسحاق[3] اسماعیل بن رجاء زبیدی اور ابو اسحاق[4] ابراہیم بن مسلم ہجری۔ محدث کے لیے مناسب یہ ہے کہ ان میں سے ہر ابو اسحاق کی روایتوں کے غالب حصے پر نظر رکھتا ہو تاکہ ہر ابو اسحاق کو دوسرے ابو اسحاقوں سے ممتاز کر سکے۔ اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ثوری اور شعبہ جب ابو اسحاق سبیعی سے روایت کرتے ہیں تو صرف ابو اسحاق کہتے اور ابو اسحاق کی بیشتر روایت آگے چل کر صحابہ میں براء بن عازب سے مروی ہوتی ہے یا زید بن ارقم سے۔ لیکن جب یہ تابعین کی روایت لیتے ہیں تو یہ ایک ایسی جماعت کے واسطے سے اسے بیان کرتے ہیں جو تابعین سے روایت کرتی ہو۔ اگر یہ دونوں (ثوری و شعبہ) ابو اسحاق شیبانی سے روایت کرتے ہیں تو بیشتر شیبانی کا لفظ کہہ دیتے ہیں اور کبھی چھوڑ بھی دیتے ہیں۔ ایک صحیح نشانی یہ ہے کہ یہ دونوں عن ابی اسحاق عن الشعبی روایت کریں تو یہ لازماً صرف ابو اسحاق شیبانی ہی ہوتے ہیں۔ اب رہے ابو اسحاق (ابراہیم بن مسلم) ہجری تو ان سے شعبہ بہ نسبت ثوری کے زیادہ روایت کرتے ہیں اور یہ ہجری کی زیادہ تر روایات ابو الاحوص جشمی سے ہوتی ہے اور ابو اسحاق عمرو بن عبداللہ سبیعی کی بھی بہت روایات ابو الاحوص سے مروی ہیں۔ یہاں آکر دونوں ابو اسحاقوں (یعنی ہجری اور ابو سبیعی) میں کوئی تمیز نہیں ہو سکتی بجز اس کے کہ یادداشت اور ملکۂ درک موجود ہو۔ ان دونوں ابو اسحاقوں کی روایت کے فرق کو جب کہ دونوں ابو الاحوص سے روایت کرتے ہوں، بیان کرنا بڑی طوالت چاہتا ہے۔ اب رہے (ابو اسحاق اسماعیل بن رجاء) زبیدی تو ثوری اور شعبہ دونوں عموماً کنیت (ابو اسحاق) کی بجائے اسماعیل بن رجاء کا لفظ بولتے ہیں اور اسماعیل کی اکثر روایت ابراہیم نخعی سے ہوتی ہے۔ ۲۳۱

۲۔ اسی طرح ابن منکدر بھی کئی ہیں۔ ایک ابوبکر بن منکدر ہیں۔ ان سے اور ان کے بھائی محمد بن منکدر سے ابن جریج روایت کرتے ہیں۔ ابوبکر (بن منکدر) کا کوئی الگ نام نہیں (یہ کنیت ہی ان کا نام ہے) اور ان کے بھائی محمد بن منکدر کی دو کنیتیں ہیں۔ ابوبکر بھی اور ابو عبداللہ بھی۔ دیکھئے اس سند میں یعنی حدثنی علی بن عیسیٰ قال حدثنا الحسین بن محمد بن زیاد قال حدثنا محمد بن یحییٰ قال

حدثنا علی بن عبد اللہ قال سمعت سفیان یقول:...

سفیان کہتے ہیں کہ ابن منکدر کے پاس ایوب نے آکر کہا کہ: اے ابوبکر۔ یہاں بقول حاکم دونوں بھائیوں میں فرق سمجھنا، — جب کہ بعض کے نزدیک دونوں بھائیوں کی کنیت ایک ہی ہے اور دونوں جابر سے روایت کر رہے ہوں — صرف صحیح یادداشت ہی کی بدولت ممکن ہے۔ وہ یوں کہ جن ابوبکر کا کوئی الگ نام نہیں ان سے بہت کم حدیثیں مروی ہیں اور ان کی روایت زیادہ تر تابعین سے — مثلاً عمرو بن سلیم زرقی سے — ہوتی ہے۔ بخلاف اس کے محمد بن منکدر کی روایت بالکل ظاہر و عیاں ہوتی ہے اور اُن کی کنیت شاذ و نادر ہی بیان کی جاتی ہے۔ ان دونوں کا ذکر محمد بن منکدر ابوبکر بن منکدر کے الفاظ سے ہوتا ہے۔

۳۔ اسی طرح ابوبُردہ اشعری تین تین ہیں۔ ایک ابوبُردہ عامر بن قیس اشعری ہیں جو ابوموسیٰ اشعری کے بھائی اور صحابی ہیں۔ دوسرے ابوبُردہ ابوموسیٰ کے فرزند ہیں یعنی عامر بن عبداللہ بن قیس جو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ تیسرے ابوبُردہ ہیں، بُرید بن عبداللہ بن ابی بُردہ بن ابی موسیٰ۔ یونس بن ابی اسحاق سبیعی ابوبُردہ بن ابی موسیٰ سے بھی روایت کرتے ہیں اور ابوبُردہ بُرید بن عبداللہ بن ابی بُردہ سے بھی۔ یہاں بعض لوگوں کو یہ وہم ہوتا ہے کہ: یونس بن ابی اسحاق نے ابوبُردہ بن ابی موسیٰ سے سنا ہی نہیں بلکہ اپنے والد (ابواسحاق) سے اور انھوں نے ابوبُردہ سے سنا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ چنانچہ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ: ابواسحاق نے بھی ابوبردہ سے سنا ہے اور ان کے فرزند یونس نے بھی اپنے والد کی طرح ابوبردہ سے سنا ہے۔

۴۔ ابوبشر بھی دو ہیں۔ شعبہ ان دونوں سے روایت کرتے ہیں مگر کسی کا نام شاذ و نادر ہی لیتے ہیں۔ ایک ہیں ابوبشر بیان بن بشر احمسی کوفی جو تابعی ہیں اور دوسرے ہیں ابوبشر جعفر بن وحشیہ۔ ابووحشیہ کنیت ہے ایاس کی جو بصری ہیں۔ جب شعبہ کی کوئی روایت عن ابی بشر عن سعید بن جُبیر بن ابی ساسم یا عن الشعبی ہو تو صاحب درک محدث سمجھ لیتا ہے کہ یہ بیان بن بشر ہیں اور جب روایت عن ابی بشر عن

سعید بن جُبیر ہو تو وہ پہچان لیتا ہے کہ یہ جعفر بن وحشیہ ہیں۔

۵۔ حکم بن عُتیبہ کبھی ابوجعفر باقر محمد بن علی طالبی سے روایت کرتے ہیں اور کبھی ابوجعفر محمد بن عبدالرحمان بن یزید نخعی سے۔ اور یہ دونوں ابوجعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ: حکم کی روایت محمد بن علی باقر عن ابیہ بکثرت ہے۔ مگر محمد بن عبدالرحمان بن یزید سے ایک ہی روایت ہے۔ باقر کی روایت اپنے آباء سے تو ظاہر و واضح ہے مگر دوسرے ابوجعفر کی روایت عن ابیہ عن عبداللہ ہے۔

۶۔ شعبہ۔ ثوری۔ زہیر اور زائدہ کبھی ابوفَروہ عروہ بن حارث ہمدانی سے روایت کرتے ہیں اور کبھی ابوفروہ مسلم بن سالم جُہنی سے۔ مگر ان دونوں میں کسی ایک کا نام نہیں لیتے۔ بس فقط کنیت یعنی ابوفروہ کہتے ہیں۔ ان دونوں کی روایتوں میں فرق یوں نمایاں ہوتا ہے کہ جب روایت عن ابی فروہ عن الشعبی ہو تو وہ عروہ بن حارث ہوتے ہیں اور جب ابوفروہ کی روایت شعبی کے علاوہ کسی اور سے ہو تو وہ مسلم بن سالم جہنی ہوتے ہیں۔

۷۔ قتادہ کی روایت کبھی تو عَزرہ بن یحییٰ سے ہوتی ہے اور کبھی عزرہ بن تمیم سے۔ ہم نے حافظ ابوعلی سے قتادہ کی روایات کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے ہمیں مثالیں دے دے کر جواب لکھوا دیا اور میں نے ابوعلی کا پورا بیان لوگوں کو لکھوا دیا۔ اس لیے یہاں اس کے اعادے کی ضرورت نہیں۔

متشابہات کی ساتویں قسم

اس حصے میں ان لوگوں کا ذکر ہے جن کے اپنے نام اور ان کے باپوں کے نام یکساں ہوتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والے محدثین ایک ہی طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے ان میں تمیز پیدا کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اس کی ایک مثال سائب بن مالک ہیں۔ یعنی سائب بن مالک دو دو ہیں اور دونوں صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور ان دونوں سے زہری روایت کرتے ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل دونوں سندوں سے ظاہر ہے:-

Marfat.com

(الف) اخبرنا الحسن بن حکیم المروزی قال اخبرنا ابو المتوجہ قال اخبرنا عبدان قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا یونس عن الزھری قال حدثنی السائب بن مالک الدؤلی عن عمر۔

(ب) وحدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم قال اخبرنا ابن وھب قال اخبرنی سالم بن غیلان عن یزید بن ابی حبیب عن الزھری عن السائب بن مالک انہ سمع فضالۃ بن عبید انہ قال۔

اس دوسری سند میں فضالہ بن عبید کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آکر آنحضورؐ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! جہاد سے قریب ترین کون سا عمل ہے؟..... الخ

سائب بن مالک اشعری بھی تابعی ہیں جو عبد اللہ بن عمر وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابو اسحاق سبیعی روایت کرتے ہیں۔

۲۔ سلام بن سلیمان۔ سلام بن سُلیم اور سلام بن سَلم۔ سلام بن سلیمان تو وہ ہیں جن کی کنیت ابو منذر قاری ہے۔ یہ عاصم کے شاگرد ہیں۔ اُن سے زید بن حُباب اور یونس بن محمد روایت کرتے ہیں۔ اور سلام بن سُلیم کی کنیت ابو الاحوص ہے۔ یہ حنفی کوفی ہیں۔ صحیح بخاری میں ان کی روایت ابو اسحاق ہمدانی اور منصور بن معتمر سے ہے اور خود ان سے وکیع اور عبد الرحمان بن مہدی روایت کرتے ہیں۔ سَلام بن سَلم وہی ہیں جن کو سعدی طویل کہا جاتا ہے۔ یہ زید عمی وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ایک سلام بن سلیمان صغیر مدائنی بھی ہیں جو ورقاء بن عمر اور ابو عمرو بن علاء سے روایت کرتے ہیں۔ یہ اول الذکر سلام بن سلیمان (ابو منذر قاری) سے الگ شخصیت ہیں۔ مندرجہ ذیل سند کو دیکھئے:

حدثنا ابو النضر الفقیہ قال حدثنا عثمان بن سعید الدارمی قال ثنا سلام بن سلیمان المدائنی قال ثنا ابو عمرو بن العلاء عن نافع عن ابن عمرؓ....

اس سند میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا لبون شرب الیھم پڑھا..... الخ

Marfat.com

۳۔ سہیل بن ذکوان دو ہیں۔ ایک سہیل بن ابی صالح سمّان۔ ابو صالح ہی کا نام ذکوان ہے جو مشہور ہیں۔ ان کی روایت صحیح (بخاری) میں بھی موجود ہے اور ان کی اکثر روایات ان کے والد (ذکوان) ہی کے واسطے سے ہیں۔ کبھی کبھی ان پدر و فرزند کے درمیان اعمش اور قعقاع بن حکیم بھی داخل ہو جاتے ہیں۔ ان دونوں کا ذکر مولائے ابوبکر عبدالرحمان بتا کر کیا جاتا ہے۔ دوسرے سہیل بن ذکوان مکی ہیں جن کو ابوالسندی بھی کہا جاتا ہے۔ یزید بن ہارون ان کا ذکر یوں کرتے ہیں، سہیل بن ذکوان مکی ابو عمرو نے جب کہ وہ ہمارے پاس شہر واسط میں تھے۔ یہ بتایا کہ یہ سہیل حضرت عائشہؓ اور عبداللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ہشیم اور مروان بن معاویہ نے روایت کی ہے۔

۴۔ جابر بن یزید پانچ ہیں۔ اوّل جابر بن یزید بن اسود سُوائی ہیں جو اپنے والد بن یزید بن اسود سے روایت کرتے ہیں اور ان سے یعلی بن عطاء روایت کرتے ہیں۔ دوسرے جابر بن یزید جعفی ہیں جن کا مذہب قابل اعتراض سمجھا گیا ہے۔ ان کی حدیثیں تابعین کے ایک گروہ سے مروی ہیں۔ ان سے ثوری اور شعبہ بھی روایت کرتے ہیں۔ تیسرے جابر بن یزید بن رِفاعہ عجلی ہیں جو شعبی اور مجاہد سے روایت کرتے ہیں۔ ان میں جابر بن یزید جعفی میں عموماً اشتباہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جعفی بھی ان دونوں (شعبی اور مجاہد) سے بکثرت روایت کرتے ہیں۔ چوتھے جابر بن یزید جن سے فرقدِ سنجی عن مسروق بن الاجدع روایت کرتے ہیں۔ جُعفی سے ان کا بھی تشابہ ہو جاتا ہے کیونکہ جعفی بھی مسروق سے روایت کرتے ہیں۔ پانچویں جابر بن یزید وہ ہیں جن کی کنیت ابوالجہم ہے جو ربیع بن انس سے روایت کرتے ہیں اور خود ان (ابوالجہم) سے نصر بن علی جہضمی عن سلیمان الرفاعی روایت کرتے ہیں۔ ص ۲۳۴

۵۔ حسن بن حکم بھی پانچ ہیں۔ اوّل حسن بن حکم نخعی ہیں جو شعبی اور عدی بن ثابت سے روایت کرتے ہیں اور حسن سے شریک، اسماعیل بن زکریا اور عیسیٰ بن یونس روایت کرتے ہیں۔ دوسرے حسن بن حکم عبدی ہیں جو ابوبردہ سے اور خود ان سے ان کے ہم عصر عبداللہ بن مبارک روایت کرتے ہیں اور ان دونوں کے رواۃ بھی یکساں ہیں تیسرے

Marfat.com

حسن بن حکم بن حارث ہیں جو ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں۔ اور خود ان سے موسیٰ بن اسماعیل روایت کرتے ہیں۔ یہ بھی ان دونوں کے قریب العصر ہیں۔ فرق یہ ہے کہ موسیٰ بن اسماعیل کی روایات بصریوں میں پھیلیں۔ چوتھے حسن بن حکم بن ظہمان بصری ہیں جو رے میں مقیم ہو گئے تھے۔ ان کی روایت ہشام دستوائی اور حماد بن سلمہ سے ہے اور ان سے ہشام بن عبید اللہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ پانچویں حسن بن حکم وہ ہیں جن کا ذکر محمد بن عجلان یوں کرتے ہیں کہ مجھ سے حسن بن حکم نخعی نے بیان کیا۔ یہ دراصل حسن بن حُر بن حکم ہیں۔ یہ مشہور ثقہ و مامون ہیں۔ ان کا انتساب عموماً دادا کی طرف ہوتا ہے۔ ان کے اور اول الذکر حسن بن حکم نخعی کے درمیان اشتباہ پیدا ہو جاتا ہے حالانکہ اول الذکر آخر الذکر (حسن بن حُر بن حکم نخعی) کے شیوخ سے روایت کرتے ہیں۔

۶۔ ربیع بن سلیمان دو ہیں۔ دونوں مصری ہیں اور دونوں ایک زمانے میں رہے ہیں۔ ایک مرادی ہیں جو شافعی کے شاگرد ہیں اور دوسرے جیزی لقبی بابو محمد اللہ محمد بن ربیع جیزی کے والد ہیں۔ دونوں ربیعوں کی احادیث ملتی جلتی ہیں۔

۷۔ زیاد بن حصین چار ہیں۔ اول زیاد کے والد حصین فرزند ہیں اوس بن حذیفہ کے۔ حصین صحابی ہیں جو اپنے والد اوس سے روایت کرتے ہیں۔ دوسرے ابو جہضم ہیں جو زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں۔ چوتھے ابو جہم یربوعی ہیں جو ابن عباس سے اور خود ان سے انشاء روایت کرتے ہیں۔

۸۔ سعید بن بشیر چار ہیں۔ اول سعید بن بشیر دمشقی ہیں جو قتادہ۔ ابوالزبیر اور زہری سے روایت کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں کچھ اختلاف ہے (راجح یہ ہے کہ ثقہ ہیں جیسا کہ ائمہ اول و ثانی کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے۔ اول یہ ہے

حدثنا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب الحافظ قال ثنا الحسن بن مہاجر قال حدثنا العباس بن الولید الخلال قال ثنا مروان بن محمد قال سمعت سفیان بن عیینۃ وسئل عن سورۃ العقبۃ: اتقول:

اس اسناد میں سفیان بن عیینہ کا یہ قول بیان کیا گیا ہے کہ: ہم سے سعید بن بشیر نے بیان کیا اور وہ حافظ (حافظ حدیث یا قوی الحافظہ) تھے۔ دوسری اسناد سے دوسرا قول یوں ہے:

سمعت ابا العباس محمد بن یعقوب یقول سمعت العباس بن محمد الدوری یقول سمعت یحیٰی بن معین یقول:....

اس اسناد میں یحیٰی بن معین کا یہ قول ہے کہ: سعید بن بشیر کچھ بھی نہیں (یعنی ناقابل اعتماد ہے)۔

دوسرے سعید بن بشیر انصاری ہیں جن سے لیث بن سعد عن محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان روایت کرتے ہیں۔ بعض لوگوں کو اکثر ان کے متعلق سعید بن بشیر دمشقی ہونے کا مغالطہ ہو جاتا ہے۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ تیسرے سعید بن بشیر وہ ہیں جو حسن بصری سے روایت کرتے ہیں اور خود ان سے مالک بن اسماعیل روایت کرتے ہیں۔ چوتھے سعید بن بشیر قریشی خاندان کے مصری شیخ ہیں جن سے اہل مصر روایت کرتے ہیں جیسا کہ مندرجہ اسناد میں مذکور ہے:

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال اخبرنا محمد بن عبداللہ بن عبد الحکم قال ثنا سعید بن بشیر المصری قال اخبرنا عبداللہ بن حکیم الکنانی رجل من اھل الیمن من موالیھم عن قیس بن کلاب الکلابی قال سمعت:...

اس اسناد میں — جس میں سعید بن بشیر مصری ہیں — قیس بن کلاب کہتے ہیں کہ میں نے آنحضورؐ کو ثنیہ کی چوٹی پر تین بار یوں خطاب کرتے سنا ہے کہ: اے انسانو! اللہ نے تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری اولاد کو اسی طرح واجب الاحترام قرار دیا ہے جس طرح آج کے دن اور امسال کے اس مہینے کو واجب الاحترام قرار دیا ہے۔ اے اللہ! میں نے (تیرا پیغام) پہنچا دیا ہے۔ اے اللہ! میں نے (تیرا پیغام) پہنچا دیا۔

۹۔ سعید بن عمرو دمنی ہیں۔ ایک سعید بن عمرو بن سعید بن العاص قرشی ہیں جو عائشہؓ

Marfat.com

ابن عمر اور ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حجازی ہیں جو کوفے میں جا کر بس گئے تھے۔ ان کی حدیث صحیح (بخاری) میں موجود ہے۔ دوسرے سعید بن عمرو بن شرحبیل بن سعد بن عبادہ ہیں جن سے عمارہ بن غزیہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ تیسرے سعید بن عمرو بن جعدہ بن ہبیرہ ہیں جو اپنے والد اور ابو عبیدہ بن عبداللہ سے اور خود ان سے مسعودی وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ چوتھے سعید بن عمرو بن سلیم زرقی ہیں جو اپنے والد کے علاوہ قاسم بن محمد سے اور خود ان سے مالک بن انس اور دراوردی روایت کرتے ہیں۔ پانچویں قاضی سعید بن عمرو بن اشوع ہیں جو شریح بن حارث اور روّاد سے اور خود ان سے ابو اسحاق سبیعی اور خالد حذاء روایت کرتے ہیں۔ چھٹے سعید بن عمرو بن ابی نصر سکونی کوفی ہیں جو ابن ابی لیلیٰ سے اور خود ان سے محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں۔ ساتویں سعید بن عمرو بن سفیان ہیں جو اپنے والد سے اور خود ان سے اسود بن قیس روایت کرتے ہیں۔ آٹھویں سعید بن عمرو زبیری ہیں جو اپنے والد سے اور خود ان سے ابراہیم بن منذر حزامی روایت کرتے ہیں۔ نویں سعید بن عمرو حمصی ہیں جو بقیہ اور اسماعیل بن عیاش سے اور خود ان سے ابو حاتم رازی وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ دسویں سعید بن عمرو اشعثی ہیں جو جریر سے اور خود ان سے مسلم بن حجاج روایت کرتے ہیں۔

۱۰۔ صالح بن ابراہیم دو ہیں۔ دونوں قرشی ہیں اور دونوں ہم عصر ہیں۔ ایک صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف ہیں جو اپنے والد (ابراہیم) سے اور وہ اپنے والد (عبدالرحمان بن عوف) سے روایت کرتے ہیں۔ دوسرے صالح بن ابراہیم بن طلحہ بن عبیداللہ ہیں۔ یہ بھی اپنے والد سے اور والد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے ابوبکر ابہری کو اور انہوں نے ابوبکر بن ابی داؤد کو یہ کہتے سنا کہ میں نے حاکم ابو علی نیساپوری سے پوچھا کہ اے ابو علی! بعض سندیں جو ابو ابراہیم عن ابراہیم عن ابراہیم ہے تو یہ تینوں ابراہیم کون کون ہیں؟ ابو علی نے جواب دیا کہ یہ ابراہیم بن طہمان عن ابراہیم بن عامر البجلی عن ابراہیم النخعی ہے۔ ابہری نے کہا ابو علی! آپ نے بہت اچھی طرح بتا دیا۔

Marfat.com

۱۱۔ خلف پانچ ہیں اور ایک سند میں یہ پانچوں مسلسل یوں ہیں، اخبرنی خلف قال ثنا خلف قال ثنا خلف قال ثنا خلف قال ثنا خلف یہاں پہلے نمبر پر امیر ابو احمد خلف بن احمد سجزی ہیں اور دوسرے ابو صالح خلف بن محمد بخاری ہیں۔ تیسرے خلف بن سلیمان نسفی (صاحب مسند) ہیں۔ چوتھے خلف بن محمد بن کردوس واسطی ہیں اور پانچویں خلف بن موسیٰ بن خلف ہیں ——— ہم سے ابو صالح نے، ان سے خلف بن سلیمان نے اور ان سے خلف بن محمد نے روایت بیان کی ہے۔

۱۲۔ صالح بن حیان دو ہیں اور دونوں ہم عصر بھی ہیں۔ ایک صالح بن حی (یا بقول بعض صالح بن حیان) ابو الحسن ہیں جن کو علی اور عاصم بھی کہتے ہیں۔ ان کی روایت ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے ہے۔ دوسرے صالح بن حیان قرشی ہیں جن کی روایت ابو وائل سے ہے۔ صـ۲۳

۱۳۔ طلحہ بن عبداللہ قرشی دو ہیں اور دونوں ہم عصر ہیں اور ان دونوں سے سعد بن ابراہیم روایت کرتے ہیں۔ ایک طلحہ بن عبداللہ بن عوف زہری ہیں جو عبدالرحمان بن عوف کے برادر زادے ہیں اور اپنے چچا (عبدالرحمان بن عوف) سے روایت کرتے ہیں۔ دوسرے طلحہ بن عبداللہ بن عثمان بن عبیداللہ بن معمر تیمی ہیں جو حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۴۔ طارق بن عبدالرحمان بھی دو ہیں اور دونوں ہم عصر ہیں۔ ایک طارق بن عبدالرحمان بجلی ہیں جو ابن ابی اوفی اور قیس بن ابی حازم سے روایت کرتے ہیں اور خود ان سے اسماعیل بن ابی خالد اور ثوری روایت کرتے ہیں۔ دوسرے طارق بن عبدالرحمان وہ ہیں جو صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور خود ان سے عکرمہ بن عمار روایت کرتے ہیں۔

۱۵۔ عبداللہ بن بشر تین ہیں اور تینوں کوفی ہیں۔ ایک ہلالی ہیں جو عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔ دوسرے خثعمی ہیں جو ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت کرتے ہیں۔ تیسرے کوفی اور رقہ کے قاضی ہیں جو زہری اور ابو اسحاق سبیعی سے روایت کرتے ہیں۔

Marfat.com

۱۶۔ عبداللہ دو ہیں (جن کے والدوں کے نام بھی لکھنے میں یکساں معلوم ہوتے ہیں)، عبداللہ بن بحیر اور عبداللہ بن بجیر۔ اوّل یمانی صنعانی ہیں جن سے ہشام بن یوسف اور عبدالرزاق روایت کرتے ہیں اور دوسرے بصری ہیں اور ان کی روایت حسن بن معاویہ بن قرّہ سے ہے اور خود ان سے عبداللہ بن مبارک روایت کرتے ہیں۔

۱۷۔ عبداللہ بن جعفر دو ہیں۔ دونوں مدنی ہیں۔ دونوں ہم عصر ہیں۔ دونوں کی اسنادیں ایک ہی ہیں اور ان دونوں سے روایت کرنے والے بھی تقریباً ایک جیسے ہیں۔ اوّل مخرّمی ہیں۔ جن کی حدیث صحیح (بخاری) میں موجود ہے اور دوسرے علی بن مدینی کے والد ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ: اس نوع میں ہم نے بہت کچھ بیان کر دیا ہے لیکن سب کچھ نہیں بیان کیا ہے۔ ابھی بہت کچھ باقی ہے جو ہم نے اختصار کے پیش نظر چھوڑ دیا ہے۔

علم حدیث کی اڑتالیسویں قسم

اس حصے میں جن چیزوں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں: آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی، سرایا، بعوث[1] اور وہ رسالت نامے ہیں جو مشرک فرمانرواؤں کے نام بھیجے گئے۔ کون سی چیز اس میں درست ہے؟ کون سی نادر ہے؟ صحابہ میں ہر ایک نے ان جنگوں میں حضورؐ کے سامنے کیا کیا جوہر شجاعت دکھلائے؟ کون ثابت قدم رہا؟ کون بھاگ نکلا؟ کس نے جنگ میں بزدلی دکھائی؟ کس نے حملہ کیا؟ کون حضورؐ کی مدد کے لیے دین پر قائم رہا اور کس نے منافقت اختیار کی؟ حضورؐ نے غنیمتیں کس طرح تقسیم کیں، کسے زیادہ اور کسے کم دیا؟ دو اور تین اشخاص میں (دشمن) مقتول کا سامان کس طرح تقسیم فرمایا؟ غلول (خورد و برد) کی کیا سزا دی وغیرہ[2]۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کی واقفیت سے کوئی عالم بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال ثنا الحسن بن علی بن عفان قال ثنا عمرو بن محمد العنقزی قال حدثنا اسرائیل عن ابی اسحاق قال:...

اس سند میں ابو اسحاق کا بیان ہے کہ: میں عید کے دن زید بن ارقم کی بغل میں بیٹھا تھا۔ ان سے پوچھا کہ: آپ نے حضورؐ کی معیت میں کتنی جنگیں کی ہیں؟ بولے سترہ

---

[1] بعث اس لشکر کو کہتے ہیں جو کہیں بھیجے جائیں۔

[2] لیکن تعجب ہے حاکم اس قسم میں یہ تمام مضامین چھوڑ گئے ہیں بجز ایک دو مضمونوں کے۔

جنگیں۔ پھر میں نے پوچھا کہ: حضورؐ نے کتنی جنگیں لڑی ہیں؟ کہا: اُنیس۔
حاکم کہتے ہیں کہ: زید (بن ارقم) نے ان اکثر جنگوں کا حال بتایا ہے جن میں وہ شریک رہے اور جابر بن عبداللہ بتاتے ہیں کہ: حضورؐ نے اکیس جنگیں لڑی ہیں۔

اخبرنا ابو عبداللہ محمد بن علی الصنعانی بمکۃ قال حدثنا اسحاق بن ابراھیم بن عباد قال اخبرنا عبدالرزاق عن معمر عن الزھری قال:۔

اس اسناد میں زہری کا بیان ہے کہ: حضورؐ نے چوبیس جنگیں کی ہیں۔
حاکم کہتے ہیں: ائمہ کی ایک جماعت نے بتایا ہے کہ معتبر ترین مغازی وہ ہیں جو موسیٰ بن عُقبہ کی تحریر میں ہیں۔ انھوں نے ابن شہاب کے واسطے سے یوں بیان کیا ہے: ص ۲۳۶

اخبرنا اسماعیل بن محمد بن الفضل بن محمد الشعرانی قال حدثنا جدی قال حدثنا ابراھیم بن المنذر قال حدثنا محمد بن فُلیح عن موسیٰ عن عقبۃ قال قال ابن شھاب:...

اس سند میں ابن شہاب کہتے ہیں کہ: حضورؐ کے ترتیب وار غزوات یوں ہیں: ابواء[1]۔ کُدر[2]۔ (بنی سلیم کا کنواں)، غطفان[3] بمقام نخل۔ قریش[4] سے اور بنی سُلیم[5] سے بمقام نجران جنگ۔ اُحد[6]۔ حمراء الاسد[7] (یا حمراء الاسد)۔ قریش[8] (سے جنگ) بوجہ ان کی وعدہ خلافی کے۔ بنی نضیر[9]۔ نجد[10] جہاں محارب اور بنی ثعلبہ پر قابو پایا مقصود تھا۔ ذات الرقاع[11]۔ دومۃ الجندل[12]۔ خندق[13]۔ بنی قریظہ[14]۔ بنی مصطلق[15] بمقام مُریسیع۔ ذات السلاسل[16] بمقام مشرقی شام۔ فردہ[17]۔ جموع[18] بجانب سرزمین بنی سلیم۔ تحسم[19]۔ طرف[20]۔ واقدی القرظی[21] سے صحیح ترین اسانید سے یہی غزوات نبوی ثابت ہیں۔ رہے "سرایا" تو یہ بہت ہیں۔ (سرایا جمع ہے سریہ کی۔ سریہ اس جنگ کو کہتے ہیں جس میں حضورؐ بذات خود شریک نہ تھے۔ مترجم)

اخبرنا محمد بن ابراھیم الھاشمی قال حدثنا الحسین محمد بن السبائی قال حدثنی احمد بن الحجاج قال حدثنا معاذ بن فضالۃ الیوزیدی قال

Marfat.com

حدثنی ھشام عن قتادۃ انّ....

اس اسناد میں قتادہ کے بیان کے مطابق حضورؐ کے مغازی اور سرایا سب ملا کر تینتالیس بنتے ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ: ہم نے اسی طرح یہ بیان نقل کیا ہے اور میرا گمان یہ ہے کہ سرایا سے قتادہ کی مراد ماسوائے غزوات ہے۔ میں نے اپنی کتاب "الکلیل" میں نمبروار حضورؐ کے بعوث اور سرایا لکھے ہیں جن کی تعداد ستر سے زیادہ ہوتی ہے۔ مجھے بخارا میں ایک ثقہ رفیق نے بتایا کہ: میں نے ابوعبداللہ محمد بن نصرؒ کی تحریر پڑھی ہے جس میں جنگوں کو چھوڑ کر سرایا اور بعوث کی تعداد کچھ اوپر ستر بتائی گئی ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: اس علم کے بارے میں جو کچھ بتا چکا ہوں اس سے زیادہ کی یہاں گنجائش نہیں۔

اب ان جنگی آداب کا ذکر سنیئے جن کی حضورؐ لشکر کے امیر کو وصیت فرماتے تھے۔

اخبرنا عبداللہ بن اسحاق بن ابراھیم البغوی ببغداد قال حدثنا محمد بن العباس الکابلی قال ثنا ابراھیم بن موسی الرازی قال حدثنا ابن ابی زائدۃ عن عمرو بن قیس عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ انّ:...

اس اسناد میں بریدہ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ جب کوئی سریہ روانہ فرماتے تو پہلی وصیت یہ ہوتی کہ اپنی ذات اور تمام مسلمان ساتھیوں کے معاملات میں تقویٰ اللہ کو پیش نظر رکھیں۔ اس کے بعد فرماتے: اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں جنگ کرو۔ اللہ کے نافرمانوں سے جنگ کرو۔ غلول (خورد برد) نہ کرو۔ عہد شکنی نہ کرو۔ مثلہ نہ کرو۔ کسی بچے اور کمزور بوڑھے کو نہ مارو۔ اپنے مشرک دشمنوں کا سامنا ہو تو انھیں تین باتوں کی دعوت دو۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی وہ قبول کر لیں تو تم بھی مان کر اپنا ہاتھ روک لو۔ پہلے تو انھیں اسلام کی دعوت دو۔ اگر وہ اسے مان لیں تو تم تسلیم کر لو اور ان سے اپنا ہاتھ روک لو۔ اس کے بعد کہو کہ وہ اپنے وطن سے ہجرت کر جائیں (یعنی جہاں بھیجا جائے

Marfat.com

وہاں جانے کو تیار ہو جائیں۔ وہ اسے مان لیں تو فبہا ورنہ انھیں بتا دو کہ اس صورت میں ان کی حیثیت ان مسلمان اعراب کی سی ہوگی جن کا فئے یا غنیمت میں اس وقت تک کوئی حصہ نہیں ہوتا جب تک وہ مسلمانوں کے ساتھ شریک جنگ نہ ہوں۔ اگر وہ یہ دونوں باتیں نہ مانیں تو ان کو ماتحت بن کر جزیہ ادا کرنے کی دعوت نہ دو اور جب تم کسی قلعے کا محاصرہ کر لو اور وہ لوگ تم سے فیصلۂ خداوندی پر لانے کی درخواست کریں تو انھیں فیصلۂ خداوندی پر نہ لاؤ کیونکہ تمھیں نہیں معلوم کہ ان کے بارے میں فیصلۂ خداوندی دراصل کیا ہے؟ اور اگر وہ یہ خواہش کریں کہ تم انھیں اللہ کی ذمے داری دو تو انھیں اللہ کی ذمے داری نہ دو بلکہ اپنی اور اپنے آباؤ اجداد کی ذمے داری دو کیونکہ اگر تم اپنی یا اپنے آباء کی ذمے داری چھوڑنی پڑے تو یہ زیادہ سہل ہے بہ نسبت اس کے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی ذمے داری کو توڑ دو۔

Marfat.com

علم حدیث کی انچاسویں قسم

اس حصے میں ان مشہور و ثقہ ائمہ کا ذکر ہے جو تابعین ہیں یا تبع تابعین اور جن کی احادیث کو یاد کرنے، مذاکرہ کرنے اور برکت حاصل کرنیکی غرض سے شرق و غرب میں منضبط کیا جاتا ہے ان کی الگ الگ فہرستیں یوں ہیں :-

اہل مدینہ میں یہ لوگ ہیں : محمد بن مسلم زہری - محمد بن منکدر قرشی - محمد اور موسیٰ اور ابراہیم اولاد عقبہ بن ابی عیاش - ثور بن زید دیلی - ربیعہ بن ابی عبدالرحمان رائی - سعد بن ابراہیم زہری - صفوان بن سلیم زہری - عبداللہ بن دینار عدوی - عبداللہ بن ابی بکر محمد بن عمرو بن حزم انصاری - عبید اللہ بن عمر بن حفص عمری - یحییٰ اور عبد ربہ اور سعد ابنائے سعید بن قیس انصاری - عمارہ بن غزیہ انصاری - مالک بن انس اصبحی - نافع اور زید فرزندان عبدالرحمان بن ابی نعیم قاری - زید بن اسلم عدوی - عبداللہ بن فضل ہاشمی، عمر بن عبدالعزیز (اموی) ابو حازم سلمہ بن دینار زاہد - یزید بن رومان - صالح بن کیسان - ابو سہیل نافع بن مالک - ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمان بن معبد بن حزم قاضی - عبدالرحمان بن حرملہ - بکیر بن عبداللہ بن اشج مدنی - یہ مصر میں سکونت پذیر تھے پھر مدینے واپس آگئے اور وہیں وفات پائی - زید بن علی بن حسین شہید - جعفر بن محمد صادق - مسلم بن ابی مریم - صدقہ بن یسار - عبدالرحمان بن عبداللہ بن دینار - عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز - شبل بن علاء حرقی - خارجہ بن زید بن ثابت - اسماعیل بن حکیم - عبداللہ بن سعید بن ابی ہند - ربیعہ بن عثمان تیمی -

اہل مکہ میں : ابراہیم بن میسرہ - اسماعیل بن امیہ - ایوب بن موسیٰ - مجاہد بن جبر - داؤد بن

شابورہ۔ عمرو بن دینار۔ زیاد بن سعد۔ عبدالملک بن جریج۔ عبداللہ بن کثیر قاری یعقوب بن عطاء بن ابی رباح۔ قیس بن سعد۔ حمید بن قیس اعرج۔ شبل بن عباد۔ عبداللہ بن ابی نجیح۔ عبداللہ بن عثمان بن خثیم۔ عبدالوہاب بن بخت۔ عثمان بن اسود۔ علی بن صالح مکی۔ عبداللہ بن عطاء۔ فضیل بن عیاض۔ عباد بن عطاء بن ابی رباح۔

اہل مصر میں :۔ عمرو بن حارث۔ خیر بن نعیم حضرمی۔ یزید بن ابی حبیب۔ عیاش بن عباس قتبانی۔ عبیداللہ بن ابی جعفر۔ عبداللہ بن سلیمان طویل۔ کثیر بن فرقد۔ عبدالرحمان بن خالد بن مسافر جن کی حدیث صحیحین میں موجود ہے اور یہ امیر مصر بھی تھے۔ زہرہ بن معبد بن عبداللہ بن ہشام بن زہرہ قرشی۔ عبدالرحمان بن شریح غافقی۔ حیوہ بن شریح تجیبی۔ عبداللہ بن عیاش قتبانی۔ طلحہ بن عبدالملک ایلی۔ رزین بن حکیم ایلی۔

اہل شام میں :۔ ابراہیم بن ابی عبلہ مقبلی۔ عبدالرحمان بن عمرو اوزاعی۔ شعیب بن ابی حمزہ حمصی۔ محمد بن ولید زبیدی۔ مطعم بن زکریا۔ رجاء بن حیوہ کندی۔ عبداللہ بن عمیر بن جعمی۔ یونس بن میسرہ بن حلبس کنانی۔ عباد بن نسی کندی۔ یحیی بن سعد کلاعی۔ زیاد بن واقد دمشقی۔ عاصم بن رجاء بن حیوہ کندی۔ وضین بن عطاء۔ لقمان بن منذر دمشقی۔ عبداللہ بن شوذب میسرہ بن معبد لخمی۔ عبدالعزیز بن عبیداللہ بن حمزہ بن عبید۔ عبداللہ بن عبیداللہ کلاعی۔ یزید بن ابی مریم۔ ابوبکر بن ابی مریم غسانی۔ ان کا نام عبداللہ بتایا جاتا ہے۔ علاء بن حارث۔ مکحول فقیہ۔ ہشام بن الغاز بن ربیع بن عامر۔ ابوعبداللہ بن سنبلان۔ حجوہ بن مدرک غسانی۔ عبدالرحمان بن یزید بن جابر۔ یزید بن یزید بن جابر۔ ابراہیم بن مرہ۔ ارطاۃ بن منذر سکونی۔ عبداللہ بن علاء بن زبر۔ اسحاق بن علاء بن زبر۔ محمد بن زیاد الہانی۔ یحیی بن ابی عمرو شیبانی۔ یحیی بن حارث ذماری۔ رجاء بن ابی سلمہ۔ یزید بن عثمان رحبی۔ ثابت بن ثوبان دمشقی۔ عبدالرحمان بن ثابت بن ثوبان۔ سعید بن عبدالعزیز تنوخی۔ بحر بن سمان دمشقی۔ ثور بن یزید کلاعی۔ عروہ بن رویم لخمی۔ یحیی بن جابر طائی۔ ابوسلام بن مسلم خولانی۔ انھیں احمد بن حنبل شامی ثقات میں بتاتے ہیں۔ عبدالرحمان بن عمرو بن سعید بن بشیر دمشقی۔ نمیر بن یزید تنوخی۔ ان کی حدیث بہت ہی کم ہے۔ عمرو بن قیس کندی۔

نصر بن علقمہ۔ ابو شیبہ یحییٰ بن عبد الرحمان۔ عمر بن یزید نصری۔ اسماعیل بن عبید اللہ بن ابی مہاجر۔ بلال بن سعد۔ سلمہ بن عیار فزاری۔ اُم درداء انصاریہ۔ جنادہ بن ابی اُمیہ۔ ارطاۃ بن منذر۔

اہل یمن میں :۔ مجر بن قیس مدری۔ ضحاک بن فیروز دیلمی۔ ابو الاشعث شرحبیل بن کُلیب بن آدہ صنعانی۔ مطعم بن مقدام صنعانی۔ راشد بن داؤد صنعانی۔ حنش بن عبد اللہ صنعانی۔ عمر بن حبیب صنعانی۔ شہاب بن عبد اللہ خولانی۔ ایمن بن نابل۔ یہ یمانی ہیں جو مکے میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ وہب، ہمام۔ معقل اور عمر۔ ابنائے منبہ۔ یہ سب ثقات ہیں۔ ان میں معقل سے بہت کم روائتیں ہیں۔ سماک بن فضل خولانی۔ مغیرہ بن حکیم صنعانی۔ عمرو بن مسلم جندی۔ حکم بن ابان مدنی۔ نضر بن کثیر عدنی۔ عبد اللہ بن طاؤس جن سے بہت کم روائتیں ہیں۔ ہمام بن نافع صنعانی۔ عُریف بن ابراہیم صنعانی۔ یہ بھی قلیل الروایہ ہیں۔ طاؤس بن کیسان۔ عبد اللہ بن طاؤس۔ محمد بن عبد اللہ بن طاؤس۔ طاؤس بن عبد اللہ بن طاؤس۔ سماک بن ولید حبیشانی۔

اہل یمامہ میں :۔ ثمامہ بن حوس یمامی۔ بلال بن سراج حنفی۔ عبد اللہ بن بدر یمامی۔ ابو کثیر یزید بن عبد الرحمان۔ سحیمی۔ یحییٰ بن کثیر۔ عبد اللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر۔

اہل کوفہ میں :۔ ربیع بن خثیم عابد۔ صعصعہ بن صوحان عبدی۔ کُمیل بن زیاد نخعی۔ عامر بن شراحیل شعبی۔ سعید بن جبیر اسدی۔ ابراہیم نخعی۔ ابو اسحاق سبیعی۔ عبد الملک بن عمیر لخمی۔ محارب بن دثار دُہلی۔ آدم بن علی شیبانی۔ برد بن عبد الرحمان سُلمی۔ عدی بن ثابت انصاری مسلم بن ابی عمران بطین۔ علی بن اقمر اور ان کے بھائی کلثوم بن اقمر جو بہت ہی قلیل الحدیث ہیں۔ واصل حیان احدب۔ عبد الملک بن میسرہ ہلالی زراد۔ طلحہ بن مصرف یامی۔ نہدیں حارث یامی۔ سلمہ بن کہیل۔ حسن بن حُر بن صیاح نخعی۔ حبیب بن ثابت اسدی۔ ابو حصین عثمان بن عاصم ثقفی۔ ابو عون محمد بن عبید اللہ ثقفی۔ عون بن عبد اللہ بن عُتبہ بن مسعود۔ معن بن عبد الرحمان بن عبد اللہ بن مسعود۔ عبد العزیز بن رُفیع اسدی۔ عبد الملک بن سعید بن جبیر۔ محمد بن قیس ہمدانی۔ ابو فروہ مسلم بن سالم جہنی۔ ابو فروہ عروہ بن حارث ہمدانی۔ سعید بن ابی بُردہ

۲۴۳

بن ابی موسیٰ اشعری۔ ابوصخرہ جامع بن شداد محاربی۔ عیاش بن عمرو عائذی۔ رکین بن ربیع بن عمیلہ فزاری۔ ہلال بن حمید وزان۔ موسیٰ بن ابی عائشہ ہمدانی۔ بیان بن بشر احمسی۔ اسماعیل بن رجاء زبیدی۔ اسماعیل بن عبد الرحمان سدی۔ علی بن مدرک نخعی۔ قیس بن وہب ہمدانی۔ زبیر بن عدی یامی۔ سعید بن مسروق ثوری۔ جامع بن ابی راشد اور ان کے بھائی ربیع بن ابی راشد۔ حکم بن عتیبہ کندی۔ حماد بن ابی سلیمان جو ابراہیم بن ابی موسیٰ اشعری کے مولا ہیں۔ فضیل بن عمرو فقیمی اور ان کے بھائی حسن بن عمرو فقیمی۔ حارث بن یزید عکلی۔ عبد بن ابی لبابہ قرشی جو قریشیوں کے مولا تھے۔ سعید بن عمرو بن اشوع ہمدانی۔ منصور بن معتمر سلمی۔ ابومعشر زیاد بن کلیب تیمی۔ ابراہیم بن مہاجر بجلی۔ علقمہ بن مرثد حضرمی۔ ابومالک سعد بن طارق اشجعی۔ مغیرہ بن مقسم ضبی۔ عمار بن معاویہ دہنی۔ قابوس بن ابی ظبیان جنبی۔ ابوسنان ضرار بن مرہ شیبانی۔ حبیب بن ابی عمرہ ازدی۔ ربیع بن ہیثم اسدی۔ سلیمان بن مہران کاہلی۔ اعمش اسدی۔ اسماعیل بن ابی خالد بجلی۔ ابواسحاق شیبانی۔ سلیمان بن فیروز۔ مطرف بن طریف حارثی۔ اسماعیل بن سمیع حنفی۔ خالد بن سلمہ بن عاص مخزومی۔ یہی نافع ہیں۔ ہارون بن عنترہ شیبانی۔ حسن بن عبید اللہ نخعی۔ ہیثم بن حبیب صیرفی۔ ابوسعد سعید بن مرزبان بقال۔ محمد بن سالم ابوسالم جیشی۔ ابوحیان یحییٰ بن سعید تیمی۔ موسیٰ بن عبد اللہ جہنی۔ عبد اللہ بن شبرمہ ضبی۔ عیلان بن جامع محاربی۔ مخول بن راشد نہدی۔ عبیدہ بن معتب ضبی۔ زکریا بن ابی زائدہ ہمدانی۔ حسن بن حر نخعی۔ سلمت بن بہرام ہلالی۔ بکیر بن عامر بجلی۔ محمد بن قیس اسدی۔ عمر بن ذر بن عبد اللہ ہمدانی۔ عبد اللہ بن حبیب بن ابی ثابت اسدی۔ قاسم بن ولید ہمدانی۔ ابان بن ثعلب ربعی۔ مسعر بن کدام ہلالی۔ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تیمی۔ مالک بن مغول بجلی۔ ابوالعیس عتبہ بن عبد اللہ مسعودی۔ عبد الجبار بن عباس شیبانی۔ عبد الرحمان بن زبید یامی۔ سفیان بن سعید ثوری اور ان کے بھائی عمرو بن سعید ثوری۔ محمد بن سوقہ بجلی۔ زیاد بن سوقہ۔ عبد اللہ بن سوقہ۔ عبد الرحمان بن سوقہ اور سعید بن سوقہ۔ یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق سبیعی۔ علی بن صالح بن حی حسن بن صالح بن حی۔ کامل بن علاء تیمی۔ قاسم بن معن بن عبد الرحمان بن عبد اللہ بن مسعود۔ سمیع بن تمیم تیمی۔ عباس بن ذریح ہمدانی۔ عیسیٰ بن عمر نحوی۔ فرات بن ابی عبد الرحمن قزاز۔ فراس بن یحییٰ

خارفی۔ کثیر بن نار و ندا۔ ابو اسماعیل نہدی۔ موسیٰ بن عبد الملک بن عمیر لخمی۔ ابو البلاد یحییٰ بن ابی
سُلیم۔ عبد الملک بن سعید بن ابجر ہمدانی۔ حصین بن عبد الرحمان نخعی۔ عبد الملک بن اعین
ص۲۴۲ بجلی۔ عبد الرحمان بن اصبہانی۔ عبد اللہ بن عبد اللہ رازی۔ ربیع بن رُکین بن ربیع فزاری۔
رُقبہ بن مصقلہ عبدی۔ عمرو بن قیس ملائی۔ وائل بن داؤد اور ان کے فرزند بکر بن وائل۔
یزید بن کیسان۔ علاء بن مسیب بن رافع۔ عبد اللہ بن ابی سفر ہمدانی۔ عمر بن ابی زائدہ،
اور ان کے بھائی زکریا۔ مطیع بن عبد اللہ غزال۔ عبد اللہ بن حارث بن اخت الشعبی۔ ان
سے صرف دو حدیثیں ہیں۔ سلیم مولائے شعبی سنۃ بن مسلم بطین۔ فضل بن یزید ثمالی مزاحم
بن زفر۔ بختری بن مختار جن سے وکیع وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ صلت[1] بن بہرام۔ عبد اللہ
بن عیسیٰ بن عبد الرحمان بن ابی لیلی۔ ادریس بن یزید اودی۔ حسن بن سالم بن ابی الجعد۔
بسّام بن عبد الرحمان صیرفی۔ مُسادر وراق۔ صدقہ بن ابی عمران۔ نصیر بن ابی الاشعث
کناسی۔ ابراہیم بن حرب جو سماک کے بھائی ہیں اور ان کی سند سے صرف تین حدیثیں
مروی ہیں۔ سعید بن سماک بن حرب۔ عُروہ بن عبد اللہ قشیری۔ عیسیٰ بن قرطاس جن سے
کوئی دس روایتیں ہیں۔ یوسف بن میمون صباغ۔ زید بن عطاء بن سائب۔ اسحاق بن ابی
اسحاق شیبانی۔ سلیمان بن قرم۔ عبد اللہ بن عمرو بن مرّہ۔ عبد اللہ بن حبیب بن ابی ثابت۔
عبد اللہ بن مسلم ملائی۔ وثار بن محارب بن وثار جن سے صرف ایک حدیث مروی ہے
محمد بن علی سلمی۔ جابر بن حُر۔ جابر بن یحییٰ حضرمی۔ عبد المومن بن قاسم انصاری۔ نضر بن عبد الرحمان
خزاز۔ حمزہ بن حبیب زیات۔ حبیب بن حبیب اور ان کے بھائی حمزہ۔ ابیض بن اہبان
قرشی۔ فضل بن مہلہل اور ان کے بھائی فضل بن مہلہل۔ داؤد بن نصیر طائی۔ زفر بن ہذیل سعد کاتب جو شعبی سے روایت
کرتے ہیں اور سب سے زیادہ قلیل الحدیث ہیں۔ ابو حماد مفضل بن صدقہ حنفی۔
عباس بن عوشجہ۔ عمرو بن منصور مشرقی۔ عمران بن مسلم قبی۔ ابو ایوب عبد اللہ بن علی افرلقی۔
محمد بن سماک واعظ۔ زیاد بن زیاد بن خیثمہ۔ بدر بن عثمان۔ یحییٰ بن ایوب بجلی۔ جریر بن ایوب

---

[1] یہ نام مکرر آگیا ہے۔

بجلی۔ اسماعیل بن سمیع حنفی۔ ابیض بن اعز مزنی۔ آدم بن عیینہ۔ محمد بن عیینہ حبیب بن حسان بن ابی اشرس۔ صباح بن یحییٰ مزنی۔ طعمہ بن غیلان۔ عبداللہ بن مسعر بن کدام عبداللہ بن مختار۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بصری ہیں جو بصرے میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ عافیہ بن یزید قاضی۔ یہ اپنے آخری ایام میں مقیم مصر ہو گئے تھے۔ زکریا بن خالد بدی۔ فضیل بن عزوان حنفی۔ محمد بن جحادہ ایادی۔ ہارون بن سعد عجلی۔ عمرو بن مرہ۔ عبداللہ بن سعید بن جبیر۔ عبدالملک بن سعید بن جبیر۔ علقمہ بن مرثد حضرمی۔

اہل جزیرہ میں: میمون بن مہران۔ عمرو بن میمون بن مہران۔ کثیر بن مرہ حضرمی۔ عبداللہ بن یسر جہانی۔ خالد بن معدان عابد۔ ابو زاہریہ۔ حمید بن کریب۔ ثور بن یزید ابو خالد رحبی۔ رحبی کا انتساب حمص کے رحبہ جزری سے ہے۔ یہ رحبہ شامی نہیں۔ خصیف بن عبدالرحمان جزری۔ خصاف بن عبدالرحمان جو بہت قلیل الحدیث ہیں۔ خالد بن عجلان افطس۔ علی بن بزیمہ خزانی۔ عریف بن درہم۔ معاویہ بن عقبہ۔ امی بن عبدالرحمان صیرفی۔ داؤد بن عیسیٰ الخنعی کوفی جو جزیرہ میں آباد ہو گئے۔ زہیر۔ حمید بن۔ رسیل ابنائے معاویہ۔ یہ سب کوفی ہیں جو جزیرہ میں آباد ہو گئے۔ سابق بن عبداللہ بربری رقی۔ ساعد بن مسلم۔ عبداللہ بن مالک جزری۔ عمرو بن سلیمان قیسی۔ معقل بن عبداللہ جزری ورقہ بن عمر یشکری کوفی جو جزیرہ میں آباد ہو گئے تھے، وہیں اپنی روایت بیان کی۔ زیاد بن فیاض زید بن ابی انیسہ۔ جعفر بن برقان۔ نصر بن عربی۔ غالب بن عبیداللہ جزری۔

اہل بصرہ میں: ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی۔ اشعث بن عبدالملک حمرانی۔ معاویہ بن قرہ مزنی۔ ایاس بن معاویہ بن قرہ۔ بکر بن عبداللہ مزنی۔ بہز بن حکیم قشیری۔ ثور بن عبدالرحمان عجلی ثمامہ بن عبداللہ بن انس۔ جعفر بن وحشیہ ابو بشر۔ جعفر بن میمون تمار۔ حبیب بن شہید۔ یونس بن عبید۔ خالد بن مہران حذاء سلیمان بن طرخان تیمی۔ عبداللہ بن عون۔ یحییٰ بن عتیق داؤد بن ابی ہند۔ راشد بن نجیح حمانی۔ ابو بکر وہابان بن عامر بن عمار بن عریان بن عبداللہ بن حصین بن حارث بن دلہم اور ان کے دو بھائی ابو سفیان و معاذ۔ یہ سب خزامہ بن مازن کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ واصل بن عبدالرحمان ابو حرہ رقاشی اور ان کے بھائی سعید بن عبدالرحمان رقاشی۔ سلمہ بن علقمہ۔ سالم بن رزین۔ سلیم بن حیان۔ سعید بن ابی سعدہ سہیل بن مسلم سراج۔ سراد

Marfat.com

بن مجشر۔ سوار بن عبداللہ عنبری کبیر۔ سری بن یحییٰ۔ شعبہ بن حجاج۔ شعیب بن حبحاب شبیل بن عزرہ۔ عبداللہ بن بکر مزنی۔ عبدالرحمان سراج۔ عمارہ بن ابی حفصہ۔ عمران بن حدیر۔ عمران بن مسلم قصیر۔ علی بن حکم بنانی۔ عاصم بن سلیمان احول۔ عقبہ بن خالد شنی۔ فرقد سبخی۔ قرہ بن خالد سدوسی۔ محمد بن زیاد قرشی۔ محمد بن واسع۔ محمد بن عمرو ابوسہل انصاری۔ محمد بن زبیر حنظلی۔ محمد بن بشر بن بشیر اسلمی۔ منصور بن زاذان۔ مالک بن دینار۔ مطر بن طہمان ورآق۔ معاویہ بن عبدالکریم ضال۔ میمون بن موسیٰ عرئی۔ عبیداللہ بن حسن عنبری۔ ہارون بن رئاب اسیدی۔ ہارون بن موسیٰ اعور۔ ہشام بن حسان۔ ہلال بن حق۔ یزید بن ابراہیم تستری۔ قتادہ بن دعامہ سدوسی۔ حمید بن ہلال عبدی۔ ابوخلدہ۔ خالد بن دینار نیلی۔ اسود بن شیبان۔ ابوعامر صالح بن رستم خزاز۔ میمون بن سیاہ۔ روح بن قاسم۔ زکریا بن حکیم حبطی۔ سالم بن ابی ذیال۔

اہل واسط میں:۔ ابوہاشم یحییٰ بن دینار رمانی۔ خلف بن خوشب۔ عوام بن حوشب۔ طلاب بن حوشب۔ یوسف بن حوشب۔ ابوخالد یزید بن عبدالرحمان دالانی۔ سفیان بن حسین۔ اصبغ بن یزید ورآق۔ یہ مصاحف لکھا کرتے تھے۔ اسماعیل بن سالم۔ ص ۲۴۹

اہل خراسان میں:۔ محمد بن زیاد قاضی مرو جو سعید بن جبیر وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ عثمان بن ابی رواد عنکی جن کو زہری وغیرہ سے سماع حاصل ہے اور ان سے بہت کم روایت ہے۔ عزرہ بن ثابت انصاری اور ان کے دو بھائی محمد بن ثابت انصاری اور علی بن ثابت انصاری۔ یزید بن عمر نحوی۔ عمر کی کنیت ابوسعید ہے۔ ابومنیب عنکی۔ ابوعزیز عبداللہ بن حسین قاضی سجستان۔ ابراہیم بن طہمان فقیہہ عابد۔ ان کا گھر اور خاندان نیساپور میں ہے۔ یحییٰ بن صبیح مقری۔ ان کا گھر اور خاندان بھی نیساپور میں ہے۔ حسین بن واقد مروزی۔ یعقوب بن قعقاع مروزی۔ ابوحمزہ محمد بن میمون مروزی۔ عبدہ بن ابی برزہ سجستانی۔ عبد کی کنیت ابویحییٰ ہے۔

عبدالعزیز بن ابی رواد۔ عبدالمومن بن خالد حنفی۔ علباء بن احمر یشکری۔ مغیرہ بن مسلم سراج۔ ابراہیم بن میمون صائغ۔ ابوجعفر عیسیٰ بن ہامان رازی۔ ابراہیم بن ادہم زاہد۔ یہ بلخی ہیں۔ سعدان بن سعید کلبی۔ شقیق بن ابراہیم زاہد۔ فضل بن عطیہ بخاری جو ثقہ و مامون

Marfat.com

ہیں اور ان سے ثوری و ہشیم روایت کرتے ہیں۔ میں نے ابو العباس محمد بن یعقوب کو انھوں نے عباس بن محمد دوری کو اور انھوں نے یحیٰی بن معین کو یہ کہتے سنا ہے کہ: محمد بن فضل خراسانی ضعیف اور ان کے والد ثقہ ہیں جو اپنے والد سفیان بن عیینہ سے روایت بیان کرتے ہیں۔ بشیر کو سج نیسا پوری جن کو مروزی بھی بتایا جاتا ہے۔ انھیں حسن سے سماع حاصل ہے۔ محمد بن سیرین۔ عبد اللہ بن کیسان۔ ابو مجاہد۔ عیسیٰ بن عُبید کندی۔ عبد الرحمان بن مُسلم ابو مسلم صاحب الدولہ۔ ابو غانم یونس بن نافع قاضی۔ مُحرز بن وضّاح۔ قُتیبہ بن مسلم امیر۔ عبس بن غفّار عوذی نصر بن سیار امیر۔ نضر بن محمد شیبانی۔ معاذ بن حرملہ۔ حکیم بن زید۔ نمیر بن جُناوہ مروزی۔ خُلید بن حسان بخاری۔ اسحاق بن وہب بخاری۔ یہ تابعی ہیں۔ کرز بن وبرہ جرجانی۔

Marfat.com

علمِ حدیث کی پچاسویں قسم

۲۵۰

اس حصے میں ان ابواب کو یکجا کیا گیا ہے جن کو محدثین تلاش کی آسانی اور مذاکرے کے لیے جمع کرتے ہیں۔ ہم سے حافظ محمد بن یعقوب بن اسماعیل نے اور ان سے محمد بن اسحاق نے اور ان سے محمد بن سہل بن عسکر نے بیان کیا کہ: ایک روز مامون (الرشید) دربارِ عام میں بیٹھے تھے اور ہم لوگ بھی ان کے سامنے بیٹھے تھے کہ ایک مسافر جس کے ہاتھ میں دوات تھی آگے بڑھا اور کہا: اے امیر المومنین! میں صاحب حدیث (محدث) ہوں جو زادِ راہ سے محروم ہو گیا ہے۔ مامون الرشید نے پوچھا کہ: فلاں باب کی سندِ حدیث میں تمھیں کیا یاد ہے؟ وہ مسافر کچھ نہ بتا سکا۔ اس کے بعد مامون نے مسلسل بتانا شروع کیا کہ: ہم سے ہشیم نے، حجاج بن محمد نے اور فلاں نے بیان کیا اور (پوری سندیں بیان کر کے) مضمون حدیث بیان کر دیا۔ پھر مامون نے اس سے دوسرے مضمون کے بارے میں سوال کیا اور مسافر اس کے متعلق بھی کچھ نہ بتا سکا اور مامون نے اس کی سند اور مضمون بھی بیان کر دیا۔ اس کے بعد اپنے رفقاء کی طرف متوجہ ہو کر کہا: بعض لوگ صرف تین دن حدیث پڑھ کر دعویٰ کر بیٹھتے ہیں کہ میں محدث ہوں۔ جاؤ اسے تین درہم دے دو۔"

حاکم کہتے ہیں کہ: ہمیں ائمۂ حدیث کے ایک گروہ کے متعلق یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ یہ پسند کرتے ہیں کہ ہر محدث دو ابواب سے آغاز کرے۔ ایک تو ہے۔ الاعمال بالنیات (اعمال کا نتیجہ نیتوں سے وابستہ ہے) دوسرے نضّر اللہ امرأ سمع مقالتی فوعاھا (اللہ اس شخص کو شگفتہ رکھے۔ .. .. جو میرے قول کو سن کر یاد رکھے۔) ہم انشاء اللہ ان دو ابواب کے علاوہ ان ابواب کو یکجا کریں گے جن میں سے

بعض کے متعلق ائمہ حدیث سے میرا مذاکرہ بھی ہو چکا ہے۔ ان ابواب میں ان روایتوں کے اشارے ہیں جو شتاب الایمان میں درج کئے جاتے ہیں۔ عبداللہ بن مسعود نے حضورؐ سے جو سوال کیا تھا کہ: سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ اس کو بھی اسی میں داخل سمجھنا چاہیئے۔ اب وہ احادیث سنیئے (اس میں ہر جگہ مکمل حدیثیں نہیں زیادہ تر صرف ابتدائی ٹکڑا ہے یا صرف اشارہ یا فقط باب۔ مترجم):-

۱۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ (۲) نداذان عن البراءؓ کی روایت عذاب قبر کے بارے میں جس کا آغاز یوں ہوتا ہے کہ ہم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صادق و مصدوق ہیں بیان فرمایا۔ (۳) ندامت توبہ ہے۔ (۴) زانی جس وقت زنا کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں رہتا..... الخ (۵) اللہ تعالیٰ ہر شب آسمان سے دنیا پر اُترتا ہے۔..... الخ (۶) اللہ کے ننانوے نام ہیں..... الخ (۷) حدیث جریر کہ: میں نے حضورؐ کی بیعت کی..... الخ (۸) دین خیر خواہی کا نام ہے (۹) جو بازار کے اندر جائے اور لا الٰہ الا اللہ کہے..... الخ (۱۰) جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔ (۱۱) مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا (۱۲) کسی کا حسن اسلام یہ ہے کہ..... الخ (۱۳) روحوں کی مختلف ٹولیاں ہوتی ہیں (۱۴) حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے..... الخ (۱۵) حدیث عمرو بن حمق کہ: جو کسی کی طرف سے اپنی جان کے بارے میں مطمئن ہو..... الخ (۱۶) حدیث معراج (۱۷) عنقریب فلاں فلاں واقعے پیش آئیں گے..... الخ (۱۸) قصہ خوارج (۱۹) آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو..... الخ (۲۰) رویت باری کی روایات (۲۱) قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے۔ (۲۲) میری اُمت کو اللہ تعالیٰ گمراہی پر یکجا نہیں کرے گا۔

جو احادیث کتاب الطہارت میں درج ہوتی ہیں وہ یہ ہیں:-

(۱) طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کسی نماز کو قبول نہیں کرتا (۲) موزوں پر مسح (۳) جو اپنے ذکر کو چھوئے وہ وضو کرلے۔ (۴) وہ حدیث جس میں ابو عمر نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ: کیا کوئی شخص بحالت جنابت سو سکتا ہے؟..... الخ (۵) دونوں کان سر ہی کا حصہ ہوتے

Marfat.com

ہیں (لہٰذا ان پر بھی مسح کرنا چاہیئے) (۶) جمعے کے دن غسل (۷) اگر برتن میں کتا منہ ڈال دے ..الخ۔

کتاب الصلوٰۃ میں جو احادیث ہوتی ہیں وہ یہ ہیں :۔

(۱) رفع یدین (۲) سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی (۳) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کو بالجہر ادا کرنا (۴) اقامت میں افراد (یعنی اللہ اکبر کو دو بار اور باقی کلمات کو ایک ایک بار کہنا) (۵) قبر پر نماز (۶) نماز کو اول وقت اور دوران وقت ادا کرنا (۷) جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے اسے کوئی خشیت نہیں ہوتی ..... الخ (۸) جب کوئی جمعے کی نماز ادا کرے ..... الخ (۹) سات قسم کے آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے زیر سایہ لے لے گا ..... الخ (۱۰) وتر کی احادیث (۱۱) جب کوئی مسجد کے اندر داخل ہو ..... الخ (۱۲) رات کی نماز (نفل دو دو رکعت ہے (۱۳) جب (فرض) نماز کھڑی ہو جائے تو کوئی نماز (نفل) نہیں (۱۴) مجھے حکم ہوا ہے کہ سات اعضاء (زمین سے لگا کر) سجدہ کروں (۱۵) عیدین میں تکبیریں (۱۶) جن باتوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے (۱۷) ابو اسحاق کی حدیث (۱۸) کیا فلاں نے مشاہدہ کیا ہے ؟ (۱۹) قوم کی امامت وہ کرے جو کتاب اللہ کا علم زیادہ رکھتا ہو (۲۰) بیٹھ کر نماز ادا کرنا (۲۱) میرے خلیلؐ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے ..... الخ (۲۲) تشہد کے طریقے (۲۳) جب امام آمین کہے تو تم بھی کہو۔

دوسری تمام کتابوں کے متفرق مضامین :۔

(۱) نکاح سے پہلے کوئی طلاق نہیں۔ (۲) ابو موسیٰ کے باغ میں جانے کی روایت کے مختلف طرق یعنی اسانید (۳) واقعۂ اِفک کے مختلف طرق (۴) خیر کو تلاش کرو ..... الخ صد ۲۵۲

(۵) دن اور رات نہیں گزرتے ..... الخ (۶) غار ثور کا واقعہ (۷) میں جس کا مولا ہوں ..... الخ (۸) ان دو کی اقتدا کرو جو میرے بعد ہوں گے ..... الخ (۹) عطیہ قرظی کی حدیث (۱۰) عنبر کا واقعہ (۱۱) چاند دیکھ کر روزہ رکھو ..... الخ (۱۲) جو اہل علم کا مقابلہ کرنے کے لیے علم حاصل کرے ..... الخ (۱۳) اشعری نے حضرت عمر سے اندر آنے کی اجازت چاہی (۱۴) لوگوں میں (پیغمبروں کی) جو باتیں رہ گئی ہیں ..... الخ (۱۵) (حضورؐ نے) بہائم کو خصی کرنے سے روکا ہے (۱۶) (حضورؐ نے) کسی کھانے کی عیب جوئی نہیں کی (۱۷) ایک شخص کو بچھو نے کاٹا ..... الخ ایک گواہ اور قسم پر

Marfat.com

فیصلہ (۱۹) اُمّ زرع کا قصہ (۲۰) کسی عورت کا نکاح اس کی پھوپھی کے ہوتے ہوئے نہ کیا جائے۔ (۲۱) جو قرآن کی تعلیم حاصل کرے وہ سب سے افضل ہے۔ (۲۲) بلند درجات والے لوگ ..... الخ (۲۳) میں نے اور حفصہؓ نے صبح روزہ رکھا..... الخ (۲۴) پچھنا لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے (۲۵) اسامہ بن شریک کی حدیث (۲۶) گاؤں کے لوگ حضورؐ کے پاس آئے..... الخ (۲۷) اس امت کا بہترین فرد..... الخ (۲۸) میں کل یہ جھنڈا اسے دوں گا..... الخ (۲۹) مخدج کا واقعہ (۳۰) جو علم کو چھپائے..... الخ (۳۱) عہدۂ امارت کی طلب نہ کرو..... الخ (۳۲) علم اٹھا لیا گیا..... الخ (۳۳) ولی کے بغیر نکاح نہیں (۳۴) ابوالعشراء دارمی کی مسند کہ جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے..... الخ (۳۵) براء کی حدیث کہ میں نے اپنا نفس (دل وجان) آپ کے سپرد کر دیا..... الخ (۳۶) پرندے کا واقعہ (۳۷) رمضان کا روزہ توڑنے والے کا واقعہ (۳۸) تم (اے علی) میرے لیے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰؑ کے لیے ہارونؑ تھے (۳۹) ابوبکرؓ اور عمرؓ جنت کے تمام ادھیڑوں کے سردار ہیں (۴۰) عشرے میں کون دن ایسا نہیں ہوتا..... الخ (۴۲) جو بازار میں داخل ہو..... الخ (۴۳) طلب علم ایک فریضہ ہے..... الخ (۴۴) سفر تو عذاب کا ایک حصہ ہے۔ (۴۵) حسن بن صعصعہ کی روایت کے طرق (۴۶) بنی ابوذر کے پاس آیا۔ الخ (۴۷) دیکھو عورتوں کے مہر میں غلو نہ کرو (۴۸) عمریٰ[1] وارث کے لیے (۴۹) دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا (۵۰) جب حضورؐ کوئی سریہ روانہ فرماتے..... الخ (۵۱) حضورؐ کی رعیت کو خوش آمدید کہنا (۵۲) جب وسط شعبان ہوتا ہے..... الخ (۵۳) جو میری طرف جان بوجھ کر جھوٹی بات منسوب کرے..... الخ (۵۴) اے اللہ میری اُمت کو تڑکے اٹھنے کی برکت سے مالا مال فرما۔ (۵۵) جب کسی قوم کا محترم آئے..... الخ (۵۶) کافر کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا (۵۷) بچہ شکم کی زکات (حلال کرنا)۔ (۵۸) جابیہ میں حضرت عمرؓ کا خطبہ (۵۹) بدترین شخص وہ ہے جس کی زبان سے لوگ خوف کھائیں (۶۰) دو خبث کرنے والوں کے لیے نکاح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی گئی (۶۱) عیلان بن سلمہ کی حدیث (۶۲) شیطان کے بول و براز وید

---

[1] کسی کو عمر بھر کے لیے مکان وغیرہ صرف استعمال کے لیے دینا عمریٰ کہلاتا ہے۔

(۶۴) ناغہ کر کر کے ملو تو محبت میں اضافہ ہوگا (۶۴) جو لوگوں کے درمیان صلح کرائے اس کا جھوٹ جھوٹ نہیں (۶۵) حدیث جساسہ کے طرق (۶۶) ہم پہلے نماز (عید الضحیٰ) ادا کرتے ہیں اس کے بعد قربانی کرتے ہیں (۶۷) جو رمضان کے روزوں کے بعد (شوال کے) چھ روزے بھی رکھ لے ..... الخ (۶۸) جب عشرہ (ذی الحجہ کا) آجائے اور کوئی قربانی کا ارادہ کرے... الخ (۶۹) عروہ بن مُضرِّس کی حدیث کہ میں بنی طے کے پہاڑوں سے آیا..... الخ (۷۰) بیوہ اپنے فیصلے کی زیادہ حقدار ہے (۷۱) جو میری اُمت میں چالیس حدیثیں محفوظ (یاد) کر لے .... الخ (۷۲) سانپ[1] کی چھتری بھی ایک نعمت ہے (۷۳) حضورؐ کی خوش دلی (۷۴) صرکہ بڑا اچھا سالن ہے (۷۵) گھوڑے کی پیشانی سے خیر وابستہ ہے (۷۶) حضرت علیؓ کی حدیث کہ مجھے حضورؐ نے چار چیزوں سے روکا ہے..... الخ (۷۷) عمریٰ کا راستہ میزان کا راستہ ہے (۷۸) جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے (۷۹) ہر نشہ لانے والی شے حرام ہے (۸۰) بعض شعر میں حکمت ہوتی ہے (۸۱) عُرنیین کا واقعہ (۸۲) میری قبر اور میرے منبر کے درمیان (جنت کی) ایک کیاری ہے (۸۳) میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا ..... الخ (۸۴) میمونہ بنت حارث کی شادی کے بارے میں روایات کا اختلاف (۸۵) سحری کھایا کرو کیونکہ اس میں برکت ہے (۸۶) عقرب گزیدہ کی حدیث (۸۷) نشہ فی نفسہ حرام ہے۔ (۸۸) جو اپنے غلام کا کوئی حصہ آزاد کر دے..... الخ (۸۹) شُفعہ وہاں ہوتا ہے جہاں تقسیم عمل میں نہ آئی ہو (۹۰) کعبے کے گرد طواف کرنا بھی نماز ہی ہے (۹۱) رہن کی وجہ سے دروازہ بند نہ کیا جائے؟ (۹۲) حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے نماز (۹۳) انسانوں کی مثال ایسی ہے جیسے سو اونٹوں میں..... الخ (۹۴) میرے بعد تم لوگ کفر کی طرف لوٹ نہ جانا... الخ (۹۵) تمہاری جانیں اور تمہاری اولاد تمہارے لیے اسی طرح واجب الاحترام..... الخ (۹۶) محمد بن منکدر عن جابر کی حدیث کہ ایک شخص اپنی بیوی کے پاس گیا..... الخ اور اس کے طرق (۹۷) نافع عن ابن عمر کی حدیث کے طرق (۹۸) جب اللہ تعالےٰ.. .. .. کسی

---

[1] یہ ایک خودرَو پودا ہے جو دواؤں میں کام آتا ہے اور بعض لوگ اسے پکا کر کھاتے بھی ہیں۔

سرزمین میں کسی بندے کی روح قبض کرنا چاہتا ہے..... الخ (۹۹) اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اس کی رخصتوں (رعایتوں) کو قبول کر لیا جائے۔ (۱۰۰) حدیث مغفرت، (۱۰۱) جنازے کے آگے چلنا (۱۰۲) جو کسی مصیبت زدہ کو دیکھے..... الخ (۱۰۳) نماز مغرب سے پہلے دو رکعت (نفل) (۱۰۴) ذوالنون (حضرت یونسؑ) کی دعا (۱۰۵) سب سے زیادہ آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے (۱۰۶) ہر دو اذانوں کے درمیان نماز (نفل) ہے (۱۰۷) اذان اور اقامت کے درمیان دعا (۱۰۸) جو شب کو سو جائے۔ اور اس کے ہاتھ میں گوشت کی چکنائی لگی ہو..... الخ (۱۰۹) جو کسی مجلس میں شریک ہو اور وہاں اس نے شور زیادہ کیا ہو (۱۱۰) یہ تمام دروازے سے بند کر دو بجز ابوبکر کے دروازے کے۔ (۱۱۱) میری اُمت پر سب سے زیادہ رحم دل ابوبکر ہیں (۱۱۲) میرے دل پر غبار سا فکر یا غم کا آجاتا ہے..... الخ (۱۱۳) شہیدوں کے سردار (حمزہ)..... الخ (۱۱۴) عبداللہ بن بُرَیدہ کی حدیث کہ ہم سے بریدہؓ نے جو دروغ گو نہیں ہیں۔ بیان کیا کہ ایک تارہ ٹوٹا اور اس کی روشنی پھیلی..... الخ (۱۱۵) مومن نوشہ لیکھی ہوتا ہے (۱۱۶) پہلے پہل (حضورؐ نے) نفل و غنیمت میں چوتھائی لگایا تھا..... الخ (۱۱۷) شفاعت کی حدیثیں۔

Marfat.com

علم حدیث کی ۱۵ ویں قسم

اس حصے میں اس گروہ رواۃ کا ذکر ہے جو تابعین اور ان کے بعد کے طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں اور جن کی حدیث صحیح (بخاری) میں نہیں لائی گئی ہے مگر ان حضرات کا ذکر موجود ہے۔ میں اس سے پہلے علی بن مدینی رح کی اس کتاب کا ذکر کر چکا ہوں جس میں اس نوع کے حضرات کا ذکر ہے۔ مگر مجھے اس کتاب کو دیکھنے کا کوئی موقع نہیں مل سکا۔ یہ علم بھی بڑا کار آمد ہے کیونکہ راویان حدیث میں اس نوع کی ایک جماعت موجود ہے۔

پہلے صحابہ میں اس کی ایک مثال لیجئے! اس امت کے امین ابو عبیدہ عامر بن عبداللہ الجراح ہیں۔ اس حدیث کو نقل کرنے والوں کی سند درست نہیں اس لیے صحیحین میں یہ حدیث نہیں لائی گئی۔ یوں ہی عتبہ بن غزوان، ابو کبشہ (حضورؐ کے مولا) ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ۔ ارقم بن ارقم۔ قدامہ بن مظعون۔ سائب بن مظعون۔ شجاع بن وہب اسدی۔ عباد بن بشر اشہلی اور سلامہ بن وقش۔ یہ سب کے سب صحابہ ہیں، مہاجرین ہیں، غزوۂ بدر کے شرکاء ہیں۔ اس کے باوجود ان میں کسی کی کوئی روایت صحیح بخاری میں نہیں لائی گئی ہے کیونکہ ان تک جو سند پہنچتی ہے وہ صحیح نہیں۔ ان کا ذکر تو صحیح میں ہے لیکن ان کی روایت سے نہیں بلکہ دوسرے صحابہ کی زبان سے ہے۔ مثلاً حضورؐ کا ارشاد کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں — اسی قسم کی دوسری روایات بھی ہیں۔

تابعین میں ایسے لوگ موجود ہیں جو اسی طرح عالی مرتبت ہیں جس طرح ان کے آبائے کرام صحابہ میں اونچا مقام رکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان (تابعین) کا صحیح بخاری میں ذکر نہیں۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ نعوذ باللہ وہ مجروح ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بلند و بالا رکھا ہے بلکہ ان

Marfat.com

کی روایت نہ لانے کی وجہ صرف یہ ہے کہ ان تک پہنچنے والی سندیں معیار صحت پر پوری نہیں اُترتیں۔ ایسے حضرات کے نام یہ ہیں :۔

۲۵۵ محمد بن طلحہ بن عبید اللہ۔ محمد بن اُبی بن کعب۔ سائب بن خلاد بن سائب۔ محمد بن اسلمہ بن زید۔ عمارہ بن خزیمہ بن ثابت۔ مصعب بن عبد الرحمان بن عوف۔ مصعب بن زبیر بن عوام۔ سعید بن سعد بن عبادہ۔ عبید اللہ بن رافع بن خدیج۔ یوسف بن عبد اللہ بن سلام۔ اسماعیل بن زید بن ثابت[1]

اتباع تابعین میں ایسے حضرات یہ ہیں :۔

موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی۔ اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ۔ مصعب بن ثابت بن عبد اللہ بن زبیر۔ عُبید اللہ بن عبد الرحمان بن عبد اللہ بن موہب۔ عبد الرحمان بن ابی الزناد۔ عطاء بن سائب ثقفی۔ قابوس بن ابی ظبیان جَنبی۔ ابراہیم بن سالم ہجری۔ عاصم بن کُلیب جرمی۔ اسماعیل بن سمیع حنفی۔ ابو یعقوب عبدی۔ ہارون بن عنترہ شیبانی۔ اُجلح بن عبد اللہ کندی۔ اشعث بن سوّار ثقفی۔ محمد بن سالم ابو سہل۔ عبد اللہ بن شُبرمہ ضبّی۔ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت۔ بشیر بن سلمان نہدی۔ عبیدہ بن معتب ضبّی۔ حسن بن حر۔ سلمت بن بہرام۔ مُکبہ بن عامر بجلی۔ طلحہ بن یحییٰ۔ داؤد بن یزید اودی۔ قاسم بن ولید ہمدانی۔ فطر بن خلیفہ حناط۔ عبد الرحمان بن عبد اللہ مسعودی۔ قیس بن ربیع اسدی۔ قاسم بن معن مسعودی۔

اتباع اتباع میں یہ لوگ ہیں :۔

مطلب بن زیاد۔ زفر بن ہُذیل۔ قاضی ابو یوسف۔ حماد بن شعیب۔ قاسم بن مالک مزنی۔ عثام بن علی عامری۔ یحییٰ بن عبد الملک بن ابی غنیہ۔ یحییٰ بن یمان عجلی۔ یحییٰ بن سلیم طائفی۔

---

[1] حاکم نے اس فہرست میں تین غلط اضافے کیے ہیں۔ انھوں نے عبد الرحمان بن عوف اور حسان ثابت کے نام بھی لکھے ہیں حالانکہ یہ تابعی نہیں دونوں صحابی ہیں۔ تیسرا نام عبد الرحمان بن ہابر بن عبد اللہ تابعی کا نام ہے حالانکہ ان کی روایت بخاری باب التعزیر والادب میں موجود ہے۔ ہم نے اسی لیے یہ تینوں نام حذف کر دیے ہیں۔

Marfat.com

عائذ بن حبیب۔ محمد بن ربیعہ کلابی۔ عبد الحمید بن عبد الرحمان حمانی۔ علی بن قادم۔ عمرو بن محمد عنقزی۔ سعید بن زید (حماد کے بھائی) حکم بن سنان فربی۔ یوسف بن خالد سمتی۔ صفوان بن عیسیٰ زہری، عبد اللہ بن داؤد خریبی۔ ریحان بن سعید قرشی یعقوب بن اسحاق حضرمی۔ مروان بن شجاع جزری۔ ابو قتادہ حرانی۔ مطرف بن مازن۔ اسماعیل بن عبد الکریم صنعانی۔ علی بن عاصم۔ محمد بن یزید واسطی۔

محدثین کے پانچویں طبقے میں ایسے حضرات یہ ہیں:۔

عون بن عمارہ عنبری اور قاسم بن حکم عرنی۔

چھٹے طبقہ محدثین میں یہ لوگ ہیں:۔

احمد بن عبد الجبار عطاردی۔ محمد بن سعد عوفی۔ محمد بن عیسیٰ بن حیان مدائنی۔ علی بن ابراہیم غزاز۔ عبید بن کثیر عامری۔ ابو بکر بن ابی العوام ریاحی۔ حارث بن ابی اسامہ۔ محمد بن سلیمان بن حارث واسطی۔ احمد بن عبید بن ناصح نحوی۔ اسماعیل بن فضل بلخی۔ ابو بکر بن خیثمہ۔ اسحاق بن حسن حربی۔ محمد بن غالب بن حرب۔ بکر بن سہل دمیاطی۔ حسین بن حکم حبری، حسن بن سہل مجوز۔ سہل بن عمار عتکی۔ یحییٰ بن جعفر بن ابی طالب۔

حاکم کہتے ہیں کہ اس نوع میں صحابہ تابعین اور اتباع تابعین کے بعد ہم جن جن لوگوں کا ذکر کیا ہے ان کی روائتیں اگرچہ مشہور ہیں مگر ان کا شمار لوگوں میں نہیں ہے جو بالکل معتبر اور پکے حفاظ حدیث ہیں۔

علم حدیث کی ۵۲ ویں قسم

اس حصے میں ان لوگوں کا ذکر ہے جنھوں نے اپنی روایات دوسروں کے سامنے "عرض" (پیش کرنے) کی اجازت دی اور اسے سماع سے تعبیر کیا یا ان کی اجازت سے ان کی روایات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لکھ کر اجازت نامہ بھیج دیا اور اس اجازت نامے کو "اخبار" (یعنی اخبرنا کہہ کر بیان کرنا) تصور کیا یا اسے اخبار سمجھنے سے انکار کیا تاآں کہ روایت کرتے وقت اصل صورت حال (تحریری اجازت نامے) کی وضاحت نہ کر دی جائے۔ صرف اجازت سے روایات "عرض" (پیش کرنے) کا مطلب یہ ہے کہ راوی پکا معتبر حافظ ہے اور مستفید (استفادہ کرنے والا) اپنی مرویات کا ایک یا زیادہ جزء اس کے سامنے پیش کرتا ہے۔ راوی اسے لے کر اس کی مرویات پر غور کرتا ہے۔ پھر وہ مستفید کو بتاتا ہے کہ یہ مرویات میری ہی مرویات کا ایک حصہ ہیں۔ پھر وہ مستفید سے کہتا ہے کہ تم نے مجھے جو کچھ دیا ہے اسے میں نے جان لیا اور سمجھ لیا کہ یہ تمام احادیث وہی ہیں جو میں نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہیں اب تم ان کو میرے حوالے سے بیان کر سکتے ہو۔ اس عرض (یعنی پیش کر کے اجازت حاصل کرنے) کو ائمہ حدیث کا ایک گروہ سماع سے تعبیر کرتا ہے۔

اہل مدینہ میں ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث بن ہشام سات فقہا میں سے ایک ہیں۔ ان کے حوالے سے مالک بن انس اپنے شیوخ کی مرویات بیان کرتے ہیں۔ نیز ان ابوبکر کے علاوہ بھی دوسرے اہل مدینہ ہیں مثلاً:۔ ابوعبداللہ عکرمہ مولائے ابن عباس۔ محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن شہاب بن زہرہ زہری۔ ربیعہ بن ابی عبدالرحمان رائی۔ علاء بن عبدالرحمان بن یعقوب۔ یحییٰ بن سعید بن قیس انصاری۔ ہشام بن عروہ بن زبیر قرشی۔ محمد بن عمرو بن علقمہ لیثی۔ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر اصبحی۔ عبدالعزیز

بن محمد بن ابی عبید اندراوردی فی جماعۃ لعدہم۔

اہل مکہ میں مجاہد بن جبر ابوالحجاج مخزومی (مولائے بنی مخزوم) ابوزبیر محمد بن مسلم قرشی (مولائے قریش) عبداللہ بن عثمان بن خثیم قاری۔ نافع بن عمر جمحی۔ داؤد بن عبدالرحمان عطار۔ سفیان بن عیینہ ہلالی۔ مسلم بن خالد زنجی۔ فی جماعۃ لعدہم۔

اہل کوفہ میں:۔ علقمہ بن قیس نخعی۔ علی بن ربیعہ اسدی۔ ابوبردہ بن ابی موسیٰ اشعری۔ عامر بن شراحیل شعبی۔ ابراہیم بن یزید نخعی۔ حبیب بن ابی ثابت اسدی۔ منصور بن معتمر سلمی۔ اسرائیل بن یونس سبیعی۔ حسن بن صالح بن حی۔ زہیر بن معاویہ جعفی۔ فی جماعۃ لعدہم۔

اہل بصرہ میں:۔ ابومتوکل علی بن داؤد ناجی۔ قتادہ بن دعامہ سدوسی۔ ابوالعالیہ زیاد بن فیروز۔ حمید بن ابی حمید طویل۔ علی بن زید بن جدعان۔ داؤد بن ابی ہند۔ کہمس بن حسن ہلالی۔ سعید بن ابی عروبہ۔ جریر بن حازم جہضمی۔ سلیمان بن مغیرہ قیسی۔ فی آخرین لعدہم۔ ص ۲۵

اہل مصر میں:۔ عبدالرحمان بن قاسم۔ اشہب بن عبدالعزیز۔ عبداللہ بن وہب۔ سعید بن عفیر۔ یوسف بن عمرو۔ یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر۔ عبداللہ بن عبدالحکم بن اعین۔ وجماعۃ من المالکیین لعدہم۔

اسی طرح اہل شام اور اہل خراسان کی بھی ایک جماعت ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: میں نے اپنے مشائخ کی ایک جماعت کو دیکھا ہے جو عرض کو بھی سماع سمجھتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے:۔

حدثنا ابوبکر بن اسحاق قال اخبرنا علی بن عبدالعزیز قال اخبرنا احمد بن محمد بن ایوب قال حدثنا ابراہیم بن سعد عن صالح بن کیسان قال قال ابن شہاب اخبرنی عبید اللہ بن عبداللہ ان ابن عباس اخبرہ ان.....

اس اسناد میں عبداللہ بن عباس بتاتے ہیں کہ: آنحضرتؐ نے اپنا رسالت نامہ عبداللہ بن حذافہ کے ہاتھ کسریٰ کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ اسے عظیم بحرین کے حوالے کر دیں اور عظیم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے ــــ دوسری روایت مع سندوں ہے:۔

حدثنا ابوالعباس محمد بن یعقوب قال ثنا محمد بن اسحاق الصغانی قال حدثنا یونس بن محمد قال ثنا اللیث بن سعد قال حدثنی سعید المقبری

Marfat.com

عن شریک بن عبد اللہ عن انس بن مالک قال :....

اس اسناد میں انس بن مالک کہتے ہیں کہ : ہم لوگ حضورؐ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہا : اے محمدؐ ! میں آپؐ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں اور ذرا سختی سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپؐ اپنے دل میں بُرا نہ مانیں حضورؐ نے فرمایا : تم جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھو۔ اس نے کہا : میں آپؐ کو آپؐ کے رب اور آپؐ سے پہلے والوں کے رب کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپؐ کو اللہ نے تمام انسانوں کی طرف بھیجا ہے ؟ حضورؐ نے جواب دیا : ہاں ..... الخ

مالکؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث سے فنکار محدث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ اپنی جامع صحیح کی کتاب العلم میں یہ دلیل لائے ہیں کہ : کسی محدث کے سامنے حدیث پیش کرنا صحیح ہے۔

ہم سے اسماعیل بن محمد بن فضل بن محمد شعرانی نے ، ان سے ان کے دادا فضل بن محمد نے ، ان سے اسماعیل بن ابی اویس نے ، ان سے ان کے ماموں مالک بن انس نے بیان کیا کہ : مجھ (مالک بن انس) سے یحییٰ بن سعید انصاری نے جب کہ وہ عراق جانے کا ارادہ کر رہے تھے ، فرمائش کی کہ : میرے لیے ابن شہاب کی تمام حدیثیں منتخب کر دیجئے تاکہ میں ان کو آپ سے براہ راست زہری روایت کروں۔ میں نے انھیں لکھ کر وہاں بھیج دیں۔ مالکؒ سے پوچھا گیا کہ کیا انھوں نے (یحییٰ بن سعید نے) آپ سے یہ روایتیں سنی تھیں ؟ انھوں نے جواب دیا کہ وہ سننے والوں سے زیادہ سمجھ رکھتے ہیں۔

ہمیں ابو جعفر بن محمد بن عبد اللہ بغدادی نے ، ان کو علی بن عبد العزیز نے ، ان کو زبیر بن بکار نے اور ان کو مطرف بن عبد اللہ نے بتایا کہ : میں مالکؒ کے ساتھ ستر سال رہا ہوں لیکن میں نے ان کو کسی کے سامنے موطا پڑھ کر سناتے نہیں دیکھا اور وہ ان لوگوں کے سخت مخالف تھے جو یہ کہتے ہیں کہ : سماع کے سوا اور کوئی چیز کافی نہیں۔ وہ کہتے تھے کہ حدیث میں یہ کس طرح کافی نہیں ہوگا جب کہ قرآن کے لیے کافی ہے اور قرآن بہر حال برتر ہے جب خود محدث عرضاً اخذ کرتا ہے تو تعلیم عرضاً لینے میں کیا تامل ہے۔ اور تم اپنے لیے عرض کو کیوں روا نہیں رکھتے جس طرح اس محدث نے روا رکھا۔ ؟

Marfat.com

ہم سے ابوبکر شافعی نے، ان سے قاضی اسماعیل بن اسحاق نے اور ان سے ابن ابی اُویس نے بیان کیا کہ، مالک سے ان کی حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا ہے کہ: کیا یہ سماع ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ: جس سے سماع ہوتا ہے اسی سے "عرض" بھی ہے اور "عرض" ہمارے نزدیک سماع سے کمتر نہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ ہم نے ائمہ کے اس گروہ کے مسلک کا ذکر کیا ہے جو مذکورۂ بالا شرائط کے ساتھ عرض کو جائز رکھتے ہیں۔ اگر یہ لوگ ان محدثوں کے سردار کو دیکھ لیتے جو اپنے دور کے محدثوں میں ہم دیکھ رہے ہیں تو یہ ہرگز "عرض" کے جواز کو نہ تسلیم کرتے۔ محدث جب اپنی کتاب کے مندرجات کو نہیں جانتا تو اس کے سامنے "عرض" کیونکر درست ہوگا؟ فقہائے اسلام کے ائمہ میں جن کا حلال و حرام میں فتویٰ چلتا ہے بہت سے ایسے ہیں جو "عرض" کو سماع نہیں تسلیم کرتے بلکہ ان کا اس معاملے میں بھی اختلاف ہے کہ اگر محدث کے سامنے قراءت کی جائے تو اسے اخبار کہا جائے گا یا نہیں؟ حجاز میں شافعی مطلبی، شام میں اوزاعی، مصر میں بُویطی اور مزنی، عراق میں ابوحنیفہ، سفیان ثوری اور احمد بن حنبل اور مشرق میں عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن یحییٰ اور اسحاق بن راہویہ وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ "عرض" سماع نہیں۔ ہاں محدث کے سامنے قرأت کرنا اِخبار ہے۔ ہمارے ائمہ کا بھی یہی مسلک ہے اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے۔ ان ائمہ کی دلیل حضورؐ کا یہ ارشاد ہے کہ: اللہ اسے تر و تازہ رکھے جو میری بات سن کر یاد رکھے اور اسے اس تک پہنچائے جس نے نہیں سنا ہے۔ نیز حضورؐ کا یہ ارشاد بھی بہت سی روایات میں ہے جہاں تسمعون ویسمع منکم آیا ہے یعنی تم مجھ سے سنتے ہو اور لوگ تم سے سنیں گے۔

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال اخبرنا الربیع بن سلیمان قال اخبرنا الشافعی قال اخبرنا سفیان بن عیینۃ عن عبد الملک عن عمیر عن عبد الرحمان بن عبد اللہ بن مسعود عن ابیہ۔

اس اسناد میں عبداللہ بن مسعود اپنے والد کی زبانی یہ حدیث نبویؐ بیان کرتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ اس بندے کو تر و تازہ رکھے جو میری بات سن کر اسے محفوظ اور یاد رکھے

Marfat.com

اور اسے اسی طرح ادا کرے کیونکہ کتنے حامل حدیث ایسے ہوتے ہیں جو فقیہہ نہیں ہوتے..... الخ۔

شافعیؒ کا کہنا ہے کہ: جب حضورؐ نے بات سن کر محفوظ رکھنے اور دوسروں کے سامنے اسے ادا کرنے کو پسند فرمایا اور بات ایک ہی ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسی بات کا حکم دیتے ہیں کہ: اس کو جس کے سامنے ادا کیا جائے اس طرح کیا جائے کہ اس کے لیے حجت قائم ہو جائے کیونکہ وہ حضورؐ کی وہ بات بیان کرتا ہے جس میں واجب العمل حلال کا، قابل اجتناب حرام کا، حدود الٰہی نافذ کرنے کا اور دینی و دنیوی بھلائی کا ذکر ہوتا ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: روایت میں جس نکتے کو اختیار کیا گیا ہے اور جس پر میرے اکثر شیوخ اور ائمہ زمانہ قائم ہیں، وہ یہ ہے کہ: جو محدث سے لفظاً حاصل کرے اور اس کے ساتھ کوئی اور موجود نہ ہو تو وہاں وہ حدثنی فلان (فلاں نے مجھ سے بیان کیا) کہے اور اگر دوسرا بھی شریک ہو تو حدثنا فلان (ہم سے فلاں نے بیان کیا) کہے اور اگر محدث کو خود پڑھ کر سنائے تو اخبرنی فلان (مجھے فلاں نے بتایا) کہے اور اگر محدث کو پڑھ کر سنایا جائے اور وہ بھی موجود ہو تو اخبرنا فلان (ہم کو فلاں نے بتایا) کہے اور اگر محدث کے سامنے عرض (پیش) کرے اور محدث اسے بالمشافہہ روایت کرنے کی اجازت دے تو وہ انبأنی فلان (فلاں نے مجھے خبر دی) کہے اور اگر یہ اجازت (محدث کی) بالمشافہہ نہ ہو بلکہ اپنے شہر سے لکھ کر اس کے پاس بھیجے تو وہ کتب الی فلان (مجھے فلاں نے لکھ بھیجا) کہے۔

میں نے ابوبکر اسماعیل بن محمد بن اسماعیل فقیہہ کو رے میں یہ کہتے سنا کہ: میں نے ابوشعیب حرّانی سے اپنے رفقاء کے لیے رے میں اجازت کا سوال کیا تو ابوشعیب نے یوں کہا: حدثنا جدی قال حدثنا موسیٰ بن اعین عن شعبۃ قال کتب الی المنصور بحدیث۔ اس کے بعد میں ان سے ملا اور اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے مجھ سے کہا: کیا میں تم سے یہ حدیث بیان نہیں کر چکا ہوں؟ جب میں نے تمھیں لکھ کر بھیج دی تو اس کا مطلب ہی یہ ہوا کہ میں نے بیان بھی کر دی۔

Marfat.com

حدثنا الزبیر بن عبد الواحد قال اخبرنا ابو تراب محمّد بن بن سهل قال حدثنا احمد بن داؤد بن قُطن بن کثیر قال حدثنا محمّد بن معاویة قال سمعت بقیّة یقول :.....

اس اسناد میں بقیہ کہتے ہیں کہ مجھے شعبہ بغداد میں ملے تو مجھ سے کہا: اگر میں آپ سے نہ ملا ہوتا تو مر گیا ہوتا۔ کیا آپ کے پاس بُجیر بن سعد کی کتاب ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ اس پر انھوں نے کہا: جب آپ واپس ہوں تو اسے لکھ کر اس پر مہر لگائیے اور میرے پاس بھیج دیجئے۔

Marfat.com

معارفِ حدیث

یعنی

حاکم نیشاپوری کی معرفۃ علوم الحدیث

کا اردو ترجمہ

از

مولانا محمد سعید شاہ بھاولپوری

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ

کلب روڈ۔ لاہور۔ پاکستان